اسلامی قانونِ فوجداری

ترجمہ

کتاب الاختیار

اسلامی قانونِ فوجداری

ترجمہ

کتاب الاختیار

تمام تعزیرات و جرائم کے متعلق اسلامی قانونِ فوجداری
کی تمام دفعات مختلف ابواب و فصول میں فقہ کی
مستند کتابوں کے حوالے سے جمع کر دی گئی ہیں

سنگِ میل پبلی کیشنز
چوک اردو بازار ○ لاہور-۲

فہرست فصول و ابواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

دیباچہ

انگریزی حکومت کے ابتدائی زمانہ میں چونکہ ایک مدت تک مسلمانوں کے تمام معاملات و مقدمات کے فیصلے فقہ حنفی کے مطابق ہوتے رہے، اور حکام و متعلقین عدالت زیادہ تر علما ہوتے تھے اسلیے عدالتی ضرورتوں کے لحاظ سے فقہ حنفی کے اصول قواعد کے مطابق متعدد کتابیں تصنیف ہوئیں، جنمیں یہ کتاب اختیار بھی تھی، جو ۱۲۰۰ھ میں لکھی گئی تھی، اور اس کے قلمی نسخوں کے علاوہ جو متعدد کتبخانوں میں پائے جاتے ہیں، اسکا ایک اڈیشن ٹائپ میں ۱۲۸۳ھ میں کلکتہ سے اور دوسرا ۱۲۶۷ھ میں حیدرآباد سے لیتھو میں شائع ہوا تھا،

اس کتاب کے مصنف کا نام مولٰنا سلامت علیخاں ہی، جو حذاقت خاں کے نام سے مشہور، اور شہر محمد آباد میں عدالت مرافعہ ثانیہ میں احکام شرعیہ کے لکھنے پر مامور تھے، اونھوں نے اس کتاب میں فقہ حنفی کے ایک حصے یعنی تعزیرات کے متعلق فقہ کی مستند کتابوں مثلاً قدوری، ہدایہ، شرح وقایہ، فتاوی قاضی خاں، فتاوی حمادیہ، فصول عمادیہ، فتاوی سراجیہ، فتاوی تاتارخانیہ، جامع الرموز، اور اشباہ والنظائر وغیرہ سے تمام مسائل مختلف ابواب میں نہایت جامعیت و استقصاء کیساتھ جمع کر دیے ہیں، اور ان کتابوں کی اصل عبارتیں نقل کرنے کے بعد فارسی زبان میں انکا خلاصہ بھی درج کر دیا ہی، اب اگرچہ انگریزی حکومت میں تعزیرات و حدود کے متعلق حنفی فقہ پر عمل نہیں کیا جاتا، تاہم ہندوستان میں جہاں کہیں اسلامی ریاستیں قائم ہیں، وہاں تعزیرات کے متعلق بھی ایک حد تک اسلامی فقہ پر عمل کیا جاتا ہی، اسلیے جو حکام و وکلا ان ریاستوں میں کام کرتے ہیں

ان کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہوسکتی ہے لیکن جہاں کہیں اس فقہ پر عمل نہیں کیا جاتا وہاں بھی اگر کوئی شخص اسلام کے تعزیری احکام کا مقابلہ تعزیرات ہند کی دفعات یا دوسرے ملکوں اور قوموں کے تعزیری احکام سے کرنا چاہے تو اس کے لیے علمی حیثیت سے یہ کتاب بہت کچھ مفید ہوسکتی ہے۔

انھی فوائد کے لحاظ سے میر احمد شریف صاحب وکیل حیدرآباد نے یہ مناسب سمجھا کہ اس کتاب کا ترجمہ مزید تشریح و توضیح کیساتھ شایع کیا جائے اور اس کام کے لیے انھوں نے دارالمصنفین کو موزوں و مناسب سمجھا چنانچہ انھیں کی فرمایش و اعانت سے اس کتاب کا اردو ترجمہ شایع کیا جاتا ہے۔

مصنف نے کتاب میں فقہ کی جو روایتیں فقہی کتابوں کے حوالے کیساتھ درج کی تھیں وہ بعینہٖ انھیں حوالوں کیساتھ اس ترجمہ میں بھی درج کیگئی ہیں اور ان کے سامنے سلیس اردو میں ان کا ترجمہ کردیا گیا ہے تاکہ جو لوگ عربی زبان نہیں سمجھتے وہ اس ترجمہ سے ان عبارتوں کا مطلب سمجھ سکیں اسپر مزید اضافہ یہ کیا گیا ہے کہ ہر عبارت کی ابتدا میں نمبروار دفعات اور عنوانات قائم کردیئے گئے ہیں جن سے اصل مسئلہ کی طرف مراجعت کرنے میں آسانیاں پیدا ہونگی،

"عبدالسلام ندوی"

"دارالمصنفین اعظم گڈہ"

۲۵ رمئی سنہ ۱۹۲۹ء

1990ء

پیش لفظ

از

علامہ عبد القدوس ہاشمی رکن المجمع الفقہی مکہ مکرمہ

برصغیر پاک و ہند میں عہد قطب الدین ایبک (۶۰۲ھ) ہی سے فقہ حنفی کا رواج ہو گیا تھا اور سلطنت کی توسیع اور استحکام کے ساتھ بڑھتا رہا۔ اگرچہ پوری طرح فقہ اسلامی رائج نہ تھا۔ لیکن ہر طرح کے مقدمات کے فیصلوں میں احکام شاہی کے ساتھ ساتھ حنفی فقہ بھی قاضیوں کے سامنے ہوا کرتا تھا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حکمراں خاندانوں میں اتنی تبدیلیوں کے باوجود کبھی کسی زمانہ میں عدالتوں سے فقہ حنفی کا تسلط ختم ہوا۔ حتیٰ کہ جب ۱۱۷۹ھ/۱۷۶۵ء میں انگریزوں کی حکمرانی کا دور عملی طور پر دیوانی بنگال سے شروع ہوا تو اس وقت بھی ملک کا عدالتی نظام بدستور قائم رہا اور فیصلے عموماً فقہ اسلامی کے مکتب حنفی کے ماتحت ہوا کرتے تھے۔

علماء نے قاضیوں اور عام تعلیم یافتہ حضرات کی رہنمائی کے لئے فقہ کے مختلف مجموعے تیار کئے۔ اس سلسلہ میں الفتاوی الغیاثیہ، الفتاوی الحمادیہ، فتاوی تاتارخانیہ وغیرہ اور سب سے زیادہ وسیع کتاب الفتاوی العالمگیریہ کا نام پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ ساری کتابیں علم فقہ کی نہیں ہیں بلکہ فتاوی کی ہیں یعنی دوسری کتب فقہ سے زیادہ تر مسائل لے کر اور کہیں کہیں مزید مسائل فرضی طور پر پیدا کر کے صورت حال جو پیش آئے اس کے متعلق احکام بتائے گئے ہیں۔ اس سے مقصود عدالتی عہدہ داروں کی فرائض منصبی کی ادائی میں رہنمائی ہوتی ہے۔

مختلف اقوال ائمہ فقہ کے مختلف کتابوں سے لے کر جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ان کتابوں سے بڑا فائدہ پہنچا اور آج بھی ان کے مطالعہ سے بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

اسی طرح کی کوششوں میں سے ایک نہایت کامیاب کوشش مولانا سلامت علی صاحب المعروف بہ حذاقت خان محمد پوری نے ۱۲۱۲ھ/۱۷۹۸ء میں کی اور ایک مختصر سا مجموعہ کتاب الاختیار کے نام سے تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو شہرت اور مقبولیت عطا فرمائی۔ یہ آج بھی ہمارے بعض مدارس میں داخل درس ہے مرحوم مولانا سلامت علی حذاقت خان کوئی عدالتی عہدہ دار نہ تھے بلکہ شہر محمد پور کی عدالت مرافعہ میں بطور فیصلہ نویس و رلیسرچ آفیسر کام کرتے تھے۔ ان کی کتاب الاختیار کے متعدد نسخے کتب خانوں میں ملتے ہیں اور یہ بار بار طبع بھی ہوتی رہی ہے انہوں نے اقوال فقہا کی نقل میں دیانت اور دانشمندی سے کام لیا ہے۔ خود اپنی رائے وہ نہیں لکھتے۔

اس کتاب میں پندرہ ابواب ہیں اور ان سارے ابواب میں صرف حدود، ضمان اور تعزیر کے احکام مختلف فتاویٰ اور فقہ کی کتابوں سے لے کر جمع کر دیئے گئے ہیں۔ حذاقت خان مرحوم وسیع مطالعہ کے عالم اور محنتی آدمی تھے، اللہ انہیں اپنی رحمتوں میں جگہ دے بڑی اچھی کارآمد کتاب تیار کر دی جس سے ہر دور میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

کتاب الاختیار کا اردو ترجمہ "اسلامی قانون فوجداری" کے نام سے میر احمد شریف وکیل حیدر آباد دکن کی فرمائش پر مطبع معارف (دار المصنفین اعظم گڑھ) سے ایک مدت ہوئی کہ شائع ہوا تھا مگر اب نہیں ملتا۔ اس کتاب کی افادیت کو دیکھ کر حافظ محمد حیدر میموریل اکیڈیمی نے دوبارہ اسے طبع اور شائع کرنے کا عزم کیا ہے۔ میری رائے میں یہ کتاب معلومات افزا اور کارآمد ہے اس کی دوبارہ اشاعت امید ہے کہ انشاء اللہ مفید ہو گی۔

عبدالقدوس ہاشمی

کراچی۔ ۶ر جمادی الاخریٰ ۱۳۹۸ھ

مقدمہ

جس میں حدود و قصاص اور ان کے بعض متعلقہ مسائل کا بیان ہے،

۱۔ حد کی تعریف

اَلْحَدُّ فِی اللُّغَۃِ ھُوَ الْمَنْعُ مِنْہُ الْحَدَّادُ لِلْبَوَّابِ — لغت میں حد کے معنی منع کے ہیں اسی لیے دربان کو حداد کہتے ہیں

وَفِی الشَّرِیْعَۃِ الْعُقُوْبَۃُ الْمُقَدَّرَۃُ حَقًّا — اور شریعت میں حد اس مقررہ سزا کو کہتے ہیں جو خداوند تعالیٰ کا حق

لِلّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی لَا یُسَمَّی الْقِصَاصُ حَدًّا لِمَا — ہو یہی وجہ ہو کہ قصاص کو حد نہیں کہا جاتا کیونکہ وہ بندے کا حق

اَنَّہٗ حَقُّ الْعَبْدِ وَلَا التَّعْزِیْرُ لِعَدَمِ التَّقْدِیْرِ — ہے اور تعزیر کو بھی حد نہیں کہتے کیونکہ وہ مقررہ سزا نہیں ہے۔

۲۔ حدود کی قسمیں،

اَلْحُدُوْدُ خَمْسَۃٌ حَدُّ الزِّنَا وَحَدُّ الشُّرْبِ وَحَدُّ الْقَذْفِ وَحَدُّ السَّرِقَۃِ وَحَدُّ قَطْعِ الطَّرِیْقِ (قاضی خاں) — حد کی پانچ قسمیں ہیں۔ زنا کی حد، شراب نوشی کی حد، تہمت زنا لگانے کی حد، چوری کی حد، رہزنی کی حد۔

۳۔ حد جاری کرنے کے شرائط

وَشَرْطُہٗ کَوْنُ مَنْ یُقَامُ عَلَیْہِ صَحِیْحُ الْعَقْلِ — حد صحیح العقل، سلیم البدن، ہوشیار اور طاقتور

سَلِيْمُ الْبَدَنِ وَكَوْنُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاِخْتِبَارِ وَالْاِقْتِدَارِ حَتّٰى لَا يُقَامُ عَلَى الْمَجْنُوْنِ وَالسَّكْرَانِ وَالْمَرِيْضِ وَضَعِيْفِ الْخِلْقَةِ اِلَّا بَعْدَ الصِّحَّةِ وَالْاِفَاقَةِ (محیط سرخسی)

آدمی پر جاری کیجاتی ہے، کیونکہ حد مجنون، مست، مریض اور کمزور آدمی پر جاری نہیں ہوتی، البتہ ان پر صحت و افاقہ کے بعد حد جاری ہوتی ہے،

۴۔ حدود کا فائدہ،

وَحِكْمَتُهُ الْاَصْلِيَّةُ الْاِنْزِجَارُ عَمَّا يَتَضَرَّرُ بِهِ الْعِبَادُ وَصِيَانَةُ دَارِ الْاِسْلَامِ عَنِ الْفَسَادِ وَالطَّهَارَةُ مِنَ الذَّنْبِ لَيْسَتْ بِحُكْمٍ اَصْلِيٍّ لِاِقَامَةِ الْحَدِّ لِاَنَّهَا تَحْصُلُ بِالتَّوْبَةِ لَا بِاِقَامَةِ الْحَدِّ وَلِهٰذَا يُقَامُ الْحَدُّ عَلَى الْكَافِرِ وَلَا طَهَارَةَ لَهٗ (تبین)

حدود کا اصلی فائدہ اُن چیزوں سے باز آنا جسے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے اور فتنہ و فساد سے دارالاسلام کی حفاظت ہے، اور گناہوں کی آلائش سے پاک ہونا حدود کا اصلی فائدہ نہیں ہے کیونکہ یہ بات توبہ سے حاصل ہوتی ہے، حدود کے جاری کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، اس لیے حد کافر پر بھی جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ گناہ سے مطلق پاک نہیں ہوتا،

۵۔ حد جاری کرنیکا اختیار کس کو حاصل ہے؟

وَرُكْنُهٗ اِقَامَةُ الْاِمَامِ اَوْ نَائِبِهٖ فِى الْاِقَامَةِ (محیط سرخسی)

حد یا تو امام جاری کر سکتا ہے یا وہ شخص جو امام کی طرف سے حد جاری کرنے کے لیے اسکا قائم مقام ہو،

۶۔ حدود کے جاری کرنے میں احتیاط

اُدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ فَاِنَّ الْاِمَامَ لَاَنْ يُخْطِئَ فِى الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُخْطِئَ فِى الْعُقُوْبَةِ (الاشباہ والنظائر)

مناسب یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مسلمانوں پر حدود جاری کرنے سے درگذر کریں اور اگر رہائی کا طریقہ مل جائے تو ان کو رہا کر دیں، کیونکہ امام کا غلطی سے معاف کر دینا غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے،

۷۔ حدود سے کیونکر درگذر کیا جاسکتا ہے

وَفِي فَتْحِ الْقَدِيرِ اِجْتَمَعَ فُقَهَاءُ الْاَمْصَارِ عَلٰى اَنَّ الْحُدُوْدَ تُدْرَءُ بِالشُّبُهَاتِ، (الاشباہ والنظائر)

اور فتح القدیر میں ہے کہ اس پر ارباب شریعت کا اتفاق ہے کہ شبہہ کی وجہ سے حدود سے درگذر کیا جاسکتا ہے،

۸۔ حد کب واجب ہو جاتی ہے؟

اَلْحَدُّ لَا يَقْبَلُ الْاِسْقَاطَ مُطْلَقًا بَعْدَ ثُبُوْتِ سَبَبِهٖ عِنْدَ الْحَاكِمِ وَعَلٰى هٰذَا اُبْتُنِيَ عَدَمُ جَوَازِ الشَّفَاعَةِ فِيْهِ فَاِنَّهَا طَلَبُ تَرْكِ الْوَاجِبِ (منح الغفار)

حاکم کے نزدیک موجب حد کے ثابت ہو جانے کے بعد وہ ساقط نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ حدود میں سفارش جائز نہیں ہے کیونکہ وہ ترک واجب کی خواہش ہے،

۹۔ مدعی کے پاس سفارش کرانا،

وَاَمَّا قَبْلَ الْوُصُوْلِ اِلَى الْاِمَامِ وَالثُّبُوْتِ عِنْدَهٗ يَجُوْزُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَ الرَّافِعِ لَهٗ اِلَى الْحَاكِمِ لِيُطْلِقَهٗ لِاَنَّ الْحَدَّ لَمْ يَثْبُتْ كَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيْرِ (منح الغفار)

دعویٰ اور ثبوت مقدمہ سے پہلے مدعی کے پاس سفارش کرانا جائز ہے، کیونکہ حد ابھی تک ثابت نہیں ہوئی ہے، جیسا کہ فتح القدیر میں ہے،

۱۰۔ تعزیر،

اَلتَّعْزِيْرُ هُوَ تَادِيْبٌ دُوْنَ الْحَدِّ وَيَجِبُ فِيْ جِنَايَةٍ لَيْسَتْ مُوْجِبَةً لِلْحَدِّ (النہایہ)

تعزیر اس سزا کو کہتے ہیں جو حد سے کم ہو یعنی حد کے درجہ تک نہ پہنچے اور تعزیر اس جرم میں دیجاتی ہے جو حد کا سبب نہیں ہوتا،

۱۱۔ تعزیر حد کی طرح توبہ سے ساقط نہیں ہوتی،

اَلتَّعْزِيْرُ لَا يَسْقُطُ بِالتَّوْبَةِ كَالْحَدِّ، (الاشباہ والنظائر)

تعزیر توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی جسطرح حد کہ توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی،

۱۲۔ حد و تعزیر میں فرق

اَلْفَرْقُ بَيْنَ الْحُدُوْدِ وَالتَّعْزِيْرِ مِنْ وُجُوْهٍ أَحَدُهَا أَنَّ الْحَدَّ مُقَدَّرٌ وَالتَّعْزِيْرَ مُفَوَّضٌ إِلَىٰ رَأْيِ الْإِمَامِ وَالثَّانِيْ أَنَّ الْحَدَّ يَنْدَرِئُ بِالشُّبُهَاتِ وَالتَّعْزِيْرُ يَجِبُ مَعَ الشُّبُهَاتِ وَالثَّالِثُ أَنَّ الْحَدَّ لَا يَجِبُ عَلَى الصَّبِيِّ وَالتَّعْزِيْرُ شُرِعَ لَهُ وَالرَّابِعُ أَنَّ الْحَدَّ يُطْلَقُ عَلَى الذِّمِّيِّ وَإِنْ كَانَ مُقَدَّرًا وَالتَّعْزِيْرُ لَا يُطْلَقُ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا هُوَ عُقُوْبَةٌ لِأَنَّ التَّعْزِيْرَ شُرِعَ لِلتَّطْهِيْرِ وَالْكَافِرُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ التَّطْهِيْرِ (خزانۃ الروایہ)

حدود و تعزیر میں چند وجوہ سے فرق ہے اوّل یہ کہ حد مقررہ سزا ہے اور تعزیر غیر مقررہ سزا ہے جو امام کی رائے پر موقوف ہے، دوم یہ کہ حد شبہہ سے ساقط ہو جاتی ہے اور تعزیر شبہہ سے ساقط نہیں ہوتی، سوم یہ کہ حد بچوں پر واجب نہیں ہوتی، اور تعزیر بچوں پر بھی جائز ہے، چہارم یہ کہ حد ایک معین سزا ہے، اور وہ مسلمانوں اور کافروں دونوں کے لیے عام ہے، اور جو غیر معین سزا مسلمانوں پر واجب ہوتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں، اور کفار کے لیے اس غیر معین سزا کا نام عقوبت ہے، تعزیر نہیں کیونکہ تعزیر گناہوں سے پاک کرنے کے لیے ہے، اور کفار اہل طہارت نہیں،

۱۳۔ قتل کی قسمیں

اَلْقَتْلُ ثَلَاثَةٌ عَمْدٌ وَخَطَاءٌ وَشِبْهُ عَمْدٍ (قاضی خاں)

قتل کی تین قسمیں ہیں بالقصد، غلطی سے، بالقصد کے مشابہ،

۱۴۔ وجوب قصاص کی شرط

اَلْقِصَاصُ وَاجِبٌ بِقَتْلِ كُلِّ مَحْقُوْنِ الدَّمِ عَلَى التَّأْبِيْدِ إِذَا قُتِلَ عَمْدًا (قدوری)

قصاص اس شخص کے مار ڈالنے سے واجب ہوتا ہے جو واجب القتل نہ ہو بشرطیکہ اس کو قصداً مار ڈالا جائے،

۱۵۔ قتل عمد کی تعریف،

اَلْعَمْدُ هُوَ الْقَصْدُ وَلَا يُوْقَفُ عَلَيْهِ إِلَّا

قتل عمد یہ ہے کہ کسی کو آلہ قاتلہ کے ذریعہ سے بالقصد

بِدَلِيْلِهٖ وَهُوَ اسْتِعْمَالُ الْآلَةِ الْقَاتِلَةِ فَكَانَ مُتَعَمِّدًا فِيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ (ہدایہ)

مار ڈالا جائے کیونکہ عمد کے معنی ارادہ کے ہیں اور آلہ قاتلہ کا استعمال قصد کی کھلی ہوئی دلیل ہے،

۱۶۔ قصاص کس کا حق ہے،

اِنَّ الْقِصَاصَ بِمَا اجْتَمَعَ فِيْهِ حَقَّانِ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ حَيْثُ اِخْلَاءِ الْعَالَمِ عَنِ الْفَسَادِ وَحَقُّ الْعَبْدِ مِنْ حَيْثُ يَشْفِي الصُّدُوْرَ (فتح القدیر)

قصاص میں دو حق جمع ہو گئے ہیں ایک خدا کا حق کہ اس سے دنیا فساد سے خالی ہوتی ہے، دوسرے بندہ کا حق کہ اس سے مقتول کے ورثاء کو تسلی حاصل ہوتی ہے،

لِمَا عَرَفْتَ اَنَّ الْقِصَاصَ مُشْتَمِلٌ عَلَى الْحَقَّيْنِ وَحَقُّ الْعَبْدِ غَالِبٌ لَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَصْلًا لِمُخَالِفِ الْمَشْهُوْرِ (عنایہ)

لیکن قصاص میں بندے کا حق غالب ہے کیونکہ تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ قصاص دو حقوق پر مشتمل ہے لیکن ان میں بندے کا حق غالب ہے یہ نہیں کہ اس میں خدا کا سرے سے حق ہی نہیں کیونکہ یہ مشہور روایت کے مخالف ہے

۱۷۔ حدود و قصاص میں فرق،

كُتِبَ فِي الْفَوَائِدِ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَالْقِصَاصِ اِلَّا فِيْ سَبْعِ مَسَائِلَ الْاُوْلٰى يَجُوْزُ الْقَضَاءُ بِعِلْمِهٖ فِي الْقِصَاصِ دُوْنَ الْحُدُوْدِ كَمَا فِي الْخُلَاصَةِ الثَّانِيَةُ اَنَّ الْحُدُوْدَ لَا يُوْرَثُ وَالْقِصَاصُ يُوْرَثُ الثَّالِثَةُ لَا يَصِحُّ الْعَفْوُ فِي الْحُدُوْدِ وَلَوْ كَانَ حَدَّ الْقَذْفِ بِخِلَافِ الْقِصَاصِ الرَّابِعَةُ التَّقَادُمُ لَا يَمْنَعُ مِنَ الشَّهَادَةِ بِالْقَتْلِ بِخِلَافِ

فوائد میں لکھا ہے کہ سات مسئلہ کے سوا حدود و قصاص میں کوئی فرق نہیں، اول یہ کہ قاضی حدود میں اپنے علم کے بموجب فیصلہ نہیں کر سکتا، اور قصاص میں صرف قاضی کا علم کافی ہے، دوم یہ کہ حدود کے دعویٰ میں وراثت جاری نہیں ہوتی اور قصاص کے دعویٰ کا حق مقتول کے وارثوں کو پہنچتا ہے، سوم یہ کہ حدود میں گو وہ تہمت زنا لگانے کی حد ہو معافی صحیح نہیں ہے، اور قصاص میں مقتول کے ورثہ معافی دے سکتے ہیں، چہارم یہ کہ انقضاء مدت گواہی قتل

الحدود الخامسة يثبت بالإشارة والكتاب من الأخرس بخلاف الحدود فيه كما في الهداية من مسائل شتى الثانية لا يجوز الشفاعة في الحدود ويجوز في القصاص الثالثة الحدود سوى حد القذف لا تتوقف على الدعوى بخلاف القصاص لأنه لا بد فيه من الدعوى (الاشباه والنظائر)

سے مانع نہیں ہوتی، اور حدود میں انقضائے مدت کے بعد گواہی مقبول نہیں ہوتی، پنجم یہ کہ قصاص گونگے کے اشارہ و کنایہ سے ثابت ہو جاتا ہے، اور حدود کا اقرار اگر گونگا اشارہ سے کرے تو وہ قبول نہیں کیا جاتا، ششم یہ کہ سفارش حدود میں جائز نہیں ہے، اور قصاص میں جائز ہے، ہفتم یہ کہ قصاص مقتول کے وارثوں کے دعویٰ پر موقوف ہے، اور حدود دعویٰ پر موقوف نہیں ہوتیں البتہ حد قذف کہ وہ دعویٰ پر موقوف ہے،

۱۸- ایک خاص معنی میں حد و قصاص میں مماثلت

القصاص كالحد في الدفع بالشبهة ولا يثبت إلا بما ثبت به الحد (الاشباه والنظائر)

حد کی طرح قصاص بھی شبہ سے ساقط ہو جاتا ہے اور جس طرح حد ثابت ہوتی ہے اسی طرح قصاص بھی ثابت ہوتا ہے،

۱۹- حدود و قصاص میں ضمانت

لا يجوز الكفالة بالنفس في الحدود والقصاص عند أبي حنيفة معناه لا يجبر عليها عنده وقالا يجبر في حد القذف لأن فيه حق العبد وكذا في القصاص (الهداية)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک حدود و قصاص میں ضمانت جائز نہیں اور صاحب ہدایہ کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ مدعا علیہ پر ضمانت کے لیے جبر کرنا جائز نہیں اور صاحبین کے نزدیک حد قذف میں جبر بھی جائز ہے کہ اس میں بندے کا حق ہے، اور یہی حکم قصاص کا بھی ہے،

۲۰- قصاص، حد قذف اور سرقہ میں ضمانت

يجوز الكفالة بالنفس في القصاص و

امام ابوحنیفہ کے نزدیک، قصاص، حد قذف، اور سرقہ

وحد القذف والسرقة عند أبي حنيفة لكن لا يجبر (محیط سرخسی)

میں ضمانت لینا جائز ہے، لیکن اس پر جبر نہیں کیا جاسکتا،

۲۱- مدعی کو مدعا علیہ کے ہمراہ رہنا چاہیے،

وإذا لم يجبر على إعطاء الكفيل فالمدعي لازمه إلى أن يقوم القاضي في مجلسه فإن شاء يثبته وإلا خلى سبيله (محیط)

چونکہ ضمانت لینے میں جبر نہیں کیا جاسکتا اس لیے مدعی کو مدعا علیہ کے ہمراہ رہنا چاہیے تاکہ اس کو قاضی کی عدالت میں حاضر کرے اور اپنے دعویٰ کو ثابت کرے ورنہ مدعا علیہ رہا کردیا جائیگا

۲۲- خود حد و قصاص میں ضمانت ناجائز ہے یعنی ایک کی حد دوسرے پر جاری نہیں ہوسکتی،

كل حق لا يمكن استيفاؤه من الكفيل لا يصح الكفالة به كالحدود والقصاص معناه نفس الحد لا نفس من عليه الحد لأنه يتعذر إيجابه عليه وهذا لأن العقوبة لا تجري فيها النيابة (الہدایہ)

جو حق کہ ضامن سے نہیں لیا جاسکتا اس میں ضمانت بھی نہیں لیجاسکتی مثلاً حدود و قصاص کہ خود حدود و قصاص کی ضمانت جائز نہیں، یہ نہیں کہ مدعا علیہ کی حاضری کی ضمانت ممنوع ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ سزا میں قائم مقامی جائز نہیں کہ ایک شخص کے عوض دوسرے کو سزا دیجاے،

۲۳- جن جرائم میں تاوان واجب ہوتا ہے اس میں مدعا علیہ سے جبراً ضمانت لیجاسکتی ہے،

ذكر شمس الأئمة الحلواني في أدب القاضي أن في دعوى جراحة الخطأ وقتل الخطأ وشيء من الجراحات التي لا قصاص فيه وكل شيء يجب التعزير يجبر المطلوب على إعطاء الكفيل فإن هذه الدعوى ودعوى المال على السواء (الہدایہ)

غلطی سے زخمی اور قتل کرنے اور اس ضرب میں جس میں قصاص واجب نہیں ہوتا بلکہ مالی تاوان عائد ہوتا ہے یا مدعا علیہ کو تعزیر دیجاتی ہے ضمانت لینے کے لیے جبر کرنا جائز ہے، کیونکہ اس کا دعویٰ اور مال کا دعویٰ برابر ہے،

۲۴۔ جن حدود سے صرف خداوند تعالیٰ کا حق متعلق ہے ان میں ضمانت لینا جائز نہیں ہے

وَالْحُدُوْدُ الْخَالِصَةُ لِلّٰهِ تَعَالیٰ كَحَدِّ الشُّرْبِ وَالزِّنَا وَكَحَدِّ السَّرِقَةِ عَلیٰ قَوْلِ بَعْضِهِمْ فَلَا يَجُوْزُ فِيْهَا الْكِفَالَةُ وَإِنْ طَابَ نَفْسُهٗ وَلَا تَصِحُّ الْكِفَالَةُ بِالْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ (الاشباہ والنظائر)

جو حدود خالص خداوند تعالیٰ کا حق ہیں، مثلاً شراب خواری اور زنا کی حد اور بعض کے قول کے موافق چوری کی حد اس میں ضمانت لینا جائز نہیں گو مدعا علیہ بخوشی ضمانت دے، صاحب الاشباہ والنظائر کا قول ہے کہ حدود وقصاص میں ضمانت سرے سے جائز ہی نہیں،

۲۵۔ حراست

وَيُحْبَسُ فِي الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنِ الشُّهُوْدِ فَأَمَّا قَبْلَ إِقَامَةِ الْبَيِّنَةِ فَإِنَّهٗ لَا يُحْبَسُهٗ فَإِنْ شَهِدَ شَاهِدٌ عَدْلٌ بِذٰلِكَ يُحْبَسُهٗ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعِنْدَهُمَا لَا يُحْبَسُهٗ إِلَّا فِيْ حَدِّ الْقَذْفِ وَالْقِصَاصِ، (التاتارخانیہ)

حدود وقصاص میں جبتک گواہ گواہی نہ دے لیں مدعا علیہ پر حراست واجب نہیں ہوتی اور جب گواہوں نے گواہی دیدی تو مدعا علیہ قید کر دیا جائے گا، یہانتک کہ گواہوں کی عدالت ثابت ہو جائے اور اگر ایک گواہ عادل گواہی دیدے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک مدعا علیہ قید کر دیا جائے گا، اور صاحبین کے نزدیک حد قذف اور قصاص کے سوا اور جرائم میں قید نہ کیا جائے گا،

فَلَا يَسْتَحِقُّهَا الْوَلَدُ عَلیٰ وَالِدِهٖ كَالْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ (الہدایہ)

باپ بیٹے کے دعوئی سے قید کا مستحق نہیں ہوتا اور یہ مثل حدود وقصاص کے ہے یعنی بیٹے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ باپ پر دعوی حدود وقصاص کا کرے

۲۶۔ حقوق کی قسمیں

إِعْلَمْ أَنَّ الْحُقُوْقَ نَوْعَانِ حَقُّ اللّٰهِ وَحَقُّ الْعَبْدِ وَحَقُّ اللّٰهِ نَوْعَانِ نَوْعٌ مِنْهُ

جاننا چاہیے کہ حقوق کی دو قسمیں ہیں، ایک خدا کا حق دوسرے بندے کا حق، خدا کے حق کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ کہ

يَكُوْنُ الدَّعْوٰى فِيْهِ شَرْطًا كَحَدِّ الْقَذْفِ وَحَدِّ السَّرِقَةِ فَهٰذَا النَّوْعُ يَجُوْزُ التَّوْكِيْلُ فِيْهِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ فِي الْاِثْبَاتِ سَوَاءٌ كَانَ الْمُوَكِّلُ حَاضِرًا اَوْ غَائِبًا وَيَجُوْزُ الْاِسْتِيْفَاءُ اِذَا كَانَ الْمُوَكِّلُ حَاضِرًا وَلَا يَجُوْزُ اِذَا كَانَ غَائِبًا وَنَوْعٌ مِنْهُ لَمْ يَكُنِ الدَّعْوٰى فِيْهِ شَرْطًا كَحَدِّ الزِّنَا وَحَدِّ الشُّرْبِ فَهٰذَا النَّوْعُ لَا يَجُوْزُ التَّوْكِيْلُ فِيْ اِثْبَاتِهٖ وَلَا اِسْتِيْفَائِهٖ (البحر الرائق)

جس میں دعوی شرط ہے، مثلاً حد قذف و حد سرقہ اور اس قسم میں وکالت مدعی کی امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک ثبوت کے لیے جائز ہے، خواہ مؤکل حاضر ہو یا نہ ہو البتہ حد کے جاری کرنے کے لیے مؤکل کی حاضری شرط ہے، اس کا غائب ہونا جائز نہیں، دوسری وہ جس میں دعوی کی شرط نہیں مثلاً حد زنا اور حد شراب نوشی، اور اس قسم میں وکالت مطلقاً جائز نہیں، نہ ثبوت کے لیے نہ حد کے جاری کرنے کے لیے،

وَاَمَّا حُقُوْقُ الْعِبَادِ فَعَلٰى نَوْعَيْنِ نَوْعٌ لَا يَجُوْزُ اِسْتِيْفَاؤُهٗ مَعَ الشُّبْهَةِ كَالْقِصَاصِ فَيَجُوْزُ التَّوْكِيْلُ بِاِثْبَاتِهٖ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَاَمَّا التَّوْكِيْلُ بِاِسْتِيْفَاءِ الْقِصَاصِ فَاِنْ كَانَ الْمُوَكِّلُ حَاضِرًا جَازَ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا لَا يَجُوْزُ وَنَوْعٌ يَجُوْزُ اِسْتِيْفَاؤُهٗ مَعَ الشُّبْهَةِ كَالدُّيُوْنِ وَالْاَعْيَانِ وَسَائِرِ الْحُقُوْقِ فَيَجُوْزُ التَّوْكِيْلُ بِالْخُصُوْمَةِ فِيْ اِثْبَاتِ الدَّيْنِ وَالْعَيْنِ وَسَائِرِ الْحُقُوْقِ بِرِضَاءِ الْخَصْمِ بِلَا خِلَافٍ (البدائع)

اور حقوق عباد کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ شبہہ کی حالت میں اس کا لینا جائز نہیں، مثلاً قصاص اور اس قسم میں ثبوت دعوی کے لیے وکالت، امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے، اور اگر مؤکل حاضر ہو تو قصاص لینے کے لیے بھی وکالت جائز ہے، اور اگر حاضر نہ ہو تو جائز نہیں، دوسرے وہ کہ شبہہ کی حالت میں بھی اس کا لینا جائز ہے، مثلاً مال وغیرہ کا دعوی اور اس قسم میں بالاتفاق مدعا علیہ کی رضامندی سے اس کے اثبات کے لیے وکالت جائز ہے،

قَالَ اَبُوْیُوْسُفَ لَا یَجُوْزُ الْوَکَالَۃُ بِاِثْبَاتِ الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ بِاِقَامَۃِ الشُّھُوْدِ اَیْضًا (الہدایہ)

اور امام ابو یوسف کے نزدیک حدود و قصاص میں وکالت گو وہ اثبات دعویٰ کے لیے ہو جائز نہیں،

۲۷- حدود و قصاص میں وکالت جائز نہیں،

وَصَحَّ التَّوْکِیْلُ بِاِیْفَائِھَا وَاسْتِیْفَاءِھَا اِلَّا فِیْ حُدُوْدٍ وَقَوَدٍ اَیْ یَصِحُّ التَّوْکِیْلُ بِاِیْفَاءِ جَمِیْعِ الْحُقُوْقِ وَاسْتِیْفَائِھَا اِلَّا فِی الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ (مسخ الغفار)

تمام مقدمات میں وکالت جائز ہے، لیکن حدود و قصاص میں نفاذ حکم اور ثبوت کے لیے وکالت جائز نہیں،

۲۸- تعزیر میں وکالت جائز ہے،

وَیَجُوْزُ التَّوْکِیْلُ بِالتَّعْزِیْرِ اِثْبَاتًا وَاسْتِیْفَاءً بِالْاِتِّفَاقِ وَلِلْوَکِیْلِ اَنْ یَسْتَوْفِیَ سَوَاءٌ کَانَ حَاضِرًا اَوْ غَائِبًا (البدائع)

اور تعزیر میں ثبوت و نفاذ حکم دونوں کے لیے وکالت بالاتفاق جائز ہے، مؤکل خواہ حاضر ہو خواہ غائب،

۲۹- حد قذف و قصاص میں وکیل کا اقرار صحیح نہیں ہے،

وَلَوْ اَقَرَّ الْوَکِیْلُ بِالْخُصُوْمَۃِ فِیْ حَدِّ الْقَذْفِ وَالْقِصَاصِ لَا یَصِحُّ اِقْرَارُہٗ (التبیین)

اور اگر حد قذف و قصاص میں مدعا علیہ کا وکیل اپنے مؤکل کے جرم کا اقرار کرے تو اقرار صحیح نہیں ہے،

اِذَا اَقَرَّ وَکِیْلُ الْمَطْلُوْبِ بِالدَّمِ عِنْدَ الْقَاضِیْ اَنَّ الطَّالِبَ یُطَالِبُ مُوَکِّلَہٗ بِحَقٍّ جَازَ اِقْرَارُہٗ عَلَیْہِ قِیَاسًا وَفِی الْاِسْتِحْسَانِ لَا یَجُوْزُ (المحیط)

اگر مدعا علیہ کا وکیل قاضی کے یہاں خون کے دعویٰ کا اقرار کرلے کہ مدعی کا دعویٰ صحیح ہے، تو قیاساً مؤکل پر وکیل کا اقرار جائز ہے، لیکن استحساناً جائز نہیں،

۳۰- حدود میں اخفاء شہادت،

اَلشَّهَادَةُ فِي الْحُدُوْدِ يُخَيَّرُ فِيْهَا الشَّاهِدُ بَيْنَ السَّتْرِ وَالْإِظْهَارِ لِأَنَّهُ بَيْنَ حِسْبَتَيْنِ إِقَامَةُ الْحَدِّ وَالتَّوَقِّيْ عَنِ الْهَتْكِ وَالسَّتْرُ أَفْضَلُ (الهدایہ)

حدود میں گواہوں کو اختیار حاصل ہے کہ وہ عیب پوشی کریں یا جرم کو ظاہر کردیں، کیونکہ عیب پوشی اور اداے شہادت دونوں نیکی کے کام ہیں البتہ پردہ پوشی افضل ہے،

۳۱- مقدمات زنا میں شہادت

اَلشَّهَادَةُ فِي الزِّنَا يُعْتَبَرُ فِيْهَا أَرْبَعَةٌ مِنَ الرِّجَالِ وَلَا تُقْبَلُ فِيْهَا شَهَادَةُ النِّسَاءِ (الهدایہ)

مقدمات زنا میں چار مردوں کی گواہی معتبر ہے اور عورت کی گواہی مقبول نہیں ہے،

۳۲- دوسرے حدود و قصاص میں شہادت،

اَلشَّهَادَةُ بِبَقِيَّةِ الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ فَيُقْبَلُ فِيْهَا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ وَلَا يُقْبَلُ فِيْهَا شَهَادَةُ النِّسَاءِ (القدوری)

اور دوسرے حدود و قصاص میں دو مردوں کی گواہی مقبول ہے، عورت کی گواہی مقبول نہیں ہے،

۳۳- گواہوں کی جانچ پڑتال.

يَقْتَصِرُ الْحَاكِمُ عَلَى ظَاهِرِ الْعَدَالَةِ فِي الْمُسْلِمِ وَلَا يَسْأَلُ حَتَّى يَطْعَنَ الْخَصْمُ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُسْلِمُوْنَ عُدُوْلٌ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا مَحْدُوْدًا فِي قَذْفٍ مِثْلُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ وَلِأَنَّ الظَّاهِرَ هُوَ الْاِنْزِجَارُ عَمَّا هُوَ مُحَرَّمٌ فِي دِيْنِهِ وَبِالظَّاهِرِ كِفَايَةٌ

اور حاکم کو چاہئے کہ جو گواہ مسلمان ہیں ان کی ظاہری عدالت پر اکتفا کرے اور جبتک فریق ثانی کوئی عیب لگائے ان کی عدالت کی تحقیقات نہ کرے کیونکہ رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کے حق میں عادل ہیں صرف وہ شخص جسکو تہمت زنا لگانے کے جرم میں سزا دیگئی ہو اس سے مستثنیٰ ہے، حضرت عمرؓ نے بھی اسی قسم کی روایت کی ہے اور نیز اسلیے کہ ظاہر حالت اسلا

إِذْ لَا وُصُولَ إِلَى الْقَطْعِ إِلَّا فِي الْحُدُودِ وَالْقِصَاصِ فَإِنَّهُ يَسْأَلُ عَنِ الشُّهُودِ لِأَنَّهُ يَحْتَالُ لِإِسْقَاطِهَا فَاشْتُرِطَ الْاِسْتِقْصَاءُ فِيهَا وَلِأَنَّ الشُّبْهَةَ فِيهِ دَارِئَةٌ (الہدایہ)

چیز سے باز آنا ہے جو اس کے دین میں حرام کر دی گئی ہے، اور یہی ظاہری حالت کافی ہے کیونکہ یقین کا درجہ تو حاصل نہیں ہو سکتا، البتہ حدود و قصاص میں گواہوں کی عدالت کی تحقیقات کرنی چاہیے، کیونکہ انکے ساقط کرنے کیلئے تدبیریں کیجاتی ہیں اس لیے اس میں زیادہ استقصار شرط کیا گیا ہے، اور نیز اسلیے کہ شبہہ کیوجہ ہی حدود و قصاص ساقط ہو جاتے ہیں

وَسَأَلَ قَاضِي عَنْهُمْ تُعَدِّلُوا فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ حَكَمَ بِشَهَادَتِهِمْ وَلَمْ يَكْتَفِ بِظَاهِرِ الْعَدَالَةِ فِي الْحُدُودِ احْتِيَالًا لِلدَّرْءِ (الہدایہ)

اور قاضی کو حدود میں گواہوں کی عدالت پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اوس کو چاہیے کہ خفیہ و علانیہ طور پر ان کی عدالت کی تحقیقات کر کے نفاذ حد کا حکم دے،

۳۴۔ عدالت کی تعریف،

وَأَحْسَنُ مَا قِيلَ فِي تَفْسِيرِ الْعَدَالَةِ مَا نُقِلَ عَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّ الْعَدْلَ فِي الشَّهَادَةِ أَنْ يَكُونَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكَبَائِرِ وَلَا يَكُونُ مَائِلًا عَلَى الصَّغَائِرِ وَيَكُونُ صَلَاحُهُ أَكْثَرَ مِنْ فَسَادِهِ وَصَوَابُهُ أَكْثَرَ مِنْ خَطَائِهِ (نہایہ)

اور گواہوں کی عدالت یہ ہے کہ گناہ کبیرہ سے پاک ہوں اور گناہ صغیرہ کی طرف میلان نہ رکھیں اور انکی بھلائی، ان کی برائی سے، اور ان کی صحت ان کی غلطی سے زیادہ ہو،

۳۵۔ شہادت دینا فرض ہے،

اَلشَّهَادَةُ فَرْضٌ يَلْزَمُ الشُّهُودَ وَلَا يَسَعُهُمْ كِتْمَانُهَا إِذَا طَالَبَهُمُ الْمُدَّعِي (الہدایہ)

جس شخص کو گواہی دینے کے لیے طلب کیا جائے اس پر گواہی دینا فرض ہے، اور جس وقت مدعی گواہی کی درخواست کرے اسکا اخفا جائز نہیں

۳۶۔ شرائط شہادت:

مِنْهَا مَا يَرْجِعُ إِلَى الشَّهُودِ وَهُوَ الْعَقْلُ وَالْبُلُوغُ وَالْحُرِّيَّةُ وَالْبَصَرُ وَالنُّطْقُ وَأَنْ لَا يَكُونَ مَحْدُودًا فِي قَذْفٍ عِنْدَنَا وَأَنْ يَتَّهِمَ لِلّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَجُوزُ الشَّهَادَةُ لِنَفْسِهِ وَلَا لِدَفْعِ ضَرَرٍ عَنْ نَفْسِهِ وَأَنْ لَا يَكُونَ خَصْمًا وَأَنْ يَكُونَ عَالِمًا بِالْمَشْهُودِ بِهِ وَقْتَ الْأَدَاءِ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالَى عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ لَا عِنْدَهُمَا۔ (البدائع)

اور ادائے شہادت کی شرط یہ ہے کہ عاقل، بالغ، آزاد، گویا، بینا ہو اور کبھی تہمت زنا لگانے کے جرم میں سزا یافتہ نہ ہو اور گواہی خالصۃً لوجہ اللہ دے اور اپنے نفع کے لیے، یا اپنے نقصان دور کرنے کے لیے گواہی دینا جائز نہیں ہے اور گواہ کو خود مدعی ہونا نہیں چاہیے اور جس چیز کے متعلق گواہی دے رہا ہے، گواہی دینے کے وقت اس سے واقف ہونا چاہیے، اور ادائے شہادت کے وقت خدا کو یاد کرلے۔

فَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ الشَّاهِدُ لَفْظَةَ الشَّهَادَةِ وَقَالَ أَعْلَمُ أَوْ أَتَيَقَّنُ لَمْ يُقْبَلْ شَهَادَتُهُ (الہدایہ)

اور گواہ کو یہ کہنا چاہیے کہ میں گواہی دیتا ہوں اور اگر وہ صرف یہ کہے کہ میں جانتا ہوں تو گواہی جائز نہ ہوگی۔

فَإِذَا شَهِدَ الْأَوَّلُ وَفَسَّرَ وَقَالَ الثَّانِي أَشْهَدُ بِمَا أَشْهَدَ بِهِ هٰذَا فَإِنَّهُ يَكْفِي (الخلاصۃ)

اور اگر دوسرا گواہ خوب اظہار نہ دے سکے اور صرف یہ کہے کہ پہلے گواہ نے جو شہادت دی ہے میں بھی اسی پر گواہ ہوں تو اسکی شہادت مقبول ہوگی۔

۳۷۔ غیر مقبول شہادتیں:

وَلَا شَهَادَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ وَوَلَدِ وَلَدِهِ وَلَا شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِأَبَوَيْهِ وَأَجْدَادِهِ وَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ لِلْآخَرِ

باپ کی گواہی بیٹے اور پوتے کے حق میں بیٹے کی گواہی باپ اور دادا کے حق میں، میاں بی بی کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں، آقا کی گواہی غلام کے حق میں

وَلَا شَهَادَةُ الْمَوْلٰى لِعَبْدِهٖ وَلَا لِمُكَاتَبِهٖ
وَلَا شَهَادَةُ الشَّرِيْكِ فِيْمَا هُوَ مِنْ شَرِكَتِهِمَا
(قدوری)

اور شریک کی گواہی اس چیز کے حق میں جس میں وہ خود شریک ہے، مقبول نہیں،

وَكَذٰلِكَ أَهْلُ السِّجْنِ إِذَا شَهِدَ بَعْضُهُمْ
عَلَى الْبَعْضِ فِيْمَا وَقَعَ بَيْنَهُمْ فِي السِّجْنِ
لَا تُقْبَلُ (فتح القدیر)

اور جو شخص جیل خانے میں قید ہو، اگر وہ اس مقدمہ میں جو جیل خانے ہی میں پیدا ہوا ہے، کسی قیدی کے متعلق گواہی دے تو وہ جائز نہیں،

بِخِلَافِ شَهَادَةِ الذِّمِّيِّ عَلَى الْمُسْلِمِ
لِأَنَّهُ لَا وِلَايَةَ لَهُ عَلَى الْمُسْلِمِ بِالْإِضَافَةِ
إِلَيْهِ (الہدایہ)

ذمی کی گواہی مسلمانوں کے خلاف مقبول نہیں ہے،

لَا يُقْبَلُ شَهَادَةُ الْمُخَنَّثِ وَالنَّائِحَةِ
وَالْمُغَنِّيَةِ وَلَا مُدْمِنِ الشُّرْبِ عَلَى
اللَّهْوِ وَلَا مَنْ يَلْعَبُ بِالطُّيُوْرِ وَلَا
مَنْ يُغَنِّيْ لِلنَّاسِ وَلَا مَنْ يَأْتِيْ بَابًا مِنَ
الْكَبَائِرِ الَّتِيْ يَتَعَلَّقُ بِهَا الْحَدُّ وَلَا مَنْ
يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ وَلَا مَنْ يَأْكُلُ
الرِّبٰوا وَلَا مَنْ يُقَامِرُ بِالنَّرْدِ وَالشِّطْرَنْجِ
وَلَا مَنْ يَفْعَلُ الْأَفْعَالَ الْمُسْتَقْبَحَةَ كَالْبَوْلِ
عَلَى الطَّرِيْقِ وَالْأَكْلِ عَلَى الطَّرِيْقِ وَلَا
يُقْبَلُ شَهَادَةُ مَنْ يُظْهِرُ سَبَّ السَّلَفِ
(قدوری)

مخنث، نوحہ گر، مغنی، دائم الخمر، مرغ باز، مرتکب گناہ کبیرہ (جس سے حد واجب ہوتی ہے) حمام میں ننگا ہو کر جانے والے، سود خوار، جواری، خفیف الحرکات مثلاً راستے میں پیشاب کرنے والے یا کھانا کھانے والے، بزرگان سلف کو برا بھلا کہنے والے کی گواہی مقبول نہیں ہے،

اَلشَّاعِرُ اِنْ كَانَ يَهْجُوْ لَمْ يُقْبَلْ شَهَادَتُهٗ وَاِنْ كَانَ يَمْدَحُ وَكَانَ اَغْلَبُ مَدْحِهِ الصِّدْقُ قُبِلَتْ (تاتارخانیہ)	جو شاعر لوگوں کی ہجو کرے اس کی گواہی مقبول نہیں ہے، اور اگر مدح کرے اور اس کی مدح زیادہ تر سچ ہو تو اس کی گواہی مقبول ہے،
وَلَا الْاَجِيْرِ لِمَنْ اِسْتَاجَرَهٗ (الہدایہ)	اجیر کی گواہی مستاجر کے حق میں جائز نہیں،

۳۰۸- گواہ کا شہادت سے رجوع-

وَلَا يَصِحُّ الرُّجُوْعُ اِلَّا بِحَضْرَةِ الْحَاكِمِ (قدوری)	گواہوں کا رجوع اس وقت صحیح ہو سکتا ہے جب حاکم کے سامنے اپنی گواہی سے رجوع کریں،
فَاِنْ رَجَعَا قَبْلَ الْحُكْمِ بِهَا سَقَطَتْ وَلَا ضَمَانَ وَاِنْ رَجَعَا بَعْدَهٗ لَمْ يُفْسَخْ مُطْلَقًا بِخِلَافِ ظُهُوْرِ الشَّاهِدِ عَبْدًا اَوْ مَحْدُوْدًا فِيْ قَذْفٍ (سیخ الغفار)	اگر گواہوں نے قاضی کے فیصلہ سے پیشتر رجوع کیا تو ان کی گواہی ساقط ہو جائیگی اور کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر قاضی کے فیصلے کے بعد رجوع کیا تو قاضی کا فیصلہ منسوخ نہ ہوگا، اور اگر قاضی کے فیصلہ کے بعد معلوم ہوا کہ گواہ غلام یا تہمت زنا لگانے کے جرم میں سزایاب ہیں تو قاضی کا فیصلہ منسوخ ہو جائیگا
عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ اِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلٍ بِمَالٍ فَقَبْلَ اَنْ يَقْضِيَ الْقَاضِيْ بِشَهَادَتِهِمَا شَهِدَ اٰخَرَانِ عَلَى الرُّجُوْعِ مِنْ شَهَادَتِهِمَا فَقَبْلَ اَنْ يَقِفَ فِيْ اَمْرِهِمَا لَا يَسَعُ الْقَاضِيْ اَنْ يَحْكُمَ بِشَهَادَتِهِمَا (محیط)	امام ابو یوسف کے نزدیک اگر ایک مقدمہ میں گواہوں نے گواہی دی ہو اور ابھی تک اس میں قاضی نے فیصلہ نہیں کیا ہے کہ دوسرے دو آدمیوں نے شہادت دی کہ انھوں نے اپنی گواہی سے رجوع کیا، تو قاضی کو بغیر تحقیقات کے گواہوں کے بیان کے موافق فیصلہ نہیں کرنا چاہئے،
وَاَمَّا حُكْمُهٗ فَاِيْجَابُ التَّعْزِيْرِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ سَوَاءٌ رَجَعَ قَبْلَ الْقَضَاءِ	جو گواہ فیصلہ سے پہلے یا فیصلہ کے بعد اپنی گواہی سے رجوع کرے اس پر تعزیر بلا تاوان عائد ہوتی ہے

بِشَهَادَتِهٖ اَوْ بَعْدَ الْقَضَاءِ بِهَا وَالضَّمَانُ	اور اگر قاضی کے فیصلہ کے بعد رجوع کرے، اور
مَعَ التَّعْزِيْرِ اِنْ رَجَعَ بَعْدَ الْقَضَاءِ	جس چیز کے متعلق شہادت دی ہے وہ مال ہو
وَكَانَ الْمَشْهُوْدُ بِهٖ مَالًا وَقَدْ اَزَالَهٗ	اس پر تعزیر اور اس قدر مال کا تاوان عائد ہوگا
بِغَيْرِ عِوَضٍ (السراج الوہاج)	جس قدر اس کی گواہی سے بلا عوض ضائع ہوا ہے

۳۹۔ جھوٹی شہادت

اِذَا شَهِدَ بِزُوْرٍ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ	جس گواہ نے جھوٹی گواہی دی، جب تک اسکی
اَنَّهٗ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ اَبَدًا اِلَّا اَنَّهٗ	توبہ کا حال معلوم نہ ہو اس کی گواہی مقبول
لَا تُعْرَفُ تَوْبَتُهٗ (الحاوی)	نہ ہوگی،

۴۰۔ تمادی کی حالت میں شہادت

فَاِنْ شَهِدُوْا وَالْحَدُّ مُتَقَادِمٌ لَمْ يُحَدَّ	اگر گواہوں نے ایسے مقدمہ میں شہادت دی جس کی سزا میں تمادی
سِوٰى حَدِّ الْقَذْفِ،	عائد ہوگئی ہے تو مدعا علیہ پر سزا عائد نہ ہوگی بجز حد قذف کے کہ اسمیں تمادی نہیں ہے

۴۱۔ مدت تمادی

عَنْ مُحَمَّدٍ رح اَنَّهٗ قَدَّرَ بِشَهْرٍ لِاَنَّ	حدود میں ایک ماہ کی مدت مقرر ہے بالاتفاق
مَا دُوْنَهٗ عَاجِلٌ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ	اور ایک ماہ کی مدت سے زیادہ میں تمادی
اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ رح وَهُوَ	ہوجاتی ہے،
الْاَصَحُّ (ہدایہ)	

۴۲۔ احکام تمادی

وَفِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ اِذَا شَهِدَ الشُّهُوْدُ	اگر چوری، شراب نوشی، اور زنا کے مقدمہ میں گواہ
بِسَرِقَةٍ اَوْ بِشُرْبِ خَمْرٍ اَوْ بِزِنَا بَعْدَ حِيْنٍ	انقضاے مدت کے بعد گواہی دیں تو حد عائد نہ ہوگی

لَمْ يُؤْخَذْ بِهِ وَضَمِنَ السَّرِقَةَ (ہدایہ)	البتہ مال مسروقہ دلوا دیا جائے گا،
وَلَوْ أَقَرَّ مَعَ التَّقَادُمِ حُدَّ (منح الغفار)	اگر مدعا علیہ بعد انقضائے مدت کے خود اقرار جرم کرے تو حد اُس پر جاری ہو جائے گی

۴۳۔ چوری کے مقدمہ میں عورت کی شہادت،

لَا شَهَادَةَ لِلنِّسَاءِ فِي السَّرِقَةِ فِي حَقِّ الْقَطْعِ	چوری کے مقدمہ میں ہاتھ کاٹنے کے بارے میں عورتوں
وَيُقْبَلُ فِي حَقِّ الضَّمَانِ (تاتارخانیہ)	کی گواہی مقبول نہیں ہے اور تاوان کے حق میں مقبول ہے

۴۴۔ نسوانی معاملات میں عورت کی شہادت

وَيُقْبَلُ فِي الْوِلَادَةِ وَالْبَكَارَةِ وَالْعُيُوبِ	ولادت، بکارت، اور عورتوں کے اون عیوب کے متعلق
بِالنِّسَاءِ فِي مَوْضِعٍ لَا يَطَّلِعُ الرِّجَالُ عَلَيْهِ	جو ایسے مقامات پر ہوں جن سے مرد واقف نہ ہو سکتے
شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ (الہدایہ)	ہوں ایک عورت کی گواہی مقبول ہے،

۴۵۔ شہادت کے ثبوت کے لیے شہادت،

اَلشَّهَادَةُ عَلَى الشَّهَادَةِ جَائِزَةٌ فِي كُلِّ حَقٍّ	گواہوں کی گواہی دوسرے گواہوں کی گواہی کے ثبوت
لَا يَسْقُطُ بِشُبْهَةٍ وَهٰذَا اسْتِحْسَانٌ	کے لیے اُن چیزوں میں جائز ہے جو شبہ سے ساقط نہیں
فَلَا يُقْبَلُ فِيمَا يَنْدَرِئُ بِالشُّبُهَاتِ كَالْحُدُودِ	ہوتیں، لیکن حدود و قصاص میں جائز نہیں کہ وہ شبہ
وَالْقِصَاصِ (المحیط)	سے ساقط ہو جاتے ہیں،

۴۶۔ کیا حدود میں قاضی کا علم فیصلہ کے لیے حجت ہو سکتا ہے؟

وَعِلْمُ الْقَاضِي لَيْسَ بِحُجَّةٍ فِي الْحُدُودِ	حدود میں قاضی کا علم ثبوت دعویٰ کی دلیل نہیں ہے
بِإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ وَإِنْ كَانَ الْقِيَاسُ يَقْتَضِي	گو از روئے قیاس وہ قابل اعتبار ہے،
اِعْتِبَارَهُ (الکافی)	
أَمَّا فِي الْحُدُودِ الْخَالِصَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى	ان حدود میں جو خالص خدا کا حق ہیں مثلاً حد شرب خواری

حَدِّ الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ يُقْضٰى بِعِلْمِهٖ قِيَاسًا وَلَا يُقْضٰى بِعِلْمِهٖ اِسْتِحْسَانًا وَفِيْ شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ اِلَّا فِي السَّرِقَةِ فَاِنَّهٗ يُقْضٰى بِالْمَالِ دُوْنَ الْقَطْعِ (تاتارخانیہ)

حد زنا اور حد سرقہ قاضی کا علم قیاسًا فیصلہ کی بنیاد ہو سکتا ہے لیکن استحسانًا نہیں ہو سکتا، اور سرقہ میں قاضی کے علم سے مال مسروقہ عائد ہو جاتا ہے، ہاتھ کاٹنا واجب نہیں ہوتا۔

اَلْاِمَامُ يُقْضٰى بِعِلْمِهٖ بِحَدِّ الْقَذْفِ وَالْقِصَاصِ وَالتَّعْزِيْرِ (سراجیہ)

حد قذف، قصاص اور تعزیرات میں حاکم اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے۔

۴۷۔ کیا قاضی کی شہادت مدعا علیہ کے اقرار کے متعلق قابل تسلیم ہے؟

وَاعْلَمْ اَنَّ اِخْبَارَ الْقَاضِيْ عَنْ اِقْرَارِ رَجُلٍ بِشَيْءٍ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْاِخْبَارُ عَنْ اِقْرَارٍ بِشَيْءٍ يَصِحُّ رُجُوْعُهٗ كَالْحَدِّ فِيْ بَابِ الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَفِيْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا يُقْبَلُ قَوْلُ الْقَاضِيْ بِالْاِجْمَاعِ وَاِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْاِخْبَارُ عَنْ اِقْرَارٍ بِشَيْءٍ لَا يَصِحُّ رُجُوْعُهٗ عَنْهُ كَالْقِصَاصِ وَحَدِّ الْقَذْفِ وَسَائِرِ الْحُقُوْقِ الَّتِيْ هِيَ لِلْعِبَادِ وَفِيْ هٰذَا الْوَجْهِ قُبِلَ قَوْلُهٗ (محیط)

جن معاملات میں مدعا علیہ کا رجوع کرنا اپنے اقرار سے جائز ہے مثلاً زنا، چوری، اور شراب نوشی کے مقدمات میں ان میں اگر قاضی اقرار کا گواہ ہو تو اس کی شہادت مقبول نہیں ہے، لیکن جن معاملات میں اپنے اقرار سے مدعا علیہ کا رجوع کرنا جائز نہیں ہے مثلاً قصاص، حد قذف اور دوسرے حقوق میں ان معاملات میں اگر قاضی اقرار کا گواہ ہو تو اس کی شہادت مقبول ہے۔

۴۸۔ کیا حدود و قصاص میں قاضی کا خط معتبر ہے؟

وَلَا يُقْبَلُ كِتَابُ الْقَاضِي فِي الْحُدُودِ وَالْقِصَاصِ لِأَنَّ فِيهِ شُبْهَةَ الْبَدَلِيَّةِ فَصَارَ كَالشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ ۔ (ہدایہ)

حدود و قصاص میں قاضی کا خط کے ذریعہ سے شہادت دینا قابل قبول نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ شبہ ہے کہ کسی دوسرے نے لکھا ہو اس لیے اس کی حالت اس شہادت کی ہے جو کسی شہادت پر دی گئی ہو۔

۴۹ - عورت کا فیصلہ

يَجُوزُ قَضَاءُ الْمَرْأَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي الْحُدُودِ وَالْقِصَاصِ (ہدایہ)

عورت کا فیصلہ تمام چیزوں میں جائز ہے البتہ حدود و قصاص میں عورت کا فیصلہ جائز نہیں ہے۔

۵۰ - حدود و قصاص میں پنچ کا فیصلہ جائز نہیں ہے

لَا يَجُوزُ التَّحْكِيمُ فِي الْحُدُودِ وَالْقِصَاصِ

اگر فریقین حدود و قصاص میں کسی کو پنچ مقرر کریں تو اس کا فیصلہ جائز نہیں ہے

۵۱ - قاضی کے لیے فیصلہ کرنے کے شرائط کیا ہیں؟

يَنْبَغِي لِلْقَاضِي أَنْ يَقْضِيَ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى وَيَنْبَغِي أَنْ يَعْرِفَ مَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى مِنَ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَيَنْبَغِي أَنْ يَعْرِفَ مِنَ النَّاسِخِ مَا هُوَ مُحْكَمٌ وَمَا هُوَ مُتَشَابِهٌ وَمَا فِي تَأْوِيلِهِ اخْتِلَافٌ كَالْأَقْرَاءِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى يَقْضِي بِمَا جَاءَ عَنْ نَبِيِّهِ صلعم وَيَنْبَغِي أَنْ يَعْرِفَ النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ مِنَ الْأَخْبَارِ وَإِنِ اخْتَلَفَ فِيهِ الْأَخْبَارُ يَأْخُذُ بِمَا هُوَ الْأَشْبَهُ وَيَمِيلُ اجْتِهَادُهُ إِلَيْهِ وَيَجِبُ أَنْ يَعْلَمَ الْمُتَوَاتِرَ

قاضی کا فیصلہ قرآن مجید کے موافق ہونا چاہیے، اور اس کو قرآن مجید کے ناسخ و منسوخ سے واقف ہونا چاہیے اور ناسخ کے متعلق اس کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ کونسا محکم ہے کونسا متشابہ ہے، اور کس کی تاویل میں اختلاف ہے، اگر اس کو قرآن مجید کا فیصلہ نہ ملے تو حدیث کے موافق فیصلہ کرے اور اس کو حدیث کے ناسخ و منسوخ سے بھی واقفیت حاصل کرنی چاہیے، اور اگر اس کو مختلف حدیثیں ملیں تو ان حدیثوں کے موافق فیصلہ کرے جو مرجح ہوں، اور اس کے اجتہاد کا میلان انہی کی طرف ہو اور اس کو متواتر، مشہور اور اخبار احاد در مراتب

وَالْمَشْهُوْرِ وَمَا كَانَ مِنْ اَخْبَارِ الْاٰحَادِ	روایت کا علم بھی ہونا چاہیے،
وَيَجِبُ اَنْ يَّعْلَمَ مَرَاتِبَ الرِّوَايَةِ (محیط)	
وَاِنْ كَانَتْ حَادِثَةٌ لَّمْ تَرِدْ فِيْهَا	اور اگر مقدمہ میں حدیث نہ ملے تو صحابہ کے اجماع
سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم يَقْضِىْ فِيْهَا	کے موافق فیصلہ کرے اور اگر خود صحابہ میں اختلاف ہو
بِمَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	تو ایسی حالت میں اگر قاضی مجتہد ہو تو اجتہاد کرکے
لِاَنَّ الْعَمَلَ بِاِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ وَاجِبٌ فَاِنْ	قول مرجح کے مطابق فیصلہ کرے اور قاضی کو یہ
كَانَتِ الصَّحَابَةُ فِيْهَا مُخْتَلِفِيْنَ يَجْتَهِدُ فِىْ	حق حاصل نہیں ہے کہ تمام صحابہ کی مخالفت کرکے
ذٰلِكَ وَرَجَّحَ قَوْلَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ بِاجْتِهَادِهٖ	ایک تیسرے قول کے مطابق فیصلہ کرے،
اِذَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَلَيْسَ لَهٗ	
اَنْ يُّخَالِفَهُمْ جَمِيْعًا بِاخْتِرَاعِ قَوْلٍ ثَالِثٍ	
(محیط)	
فَاِنْ كَانَ شَيْءٌ لَمْ يَاْتِ بِهٖ مِنَ الصَّحَابَةِ	اور اگر اس کو صحابہ کا قول نہ ملے تو موافق اجماع
قَوْلٌ وَكَانَ فِيْهِ اِجْمَاعُ التَّابِعِيْنَ قَضٰى	تابعین کے فیصلہ کرے اور اگر تابعین میں اختلاف
بِهٖ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ اخْتِلَافٌ بَيْنَهُمْ رَجَّحَ	ہو تو اجتہاد کرکے کسی تابعی کے قول کو ترجیح دے
قَوْلَ بَعْضِهِمْ وَقَضٰى بِهٖ (محیط سرخسی)	اور اس کے مطابق فیصلہ کرے،
وَمَا خَالَفَ الْاَئِمَّةَ الْاَرْبَعَةَ مُخَالِفٌ	اور قاضی کو ائمہ اربعہ کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے
لِلْاِجْمَاعِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ خِلَافٌ لِغَيْرِهِمْ	گو وہ مسئلہ مختلف فیہ ہو
(الاشباہ والنظائر)	
وَاِذَا اتَّفَقَ اَصْحَابُنَا فِىْ شَيْءٍ	جس مسئلہ میں امام ابو حنیفہؒ اور صاحبین

اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَاَبُوْیُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح	یعنی امام محمد اور قاضی ابو یوسف متفق ہوں قاضی
لَا یَنْبَغِیْ لِلْقَاضِیْ اَنْ یُّخَالِفَھُمْ بِرَائِہٖ	کو اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے،
(محیط سرخسی)	
اَلْفَتْوٰی عَلَی الْاِطْلَاقِ عَلٰی قَوْلِ	عموماً فتویٰ امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح ثُمَّ بِقَوْلِ اَبِیْ یُوْسُفَ	دینا چاہیے اس کے بعد قاضی ابو یوسف، پھر امام محمد
ثُمَّ بِقَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّیْبَانِیْ	پھر امام زفر پھر حسن بن زیاد کے قول کے مطابق،
ثُمَّ بِقَوْلِ زُفَرَ بْنِ الْھُذَیْلِ ثُمَّ بِقَوْلِ	اور بعضوں کا قول ہے کہ اگر امام ابوحنیفہ ایک طرف
حَسَنِ بْنِ زِیَادٍ وَقِیْلَ اِذَا کَانَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ	اور صاحبین دوسری طرف ہوں تو مفتی کو اختیار
فِیْ جَانِبٍ وَصَاحِبَاہُ فِیْ جَانِبٍ فَالْمُفْتِیْ	ہے کہ ان میں ایک کا قول اختیار کرے لیکن
بِالْخِیَارِ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ وَاِذَا لَمْ یَکُنِ الْمُفْتِیْ	پہلا قول صحیح ہے، اور جب مفتی مجتہد نہ ہو
مُجْتَھِدًا مِنَ الْقُنْیَۃِ اَلْفَتْوٰی فِیْمَا یَتَعَلَّقُ	تو جس مسئلہ کا تعلق قضار سے ہے، اس میں فتویٰ
بِالْقَضَاءِ عَلٰی قَوْلِ اَبِیْ یُوْسُفَ قَالَ الْاِمَامُ	قاضی ابو یوسف کے قول کے مطابق ہوگا، اور
السَّرْخَسِیُّ فِیْ کِتَابِ الْاِقْرَارِ الْاِحْتِیَاطُ	اور امام سرخسی کا قول ہے کہ احتیاطاً قاضی کا حکم
اَلْاَخْذُ بِقَوْلِ اَبِیْ یُوْسُفَ رح وَمَشَائِخُنَا	امام ابو یوسف کے قول کے مطابق ہوگا، اور اگر
اَخَذُوْا بِقَوْلِہٖ فِیْمَا یَتَعَلَّقُ بِالْقَضَاءِ وَ	صاحبین میں اختلاف ہو تو مفتی کو چاہیے کہ جس کا
مِنْہُ وَلَوْ کَانَ اثْنَانِ فِیْھِمَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ	قول امام ابوحنیفہ کے قول کے موافق ہو اس کو
یَاْخُذُ بِقَوْلِھِمَا وَلَا یُشْکِلُ (الکافیہ)	اختیار کرے،
وَاِنْ خَالَفَ اَبَا حَنِیْفَۃَ صَاحِبَاہُ	اگر صاحبین کا اختلاف امام ابوحنیفہ کے ساتھ
فِیْ ذٰلِکَ فَاِنْ کَانَ اخْتِلَافُھُمْ اخْتِلَافَ	اس بنا پر ہو کہ زمانہ بدل گیا ہے، تو مفتی کو چاہیے

عَصْرٍ وَزَمَانٍ يَأْخُذُ بِقَوْلِ صَاحِبَيْهِ لِتَغَيُّرِ أَحْوَالِ النَّاسِ وَفِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُعَامَلَةِ اخْتَارُوا قَوْلَهُمَا لِاجْمَاعِ الْمُتَأَخِّرِيْنَ عَلَى ذٰلِكَ (الحماویہ)

کہ صاحبین کا قول اختیار کرے کیونکہ اختلاف زمانہ سے لوگوں کے حالات بدل جاتے ہیں، اور متاخرین کا اس پر اتفاق ہے کہ مزارعت و معاملات میں صاحبین کا قول قابل اختیار ہے،

وَلَوْ لَمْ يُوْجَدِ الرِّوَايَةُ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَصْحَابِهِ وَوُجِدَ مِنَ الْمُتَأَخِّرِيْنَ يَقْضِي بِهِ وَلَوِ اخْتَلَفَ الْمُتَأَخِّرُوْنَ فِيْهِ يَخْتَارُ وَاحِدًا مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ لَمْ يُوْجَدْ عَنِ الْمُتَأَخِّرِيْنَ يَجْتَهِدُ فِيْهِ بِرَأْيِهِ إِذَا كَانَ يَعْرِفُ وُجُوْهَ الْفِقْهِ وَيُشَاوِرُ الْفُقَهَاءَ فِيْهِ وَفِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ ثُمَّ إِذَا قَضَى بِالْاجْتِهَادِ فَإِنْ خَالَفَ النَّصَّ لَا يَجُوْزُ قَضَاءُهُ وَإِنْ لَمْ يُخَالِفِ النَّصَّ لٰكِنَّهُ رَأَى بَعْدَ ذٰلِكَ رَأْيًا آخَرَ لَا يُبْطِلُ مَا مَضَى (تاتارخانیہ)

اور قاضی جس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ اور صاحبین کا قول نہ پائے، متاخرین کے قول پر عمل کرے اور اگر خود متاخرین میں اختلاف ہو تو ان میں ایک کا قول اختیار کرلے، اور اگر مسئلہ میں متاخرین کا قول نہ پائے، اور قاضی خود مجتہد ہو تو اپنی رائے کے موافق فیصلہ کرے، اور فقہاء سے مشورہ کرے اور قاضی کا فیصلہ اگر نص کے مخالف ہو تو جائز نہیں اور اگر نص کے مخالف نہ ہو اور فیصلہ کرنے کے بعد اپنے اجتہاد سے دوسرا فیصلہ کرے تو جو فیصلہ پہلے کرچکا ہے، وہ منسوخ نہ ہوگا،

وَإِنْ وَقَعَ الْاخْتِلَافُ بَيْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ شَاوَرَهُمْ نَظَرَ إِلَى أَقْرَبِ الْأَقَاوِيْلِ عِنْدَهُ مِنَ الْحَقِّ وَأَمْضَى عَلَى ذٰلِكَ بِاجْتِهَادِهِ إِذَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْاجْتِهَادِ

اور اگر قاضی نے جن لوگوں سے مشورہ کیا خود ان میں اختلاف پیدا ہو تو ان میں جس کے قول کو صحیح سمجھے اس کے مطابق فیصلہ کرے، اور قائل کی کبرسنی اور کثرت اشخاص کا لحاظ نہ کرے،

وَلَا يُعْتَبَرُ فِي ذٰلِكَ كِبَرُ السِّنِّ وَكَثْرَةُ الْعَدَدِ

(محیط)

۵۲ - مجتہد کی تعریف،

وَالْاَصَحُّ مَا قِيْلَ فِيْ حَدِّ الْمُجْتَهِدِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَاوٰى عِلْمَ الْكِتَابِ وَوُجُوْهَ مَعَانِيْهِ وَعِلْمَ السُّنَّةِ بِطُرُقِهَا وَمُتُوْنِهَا وَوُجُوْهِ مَعَانِيْهَا وَاَنْ يَّكُوْنَ مُصِيْبًا فِي الْقِيَاسِ عَالِمًا بِعُرْفِ النَّاسِ، (الکافی)

مجتہد وہ شخص ہے جو قرآن، حدیث اور ان کے وجوہات کے علم کا ماہر ہو اور قیاس میں صحیح رائے رکھتا ہو، لوگوں کے عادات واخلاق سے واقف ہو،

۵۳ - قاضی کے لیے فقہاء کا مشورہ قبول کرنا ضروری نہیں ہے

وَاِنْ كَانَ الْقَاضِيْ يُشَاوِرُ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْفِقْهِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى شَيْءٍ وَّرَاٰى الْقَاضِيْ بِخِلَافِ رَاْيِهِمْ فَالْقَاضِيْ لَا يَتْرُكُ رَاْيَ نَفْسِهِ فَاِنِ اتَّهَمَ الْقَاضِيْ رَاْيَهٗ لِمَا اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اَفْضَلُ وَاَفْقَهُ عِنْدَهٗ لَمْ يَذْكُرْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ بِعَيْنِهَا وَذَكَرَ فِيْ كِتَابِ الْحُدُوْدِ قَالُوْا قَضٰى بِرَاْيِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ وَاِنْ لَّمْ يَتَّهِمِ الْقَاضِيْ رَاْيَهٗ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّتْرُكَ رَاْيَ نَفْسِهٖ وَلَا يَقْضِيْ بِرَاْيِ غَيْرِهٖ (محیط)

اگر مشورہ میں فقہاء ایک طرف اور قاضی کی رائے دوسری طرف ہو تو قاضی کے لیے فقہاء کی رائے کا اختیار کرنا ضروری نہیں ہے، البتہ اگر ان میں کسی رائے کو اپنی رائے سے بہتر سمجھے تو اس کی رائے کو اختیار کر سکتا ہے ورنہ اس کو اپنی رائے کے موافق فیصلہ کرنا چاہیے،

۵۴۔ قاضی اپنے ظن غالب پر عمل کر سکتا ہے،

یجب ان یعلم بان العمل بغالب الرای جائز فی الدیانات وفی باب المعاملات وکذلک العمل بغالب الرای فی الدماء جائز۔ (الحمادیہ)

جاننا چاہیے کہ دینی امور، معاملات، اور جرائم شرعیہ میں اپنے ظن غالب پر عمل کرنا جائز ہے،

۵۵۔ ظن غالب کی تعریف،

واما اکبر الرای وغالب الظن فهو الطرف الراجح اذا اخذ به القلب وهو المعتبر عند الفقهاء (الاشباہ والنظائر)

ظن غالب یہ ہے کہ دل اس کو قبول کرے اور طرف راجح رکھتا ہو،

۵۶۔ حالت نشہ میں زنا اور چوری کا حکم،

السکران اذا سرق او زنی یحد ولو اقر بالزنا والسرقة لا یحد (درّ المختار)

اگر کوئی شخص نشہ کی حالت میں زنا یا چوری کرے تو حد اوس پر جاری ہوگی، اور اگر نشہ کی حالت میں زنا یا چوری کا اقرار کرے تو حد اس پر جاری نہ ہوگی

۵۷۔ حدود میں اقرار سے رجوع کرنے کا حکم،

فحد الزنا وشرب الخمر والسرقة خالص حق الله تعالى یصح الرجوع عنها بعد الاقرار فیکون التقادم فیه مانعا وحد القذف فیه حق العبد لما فیه من دفع العار عنه ولهذا لا یصح الرجوع عنه بعد الاقرار والتقادم غیر مانع فی حقوق

زنا، شراب نوشی اور چوری کی حدیں کہ خداوند تعالیٰ کا حق ہے اقرار کے بعد رجوع کرنا صحیح ہے، اور تمادی کا عارض ہونا حد کی گواہی کا مانع ہے، اور تہمت زنا لگانے کے دعوی میں چونکہ بندے کا حق ہے اقرار کے بعد رجوع کرنا صحیح نہیں ہے، اور تمادی کا عارض ہونا مانع شہادت نہ ہوگا،

الْعِبَادِ (ہدایہ)

۵۸۔ دعویٰ قصاص میں مدعا علیہ کے انکار کا حکم،

وَمَنْ اِدَّعٰی قِصَاصًا عَلٰی غَیْرِہٖ فَجَحَدَ اُسْتُحْلِفَ بِالْاِجْمَاعِ ثُمَّ اِذَا نَکَلَ عَنِ الْیَمِیْنِ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ یَلْزَمُہُ الْقِصَاصُ وَاِنْ نَکَلَ فِی النَّفْسِ حُبِسَ حَتّٰی یَحْلِفَ اَوْ یُقِرَّ ھٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح وَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح لَزِمَہُ الْاَرْشُ فِیْھِمَا (ہدایہ)

دعویٰ قصاص میں اگر مدعا علیہ انکار کرے تو اس پر اجماعاً قسم واجب ہوتی ہے، اور اگر وہ قسم نہ کھائے تو اعضائے جسم کے مقدمہ میں مدعا علیہ پر قصاص واجب ہوگا اور قتل کے مقدمہ میں تو قید کردیا جائیگا، یہانتک کہ وہ قسم کھائے یا قتل کا اقرار کرے یہ امام ابو حنیفہ کی رائے ہے، اور صاحبین کے نزدیک اعضائے جسم اور قتل دونوں کے مقدمہ میں اگر مدعا علیہ منکر ہو تو اس پر دیت عائد ہوگی

وَلَا یَحْلِفُ عِنْدَھُمْ فِیْ حَدٍّ ھُوَ خَالِصُ حَقِّ اللّٰہِ تَعَالٰی کَحَدِّ الزِّنَا وَالشُّرْبِ وَالسَّرِقَۃِ اَوْ مُغَلَّبُ حَقِّ اللّٰہِ تَعَالٰی کَحَدِّ الْقَذْفِ فَاِنَّ حَقَّ الْعَبْدِ فِیْہِ مَغْلُوْبٌ (جامع الرموز)

اور مقدمہ حد زنا، شراب خواری، چوری اور اتہام زنا میں اگر مدعا علیہ انکار کرے تو اس پر قسم عائد نہ ہوگی،

وَیُسْتَحْلَفُ السَّارِقُ فَاِنْ نَکَلَ ضَمِنَ وَلَمْ یُقْطَعْ (ہدایہ)

اور چوری کے مقدمہ میں ملزم قسم کھائے اور اگر قسم نہ کھائے تو مال کا تاوان ادا کرے، لیکن اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔

۵۹۔ جرائم میں مصالحت،

وَالصُّلْحُ جَائِزٌ عَنْ دَعْوَی الْاَمْوَالِ وَالْمَنَافِعِ وَجِنَایَۃِ الْعَمْدِ وَالْخَطَاءِ وَلَا یَجُوْزُ عَنْ دَعْوَی الْحَدِّ (قدوری)

مال، منافع، اور اُن جرائم میں جو بالقصد یا غلطی سے کئے گئے ہوں صلح جائز ہے، لیکن حدود کے دعویٰ میں صلح جائز نہیں ہے،

وَصُلْحُ الْمُكْرَهِ لَا يَجُوزُ (مبسوط سرخسی)

اور جو صلح زبردستی سے کرائی جاتی ہے وہ جائز نہیں ہے۔

٦٠ - جبر۔

الْاِكْرَاهُ لَا يَتَحَقَّقُ اِلَّا مِنَ السُّلْطَانِ فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا يَتَحَقَّقُ الْاِكْرَاهُ مِنْ كُلِّ مُتَغَلِّبٍ يَقْدِرُ عَلٰى تَحَقُّقِ مَا هَدَّدَ وَالْفَتْوٰى عَلٰى قَوْلِهِمَا (قاضی خان)

امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف حاکم کا جبر جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک ہر طاقتور آدمی کا جبر جو اپنی دھمکی کے عمل میں لانے کی طاقت رکھتا ہو جائز ہے، اور فتوے صاحبین کے قول پر ہے۔

وَلَوْ اُكْرِهَ لِيُقِرَّ بِحَدٍّ اَوْ قِصَاصٍ فَاَقَرَّ كَانَ بَاطِلًا (قاضی خان)

اور اگر ملزم جبراً حد یا قصاص کا اقرار کرے تو اس کا اقرار ناجائز ہوگا۔

٦١ - جماع کا حکم۔

وَكُلُّ حُكْمٍ يَتَعَلَّقُ بِالْوَطْئِ لَا يُعْتَبَرُ فِيهِ الْاِنْزَالُ لِكَوْنِهِ تَبْعًا (الاشباہ والنظائر)

اور شریعت کا جو حکم وطی کے ساتھ متعلق ہے، اس میں انزال کی شرط نہیں ہے کیونکہ اصل چیز وطی ہے اور انزال اس کا تابع ہے۔

٦٢ - ضعیف الخلقت آدمی کے حد مارنے کا طریقہ۔

رَجُلٌ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْخِلْقَةِ فَخِيفَ عَلَيْهِ الْهَلَاكُ اِذَا ضُرِبَ يُجْلَدُ جَلْدًا مِقْدَارَ مَا يَتَحَمَّلُ (الحاویہ)

جس شخص پر حد واجب ہوئی ہے اگر وہ اس قدر ضعیف الخلقت ہو کہ مضبوط کوڑے کی ضرب سے اس کی ہلاکت کا خوف ہو تو اس کو ایسے کوڑے لگانے چاہئیں جن کا وہ متحمل ہو۔

٦٣ - غلام کی حد۔

وَنِصْفُ حَدِّ الْعَبْدِ اَيْ جَلْدُهُ لِلزِّنَا وَالْقَذْفِ وَالشُّرْبِ فَلَا يَرِدُ بِمَا لَا يَتَنَصَّفُ مِنَ الْقَطْعِ وَالْقَتْلِ بِالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيقِ (جامع الرموز)

کوڑے کی وہ سزا جو غلام پر بوجہ زنا، تہمت زنا اور شراب خواری کے عائد ہوتی ہے آزاد آدمی کی حد کے نصف ہوگی البتہ چوری اور ڈاکہ کی وجہ سے ہاتھ کاٹنے اور قتل کرنے کی جو سزا عائد ہوتی ہے وہ نصف نہ ہوگی۔

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ (ہدایہ)

اور آزاد کی بہ نسبت غلام کی نصف سزا خداوند تعالیٰ کے اس قول سے ثابت ہے جس میں فرمایا ہے کہ لونڈیوں کو آزاد اور پاکدامن عورتوں کی نصف سزا دیجائیگی

٦٤- ان حدود کے اجتماع کا حکم جو خالص خداوند تعالیٰ کا حق ہیں

اَلْحُدُوْدُ الْخَالِصَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَتٰى اِجْتَمَعَتْ تَدَاخَلَتْ اِذَا كَانَ الْجِنْسُ وَاحِدًا (محیط) مَنْ قَذَفَ اَوْ زَنَا اَوْ شَرِبَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَحُدَّ فَهُوَ لِذٰلِكَ كُلِّهٖ (محیط)

جو حدود خالص خداوند تعالیٰ کا حق ہیں اگر ایک شخص پر ایکجا ہو جائیں تو وہ ایک جنس کی ہونگی ایک دوسرے میں داخل ہو جائینگی یعنی وہ شخص صرف ایک حد کا مستحق ہوگا مثلاً اگر کسی نے چند بار تہمت زنا لگائی، یا چند بار زنا کیا یا چند بار شراب پی تو اس پر ایک ہی سزا عائد ہو گی،

وَاِنِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى وَاحِدٍ اَجْنَاسٌ مُخْتَلِفَةٌ بِاَنْ قَذَفَ وَزَنٰى وَسَرَقَ وَشَرِبَ يُقَامُ عَلَيْهِ الْكُلُّ وَلَا يُوَالٰى بَيْنَهُمَا خِيْفَةَ الْهَلَاكِ بَلْ يُنْتَظَرُ حَتّٰى يَبْرَأَ مِنَ الْاَوَّلِ فَيُبْدَاُ بِحَدِّ الْقَذْفِ اَوَّلًا لِاَنَّ فِيْهِ حَقَّ الْعَبْدِ ثُمَّ الْاِمَامُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ يَبْدَاُ بِحَدِّ الزِّنَا وَاِنْ شَاءَ بِالْقَطْعِ وَيُؤَخِّرُ حَدَّ الشُّرْبِ وَلَوْ كَانَ مَعَ هٰذَا جِرَاحَةٌ تُوْجِبُ الْقِصَاصَ يُبْدَاُ بِالْقِصَاصِ ثُمَّ حَدِّ الْقَذْفِ ثُمَّ الْاَقْوٰى فَالْاَقْوٰى (التبیین)

اگر کسی شخص پر مختلف سزائیں ایک ساتھ عائد ہو جائیں مثلاً ایک شخص نے تہمت زنا لگائی زنا اور چوری کی اور شراب پی تو اس پر ان تمام جرائم کی سزائیں عائد ہونگی لیکن تمام سزائیں ایک ساتھ نہ دینی چاہئے کہ اس میں ہلاکت کا خوف ہے بلکہ ایک سزا دیکر اس قدر توقف کرنا چاہئے کہ وہ اچھا ہو جائے پھر دوسری سزا دینی چاہئے، البتہ پہلے تہمت زنا لگانے کی سزا دینی چاہئے کہ اس سے بندے کا حق متعلق ہے اس کے بعد سزاؤں کی تقدیم و تاخیر میں امام کو اختیار ہے البتہ شراب خواری کی سزا سب سے اخیر میں دینی چاہئے، اور اگر ایسی ضرب لگانے کا جرم جس سے قصاص واجب ہو اور سزاؤں کے ساتھ جمع ہو جائے تو پہلے قصاص لینا چاہئے پھر بہ ترتیب قوت اور سزائیں دینی چاہئیں

وَحَدُّ الشُّرْبِ اٰخِرُهَا لِثُبُوْتِهٖ بِالْاِجْتِهَادِ مِنَ الصَّحَابَةِ (الاشباہ والنظائر)

اور شراب خواری کی سزا میں اسلئے تاخیر کی جاتی ہے کہ وہ صحابہ کے اجماع سے ثابت ہوئی ہے۔

إِذَا اجْتَمَعَ قَتْلُ الْقِصَاصِ وَالرِّدَّةِ وَالزِّنَا يَنْبَغِي تَقْدِيمُ الْقِصَاصِ مُطْلَقًا لِحَقِّ الْعَبْدِ (الاشباہ والنظائر)

اگر ایک ساتھ قصاص، مرتد ہونے اور زنا کرنے کی وجہ سے قتل کی سزا عائد ہو تو قصاص کو مقدم کرنا چاہیئے۔

وَلَوِ اجْتَمَعَ التَّعْزِيرُ وَالْحُدُودُ قُدِّمَ التَّعْزِيرُ عَلَى الْحُدُودِ فِي الْاِسْتِيفَاءِ (الاشباہ والنظائر)

اگر حدود کے ساتھ تعزیر جمع ہو جائے تو تعزیر کو مقدم کریں کیونکہ تعزیر بندے کا حق ہے۔

۶۵۔ سزاؤں کی کیفیت۔

أَشَدُّ الضَّرْبِ التَّعْزِيرُ ثُمَّ حَدُّ الزِّنَا ثُمَّ حَدُّ الْقَذْفِ (النہر الفائق)

تعزیر میں ضرب قوی لگانی چاہیئے اور حد زنا میں کوڑوں کی ضرب تعزیر سے نرم ہو جانی چاہیئے اور شراب خواری کی حد اس سے بھی نرم اور تہمت زنا لگانے کی سزا سب سے نرم ہونی چاہیئے۔

۶۶۔ حد یا تعزیر سے ہلاک ہو جانے کا حکم۔

مَنْ حَدَّهُ الْاِمَامُ أَوْ عَزَّرَهُ فَمَاتَ فَدَمُهُ هَدَرٌ (ہدایہ)

اگر امام کسی پر حد جاری کرے یا اس کی تعزیر کرے اور وہ اس کے صدمہ سے ہلاک ہو جائے تو اس کا خون رائگاں جائیگا۔

اَلْوَاجِبُ لَا يَتَقَيَّدُ بِوَصْفِ السَّلَامَةِ وَالْمُبَاحُ يَتَقَيَّدُ بِهِ فَلَا ضَمَانَ لَوْ سَرَى قَطْعُ الْقَاضِي إِلَى النَّفْسِ وَكَذَا لَوْ مَاتَ الْمُعَزَّرُ (الاشباہ والنظائر)

جو سزا شرعاً واجب ہوتی ہو اس میں ذات کی سلامتی کی شرط نہیں ہے اور جو سزا مباح ہو اس میں ذات کی سلامتی کی شرط ہے چنانچہ قاضی اگر کسی کا عضو کاٹے یا اس کو سزا دے اور وہ اس کے صدمہ سے مر جائے تو اس کا تاوان عائد نہ ہوگا۔

۶۷۔ مستامن کافروں پر کونسی سزا واجب ہوتی ہے؟

لَا حَدَّ عَلَى الْمُسْتَأْمَنِ وَالْمُسْتَأْمَنَةِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح إِلَّا حَدَّ الْقَذْفِ، (العنایہ)

مستامن کافر مرد اور مستامن کافرہ عورت پر حد زنا اور حد شراب نوشی عائد نہیں ہوتی، البتہ تہمت زنا لگانے کی سزا عائد ہوتی ہے۔

۶۸۔ کیا سب سے بالاتر امام پر حد جاری کی جا سکتی ہے؟

كُلُّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْإِمَامُ الَّذِي لَيْسَ فَوْقَهُ إِمَامٌ يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ كَالزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَالشُّرْبِ وَالْقَذْفِ لَا يُؤْخَذُ بِهِ إِلَّا الْقِصَاصَ فَإِنَّهُ إِذَا قَتَلَ إِنْسَانًا أَوْ أَتْلَفَ مَالَ إِنْسَانٍ يُؤْخَذُ بِهِ،

اگر ایسا امام جس کے اوپر کوئی دوسرا امام نہ ہو چوری کرے شراب پئے، یا تہمت زنا لگائے، تو اس پر حد جاری نہ ہوگی البتہ قتل عمد میں اس پر قصاص اور مال کے تاوان میں مال اس پر عائد ہوگا،

پہلی کتاب

حدود کے بیان میں

جو چار باب اور ایک فصل پر مشتمل ہے

پہلا باب

حد سرقہ کے بیان میں

جو چار فصلوں پر مشتمل ہے،

پہلی فصل

سرقہ کے معنی اور اس کے شرائط کے بیان میں،

۶۹۔ سرقہ کی لغوی تعریف

السَّرِقَةُ فِي اللُّغَةِ أَخْذُ الشَّيْءِ مِنْ غَيْرِهِ

لغت میں چوری کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے کا مال

عَلٰی سَبِیْلِ الْخُفْیَةِ وَالْاِسْتِتَارِ (ہدایہ)

خفیہ طور پر لے لیا جائے،

۷۰۔ سرقہ کی شرعی تعریف،

وَفِی الشَّرْعِ اَخْذُ الْعَاقِلِ الْبَالِغِ نِصَابًا مُحْرَزًا اَوْ مَا قِیْمَتُہٗ نِصَابٌ مِلْکًا لِلْغَیْرِ لَا شُبْہَةَ لَہٗ عَلٰی وَجْہِ الْخُفْیَةِ (الاختیار شرح مختار)

اور شریعت میں چوری کے معنی یہ ہیں کہ عاقل بالغ نصاب محفوظ کو یا ایسی چیز جو نصاب کی قیمت رکھتی ہو، دوسرے کی اس ملک سے جس میں اسکو کسی قسم کا شبہہ نہ ہو خفیہ طور پر لے لے،

۷۱۔ چوری حکم

اِذَا سَرَقَ الْعَاقِلُ الْبَالِغُ عَشَرَةَ دَرَاہِمَ اَوْ مَا یَبْلُغُ قِیْمَتُہٗ عَشَرَةَ دَرَاہِمَ مَضْرُوْبَةً مِنْ حِرْزٍ لَا شُبْہَةَ فِیْہِ وَجَبَ الْقَطْعُ (ہدایہ)

اور شریعت میں چوری کے معنی یہ ہیں کہ عاقل بالغ نصاب محفوظ کو یا اس چیز کو جو نصاب کی قیمت رکھتی ہو، دوسرے کی اس ملک سے جسمیں اسکو کسی قسم کا شبہہ نہ ہو خفیہ طور پر لیلے

۷۲۔ چوری کا نصاب،

اَقَلُّ النِّصَابِ فِی السَّرِقَةِ عَشَرَةُ دَرَاہِمَ مَضْرُوْبَةٍ بِوَزْنِ سَبْعَةٍ جِیَادٍ، (العنایہ)

چوری کا نصاب دس ڈھلا ہوئے درہم ہے، جس کا وزن کامل سات مثقال ہے،

فَاِذَا سَرَقَ تِبْرًا وَزْنُہٗ عَشَرَةٌ دَرَاہِمَ اَوْ مَتَاعًا قِیْمَتُہٗ عَشَرَةُ دَرَاہِمَ غَیْرُ مَضْرُوْبَةٍ فَاِنَّہٗ لَا یُقْطَعُ فِیْہِ عَلَی الصَّحِیْحِ،

(البحر الرائق)

اگر کسی نے چاندی یا سونے کا ڈلا چرایا جسکا وزن بے ڈھلے ہوئے دس درہم کے برابر ہو، یا ایسی چیز چرائی جس کی قیمت بے ڈھلے ہوئے دس درم کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹنا واجب نہ ہوگا،

۷۳۔ چوری کے مال کی قیمت کی تعین،

وَاِذَا وَجَبَ تَقْوِیْمُ الْمَسْرُوْقِ بِعَشَرَةِ دَرَاہِمَ یُقَوَّمُ بِاَعَزِّ النُّقُوْدِ، (محیط)

چوری شدہ مال کی قیمت بہترین قسم کے درہم سے لگانی چاہیئے،

۷۴۔ قیمت کی تعین کیونکر ہونی چاہیے،

وَيَثْبُتُ الْقِيمَةُ بِقَوْلِ رَجُلَيْنِ عَدْلَيْنِ لَهُمَا مَعْرِفَةٌ بِالْقِيَمِ (التبيين)

اور قیمت دو عادل مردوں کی تعین سے جو تجویز قیمت میں مہارت رکھتے ہوں ثابت ہوتی ہے،

۷۵۔ نصاب کا اعتبار چور کے حق میں کیا جاتا ہے،

وَإِنَّمَا يُعْتَبَرُ كَمَالُ النِّصَابِ فِي حَقِّ السَّارِقِ وَكَذَلِكَ إِذَا سَرَقَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ مِنْ عَشَرَةِ أَنْفُسٍ مِنْ كُلِّ نَفْسٍ دِرْهَمٌ مِنْ بَيْتٍ وَاحِدٍ يُقْطَعُ، (محيط)

کمال نصاب کا اعتبار چور کے حق میں ہے، مالک کے حق میں نہیں ہے اس لیے اگر دس شخصوں کے دس درم ایک جگہ جمع ہوں اور ان کو ایک شخص چرالے تو اسکا ہاتھ کاٹا جائے گا،

۷۶۔ مال مسروقہ کی قیمت میں کمی بیشی کا حکم

وَيُعْتَبَرُ أَنْ تَكُونَ قِيمَةُ السَّرِقَةِ يَوْمَ السَّرِقَةِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَكَذَلِكَ يَوْمَ الْقَطْعِ وَلَوْ كَانَتْ قِيمَتُهُ يَوْمَ السَّرِقَةِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَانْتَقَصَ بَعْدَ ذَلِكَ إِنْ كَانَ نُقْصَانُ الْقِيمَةِ لِنُقْصَانِ الْعَيْنِ يُقْطَعُ وَإِنْ كَانَ نُقْصَانُ الْقِيمَةِ لِنُقْصَانِ السِّعْرِ لَا يُقْطَعُ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ (محيط)

مال مسروقہ کی قیمت چوری کے دن اور ہاتھ کاٹنے کے دن یکساں ہونی چاہیے، اگر چوری کے دن اسکی قیمت دس درم ہو، پھر کم ہو جائے تو اگر چور نے مال میں نقصان کر دیا ہے، تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر نرخ بازار کم ہو گیا ہے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

۷۷۔ رات اور دن کی چوری میں فرق

إِنْ كَانَتِ السَّرِقَةُ نَهَارًا اعْتُبِرَتْ الْخُفْيَةُ ابْتِدَاءً وَانْتِهَاءً وَإِنْ كَانَتْ لَيْلًا اعْتُبِرَتْ ابْتِدَاءً فَقَطْ (النهر الفائق)

اگر دن میں چوری کیجائے تو چوری کی ابتداء سے مال کے لیجانے کے آخری وقت تک اخفاء معتبر ہے، اور اگر رات میں چوری کیجائے تو صرف ابتداء میں اخفاء معتبر ہوگا،

حتّٰى إذا نقب البيت على سبيل الخفية ولا يشعر به ليلا ثم أخذ المال على سبيل المقاتلة والمكابرة جهارا من المالك بأن يستيقظ المالك ودخل عليه بالسلاح وقاتل معه لما منعه من أخذ المال فإنه يقطع أما لو كابره نهارا بأن نقب البيت على سبيل الخفية ودخل البيت ثم أخذ المال مكابرة ومغالبة لا يقطع

(محیط سرخسی)

اگر ایک چور نے خفیہ طور پر رات کو گھر میں نقب لگائی پھر مال کو لے چلا تو صاحب خانہ جاگ گیا اور چور لڑ بھڑ کر مال کو لے گیا تو اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر خفیہ طور پر دن کو نقب لگائی، پھر مال کو صاحب خانہ سے لڑ بھڑ کر لیگیا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۸۔ حفاظت کی تعریف اور اس کے احکام

والحرز على ضربين حرز بالمكان كالبيوت والخيم وكل هذه يكون حرزا وإن لم يكن حافظ سواء سرق من ذلك وهو مفتوح الباب أو لا باب له لأن البناء يقصد به الإحراز إلا أنه لا يجب القطع إلا بالإخراج بخلاف المحرز بالحافظ حيث يجب القطع فيه بمجرد الأخذ وحرز بالحافظ كمن جلس في الطريق أو في الصحراء أو في المسجد وعنده متاعه فهو محرز إذا كان

حفاظت کی دو قسمیں ہیں، ایک مکان مثلاً گھر یا خیمہ کی حفاظت اور ان مقامات پر اگر کوئی نگہبان نہ ہو، دروازہ بند ہو یا کھلا ہو ہر حالت میں حفاظت ثابت ہو جائے گی کیونکہ یہ سب چیزیں حفاظت ہی کے لیے بنائی گئی ہیں، لیکن ان مقامات سے جب تک چور مال کو باہر نکال لائے، ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا دوسری حفاظت بذریعہ نگہبان کے ہوتی ہے، اور اس میں صرف مال لے لینے سے ہاتھ کا کاٹنا واجب ہو جاتا ہے، مثلاً یہ کہ مال صحرا، راہ یا مسجد میں

الحافظ قريبا منه اما اذا بعد فليس بحافظ وحد القرب ان يكون بحيث يراه ويحفظه ولا فرق بين ان يكون الحافظ مستيقظا او نائما والمتاع تحته او عنده هو الصحيح (سراج الوہاج)

اور ایک نگہبان مال کے پاس یا اس کے قریب اتنے فاصلے پر ہو کہ مال کو دیکھ سکے، اور اگر مال اسکی نگاہ سے دور ہو تو وہ نگہبان نہ ہوگا، اور نگہبان کا جاگنا یا سونا یا مال کا اس کے پاس یا اسکے نیچے ہونا سب برابر ہے،

وفي الحرز بالمكان لا يعتبر الاحراز بالحافظ وهو الصحيح (الہدایہ)

اور حفاظت مکانی میں نگہبان کی حفاظت کا اعتبار نہیں ہے، اور یہی صحیح ہے،

او جمع متاعه في صحراء ولم يتم على متاعه وانما نام عنده فسرقه منه يقطع اذا نام حيث يراه ويحفظه (محیط سرخسی)

اگر مال صحرا میں ہو اور نگہبان اس کے نزدیک اتنے فاصلے پر سویا ہوا ہو کہ اس کو دیکھ سکتا ہو اور اس کی حفاظت کر سکتا ہو تو اگر کوئی اسکو چرائے تو اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا،

ويشترط ان يكون الحرز واحدا فلو سرق نصابا من منزلين مختلفين فلا قطع (البحر الرائق)

اور حفاظت مکانی میں شرط یہ ہے کہ بقدر نصاب کے ایک مکان سے لے اور اگر بقدر نصاب کے دو مکان سے لے تو ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا.

ولا بد ان يخرجه مرة واحدة فلو اخرج بعضه ثم دخل واخرج باقيه لا يقطع (نہر الفائق)

نیز یہ بھی شرط ہے کہ جو نصاب کو ایکبار حفاظت سے باہر نکالے اور اگر تھوڑا سا ایکبار اور بقیہ دوسرے بار نکالے تو اس کا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا،

ولا بد ان يخرجه ظاهرا حتى لو ابتلع دينارا في الحرز وخرج لا يقطع (بحر الرائق)

اور یہ ضرور ہے کہ نصاب کو علانیہ باہر نکالے یعنی اگر حلق میں نگل کر نکالے تو اس سے ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا،

ما كان محرزا بالابنية فاذن له في دخوله فسرق هذا المأذون في الدخول

اگر ایک شخص کو کسی مکان میں آمد و رفت کی اجازت ہو تو اس مکان کا مال اس کے حق میں محفوظ نہیں ہے،

شَيْئًا لَمْ يُقْطَعْ وَلَمْ يَكُنْ حِرْزًا فِي حَقِّهِ وَإِنْ كَانَ ثَمَّهُ حَافِظٌ أَوْ كَانَ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَائِمًا عَلَيْهِ وَمَا كَانَ مِنْ هٰذِهِ الْأَبْنِيَةِ يُدْخَلُ بِلَا إِذْنٍ مَتَىٰ شَاءَ وَلَا يُمْنَعُ فَهٰذَا وَالْفِنَاءُ فِي الْبَرِّيَّةِ وَاحِدٌ يَصِيْرُ مُحْرَزًا بِحَافِظٍ ذٰلِكَ كَالْمَسْجِدِ وَالطَّرِيْقِ (الایضاح)

گر اس مال کا کوئی نگہبان ہو اور جس مکان میں تمام لوگوں کو آمد و رفت کی عام اجازت ہو وہ صحرا کا حکم رکھتی ہے، یعنی اگر نگہبان مال کے پاس ہو تو وہ محفوظ ہے، اور اگر نگہبان نہ ہو تو محفوظ نہیں ہے، مثلاً مسجد اور رہگذر۔

وَلَا قَطْعَ عَلَىٰ مَنْ سَرَقَ مِنْ حَمَّامٍ أَوْ مِنْ بَيْتٍ أُذِنَ لِلنَّاسِ فِي دُخُوْلِهِ بِوُجُوْدِ الْإِذْنِ عَادَةً أَوْ حَقِيْقَةً فِي دُخُوْلِ فَاخْتَلَّ الْحِرْزُ وَيَدْخُلُ فِي ذٰلِكَ حَوَانِيْتُ التُّجَّارِ وَالْخَانَاتِ إِلَّا إِذَا سَرَقَ مِنْهَا لَيْلًا لِأَنَّهَا بُنِيَتْ لِإِحْرَازِ الْمَالِ وَإِنَّمَا الْإِذْنُ يَخْتَصُّ بِالنَّهَارِ (ہدایہ)

اگر کوئی شخص حمام میں یا ان مقامات میں جنمیں آمد و رفت کی عام اجازت ہو مثلاً دکان اور سرائے میں چوری کرے تو اگر دن میں چوری کی ہے تو ہاتھ کاٹا نہ جائیگا، اور اگر رات میں چوری کی ہے تو ہاتھ کاٹا جائیگا، کیونکہ رات کو ان میں آمد و رفت کی اجازت نہیں ہے،

إِذَا سَرَقَ مِنَ الْحَمَّامِ لَيْلًا قُطِعَ وَبِالنَّهَارِ لَا وَأَمَّا مَا اعْتَادَهُ النَّاسُ فِي دُخُوْلِ الْحَمَّامِ بَعْضَ اللَّيْلِ فَهُوَ كَالنَّهَارِ (الاختیار شرح المختار)

اگر حمام میں کوئی رات کو چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر دن کو چوری کرے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر اس حمام میں کسی وقت رات کو بھی لوگ آتے ہوں تو رات کی چوری میں بھی ہاتھ نہ کاٹا جائیگا اور رات اور دن کا حکم

عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ إِنْ سَرَقَ ثَوْبًا مِنْ تَحْتِ رَجُلٍ فِي الْحَمَّامِ يُقْطَعُ كَمَا لَوْ سَرَقَ

امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص حمام میں ایک ایسے شخص کا کپڑا چرائے، جسکو اس نے اپنے نیچے رکھا ہو تو

مِنَ الْمَسْجِدِ مَتَاعًا وَصَاحِبُهُ عِنْدَهُ، وَ
عِنْدَهُمَا لَا يُقْطَعُ وَهُوَ ظَاهِرُ الْمَذْهَبِ وَ
وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى، (الكافي)

وَمَنْ سَرَقَ مِنَ الْمَسْجِدِ مَتَاعًا
وَصَاحِبُهُ عِنْدَهُ يَحْفَظُهُ قُطِعَ وَلَوْ سَرَقَ
مِنَ السَّطْحِ مَا يُسَاوِي نِصَابًا يُقْطَعُ (خلاصہ)

قَالَ مَشَايِخُنَا كُلُّ شَيْءٍ مُعْتَبَرٌ بِحِرْزِ مِثْلِهِ كَمَا إِذَا سَرَقَ
الدَّابَّةَ مِنَ الْإِصْطَبْلِ وَالشَّاةَ مِنَ الْحَظِيرَةِ فَإِنَّهُ يُقْطَعُ
وَإِذَا سَرَقَ الدَّرَاهِمَ أَوِ الْحُلِيَّ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ لَا يُقْطَعُ
وَفِي الْكَرْخِي مَا كَانَ حِرْزًا لِنَوْعٍ فَهُوَ حِرْزٌ لِكُلِّ
نَوْعٍ حَتَّى جَعَلُوا شَرِيجَةَ الْبَقَّالِ وَقَوَاصِرَهُ لِلتَّمْرِ
حِرْزًا لِلدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ
وَاللُّؤْلُؤِ قَالَ هُوَ الصَّحِيحُ (السراج الوهاج)

مَنْ سَرَقَ سَرِقَةً فَلَمْ يُخْرِجْهَا
مِنَ الدَّارِ لَمْ يُقْطَعْ وَهٰذَا إِذَا كَانَتِ الدَّارُ
صَغِيرَةً بِحَيْثُ لَا يَسْتَغْنِي أَهْلُ الْمَنَازِلِ
مِنَ الْاِنْتِفَاعِ بِصَحْنِ الدَّارِ وَإِنْ كَانَتْ
كَبِيرَةً وَفِيهَا مَقَاصِيرُ أَيْ حُجَرٌ وَمَنَازِلُ وَ
فِي كُلِّ مَقْصُورَةٍ سُكَّانٌ وَيَسْتَغْنِي أَهْلُ الْمَنَازِلِ

اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا جسطرح اس شخص کا ہاتھ کاٹا جاتا ہی جس نے مسجد میں ایسے شخص
کا اسباب چرایا جسکو اس نے اپنے پاس رکھا تھا لیکن صاحبین کے نزدیک
اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور صاحبین ہی کے قول پر فتوی ہی،

اگر کسی نے مسجد سے ایسا مال چرایا جسکا مالک اس کے
پاس اسکی نگہبانی کرتا ہی تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر کوٹھے
سے اسقدر مال چرایا جو نصاب کے برابر ہو تو اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا،

بعضوں کا قول ہی کہ ایک مخصوص چیز کی حفاظت گاہ دوسری
چیز کی حفاظت گاہ نہیں ہوتی مثلاً اگر کوئی شخص اصطبل سے
کسی کا گھوڑا چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا لیکن اگر
اصطبل سے کوئی دوسری چیز چرائے تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا
جائیگا لیکن کرخی کا قول ہے کہ جو حفاظت گاہ کسی مخصوص
چیز کی ہی وہ ہر چیز کی حفاظت گاہ ہے مثلاً خرمے کا ٹوکرا
درم و دینار اور موتی کی بھی حفاظت گاہ ہے،

چور جب تک مال کو گھر سے باہر نہ نکالے اسکا ہاتھ
نہیں کاٹا جائیگا پس اگر گھر چھوٹا ہی، اور اس کا صحن سکونت
کے کام آتا ہے، تو وہ بھی حفاظت گاہ قرار دیا جائیگا، اور
اگر حویلی بڑی ہے اس میں متعدد مکانات ہیں اور صحن سے
اس کے رہنے والوں کو اس سے زیادہ فائدہ نہیں جتنا کہ گلی
سے ہوتا ہی، تو اس کا صحن حفاظت گاہ نہ ہوگا پس اگر کوئی

عَنِ الانتفاعِ بصحنِ الدارِ وانما ينتفعونَ بهِ انتفاعَ السكةِ فسرقَ رجلٌ من مقصورةٍ واخرجهُ الى صحنِ الدارِ قطعَ ولو سرقَ بعضُ اهلِ المقاصرِ من مقصورةٍ شيئاً يُقطعُ، (الکافی)

اس حویلی کے صحن میں مکان سے مال باہر نکال لایا تو اسکا ہاتھ کاٹا جائے گا، اگر اس کے ایک مکان کے رہنے والے نے اسی کے دوسرے مکان میں چوری کی تو اسکا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا،

ولو اخذَ السارقُ فی الحرزِ قبلَ ان يخرجهُ وقد حملهُ او لم يحملهُ فلا قطعَ عليهِ ولو رمى الى صاحبٍ لهُ خارجَ الحرزِ فاخذَ المرمىُّ اليهِ فلا قطعَ على واحدٍ منهما ولو ناولَ صاحبهُ من وراءِ الجدارِ ولم يخرج بهِ هو قالَ ابو حنيفةَ لا قطعَ على واحدٍ منهما وقالَ ابو يوسفَ ومحمدٌ يقطعُ الداخلُ ولا يقطعُ الخارجُ ان لم يدخل يدهُ الى الحرزِ ولو كانَ الخارجُ ادخلَ يدهُ فی الحرزِ فاخذها من الداخلِ فلا قطعَ على واحدٍ منهما فی قولِ ابی حنيفةَ وقالَ ابو يوسفَ اقطعهما (فتاوے رکی)

اگر چور نے گھر میں گھس کر مال اٹھایا اور ابھی باہر نہیں لایا تھا کہ گرفتار ہو گیا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر چور نے مال کو لیکر اپنے اس ساتھی کی طرف جو گھر سے باہر تھا پھینکدیا تو ان دونوں میں سے کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر مال کو اپنے ہاتھ میں لیکر دیوار کے اوپر سے اپنے ساتھی کے حوالہ کر دیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور صاحبین کا قول ہے کہ اگر اپنے ہاتھ کو حفاظت گاہ سے باہر نکال کر اپنے ساتھی کے حوالہ کیا ہو تو چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا لیکن اس کے ساتھی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر اس کے ساتھی نے ہاتھ کو حفاظت گاہ کے اندر ڈال کر مال کو لیا ہے تو امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں کا ہاتھ کاٹا جائیگا

ولو وضعَ الداخلُ المالَ عندَ النقبِ ثم خرجَ واخذَ لم يذكر محمدٌ والصحيحُ

اگر چور نقب لگا کر حفاظت گاہ میں گیا اور مال کو نقب کے پاس چھوڑ کر باہر آیا، پھر مال کو نقب کے

اَنَّہٗ لَا یُقْطَعُ (النہایہ)

پاس سے لے گیا تو اس کا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا،

وَلَوْ سَرَقَ مَالًا مِنْ حِرْزٍ فَدَخَلَ اٰخَرُ الْحِرْزَ وَحَمَلَ السَّارِقَ وَالْمَالُ مَعَہٗ قُطِعَ الْمَحْمُوْلُ خَاصَّۃً (السراج الوہاج)

اگر کسی نے مکان کے اندر جا کر مال لیا اور دوسرا شخص مکان کے اندر گھسکر چور کو مال کیساتھ اٹھا کر باہر لایا تو چوری کی حد اس شخص پر جاری کیجائیگی جو مال کو حفاظت گاہ سے باہر لایا ہے

وَاِنْ اَلْقَاہُ فِی الطَّرِیْقِ ثُمَّ خَرَجَ فَاَخَذَہٗ ھٰذَا عَلٰی وَجْھَیْنِ اِنْ رَمٰی بِہٖ فِی الطَّرِیْقِ بِحَیْثُ یَرَاہُ ثُمَّ خَرَجَ فَاَخَذَہٗ قُطِعَ وَاِنْ رَمٰی بِہٖ بِحَیْثُ لَا یَرَاہُ فَلَا قَطْعَ عَلَیْہِ اِنْ اَخْرَجَ وَاَخَذَہٗ (السراج الوہاج)

اگر چور نے مال کو حفاظت گاہ سے اٹھا کر راستے میں پھینکدیا اور خود باہر آکر مال کو لیا تو اگر ایسی جگہ پھینکا ہو جسکو وہ گھر کے اندر سے دیکھتا تھا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا ورنہ نہیں،

وَسَارِقٌ دَخَلَ مَعَ حِمَارٍ مَنْزِلًا فَجَمَعَ الثِّیَابَ وَحَمَلَھَا ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْمَنْزِلِ وَذَھَبَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ فَخَرَجَ الْحِمَارُ بَعْدَ ذٰلِکَ وَجَاءَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ لَمْ یُقْطَعْ وَکَذَا لَوْ عَلَّقَ عَلٰی طَائِرٍ شَیْئًا وَتَرَکَ فِی الْمَنْزِلِ فَطَارَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ فَاَخَذَ مِنْہُ (السراجیہ)

اگر ایک چور کسی کے ساتھ گھر میں گھسا اور مال کو جانور پر لاد دیا یا کسی پرندے کے گلے میں باندھ دیا اور خود اس گھر سے چلتا ہوا اور اس کے بعد وہ جانور یا چڑیا مال کو لیکر نکلیں پھر چور نے ان سے مال کو لے لیا تو چور کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا،

وَلَوْ نَقَبَ الْبَیْتَ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ یَاْخُذْ شَیْئًا ثُمَّ جَاءَ فِیْ لَیْلَۃٍ اُخْرٰی فَدَخَلَ شَیْئًا اِنْ کَانَ صَاحِبُ الْبَیْتِ قَدْ عَلِمَ بِالنَّقْبِ وَلَمْ یَسُدَّہٗ اَوْ کَانَ الْمَنْقَبُ

اگر ایک چور کسی کے گھر میں نقب لگا کر چلا گیا اور کچھ نہ لیا، پھر دوسری رات کو آکر گھر میں گھسا اور مال لیگیا تو اگر مالک مکان نے نقب سے واقف ہو کر اس کو بند نہیں کیا یا نقب ایسی جگہ لگائی گئی تھی جسکو راہ گیر دیکھتے تھے

ظَاهِرٌ يَرَاهُ الطَّارِقُوْنَ وَبَقِيَ كَذٰلِكَ نَهَارًا قُطِعَ عَلَيْهِ وَاِلَّا قُطِعَ،	اور نقب کو کسی نے بند نہیں کیا تو اس حالت میں چور کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا، ورنہ کاٹا جائیگا،
(السراج الوہاج)	
وَمَنْ نَقَبَ الْبَيْتَ وَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهِ فَاَخَذَ شَيْئًا لَمْ يُقْطَعْ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَمِنْ اَصْحَابِنَا مَنْ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلَى الْبَيْتِ الْكَبِيْرِ الَّذِيْ يُمْكِنُ الدُّخُوْلُ فِيْهِ مِنَ النَّقَبِ اَمَّا اِذَا كَانَ صَغِيْرًا لَا يُمْكِنُ دُخُوْلُهٗ مِنَ النَّقَبِ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهِ وَاَخَذَ الْمَالَ قُطِعَ اِجْمَاعًا وَاِنْ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْ صُنْدُوْقِ الصَّيْرَفِيِّ اَوْ فِيْ كُمِّ غَيْرِهٖ فَاَخَذَ الْمَالَ قُطِعَ (السراج الوہاج)	اگر ایک چور نے گھر میں نقب لگائی، اور ہاتھ اندر ڈال کر مال نکال لیا تو امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، لیکن یہ اس صورت میں ہی جب مکان اس قدر بڑا ہو کہ آدمی اس میں گھس سکے اور اگر مکان اس قدر چھوٹا ہو کہ نقب کے راستے سے نہ جا سکیں تو اس صورت میں بالاتفاق ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر ہاتھ کو صندوق یا کسی کی آستین میں ڈال کر مال نکال لیا تو ہاتھ کاٹا جائے گا،
اِذَا كَانَ بَابُ الدَّارِ مَفْتُوْحًا فَدَخَلَ نَهَارًا وَسَرَقَ لَا يُقْطَعُ وَلَوْ دَخَلَ لَيْلًا مِنْ بَابِ الدَّارِ وَكَانَ الْبَابُ مَفْتُوْحًا اَوْ مَرْدُوْدًا بَعْدَ مَا صَلَّى النَّاسُ الْعِشَاءَ وَسَرَقَ خُفْيَةً اَوْ مُكَابَرَةً وَمَعَهٗ سِلَاحٌ اَوْ لَا وَصَاحِبُ الدَّارِ يَعْلَمُ بِهٖ اَوْ لَا	اگر گھر کا دروازہ کھلا ہوا ہو اور ایک چور دن کو جا کر چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اور اگر رات کو دروازہ کھلا ہوا ہو اور لوگ آمد و رفت رکھتے ہوں اور چور بعد نماز عشاء کے جا کر خفیہ طور پر یا زبردستی سے چوری کرے، خواہ اس کے پاس ہتھیار ہو یا نہ ہو، مالک مکان کو معلوم ہو یا نہ ہو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا

قُطِعَ وَلَوْ دَخَلَ اللِّصُّ دَارَ اِنْسَانٍ بَيْنَ الْعِشَاءِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُوْنَ وَيَجِيْئُوْنَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ النَّهَارِ،

اگر کسی کے گھر میں کوئی شخص رات کے ابتدائی حصہ میں گھسے، جب لوگ آمد و رفت رکھتے ہوں تو اس کا حکم دن کا حکم ہوگا،

(المحیط)

وَفِي الْبَقَّالِي اَنَّهُ لَا قَطْعَ فِي الْمَوَاشِي فِي الْمَرْعَىٰ وَاِنْ كَانَ مَعَهَا الرَّاعِيْ لِاَنَّ الرَّاعِيَ يُنْصَبُ لِاَجْلِ الرَّعْيِ لَا لِاَجْلِ الْحِفْظِ فَلَا يَصِيْرُ مُحْرَزًا بِالرَّاعِيْ فَاِنْ كَانَ سِوَى الرَّاعِيْ مَنْ يَحْفَظُهَا يَجِبُ الْقَطْعُ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى۔ (الذخیرہ)

اگر کوئی شخص مویشی کو چراگاہ سے چرائے تو اسکا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا، گو چرواہا اس کے پاس ہو کیونکہ چرواہے کا کام مویشی کی حفاظت نہیں ہے بلکہ اسکی خدمت ہے اس لیے اس صورت میں وہ محفوظ مال نہ ہوگا، لیکن اگر چرواہے کے سوا کوئی دوسرا شخص نگہبان ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا،

وَاِذَا سَرَقَ مِنَ الْقِطَارِ بَعِيْرًا لَا يُقْطَعُ وَيَسْتَوِيْ اَنْ يَكُوْنَ مَعَهُ سَائِقٌ وَقَائِدٌ وَاِنْ كَانَا حَافِظَيْنِ لَهُ لِاَنَّ الْمَالَ اِنَّمَا يَصِيْرُ مُحْرَزًا بِالْحَافِظِ اِذَا كَانَ قَصْدُهُ الْحِفْظُ وَاَمَّا اِذَا كَانَ قَصْدُهُ شَيْئًا اٰخَرَ وَالْحِفْظُ يَحْصُلُ بِطَرِيْقِ التَّبَعِيَّةِ فَلَا حَتّٰى لَوْ كَانَ مَعَ الْقِطَارِ اَحَدٌ لِلْحِفْظِ يُقْطَعُ (الذخیرہ)

اگر کوئی شخص قطار سے کوئی اونٹ چرائے تو اسکا ہات کاٹا نہیں جائیگا گو اس کے ساتھ ہانکنے والے موجود ہوں کیونکہ ہانکنے والوں کا ارادہ حفاظت کرنے کا نہیں ہوتا، اور حفاظت اسی وقت تسلیم کیجا سکتی ہے، جب نگہبان حفاظت کا ارادہ رکھتا ہو، اگر کوئی دوسرا آدمی اور کاموں کے لیے ساتھ ہو اور حفاظت طبعًا ہو جائے تب بھی ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا لیکن جس وقت ہانکنے والوں کیساتھ دوسرا آدمی قطار کے ساتھ حفاظت کیلئے موجود ہو اس وقت ہاتھ کاٹا جائیگا،

وَلَوْ سَرَقَ الْمَدْفُوْنَ فِي الْمَفَازَةِ يُقْطَعُ

(خزانة الرواية)

اگر مال میدان میں دفن ہو اور کوئی اس کو چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا،

(۷۹) کن لوگوں کے مال کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا،

وَمَنْ سَرَقَ مِنْ أَبَوَيْهِ وَإِنْ عَلَا أَوْ وَلَدِهٖ وَإِنْ سَفَلَ أَوْ ذِي مُحَرَّمٍ مِنْهُ كَالْأَخِ وَالْأُخْتِ وَالْعَمِّ وَالْخَالِ وَالْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ لَا يُقْطَعُ وَلَوْ سَرَقَ مِنْ بَيْتِ ذِي رَحِمٍ مَتَاعَ غَيْرِهٖ يُقْطَعُ،

(فتح القدير)

اگر کوئی شخص اپنے باپ یا دادا، یا ماں یا دادی یا اولاد یا دوسرے ذی محرم مثلاً بھائی، بہن، پھوپھی، خالہ اور ماموں کا مال چرائے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ وہ اس کے حق میں مال محفوظ نہیں ہے اگر دوسرے کے مال کو اپنے محرمات کے گھر سے چرائے، تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا،

وَإِذَا سَرَقَ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ مِنَ الْآخَرِ لَمْ يُقْطَعْ،

(غاية البيان)

اگر میاں بیوی ایک دوسرے کا مال چرائیں تو ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا کیونکہ ان میں سے کسی کا مال دوسرے کے لیے محفوظ نہیں ہے،

وَلَوْ سَرَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَوْلَاهُ لَا يُقْطَعُ وَكَذٰلِكَ لَوْ سَرَقَ مِنْ أَبِ مَوْلَاهُ أَوْ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ مِنْهُ أَوْ مِنْ امْرَأَةِ مَوْلَاهُ وَكُلُّ مَا لَا يُقْطَعُ الْمَوْلٰى بِسَرِقَتِهٖ فَعَبْدُهٗ بِمَنْزِلَتِهٖ

(محیط سرخسی)

اگر کسی کا غلام اس کا یا اس کے باپ کا یا اس کے دوسرے ذی محرم کا یا اسکی بیوی کا مال چرائے، تو اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا اور کلیہ یہ ہے کہ جس شخص کے مال کی چوری سے آقا کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا، اسکی چوری سے اس کے غلام کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جاتا،

وَلَا قَطْعَ عَلَى الضَّيْفِ إِذَا سَرَقَ مِمَّنْ أَضَافَهٗ

(الہدایہ)

اگر مہمان میزبان کا مال چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا، کیونکہ وہ اس کے حق میں مال محفوظ نہیں ہے،

۸۰ - چوروں کی جماعت کا حکم

وَلَوْ كَانُوا جَمَاعَةً وَالسَّارِقُ بَعْضُهُمْ قُطِعُوا إِنْ أَصَابَ كُلًّا مِنْهُمْ نِصَابٌ وَهٰذَا اسْتِحْسَانٌ سَوَاءٌ خَرَجُوا مَعَهُ مِنَ الْحِرْزِ أَوْ بَعْدَهُ فِي فَوْرِهِ أَوْ خَرَجَ هُوَ بَعْدَهُمْ فِي فَوْرِهِمْ ، (النهر الفائق)

اگر چند آدمی گھر میں گھسے لیکن ان میں بعضوں نے چوری کی اور مال اس قدر ہے کہ ہر ایک کو بقدر نصاب ملسکتا ہے تو سب کا ہاتھ کاٹا جائے گا، خواہ سب ایک ساتھ گھر سے باہر نکلے یا آگے پیچھے، لیکن فی الفور، توقف کے بعد،

وَلَوْ كَانَ فِيهِمْ صَغِيرٌ أَوْ مَجْنُونٌ أَوْ مَعْتُوهٌ أَوْ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ مِنَ الْمَسْرُوقِ مِنْهُ لَمْ يُقْطَعْ أَحَدٌ (النهر الفائق)

اگر ان میں کوئی مجنون، یا نابالغ، یا بے عقل یا مالک مکان کے اقربا محرم سے ہو تو ان میں کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۸۱ - ہاتھ کاٹنے میں غلام اور آزاد برابر ہیں،

اَلْعَبْدُ وَالْحُرُّ فِي الْقَطْعِ سَوَاءٌ (الهداية)

آزاد اور غلام دونوں کا حکم ایک ہے یعنی ان میں سے جو بھی کسی دوسرے کا مال چرائے اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا،

۸۲ - چوری کا دعویٰ کیونکر کرنا چاہیئے،

يُسْتَحَبُّ لِلْمُدَّعِي أَنْ يَدَّعِيَ بِلَفْظِ الْأَخْذِ دُوْنَ السَّرِقَةِ (السراجية)

مناسب یہ ہو کہ مدعی اس طرح دعوی کرے کہ فلاں شخص نے میرا مال لیا ہے، یہ نہ کہے کہ میرا مال چرایا ہے،

۸۳ - چوری کے دعویٰ میں وراثت جاری ہوتی ہے،

لَوْ سَرَقَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ثُمَّ مَاتَ الْمَسْرُوقُ مِنْهُ فَوَرِثَهُ عَشَرَةُ نَفَرٍ كَانَ لَهُمْ أَنْ يَقْطَعُوا السَّارِقَ فِي سَرِقَتِهِ

اگر چوری کے بعد مال کا مالک مرجائے تو اس کے تمام وارثوں کی درخواست سے چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر کوئی وارث حاضر نہ ہو تو ہاتھ نہ کاٹا جائے گا،

وَاِنْ غَابَ بَعْضُهُمْ لَمْ يُقْطَعِ السَّارِقُ حَتّٰى يَحْضُرُوْا جَمِيْعًا (محیط سرخسی)

۸۴۔ وکیل کے ذریعہ سے چور کی گرفتاری کا حکم!

وَلَوْ وَكَّلَ رَجُلًا يَطْلُبُ كُلَّ حَقٍّ لَهٗ فَاَخَذَ سَارِقًا قَدْ اَقَرَّ بِسَرِقَةِ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ مِنْ مُوَكِّلِهٖ اَنْ يُطَالِبَ بِمَا اَقَرَّ بِهٖ مِنَ الْمَالِ وَلَا اَقْطَعُهٗ وَلَوْ حَضَرَ الْمُوَكِّلُ بَعْدَ الْقَضَاءِ لِلْوَكِيْلِ عَلَيْهِ بِالْعَشَرَةِ لَمْ يُقْطَعْ، (محیط سرخسی)

اگر کسی نے تمام معاملات کے لیے ایک شخص کو وکیل بنایا اور وکیل نے اپنے مؤکل کے مال کے چور کو گرفتار کیا اور وہ چور چوری کا اقرار کرتا ہے، تو وکیل مال اس سے لے سکتا ہے لیکن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر قاضی کے فیصلہ کے بعد خود مؤکل حاضر ہو تب بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۸۵۔ مالک مکان چور کو مار ڈال سکتا ہے،

اَللِّصُّ اِذَا دَخَلَ دَارَ رَجُلٍ وَاَخَذَ الْمَتَاعَ وَاَخْرَجَهٗ فَلَهٗ اَنْ يَّقْتُلَ وَفِيْ نَوَادِرِ ابْنِ سَمَاعَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ رح اَللِّصُّ اِذَا كَانَ يَنْقُبُ الْبَيْتَ فَرَاٰهُ صَاحِبُ الْبَيْتِ وَصَاحَ بِهٖ فَهَرَبَ فَتَلَهٗ وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِيْ نَوَادِرِ ابْنِ رُسْتُمَ اِذَا رَاٰهُ يَنْقُبُ بَيْتَهٗ فَقَتَلَهٗ يَغْرَمُ دِيَتَهٗ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَسَعُهٗ قَتْلُهٗ وَلَا يَغْرَمُ دِيَتَهٗ (محیط سرخسی)

اگر ایک چور نے کسی کے گھر میں گھسکر چوری کی اور مال کو لے کر روانہ ہوا تو مالک مال تعاقب کر کے چور کو مار ڈال سکتا ہے، اگر چور نے کسی کے مکان میں نقب لگائی اور صاحب خانہ کے چلانے سے بھاگ گیا تو صاحب خانہ چور کو مار ڈال سکتا ہے، اگر بغیر چلائے ہوئے مار ڈالے تو امام محمد رح کے نزدیک اس پر خونبہا واجب ہوتا ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک کچھ واجب نہیں ہوتا،

وَفِيْ جِنَايَاتِ الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ رَجُلٌ

اگر چور ہتھیار سمیت کسی کے گھر میں گھسا اور چوری

دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ بِسِلَاحٍ فَسَرَقَ ثُمَّ أَخْرَجَ السَّرِقَةَ مِنَ الدَّارِ فَاتَّبَعَهُ الرَّجُلُ وَقَتَلَه فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالُوْا اَرَادَ هٰهُنَا اِذَا كَانَ لَا يَقْدِرُ عَلٰی اِسْتِرْدَادِ السَّرِقَةِ اِلَّا بِالْقَتْلِ،	کر کے باہر نکل آیا اور صاحب خانہ نے اس کا تعاقب کیا، اس حالت میں اگر اس کو نظر آتا ہے کہ چور بغیر مار ڈالنے کے مال کو نہیں دیتا تو وہ اس کو مار ڈال سکتا ہے،
اَلسَّارِقُ اِذَا صَاحَ بِهٖ رَبُّ الْمَالِ فَهَرَبَ لَا يَحِلُّ لِصَاحِبِ الْمَالِ اَنْ يَتْبَعَهٗ وَيَضْرِبَهٗ اِلَّا اِذَا ذَهَبَ بِمَالِهٖ فَيَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَتْبَعَهٗ وَيَضْرِبَهٗ بِالسِّلَاحِ حَتّٰی يُلْقِيَ مَالَهٗ، (المحیط)	اگر صاحب خانہ کے چلانے سے چور بھاگ جائے تو صاحب مال کو یہ حق نہیں ہے کہ تعاقب کر کے اس کو مارے اور اگر چور اس کے مال کو لیکر بھاگ جائے تو صاحب خانہ کو تعاقب کرنے اور ہتھیار مارنے کا حق حاصل ہے تاکہ چور مال کو پھینکدے،
وَاَمَّا اَنَّهٗ لَوْ لَمْ يَصِحْ بِهٖ لِيَتْرُكَ مَا اَخَذَهٗ وَيَذْهَبَ فَقَتَلَهٗ كَانَ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ (المغنی)	اگر صاحب خانہ نے آواز نہیں دی تاکہ چور مال کو چھوڑ کر بھاگ جائے اور چور کو مار ڈالا تو اس پر قصاص واجب ہوگا۔
لِصٌّ مَعْرُوْفٌ بِالسَّرِقَةِ وَجَدَهٗ رَجُلٌ يَذْهَبُ فِيْ حَوَائِجِهٖ غَيْرَ مَشْغُوْلٍ بِالسَّرِقَةِ لَا يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يَقْتُلَهٗ وَلٰكِنَّهٗ يَأْخُذُهٗ وَيَأْتِيْ بِهٖ اِلَى الْاِمَامِ فَيَحْبِسُهٗ، (الظہیریہ)	اگر ایک مشہور چور راستے میں چلا جارہا ہے اور اس وقت چوری نہیں کرتا تو کسی کو اس کے مار ڈالنے کا حق حاصل نہیں ہے، البتہ اس کو گرفتار کرکے حاکم کے پاس لا سکتا ہے تاکہ حاکم اس کو قید کرے،

فصل

اُن چیزوں کے بیان میں جنکی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب ہو جاتا ہے، اور اُن چیزوں کے بیان میں جنکی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب نہیں ہوتا اور چوری کے ثبوت کی کیفیت میں،

۸۶ - جلد خراب ہونے والی چیزیں

لَا يُقْطَعُ فِيمَا يَتَسَارَعُ إِلَى الْفَسَادِ كَاللَّبَنِ وَاللَّحْمِ وَالْفَوَاكِهِ الرَّطْبَةِ ، (الہدایہ)

جو چیزیں جلد خراب ہو جاتی ہیں، جیسے دودھ، گوشت، تر میوے ان کی چوری میں ہاتھ کاٹا نہیں جاتا

۸۷ - خشک میوے

أَمَّا الْفَاكِهَةُ الْيَابِسَةُ الَّتِي تَبْقَى فِي أَيْدِي النَّاسِ كَالْجَوْزِ وَاللَّوْزِ فَإِنَّهُ يُقْطَعُ فِيهَا إِذَا كَانَتْ مُحْرَزَةً (السراج الوہاج)

اور خشک میوہ جو جلد خراب نہیں ہوتا جیسے بادام اور اخروٹ اگر حفاظت میں ہو تو اس کی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب ہو جاتا ہے،

۸۸ - جو کھانے جلد خراب نہیں ہوتے

وَإِنْ كَانَ طَعَامًا لَا يَتَسَارَعُ إِلَيْهِ الْفَسَادُ وَهُوَ مُحْرَزٌ قُطِعَ (الذخیرہ)

اور پکا ہوا کھانا جو جلد خراب نہ ہو اگر محفوظ ہو تو اس کی چوری میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے،

۸۹ - اگر چاندی کے برتن میں دودھ وغیرہ ہو

وَلَوْ سَرَقَ إِنَاءَ فِضَّةٍ قِيمَتُهُ مِائَةٌ وَفِيهِ نَبِيذٌ أَوْ طَعَامٌ لَا يَبْقَى أَوْ لَبَنٌ لَا يُقْطَعُ وَإِنَّمَا يُنْظَرُ إِلَى مَا فِي الْإِنَاءِ

اگر ایک ایسا برتن چرائے جس کی قیمت سو درہم ہو اور اس میں دودھ، شیرۂ انگور یا ایسا کھانا ہو جو جلد خراب ہو جاتا ہے تو ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا، کیونکہ حکم کا تعلق

(السراج الوہاج) انہیں چیزوں سے ہے جو برتن کے اندر ہیں،

۹۰۔ ہاتھ کاٹنے کا قاعدہ کلیہ

اِذَا وَقَعَتِ السَّرِقَۃُ عَلٰی شَیْئَیْنِ اَحَدُھُمَا مَا یَجِبُ الْقَطْعُ فِیْہِ وَالْاٰخَرُ مَالَا یَجِبُ اَلْاَصْلُ فِیْہِ اَنَّ الْمَقْصُوْدَ بِالسَّرِقَۃِ اِذَا کَانَ مِمَّا یَجِبُ فِیْہِ الْقَطْعُ وَیَبْلُغُ نِصَابًا یُقْطَعُ بِالْاِجْمَاعِ وَاِنْ کَانَ مَا ھُوَ الْمَقْصُوْدُ بِالسَّرِقَۃِ مَالَا قَطْعَ فِیْہِ لَا یُقْطَعُ وَاِنْ کَانَ مَعَہٗ غَیْرُہٗ مِمَّا یُقْطَعُ وَیَبْلُغُ نِصَابًا ھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٍ رح

(محیط)

اگر کوئی شخص دو چیزیں چرالے جنمیں سے ایک میں ہاتھ کاٹا جاتا ہو اور دوسری میں نہیں کاٹا جاتا تو یہ دیکھنا چاہیے کہ اگر چوری اس چیز کی مقصود تھی جسمیں ہاتھ کاٹا جاتا ہے، اور وہ نصاب کی قیمت رکھتی ہے تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر وہ چیز چرانا مقصود تھا جسمیں ہاتھ کاٹا نہیں جاتا تو گو اس کے ساتھ وہ چیز بھی شامل ہو جسمیں ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور نصاب کی قیمت رکھتی ہے، لیکن ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا،

۹۱۔ صراحی جسمیں پانی ہو

سَرَقَ قُمْقُمَۃً فِیْہَا مَاءٌ یُسَاوِیْ عَشَرَۃً لَا یُقْطَعُ وَلَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الَّذِیْ فِی الْاِنَاءِ فِی الدَّارِ ثُمَّ اَخْرَجَہٗ فَارِغًا قُطِعَ

(العتابیہ)

اگر کسی نے ایک صراحی جسکی قیمت بقدر نصاب کے ہے اور اس میں پانی بھرا ہوا ہو مع پانی کے چرائی تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر پانی پینے کے بعد صراحی کو حفاظت گاہ سے باہر نکالا تو ہاتھ کاٹا جائیگا،

۹۲۔ قحط سالی میں کھانا چرانے کا حکم،

اِذَا سَرَقَ طَعَامًا وَالسَّنَۃُ سَنَۃُ قَحْطٍ لَا یَجِبُ الْقَطْعُ بِسَرِقَتِہٖ سَوَاءٌ کَانَ طَعَامًا

اگر کوئی شخص قحط سالی میں کھانا چرالے تو ہاتھ کاٹا نہ جائیگا، کھانا خواہ جلد خراب ہونیوالا ہو یا نہ ہو حفاظت

يَتَسَارَعُ إِلَى الْفَسَادِ أَوْ لَا يَتَسَارَعُ وَسَوَاءٌ — میں ہو یا نہ ہو،
كَانَ مُحْرَزًا أَوْ لَمْ يَكُنْ. (الذخیرہ)

۹۳۔ شکر،

وَلَا يُقْطَعُ فِي السُّكَّرِ إِجْمَاعًا (ہدایہ) — اور شکر کی چوری میں بالاتفاق ہاتھ نہ کاٹا جائے گا،

۹۴۔ شراب،

وَالْخَمْرُ لَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ (سراج الوہاج) — اور شراب کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

وَلَوْ سَرَقَ ذِمِّيٌّ مِنْ ذِمِّيٍّ خَمْرًا لَمْ يُقْطَعْ۔ (الایضاح) — اگر ذمی نے ذمی کی شراب چرائی تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۹۵۔ شراب کا برتن،

وَإِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الْحِرْزِ ثُمَّ أَخْرَجَ الظَّرْفَ وَهُوَ مِمَّا يُقْطَعُ فِي سَرِقَتِهِ قُطِعَ (الذخیرہ) — اگر شراب کو حفاظت گاہ میں پیکر اس کے برتن کو جو نصاب کی قیمت رکھتا تھا چرا کر باہر نکالا تو ہاتھ کاٹا جائے گا،

۹۶۔ رب و جلاب،

لَا قَطْعَ فِي الرُّبِّ وَالْجُلَّابِ (عینی شرح کنز) — رب اور جلاب کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

۹۷۔ سرکہ و شہد،

وَفِي الْخَلِّ وَالْعَسَلِ يُقْطَعُ اتِّفَاقًا، (شرح مجمع البحرین) — بالاتفاق سرکہ اور شہد کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائیگا

۹۸۔ گیہوں، جو، آٹا، ستو، گھی، خرما، اسباب، لباس، فرش، لوہے پیتل اور سیسے کے برتن،

وَكَذَا إِذَا سَرَقَ حِنْطَةً أَوْ شَعِيرًا أَوْ دَقِيقًا — گیہوں، جو، آٹا، ستو، گھی، اور خرما کی چوری میں ہاتھ

اَوْ سَوِیْقاً اَوْ سَمْناً اَوْ تَمْراً اَوْ زَیْتاً فَاِنَّہٗ — کاٹا جائے گا، نیز اسباب، لباس، فرش،
یُقْطَعُ وَکَذَا یُقْطَعُ فِی الْاَمْتِعَۃِ الْمَلْبُوْسَۃِ — لوہے، پیتل، اور سیسے کے برتن کی چوری میں
وَالْفُرُوْشَۃِ وَجَمِیْعِ الْاَوَانِیْ مِنَ الْحَدِیْدِ — ہاتھ کاٹا جائے گا،
وَالصُّفْرِ وَالرَّصَاصِ، (السراج الوہاج)

۹۹۔ روئی، اون اور کپڑا

وَکَذَا اِذَا سَرَقَ قُطْناً اَوْ کَتَّاناً اَوْ صُوْفاً — روئی، کپڑے اور اون کی چوری سے بھی ہاتھ کاٹا
قُطِعَ (السراج الوہاج) — جائے گا،

۱۰۰۔ زعفران، آبنوس، عنبر وغیرہ،

وَیُقْطَعُ فِی الزَّعْفَرَانِ وَالْاَبْنُوْسِ وَالْعَنْبَرِ — زعفران، آبنوس، عنبر، وسمہ اور کتم کی چوری میں
وَالْوَسْمَۃِ وَالْکَتَمِ (العنایہ) — ہاتھ کاٹا جائیگا،

۱۰۱۔ مہندی، ترکاری، تازہ پھول، بھوسا، پانی،

وَلَا قَطْعَ فِی الْحِنَّاءِ وَلَا فِی الْبُقُوْلِ وَالرَّیْحَانِ — مہندی، ترکاری، تازہ پھول، خشک گھاس اور
الرَّطْبِ وَلَا قَطْعَ فِی التِّبْنِ وَالْمَاءِ، — پانی کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا،
(العنایہ)

۱۰۲۔ جانوروں کے سینگ، اور باغ کے درخت

قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ لَا قَطْعَ فِی الْقُرُوْنِ — امام ابوحنیفہ کے نزدیک جانوروں کے سینگ کی
مَعْمُوْلَۃً کَانَتْ اَوْ غَیْرَ مَعْمُوْلَۃٍ وَاِذَا — چوری میں ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا، خواہ اسکی کوئی
سَرَقَ نَخْلَۃً بِاَصْلِھَا اَوْ شَجَرَۃً بِاَصْلِھَا مِنْ — چیز بنی ہوئی ہو یا نہ بنی ہوئی ہو نیز درخت کو اسکی
بُسْتَانٍ وَاِنْ سَاوٰی عَشَرَۃً لَا قَطْعَ فِیْھَا — جڑ کے ساتھ چوری کرنے میں بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا

(السراج الوہاج)

گو اُس کی قیمت دس درم ہو،

۱۰۳۔ ہاتھی دانت اور اونٹ کی ہڈی

رُوِیَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّہٗ لَا یُقْطَعُ فِی الْعَاجِ مَالَمْ یُعْمَلْ مِنْہُ شَیْئٌ وَقَالَ اَصْحَابُنَا یَجِبُ اَنْ لَا یُقْطَعَ فِیْ مَعْمُوْلِ الْعَاجِ وَغَیْرِ مَعْمُوْلِہٖ لِاَنَّہٗ مُخْتَلَفٌ فِیْ کَوْنِہٖ مَالًا قَالُوْا یَجِبُ اَنْ یَکُوْنَ ھٰذَا الْجَوَابُ مِنْ عِظَامِ الْجِمَالِ لَا یُقْطَعُ فِیْ غَیْرِ مَعْمُوْلِہٖ لِاَنَّہٗ یُوْجَدُ مُبَاحًا وَیُقْطَعُ فِیْ مَعْمُوْلِہٖ لِاَنَّ الصَّنْعَۃَ تَغْلِبُ عَلَیْہِ فَصَارَ کَالْخَشَبِ اِذَا عُمِلَ

(الایضاح)

امام محمدؒ کے نزدیک ہاتھی دانت کی چوری میں جبتک اس سے کوئی چیز نہ بنائی جاے ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اکثر علماء کے نزدیک کسی صورت میں بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ اس کی مالیت میں اختلاف ہے، اور اونٹ کی ہڈی کی چوری میں اگر اس سے کوئی چیز نہیں بنائی گئی ہے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ دارالاسلام میں اونٹ کی ہڈی مباح ہے، لیکن اگر اس سے کوئی چیز بنائی گئی ہو تو ہاتھ کاٹا جائیگا کیونکہ وہ پر صنعت غالب ہوجاتی ہو اور لکڑی کی چوری کا بھی یہی حکم ہے،

۱۰۴۔ شکار کے جانور،

وَلَا قَطْعَ فِیْ سَرِقَۃِ الصَّیْدِ وَحْشِیًّا کَانَ اَوْ غَیْرَ وَحْشِیٍّ سَوَاءٌ کَانَ صَیْدَ الْبَرِّ اَوِ الْبَحْرِ (تاتارخانیہ)

اور شکار کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا خواہ وہ وحشی ہو یا غیر وحشی، تری کا ہو یا خشکی کا،

۱۰۵۔ باز، کتا، چیتا، مرغ، بط، کبوتر وغیرہ،

لَا قَطْعَ فِی الْبَازِیِّ وَالصَّقْرِ وَسَائِرِ الطُّیُوْرِ وَلَا فِی الْوُحُوْشِ وَلَا فِی الْکَلْبِ وَالْفَھْدِ وَلَا فِی الدُّجَاجِ وَالْبَطِّ وَالْحَمَامِ (التتارخانیہ)

حیوانات وحوش وطیور مثل باز، کتا، چیتا، مرغ، بط اور کبوتر وغیرہ کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۰۶۔ کتا جس کے گلے میں قیمتی طوق ہو،

فِی الْمُنْتَقٰی اِذَا سَرَقَ کَلْبًا فِیْ عُنُقِهٖ طَوْقٌ قِیْمَةُ مِائَةِ دِرْهَمٍ لَمْ اُقْطَعْهُ (ذخیرہ)

اگر کوئی شخص ایسا کتا چرالے، جسکے گلے میں سونے کا طوق جسکی قیمت سو درہم ہو، ہو تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۰۷۔ سونے چاندی کا ڈھول اور سونے چاندی کے بت،

لَا قَطْعَ فِیْ طَبْلِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَکَذَا الصَّنَمُ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَاَمَّا الدَّرَاهِمُ الَّتِیْ عَلَیْهِ تِمْثَالٌ فَاِنَّهٗ یُقْطَعُ بِسَرِقَتِهَا لِاَنَّهَا لَیْسَتْ مُؤَیَّدَةً لِلْعِبَادَةِ (جوہرۃ النیرہ)

اگر کوئی شخص سونے چاندی کا ڈھول یا سونے چاندی کا بت چرائے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر ایسا درہم چرائے جسکے اوپر تصویر ہو تو ہاتھ کاٹا جائیگا کیونکہ درہم پرستش کی چیز نہیں ہے،

۱۰۸۔ شطرنج اور نرد

وَلَا سَرِقَةَ فِی الشِّطْرَنْجِ وَاِنْ کَانَ مِنْ ذَهَبٍ وَالنَّرْدُ کَذٰلِكَ (محیط)

اگر کوئی شخص شطرنج یا نرد چرائے تو گو وہ سونے چاندی کا ہو لیکن اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۰۹۔ باجا اور لہو ولعب کی چیزیں،

لَا قَطْعَ فِی الطُّنْبُوْرِ وَالدَّفِّ وَالْمِزْمَارِ وَکُلِّ شَیْءٍ لِلْمَلَاهِیْ (السراج الوہاج)

طنبور، دف اور دوسری قسم کی لہو و لعب کی چیزوں کے چرانے سے ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۱۰۔ قرآن اور کتابیں،

لَا قَطْعَ فِیْ سَرِقَةِ الْمُصْحَفِ وَاِنْ کَانَ عَلَیْهِ حِلْیَةٌ یُسَاوِیْ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَکَذَا لَا قَطْعَ فِیْ کُتُبِ الْفِقْهِ وَالنَّحْوِ وَاللُّغَةِ وَالشِّعْرِ (السراج الوہاج)

اگر کوئی شخص قرآن چرائے، تو گو وہ ہزار درہم کے جزدان میں ہو لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہی حکم فقہ، نحو، لغت اور شعر کی کتابوں کی چوری کا ہے،

۱۱۱۔ سادہ کاغذ

وَلَوْ سَرَقَ الْجِلْدَ وَالْاَوْرَاقَ قَبْلَ الْكِتَابَةِ يُقْطَعُ (محیط سرخسی)

اگر کوئی شخص کتاب کی جلد یا کاغذ چرائے جس میں کچھ لکھا نہ ہو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۱۲۔ آزاد لڑکا جو زیور پہنے ہوئے ہو۔

لَا قَطْعَ عَلٰى سَارِقِ الصَّبِيِّ الْحُرِّ وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ حُلِيٌّ لِاَنَّ الْحُرَّ لَيْسَ بِمَالٍ وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الْحُلِيِّ تَبَعٌ لَهٗ وَلِاَنَّهٗ يَتَاَوَّلُ فِي اَخْذِ الصَّبِيِّ اِسْكَاتَهٗ اَوْ حَمْلَهٗ اِلٰى مُرْضِعَتِهٖ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ يُقْطَعُ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ حُلِيٌّ هُوَ نِصَابٌ (ہدایہ)

اگر کوئی شخص آزاد لڑکے کو چرائے تو گو اس کے جسم پر زیورات ہوں اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ آزاد آدمی مال نہیں ہے اور اس کے جسم کے زیورات اسی کے تابع ہیں لیکن امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ اگر اس کے زیورات کی قیمت بقدر نصاب کے ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۱۳۔ جوان غلام۔

لَا يُقْطَعُ بِعَبْدٍ كَبِيْرٍ اَيْ مُمَيِّزٍ عَنْ نَفْسِهٖ وَلَوْ نَائِمًا اَوْ مَجْنُوْنًا اَوْ اَعْجَمِيًّا لِاَنَّهٗ لَيْسَ بِسَرِقَةٍ بَلْ اِمَّا غَصْبٌ اَوْ خِدَاعٌ (النہر الفائق)

اگر کوئی شخص جوان غلام کو چرائے، تو گو وہ خواب میں ہو یا مجنون ہو یا زبان دان نہ ہو لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ یہ چوری نہیں ہے۔ بلکہ یا غصب ہے یا فریب۔

۱۱۴۔ نابالغ غلام

وَيُقْطَعُ فِيْ سَرِقَةِ الْعَبْدِ الصَّغِيْرِ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُمَيِّزٍ وَلَا مُعَبِّرٍ عَنْ نَفْسِهٖ بِالْاِجْمَاعِ (فتح القدیر)

نابالغ غلام کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ لَا يُقْطَعُ وَاِنْ كَانَ صَغِيْرًا لَا يَعْقِلُ وَلَا يَتَكَلَّمُ اِسْتِحْسَانًا لِاَنَّهُ آدَمِيٌّ مِنْ وَجْهٍ وَمَالٌ مِنْ وَجْهٍ وَلَهُمَا اَنَّهُ مَالٌ مُطْلَقٌ لِكَوْنِهِ مُنْتَفِعًا بِهِ (ہدایہ)

اور امام ابو یوسف کے نزدیک چھوٹے غلام کی چوری میں بھی ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا۔

۱۱۵۔ ایک کپڑا جسکی جیب میں دس درہم ہوں اور خریطہ اور تھیلہ وغیرہ

وَلَوْ سَرَقَ ثَوْبًا لَا يُسَاوِيْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَوَجَدَ فِيْ جَيْبِهِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ مَضْرُوْبَةً وَلَمْ يَعْلَمْ بِهَا لَمْ يُقْطَعْ وَاِنْ كَانَ يَعْلَمُ بِهَا فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَلَوْ سَرَقَ جِرَابًا فِيْهِ مَالٌ اَوْ جُوَالِقًا فِيْهِ مَالٌ اَوْ نِسَاءً فِيْهِ مَالٌ قُطِعَ (مبسوط)

اگر کوئی شخص ایسا کپڑا چرائے جسکی قیمت دس درم سے کم ہو اور اسکی جیب میں دس درم ہو تو اگر وہ شخص درم سے ناواقف ہو تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر واقف ہوگا تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر خریطہ یا تھیلی مع مال کے چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۱۶۔ کفن

اَمَّا اِذَا سَرَقَ الْكَفَنَ مِنْ تَابُوْتٍ مِنَ الْقَافِلَةِ لَا يُقْطَعُ فِي الْاَصَحِّ (الکافی)

اگر کوئی شخص قافلے کے تابوت سے کفن چرائے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۱۱۷۔ کفن گھسوٹ کا حکم

وَلَا قَطْعَ عَلَى النَّبَّاشِ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَالشَّافِعِيُّ رح عَلَيْهِ الْقَطْعُ۔ (ہدایہ)

امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک کفن گھسوٹ کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، لیکن امام ابو یوسف اور امام شافعیؒ کے نزدیک کاٹا جائے گا۔

۱۱۸- قبر میں سے درہم و دینار وغیرہ کی چوری،

وَلَوْ سَرَقَ مِنَ الْقَبْرِ دَرَاهِمَ أَوْ دَنَانِيرَ أَوْ شَيْئًا غَيْرَ الْكَفَنِ لَمْ يُقْطَعْ بِالْإِجْمَاعِ ، (السراج الوہاج)

اگر کوئی شخص قبر میں سے درم یا دینار یا اور کوئی چیز چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا،

۱۱۹- مال غنیمت یا بیت المال میں سے چوری،

وَلَا قَطْعَ عَلَى مَنْ سَرَقَ مِنَ الْمَغَانِمِ وَلَا عَلَى مَنْ سَرَقَ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ حُرًّا كَانَ أَوْ عَبْدًا (النہایۃ)

اگر کوئی شخص (خواہ وہ آزاد ہو یا غلام) مال غنیمت یا بیت المال سے چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۲۰- دوسرے چور کا مال مسروقہ کو چرانا،

وَكَذَا لَوْ سَرَقَهُ مِنْهُ سَارِقٌ آخَرُ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَا لِرَبِّ الْمَالِ أَنْ يَقْطَعَ السَّارِقَ الثَّانِيَ (محیط سرخسی)

اگر کوئی شخص مال مسروقہ کو چور کے گھر سے چرائے تو دوسرے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۲۱- ایسا مال جس میں چور کی شرکت ہو

وَلَا يُقْطَعُ فِي مَالٍ لِلسَّارِقِ فِيهِ شَرِكَةٌ (التبیین)

اور جس مال میں چور کی شرکت ہو اسکی چوری میں اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۲۲- ہاتھ کاٹنے کے بعد دوبارہ پھر اسی مال کی چوری،

وَإِذَا قُطِعَتْ يَدُ السَّارِقِ وَرُدَّ الْمَتَاعُ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ سَرَقَهُ مَرَّةً أُخْرَى لَا يُقْطَعُ عِنْدَنَا اسْتِحْسَانًا (المبسوط)

اگر ایک مال کے چرانے سے کسی چور کا ہات کاٹ لیا گیا اور مال صاحب مال کو واپس کر دیا گیا پھر دوبارہ اسی چور نے اسی مال کو چرایا تو اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا

وَالأَصْلُ أَنَّهُ إِذَا لَمْ تَتَبَدَّلِ الْعَيْنُ وَكَانَ بِحَالِهِ لَا يُقْطَعُ ثَانِيًا عِنْدَنَا وَإِنْ تَبَدَّلَ عَيْنُهُ قُطِعَ كَمَا كَانَ قُطْنًا فَصَارَ غَزْلًا أَوْ غَزْلًا فَصَارَ ثَوْبًا فَإِنَّهُ يُقْطَعُ بِالْإِجْمَاعِ۔ (شرح الطحاوی)

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب تک مال اپنی اصلی حالت میں ہو اور اس میں کوئی تبدیلی نہ ہو دوسرے بار کی چوری میں ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا اور اگر مال کی اصلی صورت بدل جائے مثلاً یہ کہ روئی سوت ہو جائے، یا سوت سے کپڑا بن دیا جائے اس حالت میں دوسری مرتبہ کے چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۲۳- پہلے مال کے ساتھ دوسرا مال بھی دوبارہ چرایا

وَلَوْ سَرَقَ مِائَةً فَقُطِعَتْ يَدُهُ فِيهَا وَرُدَّ إِلَى مَالِكِهَا ثُمَّ سَرَقَهَا ثَانِيًا لَمْ يُقْطَعْ وَإِنْ سَرَقَهَا مَعَ مِائَةٍ أُخْرَى يُقْطَعُ رِجْلُهُ سَوَاءً كَانَتَا مَخْلُوطَتَيْنِ أَوْ مُمَيَّزَتَيْنِ (الظہیریہ)

اگر ایک مال کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا گیا اور صاحب مال نے اپنا مال واپس لے لیا پھر اسی مال کو اسی شخص نے چرایا تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر اسکے ساتھ دوسرا مال بھی چرایا تو اس صورت میں اسکا پاؤں کاٹا جائیگا

۱۲۴- لکڑی، گھاس، بانس، ہڑتال وغیرہ

لَا يُقْطَعُ فِيمَا يُوجَدُ تَافِهًا مُبَاحًا فِي دَارِ الْإِسْلَامِ كَالْخَشَبِ وَالْحَشِيشِ وَالْقَصَبِ وَالسَّمَكِ وَالزَّرْنِيخِ وَالْمَغْرَةِ وَالنُّورَةِ وَيَدْخُلُ فِي السَّمَكِ الْمَالِحُ وَالطَّرِيُّ (ہدایہ)

جو چیزیں کہ دار الاسلام میں بے رتبہ و مباح ہیں مثلاً لکڑی، گھاس، بانس نمکین اور غیر نمکین مچھلی ہڑتال گیرو، چونا ان کی چوری سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۱۲۵- دروازہ، کرسی، تخت،

وَإِنْ جُعِلَ مِنَ الْخَشَبِ الَّذِي لَا يُقْطَعُ فِيهِ بَابًا أَوْ كُرْسِيًّا أَوْ سَرِيرًا يَجِبُ الْقَطْعُ بِسَرِقَتِهِ (محیط)

اور اگر لکڑی سے کوئی چیز مثلاً دروازہ یا کرسی یا تخت بنایا جائے تو اسکی چوری سے ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۲۶۔ ہلکا، بھاری، اور دروازے میں لگا ہوا کواڑ

إِنَّمَا يُقْطَعُ فِي الْأَبْوَابِ إِذَا كَانَتْ فِي الْحِرْزِ وَكَانَتْ خَفِيفَةً لَا يَثْقُلُ حَمْلُهَا عَلَى الْوَاحِدِ لِأَنَّهُ لَا يُرْغَبُ فِي سَرِقَةِ الثَّقِيلِ مِنَ الْأَبْوَابِ وَإِنْ كَانَتْ مُرَكَّبَةً عَلَى الْبَابِ لَا يُقْطَعُ فِيهَا، (التبیین)

اگر دروازہ حفاظت میں ہو اور اس قدر ہلکا ہو کہ ایک آدمی اس کو اٹھا سکتا ہو، تو اس کی چوری سے ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ بھاری دروازوں کی چوری نہیں کیجاتی اور اگر دروازہ مکان میں لگا ہوا ہو تو اس کی چوری سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۱۲۷۔ جواہرات، تیل، خوشبو، مشک اور عود وغیرہ

وَيُقْطَعُ فِي الْجَوَاهِرِ كُلِّهَا وَالْأَدْهَانِ وَالطِّيبِ وَالْمِسْكِ وَالْعُودِ وَكَذَا إِذَا سَرَقَ قُطْنًا أَوْ كَتَّانًا أَوْ صُوفًا (السراج الوہاج)

جواہرات، تیل، خوشبو، مشک، عود، روئی، اون اور کپڑے کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۲۸۔ سونا، چاندی، موتی، فیروزہ

فَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاللُّؤْلُؤُ وَالْفَيْرُوزَجُ فَقَدْ رَوَى هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ إِذَا سَرَقَهَا عَلَى الصُّورَةِ الَّتِي تُوجَدُ مُبَاحَةً وَهِيَ الْمُخْتَلِطَةُ بِالْحَجَرِ وَالتُّرَابِ لَا يَجِبُ الْقَطْعُ وَفِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ يَجِبُ الْقَطْعُ عَلَى كُلِّ حَالٍ (محیط)

سونا، چاندی، موتی اور فیروزہ اگر اپنی اصل صورت میں ہوں یعنی خاک پتھر میں ملے جلے ہوں تو انکی چوری سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور ظاہر روایت میں ہر صورت میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۲۹۔ ساکھو، نیزہ، آبنوس، صندل، زمرد و یاقوت وغیرہ

وَيُقْطَعُ بِالسَّاجِ وَالْقَنَاءِ وَالْآبَنُوسِ

ساکھو، نیزہ، آبنوس، صندل، زمرد اور یاقوت

وَالصَّنْدَلِ وَفِی الْفُصُوْصِ الْخُضْرِ وَ الْیَاقُوْتِ وَالزَّبَرْجَدِ (الکافی)

کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۳۰۔ شیشہ

وَفِیْ ظَاهِرِ الرِّوَایَةِ فِی الزُّجَاجِ اَنَّهٗ لَا یُقْطَعُ (فتح القدیر)

اور شیشہ کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

۱۳۱۔ چوری کا ثبوت

اَلسَّرِقَةُ اِنَّمَا تَظْهَرُ بِاَحَدِ الْاَمْرَیْنِ اِمَّا بِالْبَیِّنَةِ اَوْ بِالْاِقْرَارِ فَاِنْ کَانَ ظُهُوْرُهَا بِالْاِقْرَارِ فَالْقَاضِیْ یَسْئَلُهٗ عَنْ مَاهِیَّةِ السَّرِقَةِ فَاِنْ بَیَّنَ ذٰلِكَ فَالْقَاضِیْ یَسْئَلُهٗ عَنِ الْمَسْرُوْقِ فَاِنَّ الْمَسْرُوْقَ اِذَا لَمْ یَکُنْ مَالًا لَا یَجِبُ الْقَطْعُ بِسَرِقَتِهٖ فَاِنْ بَیَّنَ جِنْسَ الْمَالِ یَسْئَلُهٗ عَنْ مِقْدَارِ الْمَالِ فَهٰذَا اِذَا کَانَ الْمَسْرُوْقُ غَائِبًا عَنْ مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَاِنْ کَانَ حَاضِرًا فِیْ مَجْلِسِ الْقَضَاءِ وَیَدَّعِیْهِ الْمَسْرُوْقُ مِنْهُ فَاَقَرَّ السَّارِقُ فَالْقَاضِیْ لَا یَحْتَاجُ اِلَی السُّؤَالِ عَنِ الْمَسْرُوْقِ وَعَنْ مِقْدَارِهٖ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلَی الْمَسْرُوْقِ فَاِنْ اَمْکَنَ اِیْجَابُ الْقَطْعِ بِسَرِقَتِهٖ اَوْجَبَهٗ

چوری کا ثبوت یا تو گواہوں سے ہوتا ہے یا اقرار سے اگر اقرار سے ثبوت ہو تو قاضی کو مدعا علیہ سے پوچھنا چاہیے کہ چوری کیا ہے؟ اگر اس نے بیان کر دیا تو یہ پوچھنا چاہیئے کہ کونسا مال چرایا؟ اگر اس نے مال کی جنس بھی بیان کر دی تو یہ پوچھنا چاہیئے کہ مال کس قدر ہے؟ اور یہ سب سوالات اس وقت میں کرنے چاہئیں جب مال موجود نہ ہو، لیکن اگر مال موجود ہو اور مدعی دعویٰ کرے اور چور اقرار کرے تو مال کی مقدار اور جنس کا سوال ضروری نہیں ہے، البتہ اس کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ ہاتھ کاٹنے کے قابل ہے یا نہیں؟ نیز اسکو یہ بھی پوچھنا چاہئے کہ مال کیونکر لیا؟ کس جگہ سے لیا؟ لیکن مدت اور وقت کا گو تمادی کا احتمال ہو سوال نہیں کرنا چاہیئے اس کے بعد

وَاِلَّا فَلَا ثُمَّ يَسْئَلُهٗ كَيْفَ سَرَقَ ثُمَّ يَسْئَلُهٗ عَنِ الْمَكَانِ وَلَا يَسْئَلُهٗ عَنِ الْوَقْتِ وَاِنِ احْتَمَلَ تَقَادُمَ الْعَهْدِ ثُمَّ يَسْئَلُهٗ عَنِ الْمَسْرُوْقِ مِنْهُ فَاِذَا بَيَّنَ ذٰلِكَ اِلَّانَ يَقْضِيَ الْقَاضِيْ عَلَيْهِ بِالْقَطْعِ وَيَكْتَفِيْ بِالْاِقْرَارِ مَرَّةً وَّاحِدَةً عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ ؒ (محیط)	مدعی سے سوال کرنا چاہیے، پس اگر اس نے ان تمام چیزوں کو بیان کر دیا تو قاضی کو چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دینا چاہیے اور امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک چور کا اقرار ایک ہی بار کافی ہے،
وَيَجِبُ الْقَطْعُ بِاِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَهٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ ؒ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ لَا تُقْطَعُ اِلَّا بِاِقْرَارِ مَرَّتَيْنِ، (ہدایہ)	اگر چور ایک بار اقرار کرلے تو امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک اس کا ہاتھ کاٹ لیا جائیگا لیکن امام یوسفؒ کے نزدیک دو بار کے اقرار کے بعد ہاتھ کاٹا جائیگا

۱۳۲۔ بچے کا اقرار صحیح نہیں،

وَلَا يَصِحُّ اِقْرَارُ الصَّبِيِّ وَالصَّبِيَّةِ بِالسَّرِقَةِ (محیط)	اگر چھوٹا لڑکا یا لڑکی چوری کا اقرار کرے تو وہ صحیح نہیں ہے،

۱۳۳۔ اگر مال مسروقہ کسی کے حوالے کر دیا ہے اور وہ اس کی تکذیب کرتا ہے تو چور کا قول معتبر نہیں

وَاِذَا قَالَ السَّارِقُ سَرَقْتُهٗ مِنْ فُلَانٍ وَاَوْدَعْتُهٗ اِلَى الَّذِيْ فِيْ يَدِهٖ اَوْ وَهَبْتُهٗ لَهٗ اَوْ غَصَبَ مِنِّيْ وَكَذَّبَهٗ ذُوالْيَدِ قُطِعَ وَلَمْ يُصَدَّقْ عَلَيْهِ (العنایہ)	اگر چور نے چوری کا اقرار کر کے کہا کہ میں نے مال کو فلاں شخص کے سپرد کر دیا یا اس پر ہبہ کر دیا یا اس نے بجبر مجھ سے چھین لیا لیکن وہ شخص اس کی تکذیب کرتا ہے ایسی حالت میں چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اسکے قول کا اعتبار نہ ہوگا

۱۳۴- اگر اقرار کے ساتھ صاحب مال کا نام نہیں بتاتا تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

اِذَا اَقَرَّ فَقَالَ سَرَقْتُ هٰذِهِ الدَّرَاهِمَ وَلَا اَدْرِیْ لِمَنْ هِیَ اَوْ قَالَ لَا اَعْرِفُ صَاحِبَهَا لَمْ يُقْطَعْ (ذخیرہ)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے اس مال کو چرایا ہے لیکن مال کے مالک کو نہیں جانتا تو اس کا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا،

۱۳۵- امام کو اقرار نہ کرنے کی تعلیم دینی چاہیئے

وَيُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُلَقِّنَ حَتّٰى لَا يُقِرَّ بِالسَّرِقَةِ (ظہیریہ)

اور امام کو مناسب یہ ہے کہ چور کو یہ کہا جائے کہ وہ چوری کا اقرار نہ کرے،

۱۳۶- امام کو اقرار سے پھر جانے کی تعلیم دینی چاہیئے

وَيَنْبَغِیْ لِلْاِمَامِ اَنْ يُلَقِّنَ الْمُقِرَّ الرُّجُوْعَ اِحْتِيَالًا لِلدَّرْءِ وَاِذَا رَجَعَ عَنِ الْاِقْرَارِ صَحَّ فِی الْقَطْعِ وَلَا يَصِحُّ فِی الْمَالِ (الاختیار شرح المختار)

اور مناسب یہ ہے کہ امام چور کو یہ سکھلائے کہ اپنے اقرار سے پھر جائے اور سزا کے روکنے کا حیلہ پیدا ہو جائے اور جس وقت چور اقرار کے بعد انکار کرتا ہے تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا لیکن مال

۱۳۷- اگر چور چرانے کے بجائے یہ کہے کہ میں نے مال لیا ہے تو اسکا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا

رَجُلٌ اِدَّعٰى عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهٗ سَرَقَ مِنْهُ كَذَا فَقَالَ گرفتہ ام ضَمِنَ الْمَالَ وَلَا يُقْطَعُ وَلَوْ اَقَرَّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالسَّرِقَةِ اَيْضًا (سراجیہ)

اگر چور اپنے اقرار میں یہ کہے کہ میں نے مال کو لیا ہے تو گو اس کے بعد اقرار کرے کہ میں نے مال کو چرایا ہے لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۳۸- چوری کے دو اقرار کرنے والوں میں سے اگر ایک کہے کہ یہ میرا مال ہے تو کسی کا ہاتھ کاٹا نہ جائے گا،

رَجُلَانِ اَقَرَّا بِسَرِقَةِ مِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا هُوَ مَالِیْ لَا يُقْطَعُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا (محیط)

اگر دو شخص چوری کا اقرار کریں پھر اقرار کے بعد ان میں سے ایک شخص کہے کہ یہ مال میرا ہے ان میں سے کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۳۹۔ چوری کے متعدد اقرار کرنے والوں میں اگر کوئی اقرار سے پھر جائے تو کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا

وَلَوْ اَقَرَّ اَرْبَعَةٌ بِسَرِقَةٍ فَرَجَعَ اِثْنَانِ فَلَا قَطْعَ وَكَذَا لَوْ اَقَرَّ اِثْنَانِ فَرَجَعَ اَحَدُهُمَا (العتابیہ)

اگر چار شخص چوری کا اقرار کریں اور ان میں سے دو شخص اقرار سے پھر جائیں یا دو شخص چوری کا اقرار کریں اور ایک ان میں سے اپنے قول سے پھر جائے تو کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۴۰۔ اگر ایک شخص چوری کا اقرار کرے اور دوسرا کہے کہ اس نے نہیں میں نے چرایا ہے تو صاحب مال جس کو چور کہیگا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا،

وَلَوْ اَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ فَقَالَ الْاٰخَرُ بَلْ سَرَقْتُهَا اَنَا دُوْنَهُ يُقْطَعُ مَنْ صَدَّقَهُ الْمَسْرُوْقُ مِنْهُ (العتابیہ)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے چوری کی اور دوسرا کہے تنہا میں نے چوری کی اس حالت میں مالک مال جسکو چور کہے اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا،

۱۴۱۔ اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے دوسرے شخص کے ساتھ مل کر مال چرایا ہے تو اقرار کرنے والے کا ہاتھ کاٹ لیا جائے گا،

وَلَوْ اَقَرَّ اَنَّهُ سَرَقَ هُوَ وَفُلَانٌ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ قُطِعَ الْمُقِرُّ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْاُخْرٰى وَهُوَ قَوْلُهُمَا وَلَا يُنْتَظَرُ حُضُوْرُ شَرِيْكِهٖ (الظہیریہ)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے اور میرے فلاں ساتھی نے متفق ہوکر فلاں شخص کا مال چرایا ہے تو اقرار کرنیوالے کا ہات کاٹ لیا جائیگا اور اس کے شریک کے حاضر ہونے پر موقوف نہ رہے گا،

۱۴۲۔ اگر دوسرا اقرار کرکے پھر گیا تو پہلے اقرار کرنے والے کا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائیگا،

وَلَوْ صَدَّقَهُ فُلَانٌ ثُمَّ رَجَعَ سَقَطَ الْقَطْعُ بِالْاِتِّفَاقِ عَنِ الْمُقِرِّ (العتابیہ)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے اور فلاں شخص نے چوری کی ہے اور دوسرے نے اقرار کرکے پھر انکار کردیا تو پہلے مقر کا ہاتھ بھی کاٹا نہ جائیگا،

۱۴۳۔ چور سے انکار کی صورت میں قسم بچائے گی اور اگر اس نے قسم سے انکار کیا تو مال کا تاوان دلوایا جائیگا

وَلَوْ ادَّعٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ بِسَرِقَةٍ فَانْكَرَ اسْتُحْلِفَ فَاِنْ اَبٰی اَنْ یَّحْلِفَ لَمْ یُقْطَعْ وَ یُضْمَنُ الْمَالُ (السراج الوہاج)

اگر ایک شخص ایک شخص پر چوری کا دعویٰ کرے اور مدعا علیہ منکر ہو تو مدعا علیہ کو حلف دیا جائیگا اگر وہ حلف نہ لے گا تو اس کو تاوان مال کا دینا پڑیگا، اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۱۴۴۔ اقرار کے بعد انکار کا حکم

وَلَوْ اَقَرَّ بِذٰلِكَ اِقْرَارًا ثُمَّ رَجَعَ عَنْ اِقْرَارٍ وَاَنْكَرَ لَمْ یُقْطَعْ وَیُضْمَنُ (السراج الوہاج)

اگر ایک شخص چوری کا اقرار کرکے مکر گیا تو اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا بلکہ مال کا تاوان لیا جائے گا۔

۱۴۵۔ مالک مال کی حاضری اور دعویٰ کے بغیر محض اقرار سے چور کا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا۔

وَلَوْ اَقَرَّ اَنَّهٗ سَرَقَ مَالَ الْغَائِبِ تَوَقَّفَ الْقَطْعُ عَلٰی حُضُوْرِهٖ وَمُخَاصَمَتِهٖ (ع الغفار)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے فلاں شخص کا مال چرایا ہے تو جبتک مالک مال حاضر ہو کر دعویٰ نہ کرے اسکا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔

۱۴۶۔ اگر کسی نے بچے یا گونگے کے ساتھ چوری کا اقرار کیا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

وَاِذَا اَقَرَّ اَنَّهٗ سَرَقَ مَعَ هٰذَا الصَّبِیِّ وَمَعَ اَخْرَسٍ لَا یُقْطَعُ (محیط سرخسی)

اگر ملزم اقرار کرے کہ میں نے اس بچے یا اس گونگے کیساتھ چوری کی ہے تو اسکا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۱۴۷۔ اگر سو درہم کی چوری کے اقرار سے پھر کر صرف ایک درہم کی چوری کا اقرار کیا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا صرف دو سو درہم تاوان میں دلائے جائیں گے۔

وَلَوْ قَالَ سَرَقْتُ مِائَتَیْنِ بَلْ مِائَةً لَمْ یُقْطَعْ وَیُضْمَنُ الْمِائَتَیْنِ لِاَنَّهٗ اَقَرَّ بِهِمَا

اگر مدعی نے دو سو درہم کی چوری کا دعویٰ کیا اور مدعی نے اقرار کیا کہ میں نے دو سو درہم چرائے، پھر دوبارہ اس نے

وَرَجَعَ هٰهُنَا فَوَجَبَ الضَّمَانُ وَلَمْ يَجِبِ الْقَطْعُ وَلَمْ يَصِحَّ الْإِقْرَارُ بِالْمِأَتَيْنِ إِذْ لَا يَدَّعِيهَا الْمَسْرُوقُ مِنْهُ ۔ (فتح القدیر)

کہا کہ میں نے ایک سو درہم چرائے، تو ایسی حالت میں اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا لیکن دو سو درہم دینا پڑیگا کیونکہ دو سو درہم سے انکا مال کا انکار ہے اور وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ مدعی انکا دعویٰ

۱۴۸۔ چوری کے دو اقرار کرنے والوں کی مختلف حالتیں اور ان کا حکم

وَلَوْ أَقَرَّ أَحَدُهُمَا فَقَالَ سَرَقْتُهُ أَنَا وَفُلَانٌ مِنْ فُلَانٍ هٰذَا الثَّوْبَ الَّذِي فِي أَيْدِيهِمَا ذَكَرَ مُحَمَّدٌ رح هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ فِي الْأَصْلِ وَجَعَلَهَا عَلٰى وَجْهَيْنِ أَمَّا إِنْ صَدَّقَهُ الْآخَرُ وَفِي هٰذَا الْوَجْهِ يُقْطَعَانِ بِالْإِجْمَاعِ وَإِنْ كَذَّبَهُ الْآخَرُ فَهُوَ عَلٰى وَجْهَيْنِ الْأَوَّلُ أَنْ يَقُولَ لَمْ أَسْرِقْ أَنَا وَالثَّوْبُ ثَوْبُنَا وَفِي هٰذَا الْوَجْهِ لَا قَطْعَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْإِجْمَاعِ وَأَمَّا أَنْ يَقُولَ لَمْ أَسْرِقْ وَلَا أَعْرِفُ الثَّوْبَ وَفِي هٰذَا الْوَجْهِ اخْتَلَفُوا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٌ رح يُقْطَعُ الْمُقِرُّ وَالْمُنْكِرُ لَا يُقْطَعُ إِجْمَاعًا ۔ (المحیط)

اگر دو شخص مدعا علیہ ہوں اور ان میں ایک اقرار کرے کہ میںنے اور دوسرے مدعا علیہ نے اس مال کو چرایا ہے اور دوسرا مدعا علیہ بھی چوری کا اقرار کرتا ہے تو دونوں کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر دوسرا مدعا علیہ انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مال میرا ہے تو کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر کہتا ہے کہ میں اس مال کو نہیں جانتا تو اس کا ہاتھ تو نہیں کاٹا جائیگا لیکن پہلے مدعا علیہ کے متعلق جس نے اقرار کیا ہے، علماء کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہ اور امام محمد رح کے نزدیک اقرار کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور انکار کرنے والے کا ہاتھ بالاتفاق نہیں کاٹا جائے گا۔

۱۴۹۔ چوری کے دو مدعیوں میں سے ایک کی چوری کے اقرار کے بعد انکار کا حکم

وَفِي الْمُنْتَقٰى لَوْ قَالَ سَرَقْتُ مِنْ هٰذَا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ لَا بَلْ سَرَقْتُهَا مِنْ هٰذَا أَقَالَ

اگر دو شخص مدعی ہوں اور ان میں ہر ایک دس درہم

اَضْمَنُهُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَشَرَةً وَلَا يُقْطَعُ ۔ (الظہیریہ)

کی چوری کا دعویٰ کرے اور مدعا علیہ اقرار کرے کہ میں نے اس سے دس درم چرایا ہے اور پھر کہے کہ اس کے دس درم میں نے نہیں چرائے ہیں بلکہ دوسرے مدعی کے چرائے ہیں اس صورت میں ہر ایک کو دس درم تاوان اسکو دینا پڑیگا اور ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ اس کے حق میں اقرار سے رجوع ہے اور دوسرے کے حق میں انکار کے بعد اقرار ہے اور مال کے متعلق یہ صحیح نہیں ہے،

۱۵۰۔ مدعی اور چور کے دعویٰ اور اقرار میں اختلاف کا حکم

وَلَوْ اَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ فَادَّعَى الْمَالِكُ الْغَصْبَ اَوْ عَلَى الْعَكْسِ فَلَا قَطْعَ وَضَمِنَ ۔ (العتابیہ)

اگر مدعا علیہ چوری کا اقرار کرے اور مالک غصب کا دعویٰ کرے یا مدعا علیہ غصب کا اقرار کرے اور مالک چوری کا دعویٰ کرے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا صرف مال دلوایا جائیگا

۱۵۱۔ چور کے انکار کی صورت میں امام کو اپنے ظن غالب پر عمل کرنا چاہیے،

وَالْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِسَرِقَةٍ اِذَا اَنْكَرَ السَّرِقَةَ حُكِيَ عَنِ الْفَقِيْهِ اَبِيْ بَكْرٍ الْاَعْمَشِ اَنَّ الْاِمَامَ يَعْمَلُ فِيْهِ بِاَكْبَرِ رَأْيِهٖ فَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ رَأْيِهٖ اَنَّهُ سَارِقٌ وَاَنَّ الْمَالَ عِنْدَهُ عَاقَبَهُ وَيَجُوْزُ لَهُ ذٰلِكَ وَعَامَّةُ الْمَشَائِخِ عَلٰى اَنَّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُعَزِّرَهُ كَمَا رَآهُ الْاِمَامُ يَمْشِيْ مَعَ السُّرَّاقِ، (الذخیرہ)

اگر مدعا علیہ چوری کا انکار کرے اور امام کا ظن غالب یہ ہو کہ اس نے چوری کی ہے اور مال اسکے نزدیک ہے تو اسکو یہ حق حاصل ہے کہ اس کی سزا دے اور مال اس سے واپس دلوائے اور اکثر علما کی رائے یہ ہے کہ امام کے لیے اپنے ظن غالب سے تعزیر دینا جائز ہے مثلاً اس صورت میں کہ کسی شخص کو چوروں کے ہمراہ جاتے ہوئے دیکھے

۱۵۲۔ دھمکی سے چوری کا اقرار

لو اقر بالتھدید لا یقطع	اگر کوئی شخص دھمکی سے چوری کا اقرار کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، (الحادیہ)

۱۵۳ - جبریہ اقرار،

واذا اقر بالسرقۃ مکرھا فاقرارہ باطل ومن المتاخرین من افتی بصحتہ	اگر مدعا علیہ زبردستی سے چوری کا اقرار کرے تو اس کا اقرار صحیح نہیں ہے لیکن متاخرین کے نزدیک صحیح ہے،

۱۵۴ - چوری کے دعوی میں مدعی کے گواہ اور مدعا علیہ کی قسم کافی ہے، اور ماریبٹ جائز نہیں،

ادعی علی اخر سرقۃ کان علی المدعی البینۃ وعلی المدعی علیہ الیمین والضرب خلاف الشرع ولا یفتی بہ لان الفتوی یجب ان یطابق الشرع	اگر کوئی شخص کسی پر چوری کا دعوی کرے تو مدعی کو چاہیے کہ گواہوں سے ثابت کرے ورنہ مدعا علیہ کو حلف دینا ہوگا اور ماریبٹ سے اقرار کرانا خلاف شریعت ہے،

۱۵۵ - متاخرین کے نزدیک امام ماریبٹ سے بھی چوری کی تحقیقات کر سکتا ہے،

حکی ان عصام بن ابی یوسف دخل حیاذ بن قیلۃ وکان امیر بلخ فاتی بسارق وقد انکر فقال الامیر لعصام ای شئی یجب فقال عصام علی المدعی البینۃ وعلی المدعی علیہ الیمین فقال الامیر ھاتوا بالسوط والعقابین فما ضرب عشرۃ حتی اقر واخرج السرقۃ فقال عصام سبحان اللہ ما رأیت جورا اشبہ	بیان کیا جاتا ہے کہ عصام بن ابی یوسف حیاذ بن قیلہ کے پاس جو بلخ کے امیر تھے گئے اور ان کے پاس ایک چور جو چوری کا منکر تھا حاضر کیا گیا امیر نے عصام سے کہا کیا چیز واجب ہے؟ عصام نے کہا کہ مدعی پر گواہ اور مدعا علیہ پر قسم امیر نے کہا کوڑا اور سزا دینے والوں کو بلواؤ تو اس نے صرف دس کوڑے مارے تھے کہ اس نے اقرار کیا اور چوری کا مال حاضر کر دیا، عصام نے کہا کہ سبحان اللہ ایسا ظلم جو انصاف کے مشابہ ہو اس سے زیادہ میں نے

بِالعُدُولِ مِنْ هٰذَا. (الدر المختار) نہیں دیکھا،

۱۵۶۔ اقرار و شہادت سے چوری ثابت ہو جانے کے بعد مجرم کے بھاگنے کا حکم،

اِذَا اَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ ثُمَّ هَرَبَ لَا يُتْبَعُ وَاِنْ كَانَ فِي فَوْرَةٍ بِخِلَافِ مَا اِذَا شَهِدَ عَلَيْهِ بِالشُّهُوْدِ بِالسَّرِقَةِ ثُمَّ هَرَبَ فَاِنَّهُ يُتْبَعُ فِي فَوْرَةٍ وَيُقْطَعُ، (المحيط)

اگر مدعا علیہ چوری کا اقرار کرے اور پھر بھاگ جائے تو ہاتھ کاٹنے کے لیے اوس کا پیچھا کرنا اور اوس کو گرفتار کرنا جائز نہیں ہے، بخلاف اس کے اگر گواہ گواہی دیں اور مدعا علیہ بھاگ جائے تو اس کو فی الفور گرفتار کر کے اس کا ہاتھ کاٹ سکتے ہیں،

۱۵۷۔ اقرار پر گواہی دینے کے بعد اگر مجرم خاموش ہو یا انکار کرے تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

شَهِدُوْا عَلٰى اِقْرَارِهٖ وَهُوَ سَاكِتٌ اَوْ مُنْكِرٌ لَا يُقْطَعُ (التاتارخانیہ)

اگر گواہ اقرار کی گواہی دیں اور مدعا علیہ چپ ہو یا انکار کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۵۸۔ چوری کی شہادت کے شرائط،

وَاِنْ كَانَ ظُهُوْرُ السَّرِقَةِ بِالشَّهَادَةِ فَاِنَّهُ يُشْتَرَطُ شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ عَدْلَيْنِ وَلَا يَكْتَفِي شَهَادَةُ النِّسَاءِ بِانْفِرَادِهِنَّ لَا فِي حَقِّ الْقَطْعِ وَلَا فِي حَقِّ الْمَالِ وَاَمَّا شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرَّجُلِ فَهِيَ مَقْبُوْلَةٌ فِي حَقِّ الْمَالِ عِنْدَنَا وَغَيْرُ مَقْبُوْلَةٍ فِي حَقِّ الْقَطْعِ وَكَذَا الشَّهَادَةُ عَلَى الشَّهَادَةِ تُقْبَلُ عَلَى الْمَالِ

اگر چوری کا ثبوت گواہوں سے ہو تو شرط یہ ہے کہ دو گواہ عادل ہوں اور صرف عورتوں کی گواہی نہ ہاتھ کاٹنے کے متعلق مقبول ہے نہ مال کے حق میں البتہ عورت کی گواہی مرد کے ساتھ مال کے حق میں مقبول ہے اور ہاتھ کاٹنے کے حق میں مقبول نہیں ہے اور گواہی پر گواہی دینا مال کے حق میں مقبول ہے اور ہاتھ کاٹنے کے متعلق مقبول نہیں ہے

ولا تقبل على القطع (المحيط)

۱۵۹۔ گواہوں سے جرح اور ان کی عدالت کی تحقیقات

وإذا شهد رجلان عدلان بذلك فالقاضي يقبل الشهادة على المال والقطع جميعا ويسئل الشاهدين عن ماهية السرقة ثم يسئلهما عن المسروق وعن جنسه وعن مقداره إذا لم يكن حاضرا في المجلس فأما إذا كان حاضرا في المجلس لا يسئلهما عن المسروق جنسا وقدرا ولكن ينظر إلى السرقة على نحو ما قلنا في فصل الإقرار ويسئلهما عن المكان والوقت والمسروق منه أيضا فإذا بينا جملة ذلك وعرف القاضي الشهود بالعدالة قضى عليه بالقطع وإن لم يعرف الشهود بالعدالة فإنه لا يقضي بالقطع ما لم يعرف عن حال الشهود بالسؤال عن المزكي ويحبس السارق إلى أن يظهر عدالة الشهود

اگر دو گواہ عادل چوری کی گواہی دیں تو قاضی کو چاہیے کہ مال اور چوری دونوں کے متعلق ان کی گواہی کو قبول کرے اور ان سے سوال کرے کہ چوری کی حقیقت کیا ہے؟ اور اگر مال موجود نہ ہو تو پوچھے کہ کونسا مال، اور کس مقدار میں چرایا؟ اور اگر مال موجود ہو تو دیکھے کہ وہ ہاتھ کاٹنے کے قابل ہے یا نہیں؟ اور نیز قاضی اُن سے پوچھے کہ کس جگہ سے کس وقت، اور کس کا مال چرایا؟ جب گواہ تمام مراتب بیان کر دیں اور قاضی جان لے کہ گواہ عادل ہیں تو چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے اور اگر قاضی گواہوں کو نہیں پہچانتا تو جب تک اُن کی عدالت ثابت نہ ہو جائے ہاتھ کاٹنے کا حکم نہ دے اور چور کو مقید رکھے یہاں تک کہ گواہوں کی عدالت ظاہر ہو جائے،

۱۶۰۔ گواہوں سے چوری کے ثبوت کے بعد ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی کی موجودگی ضرور ہے

فإن ثبت عدالة الشهود بعد ما حبس المشهود عليه إن كان المسروق

گواہوں کی عدالت کے ثابت ہونے کے بعد اگر مدعی حاضر ہو تو قاضی چور کے ہاتھ کاٹنے کا

مِنْهُ حَاضِرًا يَقْضِى الْقَاضِىْ بِالْقَطْعِ وَاِنْ حکم دے، اور اگر حاضر نہ ہو تو حکم نہ دے،

كَانَ غَائِبًا لَا يَقْضِىْ بِالْقَطْعِ. (المحیط)

۱۶۱۔ گواہوں کے فاسق، اندھے، مرتد اور پاگل ہونے کا اثر

وَاَمَّا اِذَا فَسَقَا اَوْ عَمِيَا اَوْ اِرْتَدَّا اَوْ ذَهَبَ عَقْلُهُمَا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ الْقَضَاءِ يَمْنَعُ الْقَضَاءَ وَاِنْ حَدَثَتْ هٰذِهِ الْعَوَارِضُ بَعْدَ الْقَضَاءِ قَبْلَ الْاِمْضَاءِ فَاِنَّهٗ يُمْنَعُ الْاِمْضَاءُ

اگر گواہی دینے کے بعد اور قاضی کے فیصلے سے پہلے گواہ، فاسق، یا اندھے، یا مرتد یا پاگل ہو جائیں تو قاضی کو چاہیے کہ ان کی گواہی پر فیصلہ نہ کرے اور اگر قاضی کے فیصلے کے بعد اور اس کے نافذ ہونے سے پہلے یہ حادثہ گواہوں پر پیش آئے تو قاضی کو چاہیے کہ فیصلہ نافذ نہ کرے، (المحیط)

۱۶۲۔ گواہوں کو شہادت میں چرانے کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے،

وَيُسْتَحَبُّ لِلشُّهُوْدِ اَنْ يَشْهَدُوْا بِلَفْظِ الْاَخْذِ دُوْنَ السَّرِقَةِ اَوْ يَقُوْلُوْا هٰذَا الْمَالُ لِلْمُطَالِبِ (السراجیہ)

گواہوں کے لیے مناسب یہ ہے کہ گواہی اس طور پر دیں کہ مدعا علیہ نے مال لیا ہے یہ نہ کہیں کہ مال کو چرایا ہے یا یہ کہیں یہ مال مدعی کا ہے

۱۶۳۔ دو شخصوں کے متعلق چوری کی شہادت جنمیں ایک مفرور تھا اور ان کے مختلف احکام

اِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلَيْنِ اَنَّهُمَا سَرَقَا مِنْ فُلَانٍ وَبَيَّنَا السَّرِقَةَ وَاَخَذَ الْمَشْهُوْدَ عَلَيْهِ غَائِبٌ لَمْ يُوْجَدْ وَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ فَعَلٰى قَوْلِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ الْاٰخِرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ

اگر گواہوں نے گواہی دی کہ دو آدمیوں نے متفق ہو کر فلاں شخص کا مال چرایا اور دونوں نے چوری کے شرائط بیان کر دیے لیکن ملزموں میں سے ایک مفرور ہو گیا اس حالت میں جو ملزم حاضر ہے قاضی اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیگا اور اگر اس کے بعد جو ملزم مفرور ہو گیا تھا

يُقطع الحاضر فإن جاء الغائب فقدّم ربّ المال إلى القاضي فالقاضي يأمره بإعادة البيّنة (المحيط)

حاضر ہوا تو مدعی کو چاہیے کہ پھر گواہوں کو اُس کے مقابلے میں شہادت دینے کے لیے حاضر کرے۔

١٦٤۔ ایک گائے کی چوری میں اس کے رنگ کے متعلق گواہوں کا اختلاف اور اس کا اثر

إذا شهد شاهدان على رجل أنّه سرق بقرة واختلفا في لونها قُطع عند أبي حنيفة خلافاً لهما (الكافي)

اگر گواہ گائے کے مقدمہ کی چوری میں اس کے رنگ کے متعلق اختلاف کریں تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک ملزم کا ہاتھ کاٹا جائے گا لیکن صاحبین کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہیں۔

١٦٥۔ مدعی کا گائے کے رنگ کی تعیین کرنا اور گواہ کا اس رنگ سے اختلاف کرنا۔

ولو أنّ المسروق منه عيّن لونها أحمر فقال أحدهما سوداء لم يُقطع اجماعاً (فتح القدير)

اگر مدعی نے رنگ معین کر دیا تو جو گواہ اس کے مخالف رنگ بیان کریگا بالاتفاق اُس کی گواہی مقبول نہ ہوگی۔

١٦٦۔ مال مسروقہ کی جنس میں گواہوں کا اختلاف۔

ولو شهد أحدهما أنّه سرق بقرة والآخر أنّه سرق حماراً لا يُقبل (المحيط)

اگر گواہ جنس میں اختلاف کریں مثلاً ایک گائے کی شہادت دے اور دوسرا گدھے کی تو اُن کی گواہی مقبول نہیں۔

١٦٧۔ صاحب مال کا چوری سے انکار اور گواہوں کی شہادت اس کے مال کی چوری پر

إذا شهد شاهدان على رجل بالسرقة من شخص بعينه والمشهود له ينكر أنّه

اگر گواہ گواہی دیں کہ اس چور نے فلاں شخص کا مال چرایا ہے اور وہ شخص اپنے مال کی چوری کا انکار

لَا قَطْعَ عَلَى السَّارِقِ۔ (الہدایہ) | کرے تو ملزم کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۶۸۔ گواہوں کا ملزم کی تعیین میں اختلاف،

وَاِذَا شَهِدَ اثْنَانِ اَنَّهُ سَرَقَ هٰذَا الْمَالَ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ وَشَهِدَ اٰخَرَانِ اَنَّهُ سَرَقَ هٰذَا الْآخَرُ وَالْمَسْرُوْقُ مِنْهُ يَدَّعِي السَّرِقَةَ عَلَى الْاَوَّلِ فَاِنَّهُ لَا يُقْطَعُ الْاَوَّلُ (محیط سرخسی)

اگر دو گواہ گواہی دیں کہ فلاں ملزم نے مال کو چرایا اور دو دوسرے گواہ گواہی دیں کہ فلاں دوسرے ملزم نے مال کو چرایا لیکن صاحب مال ملزم اوّل پر چوری کا دعویٰ کرتا ہے اس حالت میں ملزم اوّل کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۶۹۔ ہاتھ کاٹنے کے بعد گواہوں کا شہادت سے پھر جانا،

وَاِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلٍ بِسَرِقَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ لِعَيْنِهٖ قُطِعَتْ يَدُهٗ ثُمَّ رَجَعَا ضَمِنَا دِيَةَ الْيَدِ فِيْ مَالِهِمَا وَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِمَا عِنْدَنَا وَضَمِنَا الْاَلْفَ اَيْضًا لِاَنَّهُمَا اَتْلَفَاهُ عَلَى الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ كُلُّ قِصَاصٍ فِيْ نَفْسٍ اَوْ دُوْنَهَا (المبسوط)

اگر گواہوں نے ایک شخص کے متعلق ہزار درہم معین کے چرانے کی گواہی دی اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا گیا پھر اپنی گواہی سے رجوع کر گئے تو اس کے ہاتھ کی دیت ان کو دینا پڑے گی نیز وہ لوگ ہزار درم بھی اس کو ادا کرینگے کیونکہ انھی کی گواہی کی وجہ سے اس کے یہ ہزار درم ضائع ہوئے یہی حکم اُن گواہوں کا بھی ہے جنکی گواہی سے جان کا یا اعضا کا قصاص لازم آئے، پھر وہ اپنی گواہی سے پھر جائیں یعنی ان پر دیت واجب ہوگی،

۱۷۰۔ دو چوریوں کی شہادت دے کر گواہوں کا ایک چوری کی شہادت سے پھر جانا،

وَلَوْ شَهِدَا عَلَيْهِ بِسَرِقَتَيْنِ فَقُطِعَتْ | اگر گواہ ایک ملزم پر دو چوریوں کی گواہی دیں

يَدُہٗ ثُمَّ رَجَعَا عَنْ اَحَدِهِمَا فَلَا ضَمَانَ (العتابیہ)

اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا جائے پھر ایک چوری کی گواہی سے پھر جائیں تو ان پر اس کے ہاتھ کا تاوان عائد نہ ہوگا۔

۱۷۱۔ با اختیار غلام پر چوری کے اقرار کی شہادت اور اس کا حکم

وَاِنْ کَانَ الشُّهُوْدُ شَهِدُوْا عَلٰی اِقْرَارِ الْمَاذُوْنِ بِسَرِقَةِ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَالْقَاضِی یَقْضِیْ بِالْمَالِ وَلَا یَقْضِیْ بِالْقَطْعِ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح۔ (الذخیرہ)

اگر گواہ ایسے غلام کے متعلق جسکو تصرف کرنے کی اجازت دیگئی ہو دس درم کے چوری کرنے کے اقرار کی گواہی دیں تو قاضی اس سے مال دلائے گا اور امام ابوحنیفہ اور امام محمدؒ کے قول کے مطابق اوسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۱۷۲۔ بے اختیار غلام پر آقا کی غیر حاضری میں چوری کی شہادت

وَلَوْ شَهِدُوْا عَلٰی عَبْدٍ مَحْجُوْرٍ بِسَرِقَةِ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ اَوْ اَکْثَرَ فَاِنْ کَانَ مَوْلَاهُ غَائِبًا فَالْقَاضِیْ لَا یَقْضِیْ عَلَیْهِ بِشَیْءٍ لَا بِالْقَطْعِ وَلَا بِالْمَالِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح (الذخیرہ)

اگر گواہ ایسے غلام کے متعلق جو تصرف کرنے سے روک دیا گیا ہو دس درم یا اس سے زیادہ چوری کرنے کی گواہی دیں اگر آقا اس کا غائب ہو تو نہ اوس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، نہ مال دلوایا جائے گا،

۱۷۳۔ گواہوں کا ایک مجرم کے خلاف شہادت دیکر پھر انکار کرنا اور دوسرے گواہ پر الزام لگانا،

شَهِدَا فَقُطِعَ ثُمَّ قَالَا بَلِ الْاٰخَرُ لَا یُقْطَعُ وَضَمِنَ الدِّیَةَ لِلْاَوَّلِ وَلَوْ شَهِدَ اٰخَرَانِ عَلٰی رُجُوْعِهِمَا لَا یُقْبَلُ وَیُقْطَعُ۔ (التاتارخانیہ)

اگر دو شخصوں نے چوری کی گواہی دی اور ملزم کا ہات کاٹ لیا گیا، پھر گواہوں نے کہا کہ اس ملزم نے چوری نہیں کی ہے بلکہ دوسرے شخص نے چوری

کی ہے اس صورت میں دوسرے شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا
جائیگا اور پہلے ملزم کے ہاتھ کی دیت گواہوں کے
ذمہ عائد ہوگی اور اگر دو گواہ گواہوں کے رجوع
پر گواہی دیں تو وہ مقبول نہیں ہوگی اور چور کا ہاتھ
کاٹ لیا جائے گا۔

۱۷۴۔ با اختیار غلام پر چوری کی شہادت اور اس کے ہاتھ کاٹنے اور تاوان مال کا حکم۔

وَاِذَا اشْہَدَ الشُّہُوْدُ عَلٰی عَبْدٍ مَاذُوْنٍ لَہٗ بِسَرِقَۃِ عَشَرَۃِ دَرَاہِمَ وَالْعَبْدُ یَجْحَدُ فَاِنْ کَانَ مَوْلَاہُ حَاضِرًا قُطِعَ عِنْدَھُمْ جَمِیْعًا وَھَلْ یُضْمَنُ اِنْ کَانَ اسْتَھْلَکَھَا لَا یُضْمَنُ وَاِنْ کَانَتْ قَائِمَۃً رَدُّھَا عَلَی الْمَسْرُوْقِ مِنْہُ وَاِنْ کَانَ مَوْلَاہُ غَائِبًا لَا یُقْطَعُ الْعَبْدُ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٍ رح وَیُضْمَنُ السَّرِقَۃَ (الذخیرہ)

اگر گواہ ایک ایسے غلام کے متعلق جسکو تصرف کی اجازت دیگئی ہو دس درم کے چوری کی گواہی دیتے ہیں اور غلام انکار کرتا ہے تو اگر اس کا آقا موجود ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر مال مسروقہ کو تلف کر دیا ہوگا تو اس کا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا اور اگر مال موجود ہے تو مدعی کے حوالہ کر دیا جائیگا اور اگر غلام کا آقا موجود نہ ہوگا تو ملزم کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا اور مال کا تاوان اس پر عائد ہوگا۔

۱۷۵۔ بے اختیار غلام پر چوری کے اقرار کی شہادت قابلِ تسلیم نہیں۔

وَاِنْ کَانَ الشُّہُوْدُ شَہِدُوْا عَلٰی اِقْرَارِ الْعَبْدِ الْمَحْجُوْرِ بِالسَّرِقَۃِ فَالْقَاضِیْ لَا یَقْبَلُ ھٰذِہٖ الْبَیِّنَۃَ اَصْلًا سَوَاءٌ کَانَ الْمَوْلٰی حَاضِرًا اَوْ غَائِبًا (الذخیرہ)

اگر گواہوں نے ایک ایسے غلام کے متعلق جسکو تصرف کرنے کی اجازت نہ دیگئی ہو یہ گواہی دی کہ اوسنے چوری کا اقرار کیا ہے تو گواہی ان کی مقبول نہیں ہوگی اسکا آقا حاضر ہو یا نہ ہو۔

تیسری فصل

حدِ سرقہ کی کیفیت اور مالِ مسروقہ کے احکام کے بیان میں

۱۷۶- قاضی اگر حدِ سرقہ نہ جاری کرے تو گناہگار رہے،

سَارِقٌ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَطْعُ فَرُفِعَ إِلَى الْقَاضِي فَلَمْ يَقْطَعْهُ يَصِيرُ آثِمًا لِتَقْصِيرِهِ فِي حَقِّ اللهِ تَعَالَى (الحمادیہ)

اگر ایک شخص پر شرعی شرائط کے موافق حدِ سرقہ واجب ہوجائے اور قاضی اوس کا اجراء نہ کرے تو گناہگار ہے

۱۷۷- ہاتھ کاٹنے کے لیے مدعی کا دعویٰ اور اس کی حاضری ضرور ہے،

لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا أَنْ يَحْضُرَ الْمَسْرُوقُ مِنْهُ فَيُطَالِبُ بِالسَّرِقَةِ (الہدایہ)

جب تک کہ صاحبِ مال حاضر نہ ہو اور دعویٰ چوری کا نہ کرے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۷۸- ہاتھ کاٹنے کے لیے ادائے شہادت کے وقت مدعی کی حاضری اور اس کا مطالبۂ مال ضروری ہے

وَطَلَبُ الْمَسْرُوقِ مِنْهُ شَرْطُ الْقَطْعِ مُطْلَقًا أَيْ طَلَبُهُ الْمَالَ فَلَا قَطْعَ بِدُونِهِ لِأَنَّ الْخُصُومَةَ شَرْطٌ لِظُهُورِهَا وَكَذَا حُضُورُهُ أَيْ حُضُورُ الْمَسْرُوقِ مِنْهُ عِنْدَ الْأَدَاءِ أَيْ أَدَاءِ الشَّهَادَةِ وَعِنْدَ الْقَطْعِ (منح الغفار)

ہاتھ کاٹنے کے لیے یہ شرط ہے کہ مالک چور سے مال کا مواخذہ کرے اور نیز یہ شرط ہے کہ صاحبِ مال ہاتھ کاٹنے اور شہادت دینے کے وقت موجود ہو،

۱۷۹- ہاتھ کاٹنا قرآن مجید سے ثابت ہے:

وَالْاَصْلُ فِیْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا (الہدایہ)

چور کے ہاتھ کا کاٹنا نص قرآنی سے ثابت ہے۔

۱۸۰- مال کا ہر محافظ چور کے ہاتھ کاٹنے کا دعویٰ کرسکتا ہے:

اَلْمُسْتَوْدِعُ وَالْغَاصِبُ وَصَاحِبُ الرِّبٰوا وَالْمُسْتَعِیْرُ وَالْمُسْتَاجِرُ وَالْمُضَارِبُ وَالْمُسْتَبْضِعُ وَالْقَابِضُ عَلٰی سَوْمِ الشِّرَاءِ وَالْمُرْتَهِنُ وَكُلُّ مَنْ لَهٗ یَدٌ حَافِظَةٌ سِوٰی الْمَالِكِ كَالْاَبِ وَالْوَصِیِّ اَنْ یَّقْطَعُوا السَّارِقَ مِنْهُمْ وَیُقْطَعُ بِخُصُوْمَةِ الْمَالِكِ فِی السَّرِقَةِ مِنْ هٰؤُلَاءِ اِلَّا اَنَّ الرَّاهِنَ اِنَّمَا یُقْطَعُ بِخُصُوْمَتِهٖ حَالَ قِیَامِ الرَّهْنِ مِنْ بَعْدِ قَضَاءِ الدَّیْنِ۔ (الکافی)

اگر ایک شخص نے کسی کا مال بطریق امانت یا غصب یا سود یا عاریت یا اجارہ یا مضاربت یا سرمایہ یا بارادہ خرید یا رہن لیا اور کسی نے اس مال کو چرا لیا تو ان سب کو چور کے ہاتھ کاٹنے کا حق حاصل ہے اور دوسرے لوگ بھی جو مالک مال کے سوا مال کی حفاظت کریں مثلاً باپ یا وصی چور کا ہاتھ کاٹ سکتے ہیں نیز اس مال کا مالک بھی چور سے ہاتھ کاٹنے کا مطالبہ کرسکتا ہے، البتہ راہن کو چاہیے کہ پہلے قرض ادا کرے پھر ہاتھ کاٹنے کا مطالبہ کرے۔

۱۸۱- چور کا مال کو واپس کرنا اور اس کے مختلف احکام:

مَنْ سَرَقَ سَرِقَةً وَرَدَّهَا عَلَی الْمَالِكِ قَبْلَ الْاِرْتِفَاعِ اِلَی الْحَاكِمِ لَمْ یُقْطَعْ فَاِنْ رَدَّهَا بَعْدَ سَمَاعِ الْبَیِّنَةِ وَالْقَضَاءِ یُقْطَعُ وَقَبْلَ الْقَضَاءِ یُقْطَعُ اِسْتِحْسَانًا

مقدمہ کے دائر ہونے سے پہلے اگر چور مال صاحب مال کو واپس کردے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر گواہوں کی گواہی اور قاضی کے فیصلہ کے بعد مال مالک کو واپس کرے تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور

أَوْ رَدَّهَا عَلَى وَلَدِهٖ أَوْ ذِي رَحِمِهٖ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي عِيَالِ الْمَسْرُوقِ مِنْهُ يُقْطَعُ وَإِنْ كَانَ فِي عِيَالِهٖ لَا يُقْطَعُ وَكَذَا لَوْ رَدَّ عَلَى امْرَأَتِهٖ أَوْ عَبْدِهٖ أَوْ أَجِيْرِهٖ مُشَاهَرَةً أَوْ مُسَانَهَةً وَلَوْ دَفَعَ إِلَى وَالِدِهٖ أَوْ جَدِّهٖ أَوْ وَالِدَتِهٖ أَوْ جَدَّتِهٖ وَلَيْسُوْا فِي عِيَالِهٖ لَا يُقْطَعُ

(الکافی)

اور اگر قاضی کے فیصلہ سے پہلے مال صاحب مال کو واپس کردے تو استحساناً ہاتھ کاٹا جائیگا اگر مالک کے لڑکے یا اس کے کسی قرابتدار کو مال واپس دے تو اگر وہ مالک کی کفالت میں نہ ہوں تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر وہ مالک کی کفالت میں ہوں تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر مالک کی بی بی یا غلام یا نوکر کو مال واپس دے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر مالک کے ماں باپ یا دادا اور دادی کو مال واپس دے اور وہ سب اسکی کفالت میں ہوں تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

۱۸۲۔ متعدد چوریوں کے بعد چور کی گرفتاری اور اس کی سزا

قَالَ مُحَمَّدٌ رَجُلٌ سَرَقَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَحُدَّ حَدًّا فَهُوَ كَذٰلِكَ كُلِّهٖ لِأَنَّ الْحَدَّ وَذَا الْخَالِصَةَ لِلّٰهِ تَعَالَى مَتَى اجْتَمَعَتْ تَدَاخَلَتْ إِذَا كَانَ الْجِنْسُ وَاحِدًا لِأَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنْ إِقَامَةِ الْحَدِّ الزَّجْرُ عَنْ مُبَاشَرَةِ سَبَبِهٖ بِخِلَافِ مَا لَوْ أُقِيْمَ الْحَدُّ مَرَّةً ثُمَّ سَرَقَ ثَانِيًا لِأَنَّا تَيَقَّنَّا أَنَّ الزَّجْرَ لَمْ يَحْصُلْ بِالْأَوَّلِ،

(المحیط)

اگر ایک شخص نے چند بار چوری کی اور گرفتار ہوا تو ایک حد اس پر جاری ہوگی یعنی تمام چوریوں کی پاداش میں اسکا ایک ہاتھ کاٹا جائے گا، کیونکہ حد جاری کرنے کا مقصد یہ ہے کہ برے کام سے روکے بخلاف اس شخص کے جس نے ایک بار چوری کی اور حد اس پر جاری کیگئی، پھر اس نے چوری کی تو دوسرے بار بھی اس پر حد جاری ہوگی، کیونکہ یہ یقینی طور پر معلوم ہوگیا کہ پہلی حد نے اس کو برے کام سے نہیں روکا اس لیے وہ دوسرے مرتبہ چوری کا مرتکب ہوا۔

۱۸۳- اگر چور نے دو شخصوں کا مال چرایا تو سزا کے وقت دونوں کی موجودگی ضروری ہے

وَلَوْ سَرَقَ مِنْ رَجُلَيْنِ لَمْ يُقْطَعْ لِغَيْبَةِ أَحَدِهِمَا (العنایہ)

اگر چور نے دو شخصوں کا مال چرایا تو جس وقت دونوں مال کے مالک حاضر ہونگے چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر ان میں سے ایک غائب ہو تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

۱۸۴- چور کی مفروری کا حکم

وَإِذَا حُكِمَ عَلَيْهِ بِالْقَطْعِ بِشُهُودٍ فِي السَّرِقَةِ ثُمَّ انْفَلَتَ أَوْ لَمْ يَكُنْ حُكِمَ عَلَيْهِ حَتَّى انْفَلَتَ فَأُخِذَ بَعْدَ زَمَانٍ لَمْ يُقْطَعْ وَإِنِ اتَّبَعَهُ الشُّرَطُ فَأَخَذُوهُ مِنْ سَاعَتِهِ قُطِعَتْ يَدُهُ (المبسوط)

جب گواہ چوری کی گواہی دے چکے اور چور ہاتھ کاٹنے کے حکم سے پہلے یا اس کے حکم کے بعد بھاگ گیا پھر چند دنوں کے بعد گرفتار ہوا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر فی الفور لوگوں نے اس کو گرفتار کر لیا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۸۵- ہاتھ کاٹنے کا طریقہ

وَتُقْطَعُ يَمِينُ السَّارِقِ مِنَ الزَّنْدِ وَتُحْسَمُ فَالْقَطْعُ لِمَا تَلَوْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَالْيَمِينُ بِقِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمِنَ الزَّنْدِ لِأَنَّ الْاِسْمَ يَتَنَاوَلُ الْيَدَ إِلَى الْإِبْطِ وَهٰذَا الْمِفْصَلُ أَعْنِي الرُّسْغَ مُتَيَقَّنٌ بِهِ كَيْفَ وَقَدْ صَحَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَطْعِ السَّارِقِ مِنَ الزَّنْدِ وَالْحَسْمُ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاقْطَعُوهُ وَاحْسِمُوهُ

چوری کی حد یہ ہے کہ چور کا داہنا ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے اس کے بعد اوسکی کلائی کو تیل سے داغ دیں۔ ہاتھ کا کاٹنا تو کلام اللہ سے ثابت ہے اور داہنے ہاتھ کا کاٹنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت سے ثابت ہے اور کلائی کا داغنا رسول اللہ صلعم کے حکم کے موافق ہے کیونکہ اگر نہ داغیں تو چور کے ہلاک ہوجانے کا خوف ہے۔ اور حد جرم سے روکنے کے لیے جاری کیجاتی ہے نہ ہلاک کرنے کے لئے۔

وَلِاَنَّهٗ لَوْ لَمْ يُحْسَمْ يُفْضِيْ اِلَى التَّلَفِ وَالْحَدُّ

زَاجِرٌ لَا مُتْلِفٌ (الہدایہ)

۱۸۶۔ ہاتھ کے داغنے میں تیل کا خرچ چور دیگا،

وَثَمَنُ الزَّيْتِ وَكُلْفَةُ الْحَسْمِ عَلَى السَّارِقِ عِنْدَنَا (البحر الرائق)	اور کلائی کے داغنے میں جو کچھ تیل وغیرہ صرف ہوگا اس کے مصارف چور کے ذمہ ہونگے،

۱۸۷۔ اگر دائیں ہاتھ میں نقص ہو تب بھی وہی کاٹا جائیگا،

وَلَوْ كَانَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى شَلَّاءَ اَوْ نَاقِصَ الْاَصَابِعِ تُقْطَعُ فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ (التبیین)	اگر اس کا دایاں ہاتھ شل ہو یا اس کے انگلیوں میں کوئی نقص ہو تب بھی وہی ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۸۸۔ کن حالتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور کن حالتوں میں کاٹا جائے گا،

وَاِنْ كَانَ السَّارِقُ اَشَلَّ الْيَدِ الْيُسْرٰى اَوْ اَقْطَعَ اَوْ مَقْطُوْعَ الرِّجْلِ الْيُمْنٰى لَمْ يُقْطَعْ وَكَذَا اِذَا كَانَتْ رِجْلُهُ الْيُمْنٰى شَلَّاءَ لِمَا قُلْنَا وَكَذٰلِكَ اِنْ كَانَتْ اِبْهَامُهُ الْيُسْرٰى مَقْطُوْعَةً اَوْ شَلَّاءَ اَوِ الْاُصْبُعَانِ مِنْهَا سِوَى الْاِبْهَامِ فَاِنْ كَانَتْ اُصْبُعٌ وَاحِدَةٌ سِوَى الْاِبْهَامِ مَقْطُوْعَةً اَوْ شَلَّاءَ قُطِعَ (الہدایہ)	اگرچہ چور کا بایاں ہاتھ شل ہو یا کٹا ہوا ہو، یا اسکا داہنا پاؤں کٹا ہوا یا شل ہو تو اس کا داہنا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اور یہی حکم اس حالت میں بھی ہے جب کہ چور کے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا شل ہو یا کٹا ہوا ہو یا انگوٹھے کے سوا اسکی دو انگلیاں شل یا کٹی ہوئی ہوں اور اگر انگوٹھے کے سوا ایک انگلی ناقص ہو تو اس کا داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا
وَاِنْ كَانَ رِجْلُهُ الْيُمْنٰى مَقْطُوْعَةَ الْاَصَابِعِ فَاِنْ كَانَ يَسْتَطِيْعُ الْقِيَامَ وَالْمَشْيَ عَلَيْهَا قُطِعَتْ يَدُهُ وَاِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ	اگر اس کے داہنے پاؤں کی انگلی کٹی ہوئی ہو تو اگر اس سے وہ کھڑا ہو سکتا یا چل پھر سکتا ہے تو اسکا ہاتھ کاٹ سکتے ہیں اور اگر چل پھر نہیں سکتا تو اسکا

اَنْ یَمْشِیَ عَلَیْھَا لَمْ یُقْطَعْ — نہیں کاٹ سکتے،

(المبسوط)

۱۸۹- دوسری مرتبہ کی چوری میں بایاں پاؤں کاٹا جائے گا، اور تیسری بار سزا سے قید ہو گی،

وَاِنْ سَرَقَ ثَانِیًا قُطِعَتْ رِجْلُہُ الْیُسْرٰی وَاِنْ سَرَقَ ثَالِثًا لَمْ یُقْطَعْ وَخُلِّدَ فِی السِّجْنِ حَتّٰی یَتُوْبَ ھٰذَا اِسْتِحْسَانٌ وَیُعَزِّرُ اَیْضًا ذَکَرَہُ الْمَشَائِخُ (الھدایہ)

اگر چور کے داہنے ہاتھ کو کاٹ لیں اس کے بعد پھر چوری کرے تو اس کے بائیں پاؤں کو کاٹیں اور اگر پھر چوری کرے تو سزا دیں اور مقید رکھیں تا کہ چوری سے توبہ کرے،

۱۹۰- حد کے بعد چور کو مقید رکھا جائیگا،

اَلسَّارِقُ بَعْدَ الْحَدِّ یُحْبَسُ لِیَتُوْبَ (الھدایہ)

چور کو حد جاری کرنے کے بعد مقید رکھیں تا کہ توبہ کرے،

۱۹۱- امام چور کو سیاستہً قتل بھی کر سکتا ہے،

وَلِلْاِمَامِ اَنْ یَقْتُلَہٗ سِیَاسَۃً لِسَعْیِہٖ فِی الْاَرْضِ بِالْفَسَادِ (السراجیہ)

اور امام اس کو سیاستہً قتل بھی کر سکتا ہے کیونکہ وہ فتنہ پردازی کرتا ہے،

۱۹۲- چوری اور قصاص کی سزاؤں کا اجتماع چور کے ہاتھ میں

وَاِذَا اجْتَمَعَ فِیْ یَدِہٖ قَطْعٌ فِی السَّرِقَۃِ وَالْقِصَاصِ بُدِئَ بِالْقِصَاصِ وَضَمِنَ السَّرِقَۃَ فَاِنْ قُضِیَ بِالْقِصَاصِ فَعَفٰی عَنْہُ صَاحِبُہٗ اَوْ صَالَحَہٗ قُطِعَتْ یَدُہٗ

اگر چور کے ہاتھ سے دو حق متعلق ہو جائیں ایک قصاص دوسرے حد سرقہ تو پہلے قصاص لینا چاہیے اور چوری میں مال کا تاوان دلانا چاہیے لیکن اگر مدعی قصاص کے فیصلہ کے بعد معاف

فِي السَّرِقَةِ (المبسوط) کرے یا اسلام کرے تو اسکا ہاتھ چوری کی حد میں ....

۱۹۳- جلاد کا قصداً بایاں ہاتھ کاٹنا اور اس کا حکم

إِذَا قَالَ الْحَاكِمُ لِلْجَلَّادِ اقْطَعْ يَمِينَ هٰذَا فِي سَرِقَةٍ سَرَقَهَا فَقَطَعَ يَسَارَهُ عَمْدًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رح وَلٰكِنْ يُؤَدَّبُ (فتح القدير)

اگر حاکم نے جلاد کو حکم دیا کہ اس کا دایاں ہاتھ کاٹے لیکن جلاد نے قصداً اس کا بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک جلاد پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا البتہ اسکی تادیب کیجائے گی۔

۱۹۴- جلاد کا غلطی سے بایاں ہاتھ کاٹنا اور اس کا حکم

وَلَوْ قَطَعَهُ خَطَاءً لَا يَضْمَنُ إِجْمَاعًا (المصفی)

اور اگر جلاد نے اس کا بایاں ہاتھ غلطی سے کاٹ لیا تو بالاتفاق اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۱۹۵- اگر جلاد نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا تو اس پر دیت واجب ہوگی۔

وَقَالَا لَا شَيْءَ عَلَيْهِ فِي الْخَطَاءِ وَيَضْمَنُ فِي الْعَمْدِ۔ (الهدایہ)

اور صاحبین کے نزدیک اگر جلاد نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس پر دیت عائد ہوگی اور غلطی سے بایاں ہاتھ کاٹنے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۱۹۶- جلاد کا دونوں ہاتھ کاٹنا اور اس کا حکم

وَإِنْ قَطَعَ يَدَيْهِ جَمِيعًا صَارَتِ الْيُمْنٰى بِالسَّرِقَةِ وَضَمِنَ الْجَلَّادُ لِلسَّارِقِ يَدَهُ الْيُسْرٰى۔ (المحیط)

اگر جلاد نے چور کا دونوں ہاتھ کاٹ لیا تو دایاں ہاتھ چوری کے جرم میں محسوب ہوگا اور بائیں ہاتھ کی دیت جلاد پر عائد ہوگی۔

۱۹۷- اگر چور نے خود بایاں ہاتھ کٹوایا تو جلاد پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

وَلَوْ أَخْرَجَ السَّارِقُ يَسَارَهُ وَقَالَ هٰذِهٖ اگر چور نے خود بایاں ہاتھ نکال کر کہا کہ یہ دایاں

يُمْنٰی لَا يَضْمَنُ بِالْاِتِّفَاقِ لِاَنَّهٗ قَطَعَهٗ بِاَمْرِهٖ لَا (الهدایہ)
ہاتھ سے تو جلاد پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۱۹۸- اگر جلاد کے سوا کسی اور نے چور کا بایاں ہاتھ کاٹا تو اس پر بھی تاوان عائد نہ ہوگا۔

وَلَوْ قَطَعَ غَيْرُ الْجَلَّادِ يَسَارَهٗ لَا يَضْمَنُ اَيْضًا هُوَ الصَّحِيْحُ (الهدایہ)
اگر جلاد کے سوا کسی اور نے چور کا بایاں ہات کاٹ لیا تو اس پر بھی کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۱۹۹- اگر حاکم نے مجملاً ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور جلاد نے بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا۔

وَلَوْ قَالَ لَهٗ اِقْطَعْ يَدَ هٰذَا فَقَطَعَ الْيُسْرٰی لَا يَضْمَنُ بِالْاِتِّفَاقِ۔ (فتح القدیر)
اور اگر حاکم نے مجملاً جلاد کو حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دے اور جلاد نے بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو بالاتفاق اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۲۰۰- اگر چور کا دایاں ہاتھ نہ ہو تو بایاں پاؤں کاٹا جائیگا۔

لَوْ كَانَتْ يَمِيْنُ السَّارِقِ مَعْدُوْمَةً قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰی (العنایہ)
اور اگر چور کا داہنا ہاتھ نہ ہو تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے گا۔

۲۰۱- سخت سردی اور گرمی میں اگر ہلاکت کا خوف ہو تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

وَاِذَا ثَبَتَ السَّرِقَةُ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ اَوِ الْحَرِّ الشَّدِيْدِ الَّذِيْ يَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ الْمَوْتَ اِنْ قُطِعَ حُبِسَ حَتّٰی يَكْشِفَ الْحَرُّ وَالْبَرْدُ وَاِذَا كَانَ لَا يَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ الْمَوْتَ اِنْ قُطِعَ لَمْ يُؤَخَّرْ (المبسوط)
اگر چوری سخت جاڑے یا سخت گرمی میں ثابت ہوئی جس میں ہاتھ کاٹنے سے موت کا اندیشہ ہے تو چور کو مقید رکھیں تاکہ ہوا بدل جائے اور اگر ہاتھ کاٹے میں موت کا اندیشہ نہ ہو تو دیری نہ کریں۔

۲۰۲- قاضی کے فیصلہ کے بعد مدعی کی معافی بیکار ہے۔

وَ... بِأَمْرِ بِقَطْعِ سَارِقٍ فَعَفَى الْمَسْرُوقُ مِنْهُ كَانَ عَفْوُهُ بَاطِلاً (الايضاح)

جب امام نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیدیا اس کے بعد اگر مدعی نے اسکو معاف کر دیا تو اس کی معافی بیکار ہے۔

۲۰۳۔ ہاتھ کاٹنے کے حکم کے بعد اگر مدعی نے ہبہ یا بیع کے ذریعہ سے چور کو مال سپرد کر دیا، تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

اِذَا قَضٰى عَلٰى رَجُلٍ بِالْقَطْعِ فِي سَرِقَةٍ فَوَهَبَهَا لَهُ الْمَالِكُ وَسَلَّمَهَا اِلَيْهِ اَوْ بَاعَهَا مِنْهُ لَا يُقْطَعُ (فتح القدير)

اگر قاضی نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیدیا اس کے بعد صاحب مال نے مال کو چور پر ہبہ کر کے اس کے سپرد کر دیا یا اس کے ہاتھ بیچ دیا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

۲۰۴۔ اگر مال مسروقہ کو غصب کر کے ایک شخص نے صاحب مال کو تاوان دیدیا تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا

وَلَوْ غَصَبَهُ مِنْهُ رَجُلٌ وَضَمِنَ الْغَاصِبُ سَقَطَ الْقَطْعُ۔ (العتابیہ)

اگر کسی دوسرے شخص نے مال کو چور سے غصب کر لیا اور غصب کرنے کے بعد مالک مال کو تاوان دیدیا تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا

۲۰۵۔ چور کے ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر مال موجود ہے تو صاحب مال کو دیدیا جائیگا۔

وَاِذَا قُطِعَ السَّارِقُ وَالْعَيْنُ بَاقِيَةٌ فِي يَدِهٖ رُدَّتْ عَلٰى صَاحِبِهَا لِبَقَائِهَا عَلٰى مِلْكِهٖ (الہدایہ)

اگر چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اور مال بعینہٖ موجود ہے تو وہ مالک مال کو دلا دیا جائے گا۔

۲۰۶۔ اگر مال ضائع ہو گیا تو چور کو تاوان دینا نہیں پڑیگا۔

وَاِنْ كَانَتْ هَالِكَةً لَمْ يَضْمَنْهَا وَكَذَا اِذَا كَانَتْ مُسْتَهْلَكَةً فِي الْمَشْهُوْرِ لِاَنَّهٗ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الضَّمَانِ وَالْقَطْعِ عِنْدَنَا (السراج الوہاج)

اگر چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اور اس کے بعد مال ضائع ہو گیا یا چور نے اس کو ضائع کر دیا تو چور کو مال کا تاوان دینا نہیں پڑیگا کیونکہ ہاتھ کا کاٹنا اور مال کا تاوان دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے،

۲۰۷۔ متعدد اشخاص کی چوری، اور اس کی سزا اور سب کے مال کا تاوان،

وَمَنْ سَرَقَ سَرَقَاتٍ فَقُطِعَ فِي اَحَدِهَا فَهُوَ لِجَمِيعِهَا وَلَا يَضْمَنُ شَيْئًا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيفَةَ وَقَالَا يَضْمَنُ كُلَّهَا اِلَّا الَّتِي قُطِعَ لَهَا وَمَعْنَى الْمَسْئَلَةِ اِذَا حَضَرَ اَحَدُهُمْ فَاِذَا حَضَرُوْا جَمِيعًا وَقُطِعَتْ يَدُهُ بِخُصُومَتِهِمْ لَا يَضْمَنُ شَيْئًا بِالْاِتِّفَاقِ فِي السَّرِقَاتِ كُلِّهَا،

(الہدایہ)

اگر ایک شخص نے چند آدمیوں کا مال چرایا تو ان سب چوریوں کی پاداش میں صرف اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور کسی کے مال کا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا یہ امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے، اور صاحبین کے نزدیک یہ صورت اس وقت ہو کہ مال کے تمام مالک حاضر ہوں اور ان سب کے دعوی سے ہاتھ کاٹا جائے اور اگر بعض اُن میں سے حاضر نہ ہوں تو ان کے مال کا تاوان چور پر باقی رہے گا،

۲۰۸۔ ہاتھ کاٹنے سے پہلے مال کے ضائع ہونے کا حکم،

وَاِنْ كَانَ الْهَلَاكُ وَالْاِسْتِهْلَاكُ قَبْلَ قَطْعِ يَدِهِ اِنْ قَالَ الْمَالِكُ اُضَمِّنُهُ لَا يُقْطَعُ عِنْدَنَا وَاِنْ قَالَ اَنَا اَخْتَارُ الْقَطْعَ يُقْطَعُ وَلَا ضَمَانَ عِنْدَنَا،

(المحیط)

اگر چور کے ہاتھ کاٹنے سے پہلے مال ضائع ہو گیا یا خود چور نے ضائع کر دیا تو اگر صاحب مال، مال کا تاوان مانگے گا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اور اگر ہاتھ کے کاٹنے کا خواستگار ہوگا تو مال کا تاوان چور پر عائد نہ ہوگا،

۲۰۹۔ مال مسروقہ کا کوئی شخص بذریعہ چور کے ہبہ یا بیع کے مالک نہیں ہو سکتا،

وَاِذَا مَلَّكَ السَّارِقُ الْمَسْرُوْقَ مِنْ رَجُلٍ بِبَيْعٍ اَوْ هِبَةٍ اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ الْقَطْعِ اَوْ بَعْدَهُ فَلِلْمَالِكِ

اگر چور نے مال مسروقہ کو کسی پر ہبہ کر دیا یا کسی کے ہاتھ بیع دیا تو مال صاحب مال کو دلوائیں گے اور مشتری نے جو قیمت دی ہو چور سے لیگا، اور اگر مال تلف

بَاطِلٌ وَيُرَدُّ الْمَسْرُوقُ عَلَى الْمَسْرُوقِ مِنْهُ وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِي عَلَى السَّارِقِ بِالثَّمَنِ الَّذِي دَفَعَهُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ هَلَكَ فِي يَدِ الْمُشْتَرِي أَوْ فِي يَدِ الْمَوْهُوبِ لَهُ فَلَا ضَمَانَ عَلَى الْمُشْتَرِي وَلَا عَلَى السَّارِقِ هٰكَذَا رَوَى أَبُو يُوسُفَ وَإِنْ كَانَ الْمُشْتَرِي أَوِ الْمَوْهُوبُ لَهُ اسْتَهْلَكَهُ فَلِلْمَالِكِ أَنْ يُضَمِّنَهُ ثُمَّ يَرْجِعُ الْمُشْتَرِي عَلَى السَّارِقِ بِالثَّمَنِ الَّذِي دَفَعَهُ وَلَا يَرْجِعُ عَلَيْهِ بِالْقِيمَةِ (المحيط)	ہو گیا ہے تو کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا، اور اگر مال کو مشتری یا موہوب لہ نے ضائع کیا ہے تو صاحب مال کو مال کا تاوان دینگے اور مشتری نے جو قیمت چور کو دی ہے اس سے واپس لے گا،

۲۱۰- اگر کسی نے غصباً چور سے مال چھین لیا اور وہ چور کے ہاتھ کاٹنے کے بعد ضائع ہو گیا، تو اس کا کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ غَصَبَ إِنْسَانٌ مِنَ السَّارِقِ فَهَلَكَ فِي يَدِ الْغَاصِبِ بَعْدَ الْقَطْعِ فَلَا ضَمَانَ لِلسَّارِقِ وَلَا ضَمَانَ لِلْمَالِكِ أَيْضًا، (الایضاح)	اگر چور سے کسی دوسرے شخص نے مال کو غصب کر لیا اور چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اور ہاتھ کاٹنے کے بعد مال غاصب کے ہاتھ میں ضائع ہو گیا تو مال کا تاوان نہ غاصب کو دینا ہوگا نہ چور کو،

۲۱۱- اگر ایک شخص کی متعدد چوریوں میں سے ایک چوری کی پاداش میں چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا تو بقیہ چوریوں کا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا،

۲۱۱۔ اگر ایک شخص کی متعدد چوریوں میں سے ایک چوری کی پاداش میں چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا تو بقیہ چوریوں کا تاوان اوسپر عائد نہو گا۔

وَاِذَا سَرَقَ النِّصَبَ مِنْ وَاحِدٍ مِرَارًا فَخَاصَمَهُ فِیْ بَعْضِ النِّصَبِ وَقُطِعَ لَا یَضْمَنُ بَاقِیَ النِّصَبِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ خِلَافًا لَّھُمَا

(غایۃ البیان)

اگر ایک شخص نے کسی کے مال سے چند نصاب چند بار میں چرایا اور مالک نے ایک چوری کی پاداش میں اسکا ہاتھ کاٹ لیا تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دوسرے نصابوں کا تاوان چور پر عائد نہ ہوگا، اور صاحبین کے نزدیک دوسرے نصابوں کا تاوان اوسپر عائد ہو گا،

۲۱۲۔ مال مسروقہ کے عیب دار بنانے کا حکم

اِذَا سَرَقَ ثَوْبًا فَشَقَّہٗ فِی الدَّارِ بِنِصْفَیْنِ ثُمَّ اَخْرَجَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا یُسَاوِیْ عَشَرَۃً بَعْدَ مَا شَقَّہٗ لَمْ یُقْطَعْ بِالْاِتِّفَاقِ بِخِلَافِ مَا لَوْ شَقَّہٗ بَعْدَ الْاِخْرَاجِ فَانْتَقَصَتْ قِیْمَتُہٗ مِنَ النِّصَابِ بِذٰلِکَ وَاِذَا شَقَّ فِی الْحِرْزِ ثُمَّ اَخْرَجَہٗ وَھُوَ یُسَاوِیْ عَشَرَۃً فَاِنْ کَانَ ھٰذَا التَّعْیِیْبُ یُمَکِّنُ نُقْصَانًا یَسِیْرًا فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ بِالْاِتِّفَاقِ وَاَمَّا اِذَا کَانَ النُّقْصَانُ فَاحِشًا فَاِنِ اخْتَارَ رَبُّ الْمَالِ تَرْکَ اَخْذَ الثَّوْبِ وَتَضْمِیْنَ النُّقْصَانِ فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ

اگر ایک چور نے کپڑا چرا کر مالک مکان کے گھر میں پھاڑ دیا پھر اس کو حفاظت سے باہر لایا لیکن پھاڑنے کے بعد اسکی قیمت دس درم نہیں رہی تھی چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر حفاظت سے باہر لانے کے بعد پھاڑا اور اس سے اوسکی قیمت گھٹ گئی تو ہاتھ کاٹا جائے گا، اور اگر چور نے حفاظت گاہ میں کپڑے کو پھاڑ کر باہر نکالا اور ابھی تک اسکی قیمت دس درم ہی تو اگر پھاڑنے سے کم نقصان ہوا ہی تو بالاتفاق اوسکا ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر زیادہ نقصان ہوا ہی تو اگر صاحب مال کپڑے کو

وَاِنْ اِخْتَارَ اَنْ یُّضَمِّنَهٗ قِیْمَةَ الثَّوْبِ وَسَلَّمَ لَهُ الثَّوْبَ فَلَا قَطْعَ عَلَیْهِ وَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ لَا یُقْطَعُ فِی الْوَجْهَیْنِ جَمِیْعًا۔ (المبسوط)

مع تاوان نقصان کے لے لیگا تو چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر پوری قیمت لیکر کپڑا چور کے حوالہ کر دیگا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے گا، اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک کسی صورت میں بھی ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔

۲۱۳- مال مسروقہ میں کم یا زیادہ نقصان پہنچانے کا معیار

وَاخْتَلَفُوْا فِی الْفَرْقِ بَیْنَ الْفَاحِشِ وَالْیَسِیْرِ وَالصَّحِیْحُ اَنَّ الْفَاحِشَ مَا یُفَوِّتُ بِهٖ بَعْضَ الْعَیْنِ وَبَعْضَ الْمَنْفَعَةِ وَالْیَسِیْرُ مَا لَا یُفَوِّتُ بِهٖ شَیْئٌ مِنَ الْمَنْفَعَةِ بَلْ یَتَعَیَّبُ بِهٖ فَقَطْ (البحر الرائق)

زیادہ نقصان یہ ہے کہ مال کا کچھ حصہ اور منفعت کا کچھ حصہ باقی نہ رہے، اور کم نقصان یہ ہے کہ منفعت باقی رہے اور مال عیب دار ہو جائے،

۲۱۴- چور کا مال مسروقہ کو ضائع کرنا اور اس کا حکم،

وَاِذَا کَانَ الشَّقُّ اِتْلَافًا فَلَهٗ تَضْمِیْنُ جَمِیْعِ الْقِیْمَةِ مِنْ غَیْرِ خِیَارٍ وَیَمْلِكُ السَّارِقُ الثَّوْبَ وَلَا یُقْطَعُ وَحَدُّ الْاِتْلَافِ اَنْ یَّنْقُصَ اَکْثَرَ مِنْ نِصْفِ الْقِیْمَةِ۔ (التبیین)

اور اگر پھاڑنے سے مال ضائع ہو جائے تو چور پر اسکی قیمت عائد ہو گی اور کپڑا اس کی ملک ہو جائیگا، اور اسکا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا، اور ضائع ہونے کے معنی یہ ہیں کہ قیمت نصف سے کم رہ جائے۔

۲۱۵- چور کو کپڑا قطع کروا لینے کے بعد واپس دینا ہو گا،

وَاِذَا قُطِعَتْ یَدُ السَّارِقِ وَقَدْ قَطَعَ الثَّوْبَ قَمِیْصًا وَلَمْ یَخِطْهُ یُرَدُّ عَلَی الْمَسْرُوْقِ مِنْهُ (المبسوط)

اگر چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اور اس نے کپڑے کو قطع کروا لیا ہے، لیکن ابھی تک سلوایا نہیں ہے، تو کپڑا صاحب مال کو واپس دلوایا جائیگا۔

۲۱۶- لیکن ہاتھ کاٹنے کے بعد سلا ہوا کپڑا واپس نہ دینا ہو گا

وَلَوْ سَرَقَ ثَوْبًا فَقَطَعَهُ وَخَاطَهُ يَكُوْنُ لَهُ بَعْدَ الْقَطْعِ وَلَا ضَمَانَ بِالْإِجْمَاعِ۔ (النہایہ)

اگر کپڑے کو چور نے قطع کر کے سلوا لیا اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا گیا تو سلا ہوا کپڑا چور کا حق ہوگا اور اسکو تاوان نہ دینا پڑے گا۔

۲۱۷۔ اگر چور نے کپڑے کو سرخ رنگ میں رنگ دیا تو ہاتھ کاٹنے کے بعد نہ اس سے کپڑا واپس کیا جائیگا نہ اس کو تاوان دینا پڑیگا۔

سَرَقَ ثَوْبًا فَصَبَغَهُ أَحْمَرَ فَقُطِعَ يَدُهُ لَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ الثَّوْبُ وَلَمْ يَضْمَنْ قِيْمَةَ الثَّوْبِ هٰذَا عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ رح (الکافی)

اگر چور نے کپڑے کو چرا کر سرخ رنگ دیا اس کے بعد چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا تو کپڑا اس سے واپس نہ لینگے اور قیمت کا تاوان بھی اس پر عائد نہ ہوگا۔

۲۱۸۔ لیکن ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر کپڑے کو سرخ رنگ دیا تو چور کو وہ واپس دینا پڑیگا۔

وَلَوْ صَبَغَهُ بَعْدَ الْقَطْعِ يَرُدُّهُ (البحر الرائق)

اور اگر چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اس کے بعد اس نے کپڑے کو سرخ رنگدیا تو کپڑا صاحب مال کو واپس دیدیا جائیگا

۲۱۹۔ اگر ہاتھ کاٹنے سے پہلے یا اس کے بعد کپڑے کو سیاہ رنگ میں رنگا ہے تو چور کو وہ واپس دینا پڑے گا۔

وَإِنْ صَبَغَهُ السَّارِقُ أَسْوَدَ ثُمَّ قُطِعَ أَوْ قُطِعَ ثُمَّ صَبَغَهُ أَسْوَدَ يُؤْخَذُ مِنْهُ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعِنْدَ أَبِيْ يُوْسُفَ هٰذَا وَالْأَوَّلُ سَوَاءٌ (فتح القدیر)

اگر چور نے کپڑے کو ہاتھ کاٹنے سے پہلے یا اس کے بعد سیاہ رنگ میں رنگدیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اسکو صاحب مال کو دلائیں گے، اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک سرخ و سیاہ دونوں رنگ برابر ہیں یعنی

اگر ہاتھ کاٹنے کے بعد کپڑے کو رنگا ہے تو صاحب مال کو دلوائیں گے، اور اگر ہاتھ کاٹنے سے پہلے رنگا ہے تو نہیں دلوائیں گے۔

۲۲۰۔ چور کا مال میں تغیر پیدا کرنا اور مالک مال کو اس کے واپس لانے کا معیار۔

فَاِنْ كَانَ الْمَسْرُوْقُ دَرَاهِمَ فَسَبَكَهَا اَوْ صَاغَهَا قُلْبًا كَانَ لِلْمَسْرُوْقِ مِنْهُ اَنْ يَاْخُذَهُ فَاِنْ كَانَتِ السَّرِقَةُ صُفْرًا فَجَعَلَهُ قُمْقُمَةً اَوْ حَدِيْدًا فَجَعَلَهُ دِرْعًا لَمْ يَاْخُذْهُ وَكَذٰلِكَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْعُرُوْضِ وَغَيْرِهَا اِذَا كَانَ غُيِّرَ عَنْ حَالِهِ فَاِنْ كَانَ التَّغَيُّرُ بِالنُّقْصَانِ فَلِلْمَسْرُوْقِ مِنْهُ اَنْ يَاْخُذَهُ۔

اگر چور نے درم چرا کے گلا ڈالا یا ان کے کھوٹے سکے ڈھال لیے تو مالک اس سے لے سکتا ہے، اور اگر پیتل کو چرا کر صراحی بنا ڈالا یا لوہے کو چرا کر زرہ بنا ڈالی تو وہ صاحب مال کو واپس نہ ہو گا یہی حکم تمام اسباب کا ہے، یعنی اگر چور نے اس کی اصلیت کو بدل دیا ہے تو اگر بدلنے سے نقصان ہوا ہے تو وہ مالک کا حق ہے۔

(المبسوط)

چوتھی فصل
ڈاکہ کے احکام میں

۲۲۱۔ ڈاکہ زنی کے شرائط۔

اِعْلَمْ اَنَّ لِلْقُطَّاعِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْنَ لَهُمْ اَحْكَامٌ مَخْصُوْصَةٌ شَرَائِطُ اَحَدُهَا اَنْ تَكُوْنَ لَهُمْ شَوْكَةٌ وَمَنْعَةٌ بِحَيْثُ لَمْ يَكُنْ لِلْمَارَّةِ الْمُقَاوَمَةُ مَعَهُمْ۔

جاننا چاہیئے کہ ڈاکوؤں کے لیے چند مخصوص شرائط ہیں اوّل یہ کہ ان کو اس قدر طاقت حاصل ہو کہ مسافر ان کا مقابلہ نہ کر سکیں اور وہ مسافروں پر خواہ مسلح ہو کر خواہ لاٹھی سے خواہ بڑے پتھر سے ڈاکہ ڈالیں

قطعوا عليهم الطريق سواء كان بالسلاح
او بالعصا الكبير او الحجر او غيرها والثانية
ان يكون خارج الامصار بعيدا عنها
وفي الينابيع لا يكون بين القريتين
ولا بين المصرين ولا بين المدينتين
ويكون بينهم وبين المصر مسيرة
ثلثة ايام ولياليها هكذا في ظاهر الرواية
وعن ابي يوسف اذا كان بينهم و
بين المصر اقل من مسيرة سفر او قطعوا
الطريق ليلا اجري عليهم حكم قطاع
الطريق وعليه الفتوى والثالثة ان
يكون ذلك في دار الاسلام والرابعة
ان يوجد جميع ما شرط في السرقة
الصغرى ويشترط ان يكون القطاع
كلهم اجانب في حق اصحاب المال من
اهل وجوب القطع والخامسة ان يظفر
بهم الامام قبل التوبة ورد الاموال
الى اربابها (التاتارخانیہ)

دوم یہ کہ شہر کے باہر ڈاکہ ڈالیں اور شہر ان سے تین دن
اور تین رات کی مسافت کے فاصلہ پر ہو، اور امام ابو
یوسف کے نزدیک اگر فاصلہ مسافت سفر سے کم ہو
اور شہر میں رات کے وقت اگر ڈاکہ ڈالیں تب بھی ان
پر ڈاکوؤں کا حکم جاری ہوگا اور انہی کے قول پر فتویٰ
ہے، سوم یہ کہ ڈاکہ دارالاسلام میں ڈالیں نہ کہ دارالحرب
میں چہارم یہ کہ ڈاکہ میں معمولی چوری کی تمام شرطیں
پائی جانی چاہئیں اور ڈاکو کو صاحب مال سے اجنبی
ہونا چاہیے، پنجم یہ کہ ڈاکو کو توبہ کرنے، اور صاحب مال
کے پاس مال پہنچنے سے پہلے گرفتار ہونا چاہیے،

۲۲۲- ڈاکہ زنی کی حد کے ساقط ہونے کے اسباب،

وَبِمَا يُسْقِطُ حَدَّ السَّارِقِ مِنْ شُبْهَةِ الْمِلْكِ وَالْاَهْلِيَّةِ دُوْنَ شُبْهَةِ الْحِرْزِ وَالْخُفْيَةِ لِاَنَّهُمَا لَيْسَا بِشَرْطٍ هٰهُنَا ۔ (الحمادیہ)	جن چیزوں سے چوری کی حد ساقط ہوتی ہے انہی سے ڈاکہ زنی کی حد بھی ساقط ہوتی ہے، مثلاً ملک وغیرہ کے شبہہ سے البتہ حفاظت کے احکام اور خفیہ طور پر مال کا لینا ڈاکہ زنی میں شرط نہیں ہے ۔

۲۲۳۔ مستامن پر ڈاکہ ڈالنے سے حد واجب نہیں ہوتی ۔

وَشَرْطٌ اَنْ يَكُوْنَ الْمَاخُوْذُ مَالَ مُسْلِمٍ اَوْ ذِمِّيٍّ لِتَكُوْنَ الْعِصْمَةُ مُؤَبَّدَةً وَ لِهٰذَا لَوْ قَطَعَ الطَّرِيْقَ عَلَى الْمُسْتَامِنِ لَا يَجِبُ الْقَطْعُ (الہدایہ)	اور شرط یہ ہے کہ ڈاکو مسلمان یا ذمی کا مال لیں اسلیے اگر مستامن پر ڈاکہ ڈالیں تو ان پر حد واجب نہ ہوگی ۔

۲۲۴۔ مسلمانوں اور مستامنوں کے مخلوط قافلہ پر ڈاکہ ڈالنے کے احکام

وَاِذَا قَطَعُوا الطَّرِيْقَ عَلٰى قَافِلَةٍ عَظِيْمَةٍ فِيْهَا مُسْلِمُوْنَ وَمُسْتَامِنُوْنَ اُقِيْمَ الْحَدُّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْقَتْلُ وَاَخْذُ الْمَالِ وَقَعَ عَلٰى اَهْلِ الْحَرْبِ خَاصَّةً فَحِيْنَئِذٍ لَا يَجِبُ الْحَدُّ كَمَا لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ (النہایہ)	اگر ایک بڑے قافلہ پر جس میں مسلمان اور مستامن دونوں ہوں ڈاکہ ڈالیں تو ڈاکوؤں پر حد جاری ہوگی البتہ جس صورت میں قتل و غارتگری صرف اہل حرب پر واقع ہو اس صورت میں حد واجب نہ ہوگی ۔

۲۲۵۔ ڈاکہ کی سزا قرآن مجید سے ثابت ہے ۔

وَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ	ڈاکہ کی حد نص قرآنی سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کو قتل کیا جائے، سولی پر چڑھا دیا جاوے اور

يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوْا أَوْ يُصَلَّبُوْا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَالِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَالْمُرَادُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ التَّوْزِيْعُ عَلَى الْأَحْوَالِ (الہدایہ)	ایک ہاتھ اور اس کے الٹا پانوں کاٹ ڈالا جائے اور ان کو قید رکھا جائے اور حد اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ مال پر ہاتھ لگاتے ہیں۔

۲۲۶۔ ڈاکہ ڈالنے سے پہلے ڈاکوؤں کی گرفتاری کا حکم

وَإِذَا خَرَجَ جَمَاعَةٌ مُمْتَنِعِيْنَ أَوْ وَاحِدٌ يَقْدِرُ عَلَى الْإِمْتِنَاعِ فَقَصَدُوْا قَطْعَ الطَّرِيْقِ فَأُخِذُوْا قَبْلَ أَنْ يَأْخُذُوْا مَالًا أَوْ يَقْتُلُوْا نَفْسًا حَبَسَهُمُ الْإِمَامُ حَتّٰى يُحْدِثُوْا التَّوْبَةَ (الہدایہ)	اگر سرکشوں کی ایک با اقتدار جماعت یا ایک شخص جو سرکشی کی طاقت رکھتا ہے، ڈاکہ زنی کے لیے نکلے، اور قتل و غارتگری سے پہلے گرفتار ہو جائے تو اس صورت میں امام کو چاہیے کہ ان کو قید کرے تاکہ وہ توبہ کریں۔
حَبَسَهُمُ الْإِمَامُ حَتّٰى يَتُوْبُوْا بَعْدَ مَا يُعَزَّرُوْنَ (الکافی)	نیز یہ بھی جائز ہے کہ امام ان کو تعزیر ا سزا دے اور قید رکھے تاکہ ڈاکہ زنی سے توبہ کریں۔

۲۲۷۔ محض تخویف کی سزا

وَلَوْ خَوَّفَ وَلَمْ يَقْتُلْ وَلَمْ يَأْخُذِ الْمَالَ فَإِنَّهُ يُعَزَّرُ وَيُوْدَعُ فِي السِّجْنِ حَتّٰى يُحْدِثَ التَّوْبَةَ وَيَظْهَرَ فِيْهِ سِيْمَاءُ رَجُلٍ صَالِحٍ أَوْ يَمُوْتَ فِيْهِ (السراجیہ)	اگر ڈاکوؤں نے صرف آدمیوں کو ڈرایا، لیکن نہ کسی کو قتل کیا نہ کسی کا مال لیا تو ان پر تعزیر اور قید واجب ہے تاکہ توبہ کریں یا قید خانے میں مر جائیں۔

۲۲۸۔ ڈاکہ زنی کی سزا کا نصاب

وَاِنْ اَخَذُوْا مَالًا مَعْصُوْمًا بِاَنْ يَكُوْنَ مَالَ مُسْلِمٍ اَوْ ذِمِّيٍّ وَالْمَاخُوْذُ اِذَا قُسِّمَ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ اَصَابَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا اَوْ مَا يَبْلُغُ قِيْمَتُهُ ذٰلِكَ قَطَعَ الْاِمَامُ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ (المحیط)

اگر ڈاکوؤں نے مسلمانوں یا ذمیوں کا مال لوٹا اور مال اس قدر ہے کہ اگر ڈاکوؤں پر تقسیم کیا جائے تو ہر ایک کا حصہ یا اس حصے کی قیمت بقدر نصاب یا نصاب سے زائد ہو تو اس صورت میں امام ڈاکوؤں کا ایک ہاتھ اور ایک پانوں کاٹ سکتا ہے، یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پانوں

۲۲۹۔ ڈاکہ زنی کی حد

وَالْمُرَادُ قَطْعُ الْيَدِ الْيُمْنٰى وَالرِّجْلِ الْيُسْرٰى كَيْلَا يُؤَدِّيْ اِلٰى تَفْوِيْتِ جِنْسِ الْمَنْفَعَةِ (الہدایہ)

اور کاٹنے کا مطلب یہ ہے کہ داہنا ہاتھ اور بایاں پانوں ڈاکو کا کاٹا جائے،

۲۳۰۔ ڈاکوؤں سے زخموں کی دیت نہ لیجائے گی،

وَاِنْ اَخَذُوا الْمَالَ وَجَرَحُوْا قُطِعُوْا مِنْ خِلَافٍ وَيَبْطُلُ حُكْمُ الْجِرَاحَاتِ سَوَاءٌ كَانَ عَمْدًا اَوْ خَطَاءً (السراج الوہاج)

اگر ڈاکوؤں نے مال بھی لوٹا اور آدمیوں کو بھی زخمی کیا تو ان کا ایک ہاتھ اور ایک پانوں کاٹا جائیگا اور زخم کا تاوان ان پر عائد نہ ہوگا،

۲۳۱۔ ڈاکوؤں کی سزائے قتل کو ورثہ مقتول معاف نہیں کر سکتے،

وَاِنْ قَتَلُوْا وَلَمْ يَاْخُذُوْا مَالًا قَتَلَهُمُ الْاِمَامُ حَدًّا فَاِنْ عَفَى الْاَوْلِيَاءُ عَنْهُمْ لَمْ يَلْتَفِتِ الْاِمَامُ اِلٰى عَفْوِهِمْ (القدوری)

اگر ڈاکوؤں نے قتل کیا اور مال نہیں لیا تو امام کو چاہیے کہ ڈاکوؤں کو قتل کرے اور یہ قتل حد ہوگا قصاص نہ ہوگا اس لیے اگر مقتول کے ورثہ اس کو معاف کریں تو امام اسکو قتل نہیں کرسکتا،

۲۳۲- لاٹھی، پتھر، تلوار سب کے قتل کا حکم یکساں ہے،

وَالْقَتْلُ اِنْ كَانَ بِعَصًا اَوْ بِحَجَرٍ اَوْ بِسَيْفٍ فَهُوَ سَوَاءٌ لِاَنَّهُ يَقَعُ قَطْعًا لِلطَّرِيْقِ بِقَطْعِ الْمَارَّةِ (الهدایہ)

قتل خواہ لاٹھی سے ہو، خواہ پتھر یا تلوار سے حکم سب کا ایک ہے کیونکہ ڈاکہ زنی اُن سب سے ہو سکتی ہے۔

۲۳۳- قتل کرنے اور مال لینے کی دونوں سزائیں ایک ساتھ بہ ترتیب دی جا سکتی ہیں،

وَاِنْ قَتَلُوْا وَاَخَذُوا الْمَالَ اِنْ شَاءَ الْاِمَامُ قَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ قَتَلَهُمْ وَصَلَبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ صَلَبَهُمْ وَاِذَا اَرَادَ الصَّلْبَ فَفِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ يُصَلَّبُ حَيًّا وَيُبْعَجُ بَطْنُهُ بِرُمْحٍ لِيَمُوْتَ (الکافی)

اگر ڈاکوؤں نے قتل بھی کیا اور مال بھی لوٹا تو اس حالت میں امام کو اختیار ہے کہ پہلے الٹا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹے پھر ان کو قتل کرے اور چاہے تو سولی دے، اور سولی دینے کا طریقہ یہ ہے کہ زندہ سولی پر چڑھائے، اور پیٹ میں نیزہ مارے یہاں تک کہ وہ مر جائیں،

۲۳۴- ڈاکوؤں کی سولی کے احکام

وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ يَتْرُكُ مَصْلُوْبًا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ يُخَلِّيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَهْلِهِ لِيَنْزِلُوْهُ وَيَدْفِنُوْهُمْ (الکافی)

اور تین روز تک لاش کو سولی پر رہنے دے اس کے بعد ڈاکو کے اقربا کو لاش کے دفن کرنے کی اجازت دے

وَلَا يُصَلَّبُ اَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِاَنَّهُ يَتَغَيَّرُ بَعْدَ هٰذَا فَيَتَاَذَّى النَّاسُ بِهٖ (الہدایہ)

اور تین روز سے زیادہ دار پر نہ رہنے دے، تاکہ لوگوں کو اس کے سڑنے سے اذیت نہ پہنچے،

۲۳۵- اگر ڈاکوؤں میں سے ایک نے بھی قتل کیا تو سزا پوری جماعت کو ہوگی،

وَاِنْ بَاشَرَ الْقَتْلَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ اُجْرِیَ الْحَدُّ عَلٰی جَمَاعَتِهِمْ (القدوری)

اور اگر ڈاکوؤں کی جماعت سے ایک شخص بھی قاتل ہوگا تو حد شرعی تمام ڈاکوؤں پر جاری ہوگی،

۲۳۶- ڈاکوؤں کی جماعت میں لڑکے اور مجنون وغیرہ کی شرکت کا حکم،

وَاِنْ کَانَ فِیْهِمْ صَبِیٌّ اَوْ مَجْنُوْنٌ اَوْ ذِیْ رَحِمٍ مُحَرَّمٍ مِنَ الْمَقْطُوْعِ عَلَیْهِ سَقَطَ الْحَدُّ عَنِ الْبَاقِیْنَ وَصَارَ الْقَتْلُ اِلَی الْاَوْلِیَاءِ اِنْ شَاؤُا قَتَلُوْهُ وَاِنْ شَاؤُا عَفَوْا عَنْهُ۔ (القدوری)

اور اگر ڈاکوؤں کی جماعت میں کوئی لڑکا یا مجنون یا اس شخص کا ذی رحم محرم ہو جس پر ڈاکہ ڈالا گیا ہو تو باقی ڈاکوؤں پر حد واجب نہ ہوگی اور قصاص کا لینا مقتول کے ورثہ کے اختیار میں ہوگا،

۲۳۷- ڈاکوؤں کی جماعت میں گونگے کی شرکت کا حکم،

وَکَذَا اِذَا کَانَ فِیْهِمْ اَخْرَسُ (المحیط)

اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جبکہ ایک گونگا شخص ڈاکوؤں کے گروہ میں ہو یعنی ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۳۸- ڈاکوؤں کی جماعت میں عورتوں کی شرکت کا حکم

وَلَوِ اشْتَرَکَ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ فِیْ قَطْعِ الطَّرِیْقِ لَا قَطْعَ عَلَیْهِمْ فِیْ ظَاهِرِ الرِّوَایَةِ (خزانۃ المفتین)

اور اگر عورتیں ڈاکوؤں کی جماعت میں شریک ہوں تو ان میں سے کسی کا ہاتھ پاؤں نہیں کاٹا جائے گا،

۲۳۹- صرف عورتوں کی ڈاکہ زنی کا حکم،

عَشَرَةُ نِسْوَةٍ قَطَعْنَ الطَّرِیْقَ قَتَلْنَ وَاَخَذْنَ الْمَالَ قُتِلْنَ وَضَمِنَّ الْمَالَ (زن)

اگر ڈاکو صرف عورتیں ہوں اور انھوں نے قتل بھی کیا اور لوٹا بھی تو امام ان سب کو قتل کرےگا اور ان سے مال دلوائےگا

۲۴۰- حد جاری ہونے کے بعد ڈاکوؤں پر مال کا تاوان عائد نہیں ہوتا،

وَاِذَا قُتِلَ قَاطِعُ الطَّرِيْقِ اَوْ قُطِعَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانُ الْمَالِ (المحيط)

جب ڈاکوؤں پر حد جاری کیجاتی ہے تو اُن پر تاوانِ مال عائد نہیں ہوتا،

۲۴۱- نیز حد جاری ہونے کے بعد قتل وزخم کا تاوان بھی عائد نہیں ہوتا،

وَكَذَا لَا يُضْمَنُ مَا قَتَلَ وَمَا جَرَحَ، (التبيين)

نیز حد جاری ہونے کے بعد ڈاکوؤں پر قتل کرنے اور زخمی کرنے کا تاوان بھی عائد نہیں ہوتا،

۲۴۲- اگر ڈاکوؤں نے صرف زخمی کیا ہے تو ان سے زخم کا قصاص اور تاوان لیا جائیگا،

اِنْ لَمْ يَقْتُلِ الْقَاطِعُ وَلَمْ يَاْخُذْ مَالًا وَقَدْ جَرَحَ اُقْتُصَّ مِنْهُ فِيْمَا فِيْهِ الْقِصَاصُ وَاُخِذَ الْاَرْشُ فِيْمَا فِيْهِ الْاَرْشُ وَذٰلِكَ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ، (الهدايه)

اگر ڈاکوؤں نے کسی کو قتل نہیں کیا اور مال نہیں لوٹا البتہ زخمی کیا تو اس صورت میں ان پر قصاص عائد ہوگا یعنی جو چیز قابلِ قصاص ہوگی اسکا قصاص لیا جائیگا اور جو چیز کہ قابلِ دیت ہوگی اسکی دیت دلوائی جائیگی اور یہ سب اُسکا حق ہوگا جس کو زخم لگایا گیا ہے،

۲۴۳- مال لوٹنے کے بعد ڈاکہ زنی سے توبہ کرنے کا حکم،

اِذَا اَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا غَيْرَهُ فَاِنْ جَاءَ تَائِبًا قَبْلَ اَنْ يُؤْخَذَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَرُدَّ مَا اَخَذَ وَضَمَانُهُ اِنْ هَلَكَ (السراجيه)

اگر ڈاکوؤں نے صرف مال لوٹا اور کچھ نہیں کیا اس کے بعد ڈاکہ زنی سے توبہ کرلی پھر گرفتار ہوئے، تو اس صورت میں اسکو چاہیئے کہ صاحبِ مال کو مال واپس دیدے اور جو مال ضائع ہو چکا ہے اس کا تاوان ادا کرے،

۲۴۴- اگر ڈاکو نے ڈاکہ زنی کے بعد توبہ کر کے اپنے اہل و عیال کے ساتھ سکونت اختیار کرلی تو اس پر حد جاری نہ ہوگی،

وَاِذَا قَطَعَ الطَّرِيْقَ وَاَخَذَ الْمَالَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ وَاَقَامَ فِيْ اَهْلِهٖ زَمَانًا لَمْ يُقِمِ الْاِمَامُ عَلَيْهِ الْحَدَّ اِسْتِحْسَانًا (المبسوط)

اگر ڈاکو نے ڈاکہ ڈال کر اور مال کو لوٹ کر ڈاکہ زنی چھوڑ دی اور اپنے بال بچوں کیساتھ چند دنوں سکونت اختیار کی اس پر استحساناً حد واجب نہ ہوگی،

۲۴۵۔ قتل عمد کے بعد توبہ کرنے پر گرفتاری کا حکم،

وَاِنْ اُخِذَ بَعْدَ مَا تَابَ وَقَدْ قَتَلَ عَمْدًا فَاِنْ شَاءَ الْاَوْلِيَاءُ قَتَلُوْهُ وَاِنْ شَاؤُوْا عَفَوْا وَيَجِبُ الضَّمَانُ اِذَا هَلَكَ فِيْ يَدِهٖ اَوِ اسْتَهْلَكَهٗ (الہدایہ)

اگر ڈاکو توبہ کرنے کے بعد گرفتار ہوا، اور ڈاکہ زنی کے بعد قصداً قتل کیا ہو تو مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ معاف کریں یا قاتل کو قتل کریں اور اس پر مال کا تاوان بھی عائد ہوگا،

۲۴۶۔ شریک قافلہ کا بعض شرکاء سے قافلہ پر ڈاکہ ڈالنا،

وَاِذَا قَطَعَ بَعْضُ الْقَافِلَةِ الطَّرِيْقَ عَلَى الْبَعْضِ لَمْ يَجِبِ الْحَدُّ (الہدایہ)

اگر شریک قافلہ نے دوسرے شریک قافلہ پر ڈاکہ ڈالا تو اس پر حد شرعی واجب نہ ہوگی،

۲۴۷۔ ڈاکہ زنی کا ثبوت

وَيَثْبُتُ قَطْعُ الطَّرِيْقِ بِالْاِقْرَارِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَيُقْبَلُ رُجُوْعُ الْقَاطِعِ كَمَا فِي السَّرِقَةِ الصُّغْرٰى فَيَسْقُطُ الْحَدُّ وَلَوْ اَخَذَ بِالْمَالِ كَاَنْ اَقَرَّ بِهٖ مَعَهٗ وَبِالْبَيِّنَةِ بِشَهَادَةِ اثْنَيْنِ عَلٰى مُعَايَنَةِ الْقَطْعِ اَوِ الْاِقْرَارِ فَلَوْ شَهِدَ اَحَدُهُمَا بِالْمُعَايَنَةِ وَالْاٰخَرُ عَلٰى اِقْرَارِهٖمْ بِهٖ لَا يُقْبَلُ (فتح القدیر)

اور ڈاکہ ایکبار کے اقرار سے ثابت ہوجاتا ہے، اور اقرار کے بعد اگر ڈاکو انکار کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی لیکن مال کے حق میں اسکا انکار صحیح نہیں ہے، نیز ڈاکہ زنی دو گواہوں سے بھی ثابت ہوتی ہے جو مشاہدۃً ڈاکہ زنی کی شہادت دیں یا دو گواہوں کے ذریعہ سے جو ڈاکہ زنی کے اقرار پر گواہی دیں، لیکن اگر ایک شخص چشمدید گواہ ہو اور ایک شخص اقرار کی گواہی دے تو وہ مقبول نہیں ہے،

۲۴۸۔ وارث کی عدم موجودگی میں ڈاکوؤں پر حد جاری نہیں ہوسکتی،

وَلَوْ شَهِدُوْا اَنَّهُمْ قَطَعُوْا عَلٰى رَجُلٍ مِنْ عَرْضِ النَّاسِ وَلَهٗ وَلِيٌّ يُعْرَفُ اَوْ لَا يُعْرَفُ لَا يُقِيْمُ الْحَدَّ عَلَيْهِمْ اِلَّا بِحَضْرَةٍ مِنَ الْخَصْمِ (فتح القدیر)

اگر گواہ گواہی دیں کہ ڈاکوؤں نے فلاں شخص پر ڈاکہ ڈالا ہے، اور اس کا وارث موجود ہے، تو جب تک وارث حاضر نہ ہوگا ڈاکوؤں پر حد جاری نہ ہوگی،

۲۴۹۔ جس کا مال لوٹا گیا ہے اُن کے ہمراہ اور لوگ ڈاکوؤں سے جنگ کرسکتے ہیں،

لَوْ اَنَّ لُصُوْصًا اَخَذُوْا مَتَاعَ قَوْمٍ فَاسْتَغَاثُوْا بِقَوْمٍ وَخَرَجُوْا فِيْ طَلَبِهِمْ وَكَانَ اَرْبَابُ الْمَتَاعِ مَعَهُمْ حَلَّ قِتَالُهُمْ، (فتح القدیر)

اگر ڈاکوؤں نے ایک شخص کا مال لوٹا، اور وہ چند آدمیوں کو جمع کرکے ڈاکوؤں کی تلاش میں نکلا تو صاحب مال کے ہمراہ ہونے کی حالت میں اُن سب کے لیے یہ جائز ہے کہ ڈاکوؤں کے ساتھ جنگ و جدال کریں،

۲۵۰۔ صاحب مال ڈاکوؤں سے جنگ اور ان کو قتل کرسکتا ہے،

وَيَجُوْزُ لِلرِّجَالِ اَنْ يُّقَاتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَبْلُغْ نِصَابًا وَيَقْتُلُ مَنْ يُّقَاتِلُهٗ عَلَيْهِ (فتح القدیر)

ان لوگوں کے لیے یہ جائز ہے کہ اپنے مال کے لیے گو وہ نصاب سے کم ہو جنگ کریں، اور جو شخص ان کے مال کے لوٹنے کے لیے جنگ کرتا ہے اس کو قتل کریں،

دوسرا باب

زنا کی حد میں جو چار فصلوں پر مشتمل ہے

پہلی فصل

زنا کے معنی اور اس کے اقرار کی کیفیت کے بیان میں

۲۵۱۔ زنا کی تعریف،

اَلزِّنَا وَطْئُ مُکَلَّفٍ نَاطِقٍ طَائِعٍ فِیْ قُبُلِ مُشْتَهَاةٍ خَالٍ عَنْ مِلْكٍ وَشُبْهَتِهٖ فِیْ دَارِ الْاِسْلَامِ تُمَکِّنَہٗ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ یُمَکِّنُهَا، (منح الغفار)

زنا یہ ہے کہ ایک عاقل بالغ، جو گونگا اور مجبور نہ ہو دارالاسلام میں ایک ایسی عورت کی شرمگاہ میں کرے جو صاحب شہوت ہو یعنی نابالغ اور مردہ نہ ہو اور ملک اور ملک کے شبہہ سے خالی ہو خواہ مرد عورت کو اپنے اوپر قادر کرلے یا عورت مرد کو

۲۵۲۔ زنا کے لیے دخول شرط ہے،

وَلَوْ لَمْ یُدْخِلِ الْحَشَفَةَ لَمْ یُحَدَّ لِاَنَّہٗ مُلَامَسَةٌ (جامع الرموز)

اگر سرِ ذکر کو عورت کی شرمگاہ میں داخل نہ کرے تو حد واجب نہیں ہوتی کیونکہ وہ زنا نہیں ہے، بلکہ لمس و مساس ہے،

۲۵۳۔ لڑکے اجنبی یا منکوحہ عورت کیساتھ لواطت کرنے میں حدِ زنا واجب نہیں ہوتی،

وَلَوْ لَاطَ بِغُلَامٍ اَوْ اَجْنَبِیَّةٍ اَوْ مَنْکُوْحَتِهٖ لَمْ یُحَدَّ (اشتی)

اگر کوئی شخص لڑکے یا بیگانہ عورت، یا اپنی بی بی کیساتھ اغلام کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۵۴- اگر بی بی یا لونڈی سے مباشرت کیجائے جو کسی وجہ سے ناجائز ہو، تو حد واجب نہ ہو گی،

وَاِذَا كَانَ الْوَطْئُ بِمِلْكِ النِّكَاحِ اَوْ بِمِلْكِ الْيَمِيْنِ وَالْحُرْمَةُ بِعَارِضٍ اَمْرٍ فَذَالِكَ لَا يُوْجِبُ الْحَدَّ نَحْوَ الْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ

(المحيط)

اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ بی بی یا لونڈی کیساتھ مباشرت کرے اور وہ کسی دوسرے امر عارض کی وجہ سے حرام ہو مثلاً حیض ونفاس تو اس صورت میں حد واجب نہ ہو گی،

۲۵۵- کن عورتوں کی مباشرت سے حد واجب نہیں ہوتی،

وَكَذَا اِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ جَارِيَةَ اِبْنِهٖ اَوْ جَارِيَةَ مُكَاتَبِهٖ اَوْ جَارِيَةَ عَبْدِهِ الْمَاذُوْنِ الْمَدْيُوْنِ اَوِ الْجَارِيَةَ مِنَ الْمَغْنَمِ بَعْدَ الْاِحْرَازِ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ فِيْ حَقِّ الْغَازِيْ لَا يَكُوْنُ زِنًا لِشُبْهَةِ مِلْكِ الْيَمِيْنِ وَكَذَا اِذَا وَطِئَ اِمْرَأَةً تَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ شُهُوْدٍ اَوْ اَمَةً تَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهَا اَوْ وَطِئَ عَبْدٌ اِمْرَأَةً تَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ اَوْ وَطِئَ الرَّجُلُ مَنْ تَزَوَّجَهَا عَلٰى حُرَّةٍ بِشُبْهَةِ مِلْكِ النِّكَاحِ وَكَذَا اِذَا وَطِئَ الْاِبْنُ جَارِيَةَ اَبِيْهِ عَلٰى اَنَّهَا تَحِلُّ لَهٗ بِشُبْهَةِ الْاِشْتِبَاهِ۔

(النهايه)

اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کی لونڈی یا اپنے غلام کی لونڈی یا اس لونڈی سے جو دار الاسلام میں غنیمۃً لائی گئی ہو مباشرت کرے تو اس کو زنا نہ کہیں گے کیونکہ اس میں شبہہ ملک یمین کا ہے اگر کوئی شخص ایسی عورت سے مباشرت کرے جسکو وہ بغیر گواہوں کے نکاح میں لایا ہو، یا کسی شخص کی لونڈی کے ساتھ جس کو اس کے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح میں لایا ہو یا کسی کا غلام ایسی عورت کیساتھ مباشرت کرے جسکو وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح میں لایا ہو یا کوئی شخص ایسی لونڈی کے ساتھ مباشرت کرے جس کو وہ اپنے نکاح میں لایا ہو لیکن پہلے سے اس کے ایک آزاد عورت ہو تو یہ زنا نہیں ہے کیونکہ اس میں ملک کا شبہہ ہے،

۲۵۶- زنا میں شبہہ کی قسمیں اور اس کی تعریفات،

فَالشُّبْهَةُ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا مَا يُمْنَعُ الْحَدُّ وَإِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَىَّ حَرَامٌ وَالثَّانِيَةُ مِنْهَا مَا لَا يَمْنَعُ الْحَدَّ وَإِنْ قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِيْ وَالثَّالِثَةُ مَا يُمْنَعُ الْحَدُّ إِنْ قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِيْ وَيَجِبُ الْحَدُّ إِنْ قَالَ اَنَّهَا حَرَامٌ۔	شبہ کی تین قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ گو حرام سمجھکر زنا کا مرتکب ہوا ہو لیکن اس پر حد عائد نہ ہوگی دوسرے یہ کہ اگر حلال جان کر زنا کا مرتکب ہوا ہوگا تو حد واجب ہوگی تیسرے یہ کہ اگر حلال سمجھ کر مرتکب زنا ہوا تو حد واجب نہ ہوگی اور اگر حرام سمجھ کر مرتکب ہوا تو اس پر حد واجب ہوگی،
رَجُلٌ زَنٰى بِجَارِيَةِ اِبْنِهٖ وَابْنِ اِبْنِهٖ وَإِنْ سَفَلَ لَا حَدَّ عَلَيْهِ وَإِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ (قاضی خاں)	اگر کوئی شخص حرام سمجھ کر اپنے لڑکے یا پوتے پڑپوتے کی لونڈی سے زنا کرے تب بھی اس پر حد واجب نہ ہوگی،
لِقِيَامِ الدَّلِيْلِ النَّافِي الْحُرْمَةَ كَمَا لَا يَخْفٰى (جامع الرموز)	کیونکہ اوس کی عدم حرمت حکم شرعی سے ثابت ہے،
وَإِنْ وَطِئَ جَارِيَةَ اَخِيْهِ اَوْ عَمِّهٖ وَقَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِيْ حُدَّ (الہدایہ)	اگر کسی نے اپنے بھائی یا چچا کی لونڈی کے ساتھ گو حلال سمجھکر وطی کی لیکن اس پر حد واجب ہوگی،
وَلَوْ وَطِئَ اِمْرَاَةَ اِبْنِهٖ عَنْ اَبِیْ حَنِيْفَةَ فِي الْمُجَرَّدِ إِنْ قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِيْ لَا يُحَدُّ وَإِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا حَرَامٌ حُدَّ۔ (قاضی خاں)	اگر کسی نے حلال سمجھکر اپنی بہو سے وطی کی تو اس پر حد عائد نہ ہوگی اور اگر اس نے کہا کہ میں نے اس کو حرام سمجھا تھا تو اس پر حد عائد ہوگی،
وَشَرْطُ الْعِلْمِ بِالتَّحْرِيْمِ حَتّٰى لَوْ لَمْ يَعْلَمْ بِالْحُرْمَةِ لَمْ يَجِبِ الْحَدُّ لِلشُّبْهَةِ (محیط سرخسی)	اور زنا کی شرط یہ ہے کہ زانی حرام سمجھکر اوسکا مرتکب ہو اور جس جگہ حرام نہ سمجھے شبہ کی وجہ سے حد واجب نہ ہوگی،

۲۵۷۔ زنا کا ثبوت،

وَالزِّنَا يَثْبُتُ بِالْبَيِّنَةِ أَوِ الْإِقْرَارِ وَالْمُرَادُ ثُبُوتُهُ عِنْدَ الْإِمَامِ، (الہدایہ)

اور زنا گواہوں کی گواہی یا اقرار سے ثابت ہوتا ہے لیکن یہ ثبوت امام کے پاس ہوگا کیونکہ امام کے علاوہ دوسرے کے پاس گواہوں سے اور اقرار سے کسی طرح زنا ثابت نہ ہوگا،

۲۵۸۔ زنا کے گواہوں کی تعداد،

فَالْبَيِّنَةُ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَةٌ مِنَ الشُّهُودِ عَلَى رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ بِالزِّنَا (الہدایہ)

اور زنا کے ثبوت کے لیے چار مردوں کی گواہی درکار ہے، چاہے مرد کے حق میں ہو یا عورت کے،

۲۵۹۔ زنا کا اقرار قاضی کے پاس معتبر ہے،

وَلَا يُعْتَبَرُ إِقْرَارُهُ عِنْدَ غَيْرِ الْقَاضِي مَنْ لَا وِلَايَةَ لَهُ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ وَلَوْ كَانَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ حَتَّى لَا تُقْبَلُ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ لِذَلِكَ (التبیین)

اگر زانی قاضی کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاس جسکو حد جاری کرنے کا اختیار نہ ہو چار بار بھی اقرار زنا کرے تو اُس کا اقرار معتبر نہیں، اسی لیے اس کے اقرار پر گواہی بھی مقبول نہیں ہے،

۲۶۰۔ مرد اور عورت دونوں زنا کے اقرار سے پھر سکتے ہیں،

اَلْمَرْأَةُ وَالرَّجُلُ فِي قَبُولِ الرُّجُوعِ سَوَاءٌ (التبیین)

اقرار سے انکار مرد اور عورت دونوں کا یکساں مقبول ہے،

۲۶۱۔ زنا کے ثبوت میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں،

كَذَا فِي ظُهُورِ الزِّنَا بِالْبَيِّنَةِ وَالْإِقْرَارِ (فتح القدیر)

زنا کے ثبوت میں خواہ اقرار سے ہو یا گواہوں سے مرد اور عورت دونوں برابر ہیں،

۲۶۲۔ زنا کا اقرار صراحۃً ہونا چاہیئے اس لئے گونگے کا اقرار اشارہ سے معتبر نہیں،

وَلَابُدَّ اَنْ یَکُوْنَ الْاِقْرَارُ صَرِیْحًا وَلَا یَظْهَرُ کِذْبُهٗ فَلَا یُحَدُّ الْاَخْرَسُ لَوْ اَقَرَّ بِکِنَایَةٍ اَوْ اِشَارَةٍ وَکَذَا لَا تُقْبَلُ الشَّهَادَةُ عَلَیْهِ لِاِحْتِمَالِ اَنْ یَدَّعِیَ شُبْهَتَهٗ۔ (النہر الفائق)

اور اقرار صراحۃً ہونا چاہیئے، اور کسی طرح اس کا جھوٹا ہونا ثابت نہ ہونا چاہیئے، اسی لیے اگر گونگا آدمی گو اشارہ سے اقرار کرے لیکن اس پر حد جاری نہ ہوگی، اور نیز گونگے آدمی کے زنا کرنے پر گواہی بھی مقبول نہیں ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ وہ شبہہ کا دعوی کرے،

۲۶۳۔ گونگی عورت اور گونگے مرد سے زنا کے اقرار پر حد واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ اَقَرَّ اَنَّهٗ زَنٰی بِخَرْسَاءَ اَوْ هِیَ اَقَرَّتْ بِاَخْرَسَ لَاحَدَّ عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا۔ (فتح القدیر)

اگر ایک مرد اقرار کرے کہ میں نے ایک گونگی عورت سے زنا کیا یا ایک عورت اقرار کرے کہ میں نے گونگے مرد سے زنا کیا تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۶۴۔ مجنون مرد اور لڑکے کیساتھ عورت کے اقرار زنا پر حد واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ اَقَرَّتْ اَنَّهَا زَنَتْ بِمَجْنُوْنٍ اَوْ صَبِیٍّ فَلَا حَدَّ عَلَیْهَا (الایضاح)

اگر ایک عورت اقرار کرے کہ میں نے ایک مجنون مرد یا لڑکے کیساتھ زنا کیا ہے تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی

۲۶۵۔ مجنونہ عورت اور قابلِ مباشرت لڑکی سے مرد کے اقرار زنا پر حد واجب ہوگی،

وَلَوْ اَقَرَّ اَنَّهٗ زَنٰی بِمَجْنُوْنَةٍ اَوْ صَبِیَّةٍ یُجَامَعُ مِثْلُهَا فَعَلَیْهِ الْحَدُّ (الایضاح)

اگر مرد اقرار کرے کہ میں نے ایک مجنونہ عورت سے یا ایسی لڑکی سے جو قابل جماع ہے زنا کیا تو اس پر حد واجب ہوگی

۲۶۶۔ اقرار میں فریق ثانی کی تصدیق ضروری ہے ورنہ حد واجب نہ ہوگی،

وَلَابُدَّ اَیْضًا اَنْ لَا یُکَذِّبَهُ الْاٰخَرُ حَتّٰی لَوْ اَقَرَّ بِالزِّنَا فَکَذَّبَتْهُ اَوْ هِیَ اَقَرَّتْ فَکَذَّبَهَا

اور یہ بھی ضروری ہے کہ فریق ثانی مقر کے اقرار کی تکذیب کرے مثلاً اگر ایک مرد نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت کیساتھ

فلا حد علیہما عند الامام۔ زنا کیا ہے اور وہ عورت اس کی تکذیب کرتی ہے یا ایک عورت نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں مرد کیساتھ زنا کیا ہے اور وہ مرد اس کی تکذیب کرتا ہے تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

(النہر الفائق)

۲۶۷- بے پہچانی ہوئی عورت یا غائب عورت کیساتھ زنا کے اقرار پر حد واجب ہوگی،

واذا اقر انہ زنی بامرأۃ لا یعرفہا حد وکذا اذا اقر انہ زنی بفلانۃ وہی غائبۃ یحد استحسانا۔ اگر ایک مرد نے اقرار کیا کہ میں نے ایک ایسی عورت کیساتھ زنا کیا جسکو میں نہیں پہچانتا تو حد واجب ہوگی اور اگر کہے کہ میں نے فلاں عورت کیساتھ زنا کیا ہے اور وہ عورت غائب ہو تو استحسانا حد واجب ہوگی،

(فتح القدیر)

۲۶۸- اگر مرد اور عورت کے اقرار زنا میں فریق ثانی نکاح کا مدعی ہے تو حد واجب نہ ہوگی،

قال محمد فی جامع الصغیر رجل اقر اربع مرات انہ زنی بفلانۃ وفلانۃ تقول تزوجنی او اقرت المرأۃ بالزنا بفلان اربع مرات وفلان یقول تزوجتہا فلا حد علی واحد منہما وعلیہ المہر ولا بد ان یکون الاقرار فی حالۃ الصحو حتی لو اقر فی حالۃ السکر لا یحد۔ اگر کسی نے چار بار اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت کیساتھ زنا کیا اور عورت کہتی ہے کہ اس نے میرے ساتھ نکاح کیا تھا یا عورت اقرار زنا کرے اور مرد کہے کہ میں نے اس کیساتھ نکاح کیا ہے تو ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہوگی اور مہر واجب ہوگا اور اقرار ہوشیاری کی حالت میں ہونا چاہئے اگر کسی نے حالت نشہ میں اقرار کیا تو حد واجب نہ ہوگی،

(البحر الرائق)

۲۶۹- اقرار زنا کے شرائط اور اس کی تفریعات،

والاقرار ان یقر البالغ العاقل علی نفسہ اور شرط اقرار کی یہ ہے کہ عاقل بالغ چار بار چار مجلس میں

بالزنا اربع مرات فی اربعة مجالس من مجالس المقر کلما اقر ردہ القاضی (الہدایہ)	اپنے زنا کا اقرار کرے اور ہر بار قاضی اس کے اقرار کو رد کرے،
ولنا حدیث ماعز فانہ علیہ السلام اخر الاقامة الی ان تم الاقرار منہ اربع مرات فی اربع مجالس (الہدایہ)	اور قاضی کو چاہیے کہ زانی کے چار اقرار تک چار مجلس میں حد جاری کرنے میں تاخیر کرے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کے حق میں تاخیر فرمائی،
فان اقر اربع مرات فی مجلس واحد فھو بمنزلة اقرار واحد (الجواہر النیرہ)	اگر چار بار ایک مجلس میں اقرار کرے تو وہ بمنزلہ ایک اقرار کے ہوگا،
واختلاف مجالس المقر بالزنا شرط عندنا (الفتح)	اور اقرار کنندہ کی مجلس کا اختلاف شرط ہے، نہ کہ قاضی کی مجلس کا اختلاف،
والاختلاف بان یردہ القاضی کلما اقر فیذھب حتی یغیب عن بصر القاضی ثم یجیی فیقر۔ (الکافی)	اور اقرار کنندہ کی مجلس کا اختلاف یہ ہے کہ ہر بار اقرار کرے اور قاضی اس کے اقرار کو رد کرے اور اسکو اپنے سامنے سے دور کرے تاکہ قاضی کی نظر سے غائب ہوا ور پھر واپس آئے اور اقرار کرے اسی طرح تین بار عمل کرے اور چوتھی دفعہ قبول کرے
ولو اقر کل یوم مرة او کل شھر مرة فانہ یحد (الظہیریہ)	اور اگر ہر روز اقرار کرے یا ہر مہینے میں اقرار کرے اور اس طرح چار اقرار تمام ہو جائیں تو اس پر حد عائد ہو گی،

۷۴۔ اقرار زنا سے پھر جانا معتبر ہے،

وان رجع المقر عن اقرارہ قبل اقامة الحد او فی وسطہ قبل رجوعہ وخلی	اور اگر حد جاری ہونے سے پہلے یا حد جاری ہونے کے درمیان میں اپنے اقرار سے پھر جائے تو یہ مقبول ہوگا

بسبلہ (الہدایہ) اور اس کو چھوڑ دینگے،

۲۷۱-امام کو اقرار سے پھر جانے کی تلقین کرنی چاہیئے،

وَیَسْتَحِبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ یُّلَقِّنَ الْمُقِرَّ الرُّجُوْعَ وَهُوَ اَنْ یَقُوْلَ لَعَلَّكَ لَمَسْتَهَا اَوْ قَبَّلْتَ یَقُوْلُهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِمَاعِزٍ لَعَلَّكَ لَمَسْتَهَا اَوْ قَبَّلْتَهَا (الہدایہ)

اور امام کو چاہیے کہ اس کو یہ سکھلائے اور یہ کہے کہ تم نے اس کو گود میں لیا ہوگا یا اس کا بوسہ لیا ہوگا تاکہ اپنے اقرار سے پھر جائے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ماعز سے کہا تھا،

وَقَالَ فِی الْاَصْلِ وَیَنْبَغِیْ لِلْاِمَامِ اَنْ یَقُوْلَ لَعَلَّكَ تَزَوَّجْتَهَا اَوْ وَطِئْتَهَا بِشُبْهَةٍ (الہدایہ)

اور امام کو یہ کہنا چاہیئے کہ شاید تم نے اس سے نکاح کیا ہوگا یا شبہ سے مباشرت کی ہوگی

وَیَنْبَغِیْ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّزْجُرَ الْمُقِرَّ مِنَ الْاِقْرَارِ وَیُظْهِرَ الْکَرَاهَةَ وَیَاْمُرَ بِتَنْحِیَتِهٖ (المحیط)

اور امام کو یہ مناسب ہے کہ اقرار پر اس کو جھڑکی دے اور کراہت ظاہر کرے اور اقرار کنندہ کو قید کرے،

۲۷۲-امام کو اقرار زنا کی جانچ پڑتال کرنا چاہیے،

فَاِذَا اَقَرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ نَظَرَ فِیْ حَالِهٖ فَاِنْ عَرَفَ اَنَّهٗ صَحِیْحُ الْعَقْلِ وَاَنَّهٗ مِمَّنْ یَجُوْزُ اِقْرَارُهٗ یَسْاَلُهٗ عَنِ الزِّنَا بِمَا هُوَ وَکَیْفَ هُوَ وَبِمَنْ زَنٰی وَاَیْنَ زَنٰی لِاِحْتِمَالِ الشُّبْهَةِ فِیْ ذٰلِكَ (محیط سرخسی)

اگر چار بار اقرار کرے تو قاضی اس کو دیکھے گا اگر اسکو صحیح العقل اور اقرار کے جائز ہونے کے قابل پائیگا تو اس سے دریافت کریگا کہ زنا کیا ہے؟ اور تم نے کیونکر زنا کیا؟ اور کس سے زنا کیا؟ اور کہاں زنا کیا؟ تاکہ کوئی شبہ باقی نہ رہجائے،

قِیْلَ لَا یَسْاَلُهٗ عَنِ الزَّمَانِ لِاَنَّ

بعضوں کا قول ہے کہ زنا کے وقت کا سوال نہ کرے

تقادم العہد یمنع الشہادۃ دون الاقرار کیونکہ انقضا کے مدت گواہی سے مانع ہے، اقرار سے مانع نہیں

والاصح انہ یسألہ بالاحتمال انہ زنی لیکن صحیح یہ ہے کہ سوال مدت زنا کا بھی کرنا چاہیئے، کیونکہ

فی صباہ فاذا بین ذلک وظہر زناہ اگر اس نے زنا بچپن میں کیا ہوگا تو حد عائد نہ ہوگی اور جب

سالہ عن الاحصان فاذا قال انہ محصن وقت جواب تمام ہو قاضی کو اس سے یہ پوچھنا چاہیئے

سالہ عن الاحصان ما ھو فان وصفہ کہ وہ محصن ہے یا نہیں؟ اگر وہ کہے کہ میں محصن ہوں

شرائطہ حکم برجمہ، تو اس سے یہ پوچھے کہ احصان کیا ہے؟ پس اگر احصان

کے شرائط بیان کرے تو قاضی اس کے سنگسار

(التبیین) کرنے کا حکم دیدے،

۲۷۳- اگر مقر احصان کا منکر ہو اور گواہ احصان کی شہادت دیں تو مقر سنگسار کیا جائے گا،

وان قال المقر لست بمحصن وشہد اور اگر اقرار کنندہ کہے کہ میں محصن نہیں ہوں لیکن گواہ

علیہ الشہود بالاحصان رجم الامام اس کے احصان پر گواہی دیں تو امام اوس کو سنگسار

(المحیط) کرے گا،

۲۷۴- زنا کے معاملہ میں احصان کی تعریف،

واحصان الرجم ان یکون حرا عاقلا اور سنگساری کرنے کے لیے احصان یہ ہے کہ آزاد، بالغ،

بالغا مسلما قد تزوج امرأۃ حرۃ اور مسلمان ہو اور آزاد عورت کے ساتھ صحیح نکاح کیا

نکاحا صحیحا ودخل بہا وھما علی صفۃ ہو اور اس کے ساتھ ہم بستر ہوا ہو اور دونوں

الاحصان (الکافی) اسی وصف احصان پر ہوں،

۲۷۵- احصان کا ثبوت کیونکر ہوتا ہے

وان اتی امرأۃ فی دبرھا لا یکون اگر کوئی شخص کسی عورت کیساتھ اغلام کرے تو وہ محصن

مُحصِناً وَيَثْبُتُ الْاِحْصَانُ بِالْاِقْرَارِ اَوْ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ اَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ،

نہ ہوگا اور احصان یا تو اقرار سے ثابت ہوتا ہے یا دو مرد یا ایک مرد اور ایک عورت کی گواہی سے۔

(خزانۃ المفتین)

۲۷۶- اقرارِ زنا کے بعد بھاگ جانے اور احصان کے انکار کرنے کا حکم،

لَوْ هَرَبَ رَجُلٌ وَلَمْ يَرْجِعْ لَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ وَلَوْ ثَبَتَ عَلَى الزِّنَا وَرَجَعَ عَنِ الْاِحْصَانِ قُبِلَ مِنْهُ وَلَمْ يُرْجَمْ وَجُلِدَ

اگر کوئی شخص اقرارِ زنا کے بعد بھاگ جائے تو گو وہ اپنے اقرار سے پھر نہ گیا ہو لیکن اس کا تعاقب نہیں کرنا چاہئے، اور اگر زنا کے اقرار پر قائم رہے، اور احصان کے اقرار سے پھر جائے تو وہ مقبول ہے، اور قاضی اس کو سنگسار نہ کرے گا اور صرف درے لگائے گا،

(الایضاح)

۲۷۷- جس شخص کو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، وہ اگر اقرارِ زنا سے پھر گیا اور اس کو کسی نے قتل کر دیا تو جب تک قاضی اس کے سنگسار کرنے کا حکم موقوف نہ کر دے اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

وَفِي الْمُنْتَقٰى رَجُلٌ اَقَرَّ بِالزِّنَا وَهُوَ مُحْصِنٌ فَاَمَرَ الْقَاضِيْ بِرَجْمِهٖ فَذَهَبُوْا بِهٖ لِيَرْجُمُوْهُ فَرَجَعَ عَمَّا اَقَرَّ بِهٖ فَقَتَلَهُ رَجُلٌ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُبْطِلِ الْقَاضِيْ عَنْهُ الرَّجْمَ فَاِنْ اَبْطَلَ عَنْهُ الرَّجْمَ ثُمَّ قَتَلَهُ رَجُلٌ قُتِلَ بِهٖ

ایک محصن شخص نے زنا کا اقرار کیا اور قاضی نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور لوگ اس کو سنگسار کرنے کے لئے لے گئے، اور وہ اپنے اقرار سے پھر گیا اور کسی نے اس کو مار ڈالا تو جب تک قاضی اس کے اقرار سے پھر جانے کو قبول کر کے اس کی سنگساری کو موقوف نہ کریگا قاتل پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر قاضی نے اس کی سنگساری موقوف کر دی پھر اس کے بعد کسی نے اس کو مار ڈالا تو قاتل پر قصاص عائد نہ ہوگا،

(محیط سرخسی)

۲۷۸۔ اگر زانی کہتا ہے کہ جس عورت سے اس پر زنا کا الزام لگایا گیا ہے وہ اس کی بی بی ہے، تو یہ دعویٰ بلا گواہ قبول کر لیا جائے گا اور اس سے حد ساقط ہو جائے گی۔

اِدَّعَى الزَّانِي اَنَّهَا زَوْجَتُهٗ سَقَطَ الْحَدُّ عَنْهُ وَاِنْ كَانَتْ زَوْجَةَ الْغَيْرِ وَلَا يُكَلَّفُ اِقَامَةَ الْبَيِّنَةِ (منح الغفار)

اگر زانی کہے کہ یہ عورت میری بی بی ہے تو گو وہ کسی دوسرے کی بی بی ہو لیکن اس سے حد ساقط ہو جائے گی اور اس سے گواہ طلب نہ ہوگا۔

۲۷۹۔ مسلمان اور ذمی اور غلام کا اقرارِ زنا یکساں حیثیت رکھتا ہے۔

وَالذِّمِّيُّ وَالْعَبْدُ فِي الْاِقْرَارِ بِالزِّنَا كَالْحُرِّ الْمُسْلِمِ اِذْ هُوَ الْاِيْمَانُ اَوْ هُوَ مُحِيْطٌ (المبسوط)

اقرار کے معاملہ میں ذمی مثل مسلمانوں کے ہے اور غلام کا اقرار آزاد کے اقرار کے مثل ہے۔

۲۸۰۔ غلام کے اقرارِ زنا میں آقا کی موجودگی ضروری نہیں ہے۔

وَلَا يُشْتَرَطُ حَضْرَةُ الْمَوْلٰى فِي الْاِقْرَارِ وَيُشْتَرَطُ فِي الشَّهَادَةِ لِاَنَّ لَهٗ طَعْنَ الشُّهُوْدِ (خزانۃ المفتین)

اور غلام کے اقرار میں اس کے آقا کا حاضر ہونا شرط نہیں ہے اور اگر گواہ غلام کے زنا کرنے پر گواہی دیں تو آقا کا حاضر ہونا شرط ہے کیونکہ آقا کو یہ حق ہے کہ گواہوں پر جرح کرے۔

۲۸۱۔ اقرارِ زنا اور شہادتِ زنا کے بعد خصی اور عنین پر حد واجب ہو گی۔

وَاِنْ اَقَرَّ الْخَصِيُّ بِالزِّنَا اَوْ شَهِدَتْ عَلَيْهِ الشُّهُوْدُ حُدَّ وَكَذَا الْعِنِّيْنُ (فتاویٰ قاضی خاں)

جس شخص کے خصیہ نہ ہو یا اس کو استادگی نہ ہوتی ہو اگر زنا کا اقرار کرے یا گواہ اس کے زنا پر گواہی دیں تو اس پر حد واجب ہو گی۔

دوسری فصل

حدِ زنا کے جاری کرنے کی کیفیت کے بیان میں

۲۸۲- حدِ زنا میں عورت اور مرد کا حکم ایک ہے،

اَلرَّجُلُ وَالْمَرْأَۃُ فِیْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ فَاِنْ کَانَ کُلٌّ مِّنْهُمَا مُحْصَنًا یُرْجَمُ وَاِلَّا فَعَلَی الْکُلِّ الْجَلْدُ اَوْ اَحَدُهُمَا مُحْصَنًا فَعَلَی الْمُحْصَنِ الرَّجْمُ وَعَلَی الْاٰخَرِ الْجَلْدُ،

(فتح القدیر)

حدِ زنا میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں یعنی اگر دونوں محصن ہیں تو دونوں کو سنگسار کیا جائیگا اور اگر دونوں غیر محصن ہیں تو دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر ان میں ایک محصن ہے تو اس کو سنگسار کیا جائیگا، اور دوسرے کو کوڑے لگائے جائیں گے،

۲۸۳- حدِ زنا جاری کرنے کا طریقہ،

وَاِذَا وَجَبَ الْحَدُّ وَکَانَ الزَّانِیْ مُحْصَنًا یَرْجُمُهٗ بِالْحِجَارَۃِ حَتّٰی یَمُوْتَ لِاَنَّهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ رَجَمَ مَاعِزًا وَقَدْ اُحْصِنَ

(الہدایہ)

جس وقت حدِ زنا واجب ہوا اور زانی محصن ہو اسکو سنگسار کریں گے یہانتک کہ وہ مرجائے اور حدِ زنا میں محصن کا سنگسار کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ثابت ہے،

وَیُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّاْمُرَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ بِاَنْ یَّحْضُرُوْا لِاِقَامَۃِ الرَّجْمِ

(الشمنی)

اور امام کے لیے مناسب یہ ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو یہ حکم دے کہ سب زانی کو سنگسار کریں،

وَيَنْبَغِيْ لِلنَّاسِ اَنْ يَصُفُّوْا عِنْدَ الرَّجْمِ تُصُفُوْفَ الصَّلٰوةِ كُلَّمَا رَجَمَ قَوْمٌ تَأَخَّرُوْا وَتَقَدَّمَ غَيْرُهُمْ فَرَجَمُوْا۔

اور مناسب یہ ہے کہ لوگ صف بستہ ہوں اور جو لوگ سنگسار کر چکیں وہ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرے سنگسار کرنے کے لیے آگے بڑھیں،

(البحر الرائق)

وَاِذَا حَكَمَ الْقَاضِيْ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَاءِ وَالرَّجْمِ بِشَهَادَةِ الشُّهُوْدِ وَاَذِنَ لِلنَّاسِ ذُكِرَ فِي الْكِتَابِ اَنَّهٗ لَا يَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ مَالَمْ يُعَايِنُوْا اَدَاءَ الشَّهَادَةِ اَوْ شَهِدَ بِهٖ عَدْلٌ اٰخَرُ سِوَى الْقَاضِيْ عِنْدَهُمْ

اگر قاضی گواہوں کی گواہی سے زانی کو سنگسار کرنے کا حکم دیدے تو جبتک لوگ گواہوں کو گواہی دیتے ہوئے نہ دیکھ لیں یا قاضی کے علاوہ ایک دوسرا عادل گواہ گواہوں کی گواہی پر گواہی نہ دیدے اون کو زانی کے سنگسار کرنے کا حق نہیں ہے،

(قاضی خاں)

وَاِذَا وَجَبَ الرَّجْمُ بِالشَّهَادَةِ يَجِبُ الْبِدَايَةُ مِنَ الشُّهُوْدِ ثُمَّ مِنَ الْاِمَامِ ثُمَّ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَوِ امْتَنَعَ الشُّهُوْدُ عَنِ الْاِبْتِدَاءِ سَقَطَ الْحَدُّ عَنِ الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ وَلَا يُحَدُّوْنَ لِاَنَّ امْتِنَاعَهُمْ لَيْسَ صَرِيْحًا فِيْ رُجُوْعِهِمْ

جس وقت گواہوں کی گواہی سے سنگسار کرنا فرض ہو جائے تو گواہوں کا یہ فرض ہے کہ پہلے زانی کو سنگسار کریں اس کے بعد امام پھر دوسرے آدمی، اور اگر گواہ سنگسار کرنے میں پیش قدمی کرنا قبول نہ کریں تو حدِ زنا ساقط ہو جائیگی، اور گواہوں پر بھی حد واجب نہ ہوگی کیونکہ سنگساری میں پیش قدمی نہ کرنا اس بات کی دلیل صریح نہیں ہے کہ وہ اپنی گواہی سے پھر گئے ہیں،

(فتح القدیر)

وَكَذَا اِذَا امْتَنَعَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ،

اور اگر ایک گواہ بھی سنگساری کرنے میں پیش قدمی

(التبیین) کرنا پسند نہ کرے تب بھی حد زنا ساقط ہو جائے گی۔

۲۸۴۔ گواہوں کی موت اور غیبوبت سے حد زنا ساقط ہو جاتی ہے۔

وَمَوْتُ الشُّهُوْدِ اَوْ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُسْقِطٌ وَكَذَا اِذَا غَابُوْا اَوْ غَابَ اَحَدُهُمْ فِیْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ (فتح القدیر)

اگر گواہوں میں سے کوئی مر گیا یا غائب ہو گیا تو حد زنا ساقط ہو جاتی ہے۔

۲۸۵۔ جو چیزیں گواہوں کو شہادت کی اہلیت سے نکال دیتی ہیں ان کے پیش آنے سے بھی حد ساقط ہو جاتی ہے

وَكَذَا يَسْقُطُ الْحَدُّ بِاعْتِرَاضِ مَا يُخْرِجُ الشُّهُوْدَ عَنْ اَهْلِيَّةِ الشَّهَادَةِ كَمَا لَوِ ارْتَدَّ اَحَدُهُمْ اَوْ عَمِيَ اَوْ اَخْرَسَ اَوْ فَسَقَ اَوْ قَذَفَ فَحُدَّ وَلَا فَرْقَ فِیْ ذٰلِكَ بَيْنَ كَوْنِهٖ قَبْلَ الْقَضَاءِ اَوْ بَعْدَهٗ قَبْلَ اِقَامَةِ الْحَدِّ (فتح القدیر)

نیز حد زنا ایسی چیز کے عارض ہو جانے سے ساقط ہو جاتی ہے جو گواہوں کو شہادت کا اہل باقی نہ رکھے مثلاً یہ کہ کوئی گواہوں سے مرتد یا اندھا یا گونگا ہو جائے یا گناہ کبیرہ کرے یا کسی پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر اس پر حد شرعی جاری ہو جائے، اور یہ عوارض خواہ قاضی کے حکم سے پہلے پیش آئیں یا بعد دونوں کا اثر یکساں ہوگا البتہ ان کو حد زنا کے جاری ہونے سے پیشتر واقع ہونا چاہیے۔

۲۸۶۔ اقرار زنا کے بعد سنگسار کرنے کا طریقہ۔

وَاِنْ كَانَ مُقِرًّا ابْتَدَاَ الْاِمَامُ ثُمَّ النَّاسُ وَيُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ۔ (الایضاح)

اگر زنا کا ثبوت اقرار سے ہو تو امام سنگسار کرنے میں پیشدستی کرے اس کے بعد دوسرے لوگ سنگسار کریں اور سنگسار کرنے کے بعد غسل دیں اور اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔

۲۸۷۔ زانی غیر محصن کی حد اور اس کا طریقہ۔

وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مُحْصَنًا وَكَانَ حُرًّا فَحَدُّهُ مِائَةُ جَلْدَةٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی الزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ اِلَّا اَنَّهٗ انْتَسَخَ فِيْ حَقِّ الْمُحْصَنِ فَبَقِيَ فِيْ حَقِّ غَيْرِهٖ مَعْمُوْلًا بِهٖ (الہدایہ)	اور اگر زانی محصن نہ ہو اور آزاد ہو تو اس کی حد سو کوڑا ہے اور وہ نص قرآنی سے ثابت ہے،
يَاْمُرُ الْاِمَامُ بِضَرْبِهٖ بِسَوْطٍ لَا عُقْدَةَ عَلَيْهِ ضَرْبًا مُتَوَسِّطًا بَيْنَ الْجَرْحِ الْمُبَرِّحِ وَغَيْرِ الْمُؤْلِمِ وَلَا يَجُوْزُ التَّعَدِّيْ عَنْ حَدٍّ قَدَّرَهُ الشَّرْعُ، (الکافی)	اور امام کو ایسے کوڑے سے مارنے کا حکم دینا چاہیئے جو گرہ دار نہ ہو اور ضرب متوسط درجہ کی ہو یعنی نہ بہت سخت ہو نہ بہت ہلکی،

۲۸۸۔ زانی غلام کی حد،

وَاِنْ كَانَ عَبْدًا جَلَدَهٗ خَمْسِيْنَ (الہدایہ)	اگر زانی غلام ہو تو حد اس کی پچاس کوڑے ہوگی،
وَيُضْرَبُ مُتَفَرِّقًا عَلٰی جَمِيْعِ اَعْضَائِهٖ مَا خَلَا الْفَرْجِ وَالْوَجْهِ وَالرَّاسِ (العناية)	شرمگاہ، چہرہ اور سر کے سوا ضرب تمام بدن پر متفرق طریقہ سے لگانا چاہیے،

۲۸۹۔ مرد اور عورت کے حد مارنے کے مختلف طریقے

وَيُضْرَبُ فِي الْحُدُوْدِ كُلِّهَا قَائِمًا غَيْرَ مَمْدُوْدٍ بِقَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيُضْرَبُ الرِّجَالُ فِي الْحُدُوْدِ قِيَامًا وَالنِّسَاءُ قُعُوْدًا، (الہدایہ)	اور حدود میں مرد کو کھڑا کر کے اور عورت کو بٹھا کر کوڑا مارنا چاہیے،

۲۹۰- مریض کی حد

وَالْمَرِيْضُ إِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ إِنْ كَانَ الْحَدُّ رَجْمًا يُقَامُ عَلَيْهِ لِلْحَالِ وَإِنْ كَانَ جَلْدًا لَا يُقَامُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَتَمَاثَلَ أَيْ يَبْرَءَ وَيَصِحَّ إِلَّا إِذَا كَانَ مَرِيْضًا وَقَعَ الْيَاسُ عَنْ بُرْئِهٖ فَحِيْنَئِذٍ يُقَامُ عَلَيْهِ (الظہیریہ)

اور اگر مریض پر حد رجم واجب ہو تو اس پر فوراً جاری کریں اور اس کی صحت کا انتظار نہ کریں اور اگر حد تازیانہ واجب ہو تو انتظار کریں تاکہ وہ صحت پائے اس کے بعد حد جاری کریں، مگر جس وقت اسکی صحت سے ناامیدی ہو فوراً اس پر تازیانہ جاری کریں،

۲۹۱- نفساء اور حائضہ عورت کی حد

وَالنُّفَسَاءُ فِيْ إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ بِمَنْزِلَةِ الْمَرِيْضَةِ وَالْحَائِضُ بِمَنْزِلَةِ الصَّحِيْحَةِ حَتّٰى لَا يُنْتَظَرُ خُرُوْجُهَا مِنَ الْحَيْضِ (الظہیریہ)

اور جو عورت حالتِ نفاس میں ہو اس کا حکم مریضہ کا ہے یعنی نفاس سے فارغ ہونے کے بعد اس پر حد جاری کریں گے اور جو عورت حیض میں ہو وہ بمنزلہ صحیح کے ہے یعنی اُسکے حیض سے فارغ ہونے کا انتظار نہ کرینگے،

۲۹۲- حاملہ عورت کی حد

اَلْحَامِلُ إِذَا زَنَتْ لَا تُحَدُّ حَالَةَ الْحَمْلِ سَوَاءٌ كَانَ حَدُّهَا جَلْدًا أَوْ رَجْمًا لٰكِنْ تُحْبَسُ الْحَامِلُ إِنْ كَانَ ثَبَتَ زِنَاهَا بِالْبَيِّنَةِ إِلٰى أَنْ تَلِدَ ثُمَّ إِذَا وَلَدَتْ يُنْظَرُ إِنْ كَانَتْ مُحْصَنَةً تُرْجَمُ حِيْنَ تَضَعُ وَلَدَهَا وَهٰذَا ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ مُحْصَنَةٍ تُرِكَتْ حَتّٰى

حاملہ عورت اگر زنا کرے تو حالتِ حمل میں اس پر حد جاری نہ کرینگے خواہ حد کوڑے کی ہو یا سنگساری کی البتہ اگر زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہوگا تو اس کو وضع حمل تک مقید رکھیں گے اس کے بعد دیکھیں گے اگر وہ محصنہ ہوگی تو سنگسار کرینگے اور اگر غیر محصنہ ہوگی تو توقف کریں گے یہانتک کہ اس کے نفاس کا زمانہ گذر جائے اس کے بعد اس کو درہ لگائیں گے،

تَخْرُجَ مِنْ نِفَاسِهَا ثُمَّ يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ

(غایۃ البیان)

وَعَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح اَنَّهُ يُؤَخِّرُ اِلٰى اَنْ يَسْتَغْنِيَ وَلَدُهَا عَنْهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يَقُوْمُ بِتَرْبِيَتِهٖ لِاَنَّ فِي التَّاخِيْرِ صِيَانَةَ الْوَلَدِ عَنِ الضِّيَاعِ ،	اگر کوئی شخص اس کے بچہ کی پرورش کرنے والا نہ ہو تو اس حد تک تاخیر کریں کہ اس کا بچہ اس سے بے نیاز ہو جائے، کیونکہ اس صورت میں بچے کی ضائع ہونے سے حفاظت ہو گی ،

(الہدایہ)

وَاِنْ ثَبَتَ الْحَدُّ بِالْاِقْرَارِ لَا تُحْبَسُ لٰكِنْ يُقَالُ لَهَا اِذَا وَضَعْتِ فَارْجِعِيْ فَاِذَا وَضَعَتْ وَرَجَعَتْ فَاِنَّهَا يُقَامُ الرَّجْمُ عَلَيْهَا اِذَا كَانَ لِلْوَلَدِ مَنْ يَقُوْمُ بِاِرْضَاعِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ يُنْظَرُ اِلٰى اَنْ يَنْفَطِمَ وَلَدُهَا ۔	اگر حاملہ عورت کا زنا اس کے اقرار سے ثابت نہ ہو تو اس کو مقید نہ رکھیں گے بلکہ اس سے کہدینگے کہ بعد وضع حمل کے حاضر ہو، اگر بعد وضع حمل کے وہ حاضر ہو اور محصنہ ہو تو اس کو سنگسار کرینگے بشرطیکہ کوئی اس کے بچے کا دودھ پلانے والا ہو ورنہ توقف کریں گے تاکہ اسکا بچہ دودھ چھوڑ دے ۔

(الظہیریہ)

ثُمَّ الْحُبْلٰى تُحْبَسُ اِلٰى اَنْ تَلِدَ اِنْ كَانَ الْحَدُّ ثَابِتًا بِالْبَيِّنَةِ كَيْلَا تَهْرَبَ بِخِلَافِ الْاِقْرَارِ لِاَنَّ الرُّجُوْعَ عَنْهُ عَامِلٌ فَلَا يُفِيْدُ الْحَبْسُ	جس وقت حاملہ عورت پر زنا گواہوں سے ثابت ہو وضع حمل تک اس کو مقید رکھیں گے تاکہ بھاگ نہ جائے لیکن اگر حاملہ عورت زنا کا اقرار کرے تو اس کو قید میں رکھنا مفید نہ ہوگا کیونکہ اس کا اقرار سے پھر جانا مقبول ہے ،

(الہدایہ)

۲۹۳- زانی کو ایک ساتھ سنگسار اور کوڑا نہیں لگا سکتے اور نہ قید کر سکتے البتہ سیاستہً ایسا ہو سکتا ہے۔

وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ جَلْدٍ وَرَجْمٍ وَلَا بَيْنَ جَلْدٍ وَنَفْيٍ اِلَّا سِيَاسَةً۔ (منح الغفار)

جس وقت حد زنا میں سنگسار کرنا واجب ہو اس کے ساتھ درہ لگانے کی حد شامل نہ کریں گے اور جس وقت درہ لگانے کی حد واجب ہو زانی کو قید نہ کرینگے البتہ سیاستہً اسکو مقید

۲۹۴- سخت گرمی اور سخت سردی میں کوڑا نہیں لگایا جا سکتا

وَلَا يُقَامُ الْحَدُّ فِي الْحَرِّ الشَّدِيْدِ وَالْبَرْدِ الشَّدِيْدِ (تاتارخانیہ)

اور کوڑے لگانے کی حد سخت سردی اور سخت گرمی کے زمانے میں جاری نہ کرینگے،

تیسری فصل

مباشرت موجب حد اور مباشرت غیر موجب حد کے بیان میں

۲۹۵- شبہہ سے حد زنا واجب نہیں ہوتی۔

وَيُدْرَءُ اَيْ يُدْفَعُ الْحَدُّ عَنِ الْوَاطِي بِالشُّبْهَةِ (جامع الرموز)

اگر کوئی شخص شبہہ کے ساتھ مباشرت کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۹۶- شبہہ کی قسمیں۔

اَلشُّبْهَةُ مَا يُشْبِهُ الثَّابِتَ وَلَيْسَ بِثَابِتٍ وَهِيَ اَنْوَاعٌ شُبْهَةٌ فِي الْفِعْلِ وَتُسَمّٰى شُبْهَةَ اِشْتِبَاهٍ وَهِيَ اَنْ يَظُنَّ غَيْرَ دَلِيْلِ الْحِلِّ دَلِيْلًا وَهُوَ يَتَحَقَّقُ فِي حَقِّ

اور شبہہ یہ ہے جو ثابت کے مشابہ ہو اور وہ ثابت نہ ہو اور شبہہ کی چند قسمیں ہیں ایک شبہہ فعل ہے اور اس کو شبہہ اشتباہ بھی کہتے ہیں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ مجرم ایسی دلیل کو جو حلال کی دلیل نہ ہو حلت

مَنِ اشْتَبَہَ عَلَیْہِ دُوْنَ مَنْ لَمْ یَشْتَبِہْ عَلَیْہِ فَلَا بُدَّ مِنَ الظَّنِّ لِیَتَحَقَّقَ الْاِشْتِبَاہُ فَاِنْ ادَّعٰی اَنَّہٗ ظَنَّ اَنَّھَا حَلَالٌ لَہٗ لَمْ یُحَدَّ وَاِنْ لَمْ یَدَّعِ حُدَّ وَشُبْھَۃٌ فِی الْمَحَلِّ وَتُسَمّٰی شُبْھَۃً حُکْمِیَّۃً وَذَا لِقِیَامِ دَلِیْلِ الْحِلِّ فِی الْمَحَلِّ وَامْتَنَعَ عَمَلُہٗ لِمَانِعٍ فَیُعْتَبَرُ شُبْھَۃٌ فِی حَقِّ الْکُلِّ وَلَا یَتَوَقَّفُ ثُبُوْتُھَا عَلٰی ظَنِّ الْجَانِیْ وَدَعْوَاہُ الْحِلَّ فَالْحَدُّ یَسْقُطُ بِالنَّوْعَیْنِ	کی دلیل خیال کرے اور وہ ایسے شخص کے حق میں مقبول ہے جس کو شبہہ واقع ہوا اور جس کو شبہہ واقع نہ ہوا سکے حق میں مقبول نہیں ہے اس لیے اگر وہ حلت کے شبہہ کا دعویٰ کرے اس پر حد عائد نہ ہوگی اور اگر شبہہ کا دعویٰ نہ کرے تو حد واجب ہوگی، دوسرا شبہہ محل ہے اور اس کو شبہہ حکمیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ شبہہ حکم شرعی سے ثابت ہے، یعنی حلت کی دلیل محل ہو لیکن عمل اس پر ممنوع ہو، اسی لیے وہ ہر شخص کے حق میں معتبر ہے اور اس کا ثبوت مجرم کے گمان اور اس دعویٰ پر جو وہ حلت کے متعلق کرتا ہے موقوف نہیں ہے، اور حد زنا شبہہ فعل اور شبہہ محل دونوں میں ساقط ہو جاتی ہے۔
(الکافی)	

۲۹۷۔ شبہات کے مواقع

فَشُبْھَۃُ الْفِعْلِ فِیْ ثَمَانِیَۃِ مَوَاضِعَ جَارِیَۃُ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَزَوْجَتِہٖ وَالْمُطَلَّقَۃُ ثَلَاثًا وَھِیَ فِی الْعِدَّۃِ وَجَارِیَۃُ الْمَوْلٰی فِیْ حَقِّ الْعَبْدِ وَالْجَارِیَۃُ الْمَرْھُوْنَۃُ فِیْ حَقِّ الْمُرْتَھِنِ فِیْ رِوَایَۃِ کِتَابِ الْحُدُوْدِ فَفِیْ ھٰذِہِ الْمَوَاضِعِ لَاحَدَّ عَلَیْہِ اِذَا	شبہہ فعل آٹھ جگہ ہوتا ہے ایک باپ کی لونڈی میں دوسرے ماں کی لونڈی میں تیسرے بی بی کی لونڈی میں چوتھے اس بی بی میں جو تین طلاق پاکر عدت میں بیٹھی ہو پانچویں اس بی بی میں جو مال پر طلاق پاکر عدت میں بیٹھی ہو چھٹے ام ولد میں جس کے آقا نے اسکو آزاد کر دیا ہو اور وہ عدت میں ہو، ساتویں آقا کی

قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِیْ وَلَوْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَیَّ حَرَامٌ وَجَبَ الْحَدُّ وَالشُّبْهَةُ فِی الْمَحَلِّ فِیْ سِتَّةِ مَوَاضِعَ جَارِیَةِ اِبْنِهٖ وَ الْمُطَلَّقَةُ طَلَاقًا بَائِنًا بِالْکِنَایَاتِ وَالْجَارِیَةُ الْمَبِیْعَةُ فِیْ حَقِّ الْبَائِعِ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ وَ الْمَمْهُوْرَةُ فِیْ حَقِّ الزَّوْجِ قَبْلَ الْقَبْضِ وَ الْمُشْتَرَکَةُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ غَیْرِهٖ وَالْمَرْهُوْنَةُ فِیْ حَقِّ الْمُرْتَهِنِ فِیْ رِوَایَةِ کِتَابِ الرَّهْنِ فَفِیْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ لَا یَجِبُ الْحَدُّ وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَیَّ حَرَامٌ

(الہدایہ)

لونڈی اسکے غلام کے حق میں، آٹھویں کتاب حدود کی بعض روایتوں کے مطابق رہن شدہ لونڈی مرتہن کے حق میں، پس ان صورتوں میں اگر مجرم کہے کہ میں نے ان سب عورتوں کو حلال سمجھا تھا تو اُسپر حد واجب نہ ہوگی اور اگر کہے کہ میں نے حرام سمجھا تھا تو اس صورت میں اسپر حد واجب ہوگی اور شبہ محل چھ جگہ ہے ایک لڑکے کی لونڈی باپ کے حق میں، دوسرے وہ عورت جس نے طلاق بائن کنایۃً پائی ہو تیسری وہ لونڈی جو بیچ دی گئی ہو اور ابھی اس پر خریدار کا قبضہ نہ کرایا گیا ہو بائع کے حق میں، چوتھے وہ لونڈی جو بی بی کی مہر میں دی گئی ہو لیکن ابھی بی بی نے اس پر قبضہ نہ کیا ہو، پانچویں وہ لونڈی جو مشترک ہو، شریک کے حق میں، چھٹے وہ لونڈی جو رہن کر دی گئی ہو کتاب الرہن کی بعض روایتوں کے موافق مرتہن کے حق میں تو ان صورتوں میں گو مجرم نے انکو حرام سمجھا ہو لیکن حد واجب نہ ہوگی۔

۲۹۰۔ شبہ کی ایک اور قسم۔

وَشُبْهَةٌ فِی الْعَقْدِ فَاِنَّ الْعَقْدَ اِذَا وُجِدَ حَلَالًا کَانَ اَوْ حَرَامًا مُتَّفِقًا عَلٰی تَحْرِیْمِهٖ اَوْ مُخْتَلِفًا فِیْهِ عَلِمَ الْوَاطِیُ اَنَّهٗ حَرَامٌ اَوْ لَمْ یَعْلَمْ لَا یُحَدُّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح وَعِنْدَهُمَا اِذَا نَکَحَ نِکَاحًا مُجْمَعًا عَلٰی تَحْرِیْمِهٖ

شبہ کے اقسام میں ایک شبہ عقد کا ہے یعنی زانی کا نکاح کرنا سقوطِ حد کا سبب ہوتا ہے خواہ نکاح حلال ہو یا حرام انکی حرمت متفق علیہ ہو یا مختلف فیہ اور مباشرت کرنیوالا انکی حرمت سے واقف ہو یا نہ ہو، یہ امام ابوحنیفہ رح کی رائے ہے، لیکن صاحبین کے نزدیک جو نکاح بالاتفاق

فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِشُبْهَةٍ وَيُحَدُّ اِنْ عَلِمَ بِالتَّحْرِيْمِ وَاِلَّا لَا (الکافی)

حرام ہو، وہ موجب شبہہ نہیں ہے، پس اگر حرام سمجھکر نکاح کیا تو حد واجب ہوگی، ورنہ حد واجب نہ ہوگی،

۲۹۹- اس شبہہ کی تفریعات،

وَلَوْ تَزَوَّجَ بِذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ نَحْوَ الْبِنْتِ وَالْاُخْتِ وَالْاُمِّ وَالْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَجَامَعَهَا لَا حَدَّ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُهَا اَنَّهَا عَلَيَّ حَرَامٌ وَعِنْدَ صَاحِبَيْهِ اِنْ عَلِمَ بِالْحُرْمَةِ يَجِبُ الْحَدُّ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ لَا يَجِبُ (قاضی خاں)

اگر کسی نے اپنی ذی رحم محرم مثلاً لڑکی، بہن، ماں، پھوپھی اور خالہ کے ساتھ نکاح کرکے جماع کیا تو نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے حد زنا واجب نہ ہوگی گو ایسا حرام سمجھکر کیا ہو اور نزدیک صاحبینؒ کے اگر حرام سمجھکر زنا کیا تو حد واجب ہوگی، اور اگر حرام نہیں سمجھا تو حد واجب نہ ہوگی،

وَمَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً لَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُهَا فَوَطِئَهَا لَا يَجِبُ الْحَدُّ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلٰكِنَّهٗ يُوْجَعُ عُقُوْبَةً اِذَا كَانَ عَلِمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الْحَدُّ اِذَا كَانَ عَالِمًا بِذٰلِكَ، (الہدایہ)

جو شخص ایسی عورت کو نکاح میں رکھے جسکا نکاح اس پر حلال نہیں ہے، اور اس نے اس کے ساتھ مباشرت کی تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس پر حد واجب نہوگی البتہ اگر حرام سمجھ کر مباشرت کی تو اس کو تعزیر دیجائیگی اور صاحبینؒ کے نزدیک اگر حرام سمجھکر اس کے ساتھ مباشرت کی تو اس پر حد واجب ہوگی،

اَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اَوْ تَزَوَّجَ بِمَحَارِمِهٖ (جامع الرموز)

یہی اختلاف اس شخص کے متعلق ہے جس نے دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا یا محرمات کو نکاح میں لایا،

۳۰۰۔ اگر زانی سے بوجہ شبہ کے حد ساقط ہو جاتی ہے تو زانیہ سے بھی ساقط ہو جاتی ہے،

ثُمَّ الْاَصْلُ اَنَّ الْحَدَّ مَتٰی سَقَطَ عَنْ اَحَدِ الزَّانِیَیْنِ لِلشُّبْهَةِ سَقَطَ عَنِ الْاٰخَرِ لِلشَّرِكَةِ (السراج الوہاج)

اصل یہ ہے کہ جس وقت زانی اور زانیہ میں سے شبہہ کی وجہ سے کسی ایک سے حد ساقط ہو جاتی ہے، دوسرے پر بھی حد واجب نہیں ہوتی،

۳۰۱۔ جو شخص حاضر ہے اگر اقرار زنا کرے تو اس پر حد واجب ہو جائیگی،

وَلَوْ كَانَ اَحَدُهُمَا غَائِبًا فَقَالَ الْحَاضِرُ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَیَّ حَرَامٌ حُدَّ الْحَاضِرُ، (قاضی خاں)

اگر دونوں زانیوں میں سے ایک غائب ہو اور جو موجود ہے وہ یہ اقرار کرے کہ میں نے حرام سمجھکر زنا کا ارتکاب کیا تو اس پر حد واجب ہو جائے گی،

۳۰۲۔ صرف شبہہ کے دعوی سے حد ساقط ہو جاتی ہے،

الْاَصْلُ اَنَّهُ مَتٰی اِدَّعٰی شُبْهَةً وَاَقَامَ الْبَیِّنَةَ عَلَیْهَا سَقَطَ الْحَدُّ فَبِمُجَرَّدِ الدَّعْوٰی یَسْقُطُ اَیْضًا اِلَّا الْاِكْرَاهَ لَا یَسْقُطُ الْحَدُّ حَتّٰی یُقِیْمَ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْاِكْرَاهِ. (البحر الرائق)

جب زانی نے شبہہ کا دعوی کیا اور اس کو ثابت کر دیا تو حد ساقط ہو جائے گی، اسی طرح صرف شبہہ کے دعوی سے بھی حد ساقط ہو جاتی ہے، البتہ اگر اس نے زبردستی کا دعوی کیا تو جب تک جبر کو ثابت نہ کرے گا حد ساقط نہ ہو گی،

۳۰۳۔ اندھیری رات میں ایک عورت کو اپنے بستر پر پاکر اپنی عورت سمجھکر زنا کرنا موجب حد ہے،

رَجُلٌ وَجَدَ عَلٰی فِرَاشِهِ فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ اِمْرَاَةً وَلَهُ اِمْرَاَةٌ قَدِیْمَةٌ فَجَامَعَ الَّتِیْ وَجَدَهَا فِیْ فِرَاشِهِ وَقَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا اِمْرَاَتِیْ قَالُوْا لَا یُقْبَلُ قَوْلُهُ وَعَلَیْهِ الْحَدُّ (قاضی خاں)

اگر کسی نے اندھیری رات میں ایک اجنبی عورت کو اپنے بستر پر پایا اور گمان کیا کہ اس کی قدیم عورت ہے اور اس کے ساتھ مباشرت کی تو اس پر حد واجب ہو گی،

۳۰۴۔ ایک عورت سے زنا کرکے، کہنا میں نے اس کو خرید اہے حد ساقط ہونے کا سبب ہے،

وَإِذَا زَنَى بِامْرَأَةٍ ثُمَّ قَالَ اشْتَرَيْتُهَا لَا حَدَّ عَلَيْهِ سَوَاءٌ كَانَتْ حُرَّةً أَوْ أَمَةً (المحیط)

اگر ایک شخص ایک عورت کے ساتھ مباشرت کرے اور اس کے بعد کہے کہ میں نے اس کو خرید ا ہے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی،

۳۰۵۔ اگر عورت کو معاوضہ دیکر زنا کیا جائے تو حد واجب نہیں ہوتی،

وَلَوْ اسْتَأْجَرَ امْرَأَةً لِيَزْنِيَ بِهَا فَزَنَى بِهَا لَا يُحَدُّ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رح وَإِنْ اسْتَأْجَرَ لِلْخِدْمَةِ فَزَنَى بِهَا يُحَدُّ وَإِنْ لَمْ يَدَّعِ، (قاضی خاں)

اگر کسی شخص نے زنا کرنے کے لیے ایک عورت کو اجارۃً لیا اور اس سے زنا کیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہوگی اور اگر دوسرے کام کے لیے اس اجارۃً معاملہ کیا پھر اس کے ساتھ زنا کیا تو اس پر حد واجب ہوگی،

۳۰۶۔ البتہ تعزیر و قید کی سزا واجب ہوگی اور اگر متعہ کے لیے روپیہ دیا تو حد ساقط ہو جائیگی،

أَوْ اسْتَأْجَرَ امْرَأَةً لِيَزْنِيَ بِهَا أَوْ لِيَطَأَهَا أَوْ قَالَ خُذِي هٰذِهِ الدَّرَاهِمَ لِأَطَأَكِ أَوْ قَالَ مَكِّنِينِي بِكَذَا فَفَعَلَتْ لَمْ يُحَدَّ وَزَادَ فِي النَّظْمِ وَلَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا وَيُوجَعَانِ عُقُوبَةً وَيُحْبَسَانِ حَتَّى يَتُوبَا وَقَالَا يُحَدَّانِ كَمَا لَوْ أَعْطَاهَا مَالًا بِغَيْرِ شَرْطٍ بِخِلَافِ مَا إِذَا قَالَ خُذِي هٰذِهِ الدَّرَاهِمَ لِأَتَمَتَّعَ بِكِ لِأَنَّ الْمُتْعَةَ كَانَتْ سَبَبَ

اگر کسی نے زنا کرنے کے لیے ایک عورت کو اجارۃً حاصل کیا یا کسی عورت کو مباشرت کرنے کے لیے روپیہ دیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حد واجب نہ ہوگی اور نظم میں مذکور ہے کہ وہ عورت کو مہر مثل دیگا اور دونوں تعزیری سزا دیجائیگی اور ان کو مقید رکھیں گے یہاں تک کہ توبہ کریں اور صاحبین کے نزدیک دونوں پر حد واجب ہوگی جیسا کہ اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب ان کو روپیہ بلا شرط دے البتہ اگر متعہ کرنے

الاباحة فی الابتداء فبقیت شبهة (التمرتاشی)

کے لیے عورت کو روپیہ دیا تو اس صورت میں حد واجب نہ ہوگی کیونکہ متعہ ابتداء میں جائز تھا اس لیے اس کے حق میں باعثِ شبہہ ہو سکتا ہے۔

۲۰۷۔ مجنون اور لڑکے کی مباشرت زنا نہیں ہے۔

وطی المجنون والصبی العاقل لایکون زنا لان فعلہما لایوصف بالحرمة (محیط سرخسی)

مجنون اور لڑکے کی مباشرت زنا نہیں ہے کیونکہ ان کے فعل کو حرام نہیں کہتے۔

۲۰۸۔ گونگے پر حدِ زنا واجب نہیں ہوتی

فی الاصل لایؤخذ الاخرس بحد الزنا ولابشیء من الحدود وان اقر بہ بالاشارة او کتابة او شہدت بہ الشہود علیہ (المحیط)

گونگا شخص گو اقرار سے اشارہ کرے یا گواہ اس کے زنا کی گواہی دیں لیکن اس پر حد واجب نہ ہوگی۔

۲۰۹۔ دیوانی اور کمسن عورت سے زنا کرنے پر صرف مرد پر حد واجب ہوگی۔

ان زنی صحیح بمجنونة او صغیرة یجامع مثلہا حد الرجل خاصة وھذا بالاجماع (الہدایہ)

اگر صحیح العقل آدمی مجنونہ عورت یا کمسن عورت کہ جو قابلِ مباشرت ہو زنا کرے تو صرف مرد پر حد واجب ہوگی۔

۲۱۰۔ بستر پر ایک عورت کو پا کر وطی کرنے سے حد واجب ہوتی ہے۔

ومن وجد امرأة علی فراشہ فوطیہا فعلیہ الحد (القدوری)

اگر کسی شخص نے اپنے بستر پر ایک عورت کو پایا اور اس کے ساتھ مباشرت کی تو اس پر حد واجب ہوگی۔

۳۱۱- اس حالت میں اندھے کا بھی یہی حکم ہے، البتہ اگر اس نے آواز دی اور اجنبیہ عورت نے کہا کہ میں تمہاری بیوی ہوں تو حد واجب نہ ہوگی،

وَكَذَا اِذَا كَانَ اَعْمٰى لِاَنَّهٗ يُمْكِنُهُ التَّمْيِيْزُ بِالسُّؤَالِ وَغَيْرِهٖ اِلَّا اِذَا دَعَاهَا فَاَجَابَتْ اَجْنَبِيَّةٌ وَقَالَتْ اَنَا زَوْجَتُكَ فَوَاقَعَهَا لِاَنَّ الْاِخْبَارَ دَلِيْلٌ۔ (الہدایہ)

ایک اندھے نے اگر اجنبی عورت کو اپنے بستر پر پاکر مباشرت کرلی تو اس پر بھی حد واجب ہوگی، البتہ جس وقت اس نے اس کو آواز دی اور اجنبیہ نے کہا کہ میں تمہاری بی بی ہوں تو اس صورت میں اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۱۲- اندھے کا اقرار زنا مقبول ہے، البتہ اندھے کے متعلق زنا کی گواہی غیر مقبول ہے،

وَالْاَعْمٰى اِذَا اَقَرَّ بِالزِّنَا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْبَصِيْرِ فِيْ حُكْمِ الْاِقْرَارِ وَلَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ الشُّهُوْدُ بِالزِّنَا لَا يُقْبَلُ (منح الغفار)

اندھا اگر زنا کا اقرار کرے تو وہ اس اقرار میں آنکھ والے کے برابر ہے لیکن اگر گواہ اندھے کے متعلق زنا کی گواہی دیں تو وہ مقبول نہیں ہے،

۳۱۳- اگر عورت چت لیٹے ہوئے آدمی سے بیٹھ کر خود مباشرت کرے تو دونوں پر حد واجب ہوگی

رَجُلٌ اِسْتَلْقٰى عَلٰى قَفَاهُ فَجَاءَتْ اِمْرَأَةٌ وَقَعَدَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى قَضَتْ حَاجَتَهَا وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ (الظہیریہ)

اگر کوئی شخص چت لیٹ جائے اور ایک عورت اس کے اوپر بیٹھ کر اپنی خواہش پوری کرے تو دونوں پر حد واجب ہوگی،

۳۱۴- سوئی ہوئی عورت سے زنا کرنے پر حد واجب ہوتی ہے،

وَكَذَا اِذَا زَنٰى بِنَائِمَةٍ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ (محیط سرخسی)

اگر عورت سوئی ہوئی ہو اور مرد اس کے ساتھ مباشرت کرے تو مرد پر حد واجب ہوگی،

۳۱۵- اگر عورت سوئے ہوئے مرد سے زنا کرنا چاہے تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ مَكَّنَتْ نَفْسَهَا مِنَ النَّائِمِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ (محیط سرخسی)

اگر عورت ایک سوئے ہوئے آدمی کو اپنے اوپر قادر کرے تو ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہو گی،

۳۱۶۔ اگر بادشاہ نے کسی سے بجبر زنا کرایا تو اس پر حد واجب نہ ہو گی،

مَنْ اَكْرَهَ السُّلْطَانُ حَتّٰى زَنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ (فتح القدیر)

اگر بادشاہ نے کسی کو زنا پر مجبور کیا تو اس پر حد واجب نہ ہو گی،

۳۱۷۔ صاحبین کے نزدیک دوسرے کے جبر کا بھی یہی حکم ہے

وَاِنْ اَكْرَهَ غَيْرُ السُّلْطَانِ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح لَا يُحَدُّ (فتح القدیر)

اگر بادشاہ کے سوا کسی اور نے کسی کو زنا پر مجبور کیا تو صاحبین کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہو گی

۳۱۸۔ اگر عورت سے بجبر زنا کیا جائے تو اس پر حد واجب نہ ہو گی،

وَالْمَرْاَةُ لَوْ اُكْرِهَتْ فَمَكَّنَتْ لَمْ تُحَدَّ بِالْاِجْمَاعِ وَمَعْنَى الْمُكْرَهَةِ اَنْ تَكُوْنَ مُكْرَهَةً اِلٰى وَقْتِ الْاِيْلَاجِ (خزانۃ الفتاوی)

اگر کسی نے کسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کیا تو اس پر حد واجب نہ ہو گی بالاتفاق، اور جبر کے معنی یہ ہیں کہ دخول کے وقت تک جبر قائم رہے،

۳۱۹۔ سقوطِ حد میں عورت اور مرد کا فرق،

لِمُحَمَّدٍ رح وَهُوَ الْفَرْقُ اَنَّ الْاَصْلَ فِيْ بَابِ الزِّنَا فِعْلُ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةُ تَابِعَةٌ عَلٰى مَا نَذْكُرُهُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَامْتِنَاعُ الْحَدِّ فِيْ حَقِّ الْاَصْلِ يُوْجِبُ امْتِنَاعَهُ فِيْ حَقِّ التَّبْعِ اَمَّا الْاِمْتِنَاعُ فِيْ حَقِّ التَّبْعِ لَا يُوْجِبُ الْاِمْتِنَاعَ فِيْ حَقِّ الْاَصْلِ (الہدایہ)

امام محمد کے نزدیک زنا کے معاملے میں مرد کا فعل اصل ہے اور عورت اس کی تابع ہے اس لیے جب حد اصل پر واجب نہ ہو گی تو تابع پر بھی واجب نہ ہو گی بخلاف اس کے اگر حد تابع پر ممکن نہ ہو گی تو یہ ضرور نہیں کہ اصل پر بھی ممکن نہ ہو،

۲۲۰۔ ایک مجبور شخص نے ایک راضی عورت سے زنا کیا تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس پر حد واجب ہو گی، اور امام محمد کے نزدیک نہیں، اگر مجنون یا لڑکے نے راضی عورت سے زنا کیا تو کسی پر حد واجب ہو گی

وَاِذَا زَنٰی الْمُکْرَہُ بِالْمُطَاوِعَۃِ تُحَدُّ الْمُطَاوِعَۃُ عِنْدَہٗ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ لَا تُحَدُّ وَاِذَا زَنٰی الصَّبِیُّ وَالْمَجْنُوْنُ بِامْرَأَۃٍ وَقَدْ طَاعَتْہُ فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ وَلَا عَلَیْھِمَا،

(الہدایہ)

اگر ایک مجبور شخص نے غیر مجبورہ عورت کیساتھ زنا کیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک عورت پر حد واجب ہو گی اور امام محمد کے نزدیک واجب نہ ہو گی اور اگر لڑکے یا مجنون نے ایسی عورت کے ساتھ زنا کیا جو راضی ہو تو ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہو گی،

۲۲۱۔ مردہ عورت سے زنا کرنے کا حکم

رَجُلٌ زَنٰی بِامْرَأَۃٍ مَیِّتَۃٍ اِخْتَلَفُوْا فِیْہِ قَالَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ حُدَّ وَقَالَ اَھْلُ الْبَصْرَۃِ یُعَزَّرُ وَلَا یُحَدُّ (قاضی خاں)

اگر ایک مرد نے مردہ عورت کے ساتھ زنا کیا تو بعض علماء کے نزدیک مرد پر حد واجب ہو گی اور بعض کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہو گی البتہ اس کو تعزیر دیجائے گی،

۲۲۲۔ اگر عورت زنا کرنے سے مر گئی تو مرد پر حد اور دیت دونوں واجب ہونگی،

وَلَوْ زَنٰی بِالْحُرَّۃِ فَقَتَلَھَا بِہٖ یَجِبُ الْحَدُّ مَعَ الدِّیَۃِ بِالْاِجْمَاعِ،

(التبیین)

اگر کسی نے آزاد عورت کے ساتھ زنا کیا اور عورت زنا کی وجہ سے مر گئی، تو مرد پر دیت اور حد دونوں واجب ہو گی،

۲۲۳۔ اگر لونڈی زنا کرنے سے مر گئی تو زانی کو اس کی قیمت دینی ہو گی،

رَجُلٌ زَنٰی بِجَارِیَۃٍ مَمْلُوْکَۃٍ وَقَتَلَھَا بِالْجِمَاعِ ذُکِرَ فِی الْاَصْلِ اَنَّ عَلَیْہِ قِیْمَتَھَا

(قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کی لونڈی کیساتھ زنا کیا اور لونڈی زنا کی وجہ سے مر گئی تو زانی کو لونڈی کی قیمت دینی ہو گی،

۳۲۴۔ بیگانہ عورت سے شرمگاہ کے علاوہ دوسرے مقام پر زنا کرنے سے یا عورت اور لڑکے سے اغلام کرنے سے حد واجب نہ ہوگی تعزیر واجب ہوگی

اِنْ وَطِیَ اَجْنَبِیَّۃً فِیْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ لَا یُحَدُّ لِعَدَمِ الزِّنَا وَیُعَزَّرُ وَلَوْ وَطِیَ امْرَأَۃً فِیْ دُبُرِھَا اَوْ لَاطَ بِغُلَامٍ لَمْ یُحَدَّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَیُعَزَّرُ وَیُوْدَعُ فِی السِّجْنِ حَتّٰی یَتُوْبَ وَعِنْدَھُمَا یُحَدُّ بِحَدِّ الزِّنَا فَیُجْلَدُ اِنْ لَمْ یَکُنْ مُحْصَنًا وَیُرْجَمُ اِنْ کَانَ مُحْصَنًا وَلَوْ فَعَلَ ھٰذَا بِعَبْدِہٖ اَوْ اَمَتِہٖ اَوْ بِزَوْجَتِہٖ بِنِکَاحٍ صَحِیْحٍ اَوْ فَاسِدٍ لَا یُحَدُّ اِجْمَاعًا (الکافی)

اگر کسی نے شرمگاہ کے علاوہ کسی اجنبیہ عورت کے دوسرے اعضا میں مباشرت کی تو حد واجب نہ ہوگی لیکن اسکو تعزیر دیجائے گی اور اگر اس کی مقعد میں دخول کیا یا کسی لڑکے سے اغلام کیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہوگی، البتہ اس کو تعزیر دیجائیگی اور قید کیا جائے گا تاکہ توبہ کرے لیکن صاحبین کے نزدیک حد زنا واجب ہوگی اس لیے اگر وہ محصن ہے تو اسکو سنگسار کریں گے اور اگر محصن نہیں تو درہ لگائیں گے اور اگر کسی نے یہ فعل اپنے غلام یا لونڈی یا بی بی سے کیا تو اس پر بالاتفاق حد واجب نہ ہوگی،

لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ وَیُرْوٰی فَارْجُمُوا الْاَعْلٰی وَالْاَسْفَلَ (الہدایہ)

کیونکہ حدیث میں ہے کہ فاعل و مفعول دونوں کو قتل کردیں، اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں کو سنگسار کریں،

۳۲۵۔ اغلام کی سزا میں صحابہؓ کا اختلاف

وَاتَّفَقَتِ الصَّحَابَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ عَلٰی اَنَّھَا لَیْسَتْ بِزِنًا وَاخْتَلَفُوْا فِیْ مُوْجَبِھَا فَعَنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُحَرَّقٌ اِنْ

اس پر تمام صحابہؓ کا اتفاق ہے کہ اغلام زنا نہیں ہے البتہ جو سزا اس پر واجب ہوتی ہے اس میں اختلاف ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

بِالنَّارِ وَعَنْ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُجْلَدَانِ اَوْ یُرْجَمَانِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُنَکَّسَانِ مِنْ اَعْلَی الْمَوْضِعِ وَیُتْبَعَانِ بِالْحِجَارَۃِ وَعَنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُحْبَسَانِ فِی اَنْتَنِ الْمَوَاضِعِ حَتّٰی یَمُوْتَا نَتْنًا وَعَنْ بَعْضِہِمْ یُھْدَمُ عَلَیْہِمَا جِدَارٌ۔ (المحادیہ)

کہ دونوں کو آگ میں جلائیں، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ دونوں کو درے لگائیں یا سنگسار کریں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونچی جگہ سے نیچے گرائیں اور سنگسار کریں اور اینٹ ماریں اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بدبودار مکان میں دونوں کو مقید کریں تاکہ بدبو کی شدت سے ہلاک ہوجائیں، اور بعض روایتوں میں ہے کہ دونوں پر دیوار گرادیں،

۳۲۶- جانور کی مباشرت سے حد واجب نہیں ہوتی،

لَا یُحَدُّ عَلٰی وَاطِیِٔ الْبَہِیْمَۃِ عِنْدَنَا، (الکافی)

اگر کوئی شخص جانور کے ساتھ مباشرت کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

چوتھی فصل
شہادتِ زنا کے بیان میں

۳۲۷- زنا کے گواہوں کی تعداد،

فَالْبَیِّنَۃُ اَنْ تَشْہَدَ اَرْبَعَۃٌ مِّنَ الشُّہُوْدِ عَلٰی رَجُلٍ وَامْرَاَۃٍ بِالزِّنَا لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاسْتَشْہِدُوْا عَلَیْہِنَّ اَرْبَعَۃً مِّنْکُمْ (الآیۃ)

زنا نص قرآنی کے موافق چار گواہوں سے ثابت ہوتا ہے،

۳۲۸۔ زنا کی گواہی میں لفظ زنا کی تصریح کرنی چاہیے،

وَيَثْبُتُ الزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ ظَاهِرًا بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ يَشْهَدُوْنَ عَلَيْهِمْ بِلَفْظِ الزِّنَا لَا بِلَفْظِ الْوَطْئِ وَالْجِمَاعِ. (التبيين)

زنا چار مردوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے جو حاکم کے نزدیک زنا کے لفظ کے ساتھ گواہی دیں، اور اگر وطی یا جماع کے لفظ کے ساتھ گواہی دیں تو زنا ثابت نہ ہوگا،

۳۲۹۔ زنا کے گواہوں میں عورت کا شوہر بھی شامل ہو سکتا ہے، بشرطیکہ قاذف نہ ہو،

تُقْبَلُ شَهَادَةُ أَرْبَعَةٍ عَلَى الزِّنَا وَلَوْ كَانَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ زَوْجَهَا بِشَرْطِ أَنْ يَكُوْنَ الزَّوْجُ لَمْ يَقْذِفْهَا، (رخ الغفار)

زنا کے مقدمہ میں چار شخصوں کی گواہی مقبول ہے یہ ممکن ہے کہ ان چاروں میں سے ایک خود زانیہ عورت کا شوہر ہو، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ شوہر نے اس پر زنا کی تہمت نہ لگائی ہو،

۳۳۰۔ زنا کے گواہوں کو آزاد اور مسلمان ہونا چاہیے،

وَلَا يُقْبَلُ الشَّهَادَةُ عَلَى الزِّنَا إِلَّا شَهَادَةَ أَحْرَارٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (شرح الطحاوی)

مقدمۂ زنا میں چار آزاد اور مسلمان مردوں کی گواہی مقبول ہے، عورتوں، غلاموں، اور غیر مسلمانوں کی گواہی مقبول نہیں ہے،

۳۳۱۔ اگر زنا کے گواہ چار سے کم ہوں تو گواہوں پر حد قذف جاری کیجائیگی،

إِنْ شَهِدَ عَلَى الزِّنَا أَقَلُّ مِنْ أَرْبَعَةٍ بِأَنْ شَهِدَ وَاحِدٌ أَوِ اثْنَانِ أَوْ ثَلٰثَةٌ لَا يُقْبَلُ الشَّهَادَةُ وَيُحَدُّ الشَّاهِدُ حَدَّ الْقَذْفِ عِنْدَ عُلَمَائِنَا (المحیط)

اگر چار شخص سے کم لوگ گواہی دیں یعنی ایک آدمی یا دو آدمی یا تین آدمی گواہی دیں تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی اور گواہوں پر حد قذف واجب ہوگی،

۲۳۲۔ زنا کی گواہی کے لیے اتحادِ مجلس شرط ہے،

وَاِتِّحَادُ الْمَجْلِسِ شَرْطٌ صِحَّةِ الشَّهَادَةِ عِنْدَنَا حَتّٰى لَوْ شَهِدُوْا مُتَفَرِّقِيْنَ لَا يُقْبَلُ شَهَادَتُهُمْ وَيُحَدُّوْنَ حَدَّ الْقَذْفِ

ان چاروں گواہوں کو ایک مجلس میں گواہی دینا چاہیے یعنی اگر متفرق طور پر گواہی دینگے تو وہ مقبول نہ ہوگی اور ان پر حدِ قذف واجب ہوگی،

(الکافی)

۲۳۳۔ دو گواہ زنا کی اور دو گواہ اقرارِ زنا کی گواہی دیں تو کسی پر حد جاری نہ ہوگی لیکن تین زنا کی اور ایک اقرارِ زنا کی گواہی دے تو تینوں پر حدِ قذف جاری ہوگی،

وَاِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَشَهِدَ آخَرَانِ عَلٰى اِقْرَارِ الرَّجُلِ بِالزِّنَا لَاحَدَّ عَلَى الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ وَلَا عَلَى الشُّهُوْدِ وَاِنْ شَهِدَ ثَلٰثَةٌ بِالزِّنَا وَشَهِدَ الرَّابِعُ عَلَى الْاِقْرَارِ بِالزِّنَا فَعَلَى الثَّلٰثَةِ الْحَدُّ

اگر دو شخص زنا کی اور دو شخص اقرارِ زنا کی گواہی دیں تو نہ گواہوں پر حد واجب ہوگی نہ اس شخص پر جس کے خلاف گواہی دیگئی ہے، اگر تین شخص زنا پر اور ایک شخص اقرارِ زنا پر گواہی دے تو ان تینوں پر حدِ قذف واجب ہوگی،

(الظہیریہ)

۲۳۴۔ شہادتِ زنا میں زانیہ عورت کی شناخت ضروری ہے،

وَاِنْ شَهِدُوْا اَنَّهُ زَنَا بِامْرَأَةٍ لَا يَعْرِفُوْنَهَا لَمْ يُحَدَّ (الہدایہ)

اگر گواہ کسی شخص کے زنا کرنے پر گواہی دیں لیکن زانیہ عورت کو نہ پہچانیں تو زانی پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۳۵۔ شہادتِ زنا میں زانی اور گواہوں سے سوالاتِ جرح،

اِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَالْقَاضِيْ يَسْئَلُهُمْ

جس وقت چار مرد کسی کے زنا پر ایک مجلس میں گواہی دیں قاضی ان سے پوچھے کہ زنا کیا ہے؟ اور کہاں زنا

عن الزنا ما هو وأين زنى فإذا بينوا
ما هو زنا حقيقة وقالوا رأينا كالميل
في المكحلة إلا أن يسئلهم عن كيفية
الزنا ثم إذا بينوا كيفية الزنا يسئلهم
عن الوقت ثم إذا بينوا وقتا لا يصير
العهد به متقادما يسئلهم عن المزني
بها ثم يسئلهم عن المكان ثم إذا بينوا
المكان والقاضي يعرفهم بالعدالة
يسئلهم المشهود عليه عن إحصانه
فإن قال أنا محصن أو تشهد الشهود
على إحصانه إن أنكر عن الإحصان
فإذا وصفه على الوجه رجمه وإن
لم يصفه وقد ثبت إحصانه بالبينة
سئل الشهود عن الإحصان فإذا
وصفوه على الوجه رجمه وإن قال
أنا غير محصن ولم يشهد الشهود
على إحصانه جلد وإن لم يعرفهم
القاضي بالعدالة حبس المشهود
عليه إلى أن يظهر عدالتهم (المحيط)

کیا؛ جب وہ یہ بیان کر چکیں اور کہیں کہ ہم نے دخول
کو اس طرح دیکھا جس طرح سرمہ دان میں سلائی داخل
ہوتی ہے اس وقت قاضی زنا کی کیفیت دریافت کرے
جب وہ لوگ اس کا جواب دے چکیں تو زنا کا وقت
دریافت کرے، جب وہ زنا کا ایسا وقت بیان کر چکیں
کہ زیادہ مدت نہ گذری ہو تو پوچھے کہ کس شخص کے
ساتھ اور کس جگہ زنا کیا؛ جب وہ یہ بیان کر چکیں اور
قاضی ان کو پہچانتا ہے کہ وہ عادل ہیں تو مدعا علیہ
سے اس کے احصان کے متعلق استفسار کرے اگر
وہ کہے کہ میں محصن ہوں اور احصان کے معنی بھی
بیان کر دے تو حاکم اس کے سنگسار کرنے کا
حکم دے اور اگر مدعا علیہ احصان کا انکار کرے
اور گواہ بھی اس کے احصان کی گواہی نہ دیں تو
مدعا علیہ کو کوڑے لگائیں، اور اگر قاضی کو گواہوں
کی عدالت معلوم نہیں ہے تو مدعا علیہ کو مقید رکھے
تاکہ گواہوں کی عدالت ظاہر ہو،

۲۳۶- گواہوں کی عدالت کی جانچ کے بعد ان کی گواہی مقبول ہوگی،

وَسَأَلَ الْقَاضِيْ عَنْهُمْ فَعُدِّلُوْا فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ حَكَمَ بِشَهَادَتِهِمْ (القدوری)

جس وقت خفیۃً وظاہرًا گواہوں کی عدالت ثابت ہوجائے گی گواہی ان کی مقبول ہوگی۔

۲۳۷- حد زنا کے درمیان میں بھاگ جانے کے بعد فوراً گرفتاری کے بعد بقیہ حد جاری کیجائے گی

وَإِذَا ثَبَتَ حَدُّ الزِّنَا عَلٰى رَجُلٍ بِشَهَادَةِ الشُّهُوْدِ وَهُوَ مُحْصَنٌ أَوْ غَيْرُ مُحْصَنٍ فَلَمَّا أُقِيْمَ عَلَيْهِ بَعْضُهُ هَرَبَ فَطَلَبَهُ الشُّرَطُ فَأَخَذُوْهُ فِيْ فَوْرِهِ أُقِيْمَ عَلَيْهِ بَقِيَّةُ الْحَدِّ (المبسوط)

جب کسی شخص پر زنا گواہوں کی گواہی سے ثابت ہوجائے اور وہ محصن ہو یا غیر محصن اور حد اس پر جاری کردیجائے پھر اگر وہ حد جاری کرنے کے درمیان میں بھاگا اور فوراً گرفتار ہوگیا تو باقی حد بھی اس پر جاری کرینگے،

۲۳۸- بعد ازاں دیر میں گرفتاری کے بعد بقیہ حد ساقط ہوجائے گی،

وَإِنْ كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ سَقَطَ۔ (العنایہ)

اور اگر چند روز کے بعد گرفتار ہوگا تو باقی حد اس سے ساقط ہوجائیگی،

۲۳۹- سوالات متعلق شہادت زنا کے جواب نہ دینے سے مدعا علیہ پر حد واجب ہوگی نہ گواہوں پر بشرطیکہ ان کا نصاب پورا ہو،

أَرْبَعَةٌ إِذَا شَهِدُوْا عَلَيْهِ بِالزِّنَا فَسُئِلُوْا عَنْ كَيْفِيَّتِهِ وَمَاهِيَّتِهِ فَقَالُوْا لَا نَزِيْدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمْ وَلٰكِنْ لَا حَدَّ عَلَيْهِمْ لِتَكَامُلِ عَدَدِهِمْ فَإِنَّ تَكَامُلَ عَدَدِ الشُّهُوْدِ مَانِعٌ مِنْ

جب چار شخص زنا کی گواہی دیں اور زنا کی کیفیت اور ماہیت بیان نہ کریں تو گواہی ان کی مقبول نہ ہوگی لیکن ان پر حد قذف واجب نہ ہوگی کیونکہ گواہوں کی تعداد پوری ہے اور یہ حد کے واجب ہونے میں مانع ہے، بلکہ اگر چار عورت بھی زنا کی گواہی دیں تو

وَجُوبَ الْحَدِّ كَمَا لَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَةٌ مِنَ النِّسَاءِ وَكَذَا لِكَ إِنْ وَصَفَ بَعْضُهُمْ دُونَ بَعْضٍ فَلَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَا عَلَى الشُّهُودِ أَيْضًا، (المبسوط)	ان پر حد واجب نہ ہوگی نیز اگر چار شخص گواہی دیں اور ان میں سے بعض زنا کے معنی بیان کریں اور بعض نہ کریں تو نہ ان پر حد واجب ہوگی نہ گواہوں پر نہ مدعا علیہ پر،

۳۴۰۔ اگر گواہ چار سے کم ہوں اور مدعا علیہ ان کی شہادت کے بعد اقرار زنا کرے تو ان پر حد قذف جاری نہ ہوگی،

وَلَوْ أَقَرَّ بِالزِّنَا بَعْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُحَدُّ هٰؤُلَاءِ الشُّهُودُ وَإِنْ كَانُوا أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعٍ (العنایہ)	اگر گواہ چار سے کم ہوں اور ان کی گواہی کے بعد خود مدعا علیہ زنا کا اقرار کرے تو گواہوں پر حد قذف واجب نہ ہوگی،

۳۴۱۔ مدعا علیہ کے اقرار بعد الانکار کے بعد گواہوں کی گواہی غیر مقبول ہے،

وَإِذَا شَهِدَ الشُّهُودُ عَلَيْهِ بِالزِّنَا وَهُوَ مُنْكِرٌ ثُمَّ أَقَرَّ بَطَلَتِ الشَّهَادَةُ فَيُؤْخَذُ بِحُكْمِ الْإِقْرَارِ لِأَنَّهَا تُقْبَلُ عَلَى الْمُنْكِرِ فَإِذَا أَقَرَّ فَقَدْ عَدِمَ شَرْطُ الْقَبُولِ، (الحاویہ)	اگر مدعا علیہ منکر ہو اور چار گواہ زنا کی گواہی دیں پھر وہ اقرار کرے تو گواہوں کی گواہی باطل ہو جائیگی اور اس کے اقرار پر شریعت کا حکم جاری ہوگا کیونکہ گواہ منکر پر لیے جاتے ہیں، مقر پر نہیں لیے جاتے، پس جس وقت مدعا علیہ نے اقرار کر لیا گواہی کے قبول کرنے کا سبب باقی نہ رہا،

۳۴۲۔ چار مردوں کی گواہی کے بعد مدعا علیہ کے ایک بار اقرار سے حد واجب نہیں ہوتی،

وَإِنْ شَهِدَ أَرْبَعَةٌ عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَا	اگر چار مرد زنا کی گواہی دیں اور مدعا علیہ ایک بار

فَاَقَرَّ مَرَّةً ثُمَّ حُدَّ عِنْدَ مُحَمَّدٍ وَعِنْدَ اَبِیْ یُوْسُفَ لَا یُحَدُّ وَهُوَ الْاَصَحُّ (الکافی)

زنا کا اقرار کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۴۴۳۔ اس قسم کی گواہی کے بعد مدعا علیہ کے چار بار سے کم کے اقرار اور پھر انکار کے بعد حد واجب ہوگی،

اَرْبَعَةٌ شَهِدُوْا عَلٰی رَجُلٍ بِالزِّنَا فَاَقَرَّ الرَّجُلُ بَعْدَ شَهَادَتِهِمْ ثُمَّ اَنْکَرَ وَلَمْ یُقِرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ لَا حَدَّ عَلَیْهِ (قاضی خاں)

اگر چار مرد کسی شخص پر زنا کی گواہی دیں اور مدعا علیہ ان کی گواہی کے بعد زنا کا اقرار کرے، اور پھر منکر ہو جائے تو مدعا علیہ پر حد واجب نہ ہوگی،

۴۴۴۔ چار مردوں کی گواہی کے بعد اگر مدعا علیہ نے چار بار اقرار زنا کیا تو اس پر حد واجب ہوگی،

اِذَا شَهِدَ عَلَیْهِ اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا وَقُضِیَ بِذٰلِكَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَقَرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اُقِیْمَ عَلَیْهِ الْحَدُّ (الحاوی)

اگر چار مردوں نے زنا کی گواہی دی اور ان کی گواہی پر قاضی نے حد جاری کرنے کا حکم دیا بعد اس کے مدعا علیہ نے چار بار زنا کا اقرار کیا تو حد اس پر جاری ہوگی،

۴۴۵۔ مدعا علیہ کا اقرار سے پھر جانا معتبر و موجب سقوط حد ہے،

وَلَوْ رَجَعَ یَصِحُّ رُجُوْعُهٗ وَبِهٖ اَخَذَ الطَّحَاوِیُّ (العتابیہ)

اگر مدعا علیہ چار اقرار کے بعد رجوع کرے تو حد اس سے ساقط ہو جائے گی،

۴۴۶۔ دو بار مدعا علیہ کے اقرار زنا اور دو شخصوں کی گواہی سے حد واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ اَقَرَّ بِالزِّنَا مَرَّتَیْنِ وَشَهِدَ بِالزِّنَا شَاهِدَانِ لَا یُحَدُّ (التمرتاشی)

اگر مدعا علیہ دو بار زنا کا اقرار کرے اور دو شخص زنا کی گواہی دیں تو مدعا علیہ پر حد واجب نہ ہوگی،

۴۴۷۔ گواہوں کے اختلاف سے حد زنا واجب نہ ہوگی اور خود گواہوں پر بھی حد قذف واجب نہ ہوگی،

اِذَا شَہِدَ اَرْبَعَۃٌ عَلٰی رَجُلٍ بِالزِّنَا وَاخْتَلَفُوْا فِی الْمَرْأَۃِ الْمَزْنِیِّ بِھَا اَوْ فِی الْمَکَانِ اَوْ فِی الْوَقْتِ بَطَلَتْ شَھَادَتُھُمْ وَلٰکِنْ لَا حَدَّ عَلَی الشُّھُوْدِ عِنْدَنَا (المبسوط)	اگر چار مرد کسی شخص پر زنا کی گواہی دیں، لیکن جس عورت کے ساتھ زنا کیا گیا ہے، اس کی تعیین میں یا زنا کی جگہ میں یا زنا کے وقت میں اختلاف کریں تو گواہی ان کی باطل ہو جائے گی، لیکن گواہوں پر حد واجب نہ ہو گی،

۳۴۸۔ اگر چار مرد کسی عورت پر زنا کی شہادت دیں اور عورتوں کی شہادت یہ ہو کہ وہ باکرہ ہے تو حد واجب نہ ہو گی،

اِنْ شَہِدَ اَرْبَعَۃٌ عَلَی امْرَأَۃٍ بِالزِّنَا فَنَظَرَ اِلَیْھَا النِّسَاءُ فَقُلْنَ ھِیَ بِکْرٌ لَا حَدَّ عَلَیْھَا وَلَا عَلَی الشُّھُوْدِ (الکافی)	اگر چار مرد کسی عورت پر زنا کی گواہی دیں اور دوسری عورتیں کہیں کہ یہ باکرہ ہے تو نہ اس عورت پر حد واجب ہو گی نہ گواہوں پر،

۳۴۹۔ جس کے اعضائے تناسل نہ ہوں اس کے خلاف چار مردوں کی شہادت سے نہ اس پر نہ مدعا علیہ کسی پر حد واجب نہ ہو گی،

وَاِذَا شَہِدُوْا عَلٰی رَجُلٍ بِالزِّنَا وَھُوَ مَجْبُوْبٌ فَاِنَّہٗ لَا یُحَدُّ وَلَا یُحَدُّ الشُّھُوْدُ، (تبیین)	اگر چار شخص کسی شخص پر زنا کی گواہی دیں اور اس شخص کے عضوِ تناسل نہ ہو تو نہ اس پر حد واجب ہو گی نہ گواہوں پر،

۳۵۰۔ چار گواہوں میں اگر ایک غلام اور محدود القذف شامل ہو تو گواہوں پر حدِ قذف جاری ہو گی اور مدعا علیہ بری ہو جائیگا،

وَاِنْ شَہِدَ اَرْبَعَۃٌ عَلٰی رَجُلٍ بِالزِّنَا وَاَحَدُھُمْ عَبْدٌ اَوْ مَحْدُوْدٌ فِیْ قَذْفٍ	اگر چار شخص زنا کی گواہی دیں اور ایک ان میں سے غلام ہو یا حد قذف میں سزا یافتہ ہو تو گواہوں پر

فَإِنَّهُمْ يُحَدُّوْنَ وَلَا يُحَدُّ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ (الہدایہ)	حدِ قذف واجب ہو گی اور مدعا علیہ پر حد واجب نہ ہوگی

۱۵۱۔ شہادتِ زنا سے پھر جانے کے احکام:

وَلَوْ رَجَعَ وَاحِدٌ مِنَ الشُّهُوْدِ قَبْلَ أَنْ يُحْكَمَ بِهَا حُدُّوْا وَلَوْ رَجَعَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ بَعْدَ الْحُكْمِ قَبْلَ الْاِسْتِيْفَاءِ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ يُحَدُّوْنَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يُحَدُّ الرَّاجِعُ وَلَوْ رَجَعَ أَحَدُهُمْ بَعْدَ الْاِسْتِيْفَاءِ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ خَاصَّةً (البحر)	اگر چار آدمیوں نے زنا کی گواہی دی اور قاضی کے فیصلہ سے پہلے ان میں ایک گواہی سے پھر گیا تو چاروں گواہوں پر حدِ قذف واجب ہو گی اور اگر زانی پر حد جاری کرنے کا حکم ہو گیا لیکن ابھی تک اس پر حد جاری نہیں ہوئی کہ ایک گواہ اپنی گواہی سے پھر گیا تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک چاروں گواہوں پر حدِ قذف واجب ہو گی اور امام محمد کے نزدیک صرف اوسی ایک گواہ پر حدِ قذف واجب ہو گی جو گواہی سے پھرا ہے اور اگر زانی پر حد جاری ہو چکی ہے اس کے بعد ایک گواہ گواہی سے پھر گیا تو حدِ قذف تنہا اوس پر واجب ہو گی
إِنْ كَانَ الشُّهُوْدُ خَمْسَةً وَرَجَعَ وَاحِدٌ مَضَى الْحَدُّ عَلَى الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ بِشَهَادَةِ مَنْ بَقِيَ (الایضاح)	اگر پانچ شخص گواہ ہوں اور ان میں سے ایک اپنی گواہی سے پھر جاوے تو مدعا علیہ سے حد ساقط نہ ہو گی اور اس پر حدِ زنا جاری کرینگے،
وَإِذَا ضُرِبَ وَبَقِيَ سَوْطٌ فَرَجَعَ وَاحِدٌ مِنَ الشُّهُوْدِ ضُرِبُوْا جَمِيْعًا حَدَّ الْقَذْفِ	جب حد جاری کر دیگئی، اور اس حالت میں کوئی گواہ گواہی سے پھر گیا تو جو حد باقی رہ گئی ہے وہ زانی

وَيُدْرَءُ عَنِ الشُّهُوْدِ عَلَيْهِ مَا بَقِيَ مِنَ الْحَدِّ وَلَوْ رَجَمَهُ النَّاسُ وَالشُّهُوْدُ وَلَمْ يَمُتْ حَتّٰى رَجَعَ بَعْضُهُمْ حُدَّ الشُّهُوْدُ حَدَّ الْقَذْفِ (قاضی خاں)

سے ساقط ہو جائیگی، اور گواہوں پر حدِ قذف واجب ہوگی اور اگر زانی کو سنگسار کیا ہے اور وہ ابھی تک مرا نہیں ہے کہ اسی حالت میں زنا کا کوئی گواہ گواہی سے پھر گیا تو گواہوں پر حدِ قذف واجب ہوگی

أَرْبَعَةٌ شَهِدُوْا عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَشَهِدَ شَاهِدَانِ عَلَيْهِ بِالْاِحْصَانِ فَامَا الْقَاضِيْ شَهَادَتَهُمْ وَاَمَرَ بِرَجْمِهِ ثُمَّ رَجَعُوْا جَمِيْعًا عَنْ شَهَادَتِهِمْ فَاِنَّ شُهُوْدَ الزِّنَا يَضْمَنُوْنَ الدِّيَةَ وَيُحَدُّوْنَ حَدَّ الْقَذْفِ عِنْدَ عُلَمَائِنَا الثَّلٰثَةِ وَلَا ضَمَانَ عَلٰى شُهُوْدِ الْاِحْصَانِ (المحیط)

اگر چار شخصوں نے ایک شخص کے زنا پر اور دو شخصوں نے اس کے احصان پر گواہی دی اور قاضی نے ان کی گواہی سے زانی کے سنگسار کرنے کا حکم دیا پھر تمام گواہ اپنی گواہی سے پھر گئے تو اس صورت میں زنا کے گواہوں پر خون کی دیت اور حدِ قذف واجب ہوگی اور احصان کے گواہوں پر تاوان واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَلَمْ يُحْصَنْ فَجَلَدَهُ الْاِمَامُ فَجَرَحَتْهُ السِّيَاطُ ثُمَّ رَجَعُوْا عَنِ الشَّهَادَةِ فَعِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ اَرْشُ الْجِرَاحَةِ خِلَافًا لَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَجْرَحْهُ السِّيَاطُ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِمْ بِالْاِتِّفَاقِ وَعَلٰى هٰذَا حَدُّ الْقَذْفِ وَحَدُّ الْخَمْرِ وَالتَّعْزِيْرِ (المبسوط)

اگر چار شخصوں نے ایک غیر محصن شخص کے زنا پر گواہی دی اور زانی کو کوڑے لگائے گئے، جس سے وہ زخمی ہوا، پھر گواہ اپنی گواہی سے پھر گئے۔ اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک گواہوں پر زخم کی دیت واجب نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک واجب ہوگی، لیکن اگر مدعا علیہ کوڑوں سے زخمی نہ ہوا تو بالاتفاق گواہوں پر کوئی

تاوان عائد نہ ہوگا اور یہی حکم ان گواہوں کا ہے جو تہمتِ زنا شراب خواری اور تعزیری حد کے متعلق شہادت دیں،

۳۵۲- زنا کی گواہی پر گواہی معتبر نہیں ہے،

إِنْ شَهِدَ أَرْبَعَةٌ عَلَىٰ شَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ عَلَىٰ رَجُلٍ بِالزِّنَا لَمْ يُحَدَّ، (الکافی)

اگر چار شخصوں نے زنا کے چار گواہوں کی گواہی پر گواہی دی تو حد واجب نہ ہوگی،

۳۵۳- گواہوں کی تعدیل یا سنگساری کے حکم سے پہلے زانی کے قتلِ عمد و قتلِ خطاء سے قصاص و دیت واجب ہوگی،

إِنْ شَهِدَ أَرْبَعَةٌ عَلَىٰ رَجُلٍ بِالزِّنَا فَقَتَلَهُ رَجُلٌ عَمْدًا أَوْ خَطَاءً بَعْدَ الشَّهَادَةِ قَبْلَ التَّعْدِيلِ يَجِبُ الْقَوَدُ فِي الْعَمْدِ وَالدِّيَةُ فِي الْخَطَاءِ عَلَىٰ عَاقِلَتِهِ وَكَذَا إِذَا قَتَلَهُ بَعْدَ التَّزْكِيَةِ قَبْلَ الْقَضَاءِ بِالرَّجْمِ (الکافی)

اگر چار شخصوں نے کسی شخص کے زنا پر گواہی دی اور ابھی گواہوں کی تعدیل نہیں ہوئی تھی یا تعدیل کے بعد قاضی نے مدعا علیہ کے سنگسار کرنے کا حکم نہیں دیا تھا کہ مدعا علیہ کو کسی نے قتل کر دیا تو قتلِ عمد کی صورت میں قاتل پر قصاص اور غلطی سے قتل کرنے کی صورت میں اُسکے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

۳۵۴- سنگساری کے فیصلہ کے بعد زانی کے مار ڈالنے سے قاتل بالعمد پر کوئی تاوان نہیں ہے،

وَإِنْ قَضَىٰ بِرَجْمِهِ فَقَتَلَهُ رَجُلٌ عَمْدًا أَوْ خَطَاءً لَا شَيْءَ عَلَيْهِ، (الکافی)

اگر قاضی نے مدعا علیہ کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور بعد حکم کے کسی نے اوسکو مار ڈالا تو قاتل پر کوئی تاوان واجب نہ ہوگا،

۳۵۵- وطی و جماع کے لفظ سے زنا کی شہادت غیر معتبر ہے لیکن گواہوں پر اس سے حدِ قذف واجب ہوگی

إِنْ شَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّهُ وَطِئَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَقُوْلُوْا زَنٰى بِهَا فَشَهَادَتُهُمْ بَاطِلَةٌ وَكَذَا لَوْ شَهِدُوْا أَنَّهُ جَامَعَهَا أَوْ بَاضَعَهَا لَا حَدَّ عَلَى الشُّهُوْدِ (المبسوط)

اگر چار شخص وطی یا جماع کے لفظ سے گواہی دیں تو ان کی گواہی باطل ہو جائیگی، لیکن گواہوں پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۵۶۔ بالقصد معائنہ سے شہادتِ زنا مقبول ہے،

إِذَا شَهِدُوْا عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَقَالُوْا تَعَمَّدْنَا النَّظَرَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُمْ ۔ (الهدایه)

اگر گواہ زنا کی گواہی دیں اور کہیں کہ ہم نے قصداً دیکھا تو ان کی شہادت مقبول ہو گی،

۲۵۷۔ لذت حاصل کرنے کے لیے بالقصد معائنہ سے شہادت غیر معتبر ہو جاتی ہے،

وَلَوْ قَالُوْا تَعَمَّدْنَا النَّظَرَ لِلتَّلَذُّذِ لَا تُقْبَلُ إِجْمَاعًا (فتح القدیر)

اگر کہیں کہ ہم نے لذت حاصل کرنے کے لیے دیکھا تو گواہی ان کی مقبول نہ ہو گی،

۲۵۸۔ گواہوں کے بیان کے خلاف عورت کا دعوٰے زنائے بالجبر مقبول نہیں ہے،

إِذَا شَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلٰى رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَادَّعَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ أَكْرَهَهَا وَلَمْ تَشْهَدِ الشُّهُوْدُ بِذٰلِكَ وَلٰكِنْ شَهِدُوْا أَنَّهَا طَاوَعَتْهُ فَعَلَيْهِمَا الْحَدُّ (المبسوط)

اگر گواہوں نے عورت اور مرد پر زنا کی گواہی دی اور عورت کہتی ہے کہ اس نے میرے ساتھ زنا بالجبر کیا لیکن گواہ جبر کی گواہی نہیں دیتے بلکہ اس کی رضامندی بیان کرتے ہیں تو عورت کا عذر مقبول نہ ہوگا اور دونوں پر حد واجب ہوگی

۲۵۹۔ گذشتہ زنا پر بشرطیکہ گواہ امام سے دور کے فاصلہ پر نہ ہوں گواہی مقبول نہیں ہے،

إِذَا شَهِدَ الشُّهُوْدُ بِحَدٍّ مُتَقَادِمٍ لَمْ يَمْنَعْهُمْ عَنْ إِقَامَتِهِ بُعْدُهُمْ عَنِ الْإِمَامِ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمْ (القدوری)

اگر گواہ گذشتہ زنا پر گواہی دیں تو حد واجب نہ ہو گی بشرطیکہ گواہ امام سے دور کے فاصلے پر نہ ہوں،

تیسرا باب

شرابخواری کی حد کے بیان میں

۴۳۰- کن حالتوں میں شرابخواری کی شہادت اور اوسکا اقرار معتبر ہے

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَأُخِذَ وَرِيحُهَا مَوْجُودٌ أَوْ جَاءَ بِهِ سَكْرَانَ فَشَهِدَ الشُّهُودُ عَلَيْهِ بِذَالِكَ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَكَذَالِكَ إِذَا أَقَرَّ وَرِيحُهَا مَوْجُودٌ مَعَهُ شُرْبُ الْخَمْرِ قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيرًا وَإِنْ أَقَرَّ بَعْدَ ذَهَابِ رِيحِهَا لَمْ يُحَدَّ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَكَذَا إِذَا شَهِدُوا عَلَيْهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رِيحُهَا وَالسُّكْرُ لَمْ يُحَدَّ عِنْدَهُمَا أَيْضًا فَإِنْ أَخَذَهُ الشُّهُودُ وَرِيحُهَا مَوْجُودٌ مَعَهُ أَوْ سَكْرَانَ فَذَهَبُوا مِنْ مِصْرٍ إِلَى مِصْرٍ فِيهِ الْإِمَامُ فَانْقَطَعَ ذَالِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْتَهُوا بِهِ حُدَّ إِجْمَاعًا

ایک شخص نے شراب پی اور ایسی حالت میں کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آتی ہے یا نشہ کی حالت میں ہی گرفتار ہو کر قاضی کے پاس آیا اور گواہوں نے اس کے شرابخواری کی گواہی دی اس پر حد واجب ہو گی اور ایسی حالت میں جبکہ شراب کی بو اس کے منہ سے آتی ہے اگر اقرار کیا تو اس پر حد واجب ہو گی، کم شراب پی ہو یا زیادہ لیکن اگر بوئے شراب کے زائل ہونے کے بعد اقرار کیا یا بوئے شراب و نشہ کے زائل ہونے کے بعد گواہوں نے گواہی دی تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہو گی اور اگر ایسی حالت میں کہ شراب کی بو اس کے منہ سے آتی ہے اور نشہ کی حالت میں ہے گواہوں نے اس کو گرفتار

گیا اور قاضی تک پہنچے نہیں جو دوسرے شہر میں تھا شراب کی بو زائل ہو گئی

تو اُس پر حد واجب ہو گی، (السراج الوہاج)

۲۶۱- شراب انگوری کے پینے سے بغیر نشہ کے بھی حد واجب ہوتی ہے،

وَيُحَدُّ شَارِبُهَا وَاِنْ لَمْ يَسْكَرْ، اور شراب انگوری کے پینے سے اگر نشہ نہ آئے تب

(شرح وقایہ) بھی حد واجب ہو گی،

۲۶۲- شراب نوشی کا الزام دو گواہ اور ایک بار کے اقرار سے ثابت ہوتا ہے،

يَثْبُتُ الشُّرْبُ بِشَهَادَةِ شَاهِدَيْنِ وَ اور شرابخواری دو مرد کی گواہی اور ایک بار کے اقرار

بِالْاِقْرَارِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَلَا تُقْبَلُ فِيْهِ سے ثابت ہوتی ہے اور اس میں مردوں کے ساتھ

شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ (الہدایہ) عورتوں کی گواہی مقبول نہیں ہے۔

۲۶۳- امام ابو یوسف کے نزدیک دو بار اقرار ضروری ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ اَنَّهُ يَشْتَرِطُ الْاِقْرَارَ اور امام ابو یوسف کے نزدیک دو بار اقرار

مَرَّتَيْنِ۔ (الہدایہ) ہونا چاہیئے،

۲۶۴- بغیر شہادت و اقرار صرف بوئے شراب سے حد واجب نہ ہو گی اور گواہوں کا اختلاف بھی

موجب سقوط حد ہے،

وَلَا يُحَدُّ الْمُسْلِمُ بِوُجُوْدِ رِيْحِ الْخَمْرِ مِنْهُ جبتک کہ گواہ شراب پینے کی گواہی نہ دیں یا خود

حَتّٰى يَشْهَدَ الشُّهُوْدُ عَلَيْهِ بِشُرْبِهَا شراب پینے کا اقرار نہ کرے صرف بوئے شراب کے

اَوْ يُقِرَّ وَلَوْ شَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهُ شَرِبَهَا وَالْاٰخَرُ وجود سے حد واجب نہ ہو گی۔ اگر ایک شخص شراب

اَنَّهُ قَاءَهَا لَمْ يُحَدَّ وَكَذَالِكَ لَوْ شَهِدَ عَلَى الشُّرْبِ پینے کی گواہی دے، اور دوسرا شراب کے قے کرنے

وَالرِّيْحُ يُوْجَدُ مِنْهُ لٰكِنَّهُمَا اِخْتَلَفَا فِي الْوَقْتِ وَ کی گواہی دے تو حد واجب نہ ہو گی اگر شراب

كَذَالِكَ لَوْ شَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ سَكِرَ مِنَ الْخَمْرِ وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ سَكِرَ مِنَ السُّكَرِ (الظهیریہ)

کی موجود ہو اور گواہ گواہی بھی دیں لیکن شراب پینے کے وقت یا پی ہوئی چیز کے متعلق اختلاف کریں تو حد واجب نہ ہوگی،

۳۶۵۔ بوئے شراب کے زائل ہونے کے بعد اقرار سے حد واجب نہیں ہوتی،

وَإِنْ أَقَرَّ بَعْدَ ذَهَابِ رَائِحَتِهَا لَمْ يُحَدَّ (القدوری)

اگر بوئے شراب کے زائل ہونے کے بعد اقرار کرے تو حد واجب نہ ہوگی

۳۶۶۔ شراب پینے کے اقرار سے پھر جانا معتبر ہے،

مَنْ أَقَرَّ بِشُرْبِ الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ ثُمَّ رَجَعَ لَمْ يُحَدَّ (الہدایہ)

اگر کسی نے شراب پینے کا اقرار کیا پھر اس سے پھر گیا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۶۷۔ شراب نوشی کے گواہوں سے سوالاتِ جرح،

وَإِذَا شَهِدَ الشُّهُودُ عِنْدَ الْقَاضِي بِشُرْبِ الْخَمْرِ عَلَى رَجُلٍ يَسْأَلُهُمُ الْقَاضِي عَنِ الْخَمْرِ مَا هِيَ ثُمَّ يَسْأَلُهُمْ كَيْفَ شَرِبَ لِاحْتِمَالِ أَنَّهُ كَانَ مُكْرَهًا ثُمَّ يَسْأَلُهُمْ مَتَى شَرِبَ لِاحْتِمَالِ التَّقَادُمِ ثُمَّ أَنَّهُ أَيْنَ شَرِبَ لِاحْتِمَالِ أَنَّهُ شَرِبَ فِي دَارِ الْحَرْبِ (قاضی خان)

جب گواہ قاضی کے پاس کسی کے شراب پینے کی گواہی دیں تو قاضی کو گواہوں سے پوچھنا چاہیے کہ شراب کیا ہے؟ اور کیونکر پی؟ تاکہ یہ احتمال باقی نہ رہے کہ شراب بجبر پی ہو، پھر یہ پوچھنا چاہیے کہ کب شراب پی تاکہ انقضا مدت کا احتمال باقی نہ رہے، پھر یہ پوچھنا چاہیے کہ کہاں شراب پی تاکہ دارالحرب میں شراب پینے کا احتمال باقی نہ رہے،

۳۶۸۔ گواہوں کے عدالت کی جانچ،

فَإِذَا بَيَّنُوا ذَلِكَ حَبَسَهُ الْقَاضِي

جس وقت گواہ تمام مراتب بیان کر چکیں قاضی

حَتّٰى يُسْئَلَ عَنِ الْعَدَالَةِ وَلَا يَقْضِيْ بِظَاهِرِ الْعَدَالَةِ (البحر الرائق)

مدعا علیہ کو مقید رکھے تاکہ عدالت گواہوں کی ظاہر ہو اور ان کی ظاہری عدالت پر حکم نہ کرے،

۳۶۹ - شراب خواری کی حد کس پر واجب ہوتی ہے اور کس پر نہیں ہوتی

وَالْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ بِشُرْبِهَا لَا بُدَّ اَنْ تَكُوْنَ عَاقِلًا بَالِغًا مُسْلِمًا نَاطِقًا فَلَا حَدَّ عَلَى الصَّبِيِّ وَلَا الْمَجْنُوْنِ وَلَا كَافِرٍ وَفِي الْخَانِيَةِ وَلَا يُحَدُّ الْاَخْرَسُ سَوَاءٌ شَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلَيْهِ اَوْ اَشَارَ بِاِشَارَةٍ مَعْهُوْدَةٍ يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِقْرَارًا مِنْهُ فِي الْمُعَامَلَاتِ وَيُحَدُّ الْاَعْمٰى (البحر الرائق)

اور حد جاری کرنے کے لیے مدعا علیہ کو عاقل بالغ مسلمان اور بولنے والا ہونا چاہیئے، کیونکہ لڑکے مجنون اور کافر پر شراب خواری کی حد واجب نہیں ہوتی اور گونگے پر بھی شراب خواری کی حد واجب نہیں ہوتی، گو گواہ ان کے شراب پینے کی گواہی دیں، یا خود مدعا علیہ اشارے سے اقرار کرے لیکن اندھے پر شراب خواری کی حد واجب ہوتی ہے،

۳۷۰ - بجبر شراب پینے پر حد واجب نہیں ہوتی،

وَكَذَا لَوْ شَرِبَ الْمُكْرَهُ لَا يَجِبُ الْحَدُّ (الہدایہ)

اگر کسی نے شراب بجبر پی، اس پر حد واجب نہ ہوگی

۳۷۱ - ذمی پر شراب نوشی کی حد نہیں ہے،

وَلَا حَدَّ عَلَى الذِّمِّيِّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْرِبَةِ (الظہیریہ)

اور ذمی کے شراب پینے پر حد واجب نہیں ہوتی،

۳۷۲ - آزاد پر حد شراب نوشی کا نصاب،

وَحَدُّ الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ فِي الْحُرِّ ثَمَانُوْنَ سَوْطًا لِاِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ (الہدایہ)

اور آزاد کے حق میں شراب پینے کی حد ۸۰ کوڑے ہیں اور اس کی تعیین صحابہ کے اجماع سے ثابت ہوئی ہے،

۳۷۳- ایک قطرہ شراب پینے پر بھی حد واجب ہوگی،

وَحَدُّ السُّكْرِ وَالْخَمْرِ وَلَوْ شَرِبَ قَطْرَةً ثَمَانُوْنَ سَوْطًا،

اگر ایک قطرہ بھی شراب پی ہو تب بھی اس کی حد ۸۰ کوڑے ہوگی،

(کنز الدقائق)

۳۷۴- حد شراب کا ثبوت حدیث سے ہے،

وَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ

اور شراب کی حد رسول اللہ صلعم کے حکم سے ثابت ہوئی ہے،

(الہدایہ)

۳۷۵- غلام پر حد شراب نوشی کا نصاب،

وَاِنْ كَانَ عَبْدًا فَحَدُّهٗ اَرْبَعُوْنَ سَوْطًا

اگر مدعا علیہ غلام ہو تو اس کی حد چالیس کوڑا ہے،

(السراج الوہاج)

۳۷۶- حد شراب کا طریقہ،

وَيُفَرِّقُ عَلٰى بَدَنِهٖ كَمَا فِي الزِّنَا وَيَجْتَنِبُ فِيْهِ الْوَجْهَ وَالرَّاْسَ كَمَا فِي الزِّنَا وَيُجَرَّدُ فِي الْمَشْهُوْرِ (السراج الوہاج)

اور مدعا علیہ کے جسم پر متفرق طور پر کوڑے لگائیں اور اسکے سر اور چہرے کو محفوظ رکھیں اور زائد لباس کو اس کے بدن سے دور کریں،

وَلَوْ شَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلَى السَّكْرَانِ لَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ حَتّٰى يَصْحُوَ فَاِنْ اَفَاقَ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ سَوَاءٌ ذَهَبَتْ رَائِحَةُ الْخَمْرِ عَنْهُ اَوْ لَمْ تَذْهَبْ (الظہیریہ)

اور مدعا علیہ اگر نشے میں بیہوش ہو تو اس پر حد جاری نہ کریں جب ہوش میں آجائے تو اس کو حد ماریں چاہے اس کے منہ سے شراب کی بو زائل ہو یا نہ ہو،

۲۷۷۔ تاڑی پینے پر حد مارنے کے لیے نشہ شرط ہے،

مَنْ سَكِرَ مِنَ النَّبِيْذِ حُدَّ وَلَا يُحَدُّ السَّكْرَانُ حَتّٰى يُعْلَمَ اَنَّهٗ سَكِرَ مِنَ النَّبِيْذِ وَشَرِبَهٗ طَوْعًا (الهدايه)

اگر کسی شخص نے تاڑی پی ہے تو اس پر حد واجب ہو گی اور جبتک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اسکو تاڑی سے نشہ آیا ہے اور اس نے اسکو برضا و رغبت پیا ہے اسکو حد نہ ماریں

۲۷۸۔ شراب کے قے کرنے پر مسلمان کو حد نہ ماری جائیگی

اَلْمُسْلِمُ اِذَا تَقَيَّاءَ الْخَمْرَ فَاِنَّهٗ لَا يُحَدُّ لِجَوَازِ اَنَّهٗ شَرِبَ مُكْرَهًا (الظهيريه)

مسلمان نے اگر شراب کو قے کیا تو اس پر حد واجب نہ ہو گی کیونکہ یہ احتمال ہے کہ کسی نے اسکو شراب جبراً پلائی ہو گی،

۲۷۹۔ دوسری چیزوں سے مخلوط شراب پینے کا حکم

فَاِنْ اخْتَلَطَتِ الْخَمْرُ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَائِعَاتِ مِثْلِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَالدُّهْنِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَشَرِبَ اِنْ كَانَتِ الْخَمْرُ غَالِبَةً وَشَرِبَ مِنْهَا قَطْرَةً حُدَّ وَاِنْ كَانَتْ مَغْلُوْبَةً لَا يَحِلُّ شُرْبُهَا وَلَا يُحَدُّ مَا لَمْ يُسْكِرْ (قاضی خان)

اگر شراب میں پانی یا دودھ یا تیل وغیرہ ملا ہو تو ایسی حالت میں اگر شراب غالب ہو تو اسکے ایک قطرہ پینے سے بھی حد واجب ہو گی اور اگر شراب مغلوب ہو تو اس کا پینا تو حلال نہیں ہے مگر جب تک نشہ نہ لائے حد واجب نہ ہو گی،

۲۸۰۔ نشہ کا معیار

وَاخْتَلَفُوْا فِيْ مَعْرِفَةِ السُّكْرِ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ مَنْ لَا يَعْرِفُ الْاَرْضَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَا الرِّجَالَ مِنَ الْمَرْاَةِ وَقَالَ صَاحِبَاهُ اِذَا اخْتَلَطَ كَلَامُهٗ فَصَارَ غَالِبُ كَلَامِهٖ

نشے کی حقیقت میں علماء کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک نشہ کے معنی یہ ہیں کہ آسمان و زمین اور مرد اور عورت کو نہ پہچانے اور صاحبین کے نزدیک نشہ یہ ہے کہ اوسکی گفتگو بے ربط ہو اور اس پر اک بک

اَلْهذَيَانُ هُوَ السَّكْرَانُ، (قاضی خان) | غالب ہوا

۳۸۱۔ خمر کے علاوہ دوسرے منشیات کا حکم،

اِذَا سَكِرَ مِنَ الْبَنْجِ اِخْتَلَفُوْا فِي وُجُوْبِ الْحَدِّ عَلَيْهِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ لَا يُحَدُّ وَالسَّكْرَانُ مِمَّا سِوَى الْخَمْرِ مِنَ الْاَشْرِبَةِ الْمُتَّخَذَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ وَالزَّبِيْبِ يُحَدُّ وَالتِّيْ مِنْ مَاءِ الْعِنَبِ اِذَا غَلَا وَاشْتَدَّ وَلَمْ يَقْذِفْ بِالزَّبَدِ فَشَرِبَهٗ اِنْسَانٌ وَسَكِرَ لَا يُحَدُّ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْعَصِيْرِ عِنْدَهٗ (قاضی خان)

بھانگ پینے سے حد واجب نہیں ہوتی اور خمر کے سوا جو دوسری شرابیں انگور اور خرما سے بناتے ہیں جب ان کے پینے سے نشہ آئے تو حد واجب ہوگی اور شیرۂ انگور اگر جوش میں آجائے اور اس سے جھاگ نہ نکلے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کا نشہ ہونا موجب حد نہیں ہے، اور اس کا حکم افشردہ کا ہے،

۳۸۲۔ خمر کے علاوہ اور شرابیں کب حرام ہوتی ہیں،

وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذِهِ الْاَشْرِبَةَ اِنَّمَا تَحْرُمُ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِذَا غَلَتْ وَاشْتَدَّتْ وَقَذَفَتْ بِالزَّبَدِ وَعِنْدَهُمَا يَكْفِي الْاِشْتِدَادُ كَمَا فِي الْخَمْرِ، (شرح وقایہ)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک افشردے اس وقت حرام ہوتے ہیں جب جوش میں آجائیں، نشہ لائیں اور جھاگ ماریں اور صاحبین کے نزدیک صرف جوش معتبر ہے،

۳۸۳۔ مست کا اقرار شراب نوشی صحیح نہیں ہے،

لَا يُحَدُّ السَّكْرَانُ بِاِقْرَارِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ لِزِيَادَةِ احْتِمَالِ الْكَذِبِ فِيْ اِقْرَارِهٖ فَيُحْتَالُ لِاَنَّهٗ خَالِصُ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى بِخِلَافِ حَدِّ الْقَذْفِ لِاَنَّ فِيْهِ حَقَّ الْعَبْدِ (ہدایہ)

جو حد کہ خالص خداوند تعالیٰ کا حق ہو جیسے شرابخواری کی حد وہ ایسے شخص کے اقرار سے جو نشے میں ہو واجب نہیں ہوتی بخلاف حد قذف کے کہ اسمیں بندے کا بھی حق ہے،

چوتھا باب

حدِ قذف کے بیان میں

۳۸۴۔ قذف کی تعریف

اَلْقَذْفُ فِي اللُّغَةِ الرَّمْيُ بِالشَّيْءِ (منح الغفار) — لغت میں قذف کے معنی کسی چیز کے پھینکنے کے ہیں،

اَلْقَذْفُ فِي الشَّرْعِ الرَّمْيُ بِالزِّنَا (فتح القدیر) — شریعت میں قذف کے معنی تہمتِ زنا لگانے کے ہیں،

۳۸۵۔ حدِ قذف کے شرائط اور اس کا نصاب،

إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ رَجُلاً مُحْصِنًا أَوِ امْرَأَةً مُحْصِنَةً بِصَرِيحِ الزِّنَا وَطَالَبَ الْمَقْذُوفُ بِالْحَدِّ حَدَّهُ الْحَاكِمُ ثَمَانُونَ سَوْطًا إِنْ كَانَ حُرًّا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً (الہدایہ)

اگر کوئی شخص کسی محصن مرد یا کسی محصنہ عورت پر صراحۃً زنا کی تہمت لگائے اور وہ حد کا دعوی کرے تو تہمت لگانے والے پر اگر وہ آزاد ہو گا تو اسّی کوڑے کی حد واجب ہو گی اور حدِ قذف قرآن مجید سے ثابت ہے،

۳۸۶۔ زنا کے سوا دوسرے جرائم کی تہمت سے تعزیر واجب ہو گی،

وَلَوْ رَمَاهُ بِسَائِرِ الْمَعَاصِي غَيْرِهِ لَا يَجِبُ الْحَدُّ — اگر زنا کے سوا دوسرے جرائم کی تہمت لگائے تو حد

بَلِ التَّعْزِیْرُ (منح الغفار) واجب نہ ہو گی بلکہ تعزیر عائد ہو گی،

۳۸۷۔ تہمت لگانے والا اگر اپنی آزادی کا انکار کرے تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہو گا،

وَلَوْ اَنْکَرَ الْقَاذِفُ حُرِّیَّۃَ نَفْسِہٖ وَقَالَ اَنَا عَبْدٌ وَعَلَیَّ حَدُّ الْعَبْدِ کَانَ الْقَوْلُ قَوْلَہٗ مَعَ الْیَمِیْنِ (منح الغفار)

اگر تہمت لگانے والا اپنی آزادی کا انکار کرے اور کہے کہ میں غلام ہوں مجھ پر غلام کی حد واجب ہونی چاہیے تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہو گا،

۳۸۸۔ غیر ملک میں حرام مباشرت سے احصان زائل ہو جاتا ہے،

یَبْطُلُ اِحْصَانُہٗ بِکُلِّ وَطْیٍ حَرَامٍ فِیْ غَیْرِ الْمِلْکِ (خزانۃ المفتیین)

اور غیر ملک میں حرام مباشرت کے تمام اقسام سے احصان جاتا رہتا ہے،

۳۸۹۔ چوتھی بی بی کے بعد پانچویں بی بی سے تہمتِ زنا لگانے پر حد نہیں ہے،

تَزَوَّجَ خَمْسَۃً بَعْدَ الْاَرْبَعِ وَوَطِیَھَا فَلَا حَدَّ عَلٰی قَاذِفِہِمَا (المحیط)

اگر چوتھی بی بی کے بعد پانچویں بی بی سے نکاح کرے اور اس کے ساتھ مباشرت کرے تو تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب نہ ہو گی،

۳۹۰۔ دو مملوکہ بہنوں سے وطی کرنے پر تہمتِ زنا لگانے سے حد واجب ہو گی،

اِنْ مَلَکَ اُخْتَیْنِ فَوَطِیَھُمَا حُدَّ قَاذِفُہٗ (المبسوط)

اگر دو بہنوں کو اپنی ملک میں لا کر دونوں کے ساتھ مباشرت کرے تو اسکے تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب ہو گی

۳۹۱۔ جان بوجھکر ناجائز نکاح کرنے پر تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب نہ ہو گی،

اِنْ تَزَوَّجَ اِمْرَأَۃً بِغَیْرِ شُہُوْدٍ اَوِ امْرَأَۃً وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّ لَہَا زَوْجًا اَوْ فِیْ عِدَّتِہٖ اَوْ نَکَحَ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ مِنْہُ وَھُوَ یَعْلَمُ

اگر کسی نے ایک عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا شوہر دار عورت یا ایسی عورت کیساتھ جو عدت میں ہے یا ایسی قرابدار عورت کیساتھ جو اس پر حرام ہے نکاح کیا

فَوَطِیْھَا فَلَا حَدَّ عَلٰی قَاذِفِہٖ

اور ان تمام باتوں کو جان کر مباشرت کی تو اس کو تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب نہ ہوگی اور اگر اس کو اس کی اطلاع نہ ہو تو اس کی تہمت زنا لگانے والے پر حد واجب ہوگی،

(الجوہرۃ النیرۃ)

۳۹۲۔ تہمتِ زنا لگانے والے پر حد جاری ہونے سے پہلے اگر اس شخص نے زنا یا ناجائز مباشرت کی جس پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے تو حدِ قذف ساقط ہو جائے گی،

اِنْ زَنَی الْمَقْذُوْفُ قَبْلَ اَنْ یُّقَامَ الْحَدُّ عَلَی الْقَاذِفِ اَوْ وَطِیَٔ وَطْیًا حَرَامًا غَیْرَ مَمْلُوْکٍ فَقَدْ سَقَطَ الْحَدُّ عَنِ الْقَاذِفِ،

اگر تہمتِ زنا لگانے والے پر حد جاری ہونے سے پہلے اس شخص نے زنا کیا جس پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے یا غیر ملک میں حرام مباشرت کی تو تہمتِ زنا لگانے والے سے حدِ قذف ساقط ہو جائے گی،

(المبسوط)

۳۹۳۔ لڑکے، دائمی پاگل، اعضائے تناسل بریدہ شخص پر تہمتِ زنا لگانے سے حد واجب نہ ہوگی، اور بدھی اور نامرد پر تہمتِ زنا لگانے سے حد واجب ہوگی،

وَلَا یَجِبُ الْحَدُّ بِقَذْفِ الصَّبِیِّ وَالْمَجْنُوْنِ جُنُوْنًا مُطْبِقًا فَاِنْ کَانَ یُجَنُّ اَوْ یُفِیْقُ یَجِبُ وَکَذَا لَا یَجِبُ بِقَذْفِ الْمَجْبُوْبِ اَمَّا بِقَذْفِ الْخَصِیِّ وَالْعِنِّیْنِ یَجِبُ،

اگر کوئی شخص لڑکے یا دائمی مجنون پر زنا کی تہمت لگائے تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی، اور جو شخص کبھی مجنون رہے اور کبھی ہوش میں آجائے تو اگر کوئی شخص اس پر تہمتِ زنا لگائے تو حد واجب ہوگی، اور اگر کسی نے ایسے شخص پر تہمتِ زنا لگائی جس کے اعضائے تناسل کٹے ہوئے ہوں تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی اگر کسی نے بدھیا اور عنین پر تہمتِ زنا لگائی تو حد واجب ہوگی،

(خزانۃ المفتین)

۳۹۴۔ زانی پر تہمتِ زنا لگانے سے حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

مَنْ قَذَفَ الزَّانِیَ بِالزِّنَا فَلَاحَدَّ عَلَیْہِ سَوَاءٌ قَذَفَ بِذٰلِكَ الزِّنَا اَوْ بِزِنَاءٍ اٰخَرَ (المبسوط)

اگر کسی نے زانی پر تہمتِ زنا لگائی چاہے اس زنا کی تہمت ہو جو اس نے کیا ہے، یا دوسرے زنا کی تو اس پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۳۹۵۔ اگر قاصد سے کسی کو زانی کہلایا جائے تو اگر اس نے بھیجنے والے کا نام بتا کر کہا کہ فلاں نے تجھکو زانی کہا ہے تو دونوں میں سے کسی پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی، اور اگر بھیجنے والے کا نام نہیں بتایا تو قاصد پر حدِ قذف واجب ہوگی،

رَجُلٌ قَالَ لِغَیْرِہٖ قُلْ لِفُلَانٍ یَا زَانِیُ فَاِنْ قَالَ الرَّسُوْلُ لِلْمُرْسَلِ اِلَیْہِ اِنَّ فُلَانًا یَقُوْلُ لَكَ یَا زَانِیُ لَاحَدَّ عَلَی الرَّسُوْلِ وَلَا عَلَی الْمُرْسِلِ وَلَوْ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَمْ یُخْبِرْ عَنِ الْمُرْسِلِ وَلٰکِنْ قَالَ لِلْمُرْسَلِ اِلَیْہِ یَا زَانِیُ حُدَّ الرَّسُوْلُ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کو اس لیے بھیجا کہ فلاں شخص کو "یا زانی" کے لفظ سے پکارے اور اس شخص نے جا کر اسکی طرف سے کہا کہ فلاں شخص نے تجھکو "یا زانی" کہا ہے تو کہنے والے اور بھیجنے والے کسی پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی، لیکن اگر بھیجنے والے کا نام نہ لے اور صرف یہ کہے کہ "یا زانی" تو کہنے والے پر حدِ قذف واجب ہوگی

۳۹۶۔ غصے میں یہ کہنے سے کہ تو اپنے باپ کا جنا نہیں ہے حدِ قذف واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِغَیْرِہٖ لَسْتَ لِاَبِیْكَ اَوْ لَسْتَ بِابْنِ فُلَانٍ فِیْ غَضَبٍ حُدَّ (الکنز)

اگر ایک شخص غصے کی حالت میں کسی کو کہے کہ تو اپنے باپ کا جنا نہیں ہے، تو اسپر حدِ قذف واجب ہوگی،

۳۹۷۔ لیکن اگر غصہ میں ایسا نہ کہے تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی، اور اگر دادا، چچا اور ماموں کی طرف کسی کو منسوب کر دیا تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

نَسَبَ رَجُلًا اِلٰی غَرَابِیْہٖ فِیْ غَیْرِ غَضَبٍ لَمْ یُحَدَّ فَاِنْ کَانَ فِیْ غَضَبٍ حُدَّ وَلَوْ

اگر ایک شخص بغیر غصے کے کسی کو کہے کہ تو فلاں غیر کا بیٹا ہے تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی اور اگر یہی

نَسَبَهُ اِلٰى جَدِّهٖ لَمْ يُحَدَّ لِاَنَّ الْجَدَّ اَبٌ — اگر ایک شخص کسی کو اس کے دادا یا چچا، یا ماموں، یا نانا
وَكَذَا لَوْ نَسَبَهُ اِلٰى عَمِّهٖ وَخَالِهٖ وَزَوْجِ — کی طرف منسوب کر کے کہے کہ تو فلان شخص کا بیٹا ہے، تو حدِ قذف
اُمِّهٖ لِاَنَّهُمْ يُسَمَّوْنَ اٰبَاءً مَجَازًا۔ — واجب نہ ہوگی، کیونکہ ان سب کو مجازاً باپ کہتے ہیں۔
(التمرتاشی)

۳۹۸۔ اگر کہے کہ تو اپنے دادا کا لڑکا نہیں تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

وَاِنْ قَالَ لَسْتَ بِابْنِ فُلَانٍ يَعْنِيْ جَدَّهٗ — اگر ایک شخص کسی کے دادا کا نام لے کر کہے کہ تو اس کا لڑکا
لَا يُحَدُّ (الکافی) — نہیں ہے تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۳۹۹۔ یہ کہنا کہ تو ابنِ آدم، انسان، اور مرد نہیں ہے تہمتِ زنا نہیں ہے،

وَلَوْ قَالَ لَسْتَ بِابْنِ اٰدَمَ اَوْ لَسْتَ بِاِنْسَانٍ — اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ تو آدم کا بیٹا نہیں ہے، یا
اَوْ لَسْتَ بِرَجُلٍ اَوْ مَا اَنْتَ بِاِنْسَانٍ لَمْ — آدمی نہیں ہے، یا مرد نہیں ہے تو یہ تہمتِ
يَكُنْ قَذْفًا (الجواہرالنیرۃ) — زنا نہ ہوگی،

۴۰۰۔ یہ کہنے سے کہ تو حلال زادہ نہیں حدِ قذف واجب ہوگی،

وَاِنْ قَالَ لَسْتَ لِاَبٍ اَوْ لَسْتَ وَلَدَ حَلَالٍ — اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ تو حلال زادہ نہیں ہے
فَهُوَ قَذْفٌ (منح الغفار) — تو حدِ قذف واجب ہوگی،

۴۰۱۔ کسی کو اپنا لڑکا کہنے سے حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ قَالَ يَا ابْنِيْ لَا حَدَّ عَلَيْهِ (المبسوط) — اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ "اے میرے لڑکے" تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی۔

۴۰۲۔ کسی کو حجام یا جولاہے کا لڑکا کہنے سے حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِغَيْرِهٖ يَا ابْنَ الْحَجَّامِ اَوْ ابْنَ الْحَائِكِ — اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ تو حجام یا جولاہے کا لڑکا ہے
لَا حَدَّ عَلَيْهِ (قاضی خاں) — تو اس پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۴۰۳۔ بطریقہ استقبال یا استفہام زنا کے سوال کرنے سے حدِ قذف واجب نہ ہو گی،

رَجُلٌ قَالَ لِغَیْرِہٖ اَنْتَ تَزْنِیْ لَا حَدَّ عَلَیْہِ لِاَنَّ ھٰذَا لِلْاِسْتِقْبَالِ وَلَوْ قَالَ اَنْتَ تَزْنِیْ وَاُضْرَبُ اَنَا فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ لِاَنَّ ھٰذَا یُذْکَرُ عَلٰی طَرِیْقِ الْاِسْتِفْہَامِ وَالتَّعْبِیْرِ وَمَعْنَاہُ کَیْفَ یَجُوْزُ اَنْ یُعَاقَبَ غَیْرُ الْفَاعِلِ (الایضاح)

اگر ایک شخص ایک شخص سے بصیغہ استقبال کہے کہ تو زنا کرے گا یا بطریق سوال دریافت کرے کہ تو تو زنا کریگا اور میں مارا جاؤنگا تو حدِ قذف واجب نہ ہو گی،

۴۰۴۔ مرد کو زانیہ کہنے پر حدِ قذف واجب نہ ہو گی،

وَلَوْ قَالَ لِرَجُلٍ یَا زَانِیَۃُ فَاِنَّہٗ لَا یَجِبُ الْحَدُّ عَلَیْہِ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ (المحیط)

اگر کوئی شخص مرد کو لفظ مؤنث کے ساتھ کہے کہ اے زانیہ تو اس پر امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک حد واجب نہ ہو گی،

۴۰۵۔ عورت کو زانی کہنے سے حدِ قذف واجب ہو گی،

وَلَوْ قَالَ لِلْمَرْاَۃِ یَا زَانِیْ بِغَیْرِ التَّاءِ فَاِنَّہٗ یَجِبُ الْحَدُّ عَلَی الْقَاذِفِ بِالْاِجْمَاعِ (شرح الطحاوی)

اگر کوئی شخص عورت کو بغیر تائے تانیث کے کہے یا زانی تو اس پر حدِ قذف واجب ہو گی،

۴۰۶۔ عورت سے یہ کہنے پر کہ نکاح سے پہلے تیرے شوہر نے تیرے ساتھ زنا کیا حدِ قذف واجب ہو گی

وَلَوْ قَالَ زَنٰی بِکِ زَوْجُکِ قَبْلَ اَنْ یَّتَزَوَّجَکِ فَھُوَ قَاذِفٌ (التاتارخانیہ)

اگر کوئی شخص ایک عورت سے کہے کہ تیرے ساتھ تیرے شوہر نے نکاح کرنے سے پہلے زنا کیا ہے تو حدِ قذف واجب ہو گی

۴۰۷۔ عورت پر حالت صغر، جبر، خواب و جنون میں زنا کی تہمت سے حدِ قذف واجب نہ ہو گی

وَلَوْ قَالَ زَنَيْتِ وَأَنْتِ صَغِيرَةٌ أَوْ مُكْرَهَةٌ أَوْ نَائِمَةٌ أَوْ مَجْنُونَةٌ لَمْ يُحَدَّ، (شرح النقار)

اگر ایک شخص ایک عورت سے کہے کہ تو نے بچپن میں زنا کیا یا تجھ سے جبرًا یا نیند کی حالت میں یا دیوانگی کی حالت میں زنا کیا گیا تو اُس پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۴۰۸ - حدِ قذف کے شرائط

وَإِنَّمَا يَجِبُ الْحَدُّ عَلَى الْقَاذِفِ بِشَرْطِ أَنْ يَكُونَ الْمَقْذُوفُ مُحْصِنًا وَشَرَائِطُهُ خَمْسَةٌ وَهُوَ أَنْ يَكُوْنَ حُرًّا بَالِغًا عَاقِلًا مُسْلِمًا عَفِيفًا لَمْ يَكُنْ وَطِئَ امْرَأَةً بِالزِّنَا أَوْ بِالشُّبْهَةِ أَوْ بِنِكَاحٍ فَاسِدٍ فِي عُمْرِهِ، (شرح الطحاوی)

اور تہمتِ زنا لگانے والے پر اس وقت حد واجب ہوتی ہے جب وہ شخص جس پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے محصن ہو یعنی اس میں پانچ شرطیں پائی جاتی ہوں، اور وہ یہ ہیں کہ آزاد، عاقل، بالغ، مسلمان اور پرہیزگار ہو کہ عمر بھر زنا یا شبہ کے ساتھ یا نکاح فاسد کے ساتھ مباشرت نہ کی ہو،

۴۰۹ - تہمتِ زنا کا ثبوت

وَيَثْبُتُ بِإِقْرَارِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَبِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ كَمَا فِي سَائِرِ الْحُقُوقِ (الاختیار شرح المختار)

اور زنا کی تہمت لگانا ایک بار کے اقرار یا دو مردوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے،

۴۱۰ - تہمتِ زنا کن طریقوں سے نہیں ثابت ہوتی،

وَلَا يَثْبُتُ بِشَهَادَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ وَلَا بِالشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ وَلَا بِكِتَابِ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي (قاضی خاں)

اور تہمتِ زنا مردوں کیساتھ عورتوں کی گواہی اور ان گواہوں کی گواہی سے جو دوسرے گواہوں کی گواہی پر گواہی دیں اور قاضی کے خط سے جو دوسرے قاضی کے پاس [illegible] نہیں ثابت ہوتی

۴۱۱ - تہمتِ زنا سے اقرار کے بعد انکار معتبر نہیں،

وَمَنْ أَقَرَّ بِالْقَذْفِ ثُمَّ رَجَعَ لَمْ يُقْبَلْ رُجُوعُهُ

اگر کسی نے تہمتِ زنا لگانے کا اقرار کیا، اور بعد کو اس سے

پھر گیا تو اس کا انکار مقبول نہ ہوگا، (الہدایہ)

۲۱۲۔ تہمت زنا کے گواہوں سے جرح اور ان کی عدالت کی جانچ،

اِذَا ادَّعٰی رَجُلٌ عَلٰی اَنَّہٗ قَذَفَ وَجَاءَ بِشَاھِدَیْنِ لِیَشْھَدَانِ اَنَّ ھٰذَا قَذَفَ فَالْقَاضِیْ یَسْئَلُ عَنِ الشَّاھِدَیْنِ عَنِ الْقَذْفِ مَاھُوَ وَکَیْفَ ھُوَ فَاِنْ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ یَازَانِیْ قُبِلَ شَھَادَتُھُمَا وَیُحَدُّ الْقَاذِفُ اِنْ کَانَا عَدْلَیْنِ وَاِنْ کَانَ الْقَاضِیْ لَا یَعْرِفُ الشُّھُوْدَ بِالْعَدَالَۃِ حَبَسَ الْقَاذِفَ حَتّٰی یَتَعَرَّفَ عَنْ عَدَالَۃِ الشَّاھِدَیْنِ وَالْعَدَالَۃُ ھِیَ الْاِنْزِجَارُ عَنْ تَعَاطِیْ مَا یَعْتَقِدُہُ الْاِنْسَانُ مَحْظُوْرَ دِیْنِہٖ،

جب کوئی شخص کسی پر تہمت زنا لگانے کا دعویٰ کرے اور گواہوں کو قاضی کے اجلاس میں پیش کرے تو قاضی کو گواہوں سے پوچھنا چاہیئے کہ تہمت زنا کیا ہے؟ اور کیونکر تہمت زنا لگائی؟ پس اگر گواہ جواب دیں اور وہ عادل ہوں تو تہمت زنا لگانے والے پر حد واجب ہو گی اور اگر قاضی گواہوں کی عدالت سے واقف نہ ہو تو مدعا علیہ کو مقید رکھے تاکہ عدالت گواہوں کی ظاہر ہو اور گواہوں کی عدالت یہ ہے کہ دینی گناہوں سے پرہیز کرنے والے ہوں۔

(الظہیریہ)

۲۱۳۔ گواہوں کا تہمت کے دن میں اختلاف اور اس کا اثر،

فَاِنْ شَھِدَ اَحَدُھُمَا اَنَّہٗ قَالَ یَازَانِیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَشَھِدَ الْاٰخَرُ اَنَّہٗ قَالَ یَازَانِیْ یَوْمَ الْخَمِیْسِ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رح یُقْبَلُ ھٰذِہِ الشَّھَادَۃُ وَیُحَدُّ الْقَاذِفُ وَقَالَا لَا یُقْبَلُ

اگر گواہ تہمت زنا لگانے کے دن میں اختلاف کریں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان کی گواہی مقبول ہے اور مدعا علیہ پر حد جاری ہو گی اور صاحبین کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہ ہو گی،

(الظہیریہ)

۴۱۴۔ تہمت کی جگہ میں گواہوں کا اختلاف اور اسکا اثر

وَلَوْ شَهِدَ رَجُلَانِ عَلٰى رَجُلٍ بِالْقَذْفِ وَاخْتَلَفَا فِي الْمَكَانِ الَّذِي قَذَفَ فِيهِ وَجَبَ الْحَدُّ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ لَا يَجِبُ وَلَوْ شَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ قَذَفَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَشَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ أَقَرَّ بِقَذْفِهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ فِي قَوْلِهِمْ (فتاوی الکرخی)

اگر گواہ تہمت زنا لگانے کی جگہ میں اختلاف کریں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک مدعا علیہ پر حد واجب ہو گی اور صاحبین کے نزدیک واجب نہ ہو گی اور اگر ایک گواہ تہمتِ زنا لگانے کی گواہی دے اور ایک گواہ تہمتِ زنا کے اقرار کی گواہی دے تو حد واجب نہ ہو گی،

۴۱۵۔ تہمتِ زنا لگانے کی زبان میں گواہوں کا اختلاف اور اس کا اثر

وَلَوِ اخْتَلَفُوا فِي اللُّغَةِ الَّتِي وَقَعَ الْقَذْفُ بِهِ فِي الْعَرَبِيَّةِ وَالْفَارِسِيَّةِ بَطَلَتْ شَهَادَتُهُمْ (فتح القدیر)

اگر گواہ تہمتِ زنا لگانے کے لفظ میں اختلاف کریں یعنی ایک کہے کہ زبان فارسی میں اور دوسرا کہے کہ زبان عربی میں تہمتِ زنا لگائی تو ان کی گواہی باطل ہو گی،

۴۱۶۔ تہمتِ زنا کا مدعی اور اس کے مرنے کا اثر حدِ قذف پر

إِذَا كَانَ الْمَقْذُوفُ حَيًّا فَلَا خُصُومَةَ لِأَحَدٍ سَوَاءٌ كَانَ حَاضِرًا أَوْ غَائِبًا وَلَوْ مَاتَ الْمَقْذُوفُ قَبْلَ أَنْ يُطَالِبَ أَوْ بَعْدَ مَا طَلَبَ أَوْ أُقِيمَ عَلَيْهِ بَعْضُ الْحَدِّ بَطَلَ الْحَدُّ وَبَطَلَ مَا بَقِيَ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ سَوْطًا وَاحِدًا (فتاوی الکرخی)

جس شخص پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے اور اگر وہ زندہ ہے تو دوسرے کو تہمتِ زنا لگانے والے پر دعوی کا حق حاصل نہیں ہے چاہے وہ حاضر ہو یا غائب اور اگر دعویٰ سے پہلے یا دعویٰ کے بعد وہ مر گیا اور تہمت زنا لگانے والے پر کچھ حد جاری بھی کر دی گئی، تو بقیہ حد اس سے ساقط ہو جائیگی،

۴۱۷۔ تہمتِ زنا کے دعویٰ میں وراثت جاری نہیں ہوتی البتہ جس شخص کے نسب میں اس تہمت سے داغ لگتا ہے وہ دعویٰ کر سکتا ہے،

وَلَا يُطَالَبُ بِحَدِّ قَذْفِ الْمَيِّتِ إِلَّا مَنْ يَقَعُ الْقَدْحُ فِي نَسَبِهِ بِقَذْفِهِ ، (الہدایہ)

اگر کوئی شخص مردے پر تہمت زنا لگائے، تو اس کے ورثاء کو دعوی کا حق حاصل نہیں ہوتا البتہ اگر اس کے تہمت زنا لگانے سے کسی کے نسب میں خرابی واقع ہو تو وہ دعوی کر سکتا ہے

۴۱۸۔ محروم الارث البتہ متوفی کی جانب سے دعویٰ کر سکتا ہے،

وَلَوْ كَانَ الطَّالِبُ مَحْرُوْمًا عَنِ الْمِيْرَاثِ (منح الغفار)

اگر مدعی میت کی میراث سے محروم ہو تو وہ تہمتِ زنا لگانے والے پر دعوی کر سکتا ہے،

۴۱۹۔ متوفی کے دو لڑکوں میں سے اگر ایک تہمتِ زنا کی تصدیق کرے یا معاف کر دے، تو دوسرا لڑکا دعویٰ کر سکتا ہے،

إِنَّ رَجُلًا لَوْ قَذَفَ مَيِّتًا وَلَهُ ابْنَانِ فَصَدَّقَهُ أَحَدُهُمَا فَلِلْآخَرِ أَنْ يَحُدَّهُ وَكَذَا إِذَا عَفَى بَعْضُهُمْ فَلِلْآخَرِ الْمُطَالَبَةُ (منح الغفار)

اگر مردہ شخص کے دو لڑکے ہوں اور ان میں سے ایک تہمتِ زنا کی تصدیق کرے یا معاف کرے تو دوسرا لڑکا دعوی کر سکتا ہے،

۴۲۰۔ باپ، دادا، ماں اور دادی پر تہمتِ زنا کا دعویٰ نہیں ہو سکتا،

وَلَيْسَ لِلْوَلَدِ أَنْ يُطَالِبَ بِحَدِّ الْقَذْفِ إِذَا كَانَ الْقَاذِفُ أَبَاهُ وَجَدَّهُ وَإِنْ عَلَا وَلَا أُمَّهُ وَلَا جَدَّتَهُ (الایضاح)

باپ، دادا، ماں اور دادی پر تہمتِ زنا لگانے کا دعوی کرنا جائز نہیں ہے،

۴۲۱۔ غلام اپنے آقا پر تہمتِ زنا کا دعویٰ نہیں کر سکتا،

رَجُلٌ لَهُ عَبْدٌ وَلَهُ اُمٌّ حُرَّةٌ مُسْلِمَةٌ قَدْ مَاتَتْ فَقَذَفَ الْمَوْلٰى اُمَّ الْعَبْدِ فَلَيْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ يُؤَاخِذَ عَلٰى مَوْلَاهُ بِحَدِّهَا۔ (المحیط)	اگر کوئی شخص اپنے غلام کی ماں پر جو آزاد اور مسلمان تھی اوسکے مرنے کے بعد زنا کی تہمت لگائے تو غلام کو اپنے آقا پر تہمتِ زنا لگانے کے دعوی کا حق حاصل نہیں ہے،

۴۲۲۔ ایک جماعت پر تہمتِ زنا لگانے سے صرف ایک حد واجب ہوگی،

وَلَوْ قَذَفَ جَمَاعَةً بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْ قَذَفَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِكَلَامٍ عَلٰحِدَةٍ اَوْ فِيْ اَيَّامٍ مُتَفَرِّقَةٍ فَخَاصَمُوْا ضُرِبَ لَهُمْ حَدٌّ وَاحِدٌ وَكَذَا اِذَا خَاصَمَ بَعْضٌ دُوْنَ بَعْضٍ تُحُدَّ فَالْحَدُّ يَكُوْنُ لَهُمْ جَمِيْعًا وَكَذَا اِذَا حَضَرَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ فَاِنَّمَا عَلَى الْقَاذِفِ حَدٌّ وَاحِدٌ لَا غَيْرُ فَاِنْ حَضَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْ لَمْ يُخَاصِمْ فِيْ قَذْفِهٖ بَطَلَ الْحَدُّ فِيْ حَقِّهٖ وَلَمْ يُحَدَّ لَهُ مَرَّةً اُخْرٰى وَلَوْ حُدَّ الْقَاذِفُ وَفَرَغَ مِنْ حَدِّهٖ ثُمَّ قَذَفَ رَجُلًا اٰخَرَ فَاِنَّهٗ يُحَدُّ ثَانِيًا حَدًّا اٰخَرَ وَاِنَّمَا يَسْقُطُ حَدُّ الْقَذْفِ مَا قَبْلَهٗ وَلَا يَسْقُطُ مَا بَعْدَهٗ (السراج الوہاج)	اگر کسی نے چند آدمیوں پر ایک لفظ کے ساتھ یا مختلف الفاظ کے ساتھ یا مختلف دنوں میں تہمتِ زنا لگائی اور ان میں سے بعض نے یا سب نے اس پر دعوی کیا تو صرف ایک حد واجب ہوگی، اور اگر ان میں سے بعض نے دعوی کیا اور تہمتِ زنا لگانے والے کو حد ماری گئی، اور اس کے بعد بقیہ لوگوں نے اس تہمت زنا کا دعوی کیا جو اس نے حد مارنے سے پہلے لگائی تھی ان کا دعوی خارج ہو جائیگا، اور اگر مدعا علیہ حد مارے جانے کے بعد کسی پر تہمتِ زنا لگائے تو اس پر دوبارہ حد واجب ہوگی،

۴۲۳۔ ایک محصنہ عورت پر دو شخصوں کی تہمتِ زنا سے ہر ایک پر حد واجب ہوگی،

وَلَوْ قَذَفَ اَجْنَبِيٌّ اَجْنَبِيَّةً مُحْصِنَةً وَاتَّهَمَ	اگر کسی نے ایک اجنبی اور محصن عورت پر زنا کی تہمت لگائی

عَلَيْهِ الْحَدُّ ثُمَّ قَذَفَهُ غَيْرُهُ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ أَيْضًا (المحیط)

اور اس پر حدِ قذف جاری کر دی گئی پھر دوسرے شخص نے اسی شخص پر تہمتِ زنا لگائی تو اس پر بھی حد واجب ہو گی

۴۲۴۔ تہمتِ زنا کے ثبوت کے بعد مدعا علیہ سے اس تہمت کی صحت کے لیے گواہ طلب کیے جائینگے ورنہ حد واجب ہو جائے گی،

إِذَا ادَّعَى عَلَى إِنْسَانٍ قَذْفًا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ بِإِقْرَارِ الْقَاذِفِ أَوْ بِبَيِّنَةٍ قَامَتْ عَلَيْهِ يُقَالُ لَهُ أَقِمِ الْبَيِّنَةَ عَلَى صِحَّةِ قَذْفِكَ وَإِلَّا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ (الایضاح)

اگر کوئی شخص کسی پر تہمتِ زنا لگانے کا دعویٰ کرے اور مدعا علیہ کے اقرار یا گواہوں سے تہمتِ زنا لگانے کا دعویٰ ثابت ہو جائے تو مدعا علیہ سے کہا جائیگا کہ وہ تہمتِ زنا کو ثابت کرے، ورنہ مدعا علیہ پر حدِ قذف جاری کر دینگے

۴۲۵۔ جس شخص پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ اس کی تصدیق کر دے یا گواہوں سے اس کا زنا ثابت ہو جائے تو حدِ قذف ساقط ہو جائے گی،

وَسَقَطَ الْحَدُّ عَنِ الْقَاذِفِ بِتَصْدِيقِ الْمَقْذُوفِ أَوْ بِأَنْ يُقِيمَ أَرْبَعَةً عَلَى زِنَاءِ الْمَقْذُوفِ سَوَاءٌ أَقَامَهَا قَبْلَ الْحَدِّ أَوْ فِي خِلَالِهِ عَلَى أَحَدِ الرِّوَايَاتِ (السراج الوہاج)

جس شخص پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے اگر وہ اس تہمت کی تصدیق کر دے یا چار مرد اس کے زنا کرنے پر گواہی دے دیں تو حدِ قذف ساقط ہو جائے گی،

۴۲۶۔ جس شخص پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے اگر اس کا اقرارِ زنا شہادت سے ثابت ہو جائے تو حدِ قذف ساقط ہو جائے گی،

وَإِنْ شَهِدَ رَجُلَانِ أَوْ رَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ عَلَى إِقْرَارِ الْمَقْذُوفِ بِالزِّنَاءِ يُدْرَءُ الْحَدُّ

اگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت یہ گواہی دیں کہ جس شخص پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے اس نے زنا کا

عَنِ الْقَاذِفِ (المبسوط)

اقرار کیا ہو تو تہمت زنا لگانے والے سے حد ساقط ہو جائیگی،

۴۲۷۔ تہمت زنا لگانے والے سے حلف نہیں لیا جا سکتا

وَلَوْ قَذَفَ رَجُلٌ وَلَمْ يَكُنْ لِلْمَقْذُوفِ بَيِّنَةٌ عَلٰى اَنَّهٗ قَذَفَهٗ وَاَرَادَ اِسْتِحْلَافَهٗ بِاللّٰهِ مَا قَذَفَهٗ فَاِنَّ الْحَاكِمَ لَا يَسْتَحْلِفُهٗ عِنْدَنَا، (الجواہر النیرۃ)

اگر ایک شخص کسی پر تہمت زنا لگانے کا دعویٰ کرے اور گواہ نہ پیش کرے اور مدعا علیہ سے اس کے انکار پر حلف کا مطالبہ کرے تو مدعا علیہ پر حلف عائد نہ ہوگا،

۴۲۸۔ حدِ قذف کے خصوصیات

حَدُّ الْقَذْفِ يُفَارِقُ حَدَّ الزِّنَا فَاِنَّ حَدَّ الْقَذْفِ لَا يَسْقُطُ بِالتَّقَادُمِ وَحَدُّ الزِّنَا وَالشُّرْبِ يَسْقُطُ وَلَا يُقَامُ حَدُّ الْقَذْفِ اِلَّا بِطَلَبِ الْمَقْذُوفِ وَلَا يُقْبَلُ الْبَيِّنَةُ عَلَيْهِ اِلَّا بَعْدَ الدَّعْوٰى وَلَا يَسْقُطُ هٰذَا الْحَدُّ بَعْدَ الْعَفْوِ وَالْاِبْرَاءِ بَعْدَ ثُبُوْتِهٖ وَكَذَا اِذَا عَفٰى قَبْلَ الرَّفْعِ اِلَى الْقَاضِيْ وَكَذَا الْمُصَالَحُ عَنِ الْقَذْفِ عَلٰى مَالٍ يَكُوْنُ بَاطِلًا وَيُرَدُّ الْمَالُ عَلَيْهِ وَلَهٗ اَنْ يُطَالِبَهٗ بِالْحَدِّ بَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا

(قاضی خان)

حدِ قذف انقضائے مدت سے ساقط نہیں ہوتی بخلاف حدِ زنا و حدِ شراب خواری کے کہ انقضائے مدت سے ساقط ہو جاتی ہیں اور حدِ قذف دعویٰ پر موقوف ہے اور حدِ زنا اور حدِ شراب خواری دعویٰ پر موقوف نہیں اور حدِ قذف میں مدعی کے دعویٰ سے پہلے گواہوں کی گواہی مقبول نہیں ہے اور مدعی کے معاف کرنے یا بری کرنے سے ساقط نہیں ہوتی اور اگر مدعی مال لیکر مصالحت کرے تو یہ صلح جائز نہ ہوگی اور مال مدعی سے واپس لے لیا جائیگا اور وہ پھر تہمت زنا لگانے کا دعویٰ کر سکے گا،

۴۲۹۔ حدِ قذف کے لیے قاضی کا علم بعض حالتوں میں کافی ہے،

وَيُقِيمُهُ الْقَاضِي بِعِلْمِهِ إِذَا عَلِمَ فِي أَيَّامِ قَضَائِهِ وَكَذَا الْوَقَذَفَهُ بِحَضْرَةِ الْقَاضِي حَدَّهُ وَإِنْ عَلِمَهُ الْقَاضِي قَبْلَ أَنْ يَسْتَقْضِي ثُمَّ وَلِيَ الْقَضَاءَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُقِيمَهُ حَتَّى يَشْهَدَ بِهِ عِنْدَهُ

اگر قاضی اپنے زمانہ قضا میں کسی کے تہمت زنا لگانے سے واقف ہو تو اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے اس طرح اگر کوئی شخص قاضی کے سامنے کسی پر تہمت زنا لگائے تو قاضی اس پر حد جاری کریگا، اور اگر کوئی شخص کسی کے تہمت زنا لگانے سے واقف ہو اور اس کے بعد وہ قاضی ہو جائے تو اس کو یہ حق نہیں کہ اپنے سابق علم کے مطابق مدعا علیہ کو حد مارنے کا حکم دے جب تک گواہ اُسکے ثبوت پر گواہی نہ دے لیں۔

(فتح القدیر)

۴۳۰۔ حدِ قذف کا طریقہ

وَلَا يُنْزَعُ عَنْهُ الثِّيَابُ غَيْرَ الْفَرْوِ وَالْحَشْوِ وَيُفَرَّقُ عَلَى بَدَنِهِ كَمَا فِي الزِّنَا

(الشرح النقایہ)

اور حد قذف جاری کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ زائد کپڑے مدعا علیہ کے بدن سے الگ کر لیے جائیں اور کوڑا اس کے بدن پر متفرق طور پر لگائیں۔

۴۳۱۔ تہمتِ زنا کا دعویٰ نہ کرنا بہتر ہے

وَلَوْ تَرَكَ الْمَقْذُوفُ الْمُطَالَبَةَ فَذَلِكَ حَسَنٌ وَكَذَلِكَ يُسْتَحْسَنُ مِنَ الْحَاكِمِ إِذَا رَفَعَهُ إِلَيْهِ أَنْ يَقُولَ لِلْمُدَّعِي قَبْلَ أَنْ يَثْبُتَ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (الایضاح)

اور بہتر یہ ہے کہ مدعی قذف کا دعویٰ نہ کرے اور حاکم کے لیے مناسب یہ ہے کہ ثبوت دعویٰ سے پہلے مدعی کو سمجھائے کہ مقدمہ سے درگذر کرے۔

۴۳۲۔ حدِ قذف کا اثر شہادت پر

إِذَا حُدَّ الْمُسْلِمُ فِي قَذْفٍ سَقَطَتْ شَهَادَتُهُ عَلَى التَّابِيدِ عِنْدَنَا وَإِنْ

جب کسی مسلمان پر حدِ قذف جاری کر دیگئی تو اس کی شہادت ہمیشہ کے لیے ناقابلِ سماعت ہو گئی، البتہ توبہ

تاب لا یقبل الا فی العبادات، (شرح الطحاوی)

کے بعد عبادات میں اوس کی شہادت مقبول ہوتی ہے،

۴۳۳۔ مسلمان ہونے کے بعد حد قذف جاری ہونے والے کی شہادت مقبول ہے،

فان اسلم قبلت شہادتہ علیہم و علی المسلمین (البدایہ)

اگر حد قذف کافر پر جاری کیجائے اور اس کے بعد وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی گواہی مقبول ہوگی

فصل

تعزیرات کے بیان میں

۴۳۴۔ تعزیر کا قاعدہ کلیہ

وضابطۃ التعزیر کل معصیۃ لیس فیہا حد مقدر ففیہا التعزیر (الاشباہ والنظائر)

جس جرم کی کوئی مقررہ سزا نہیں ہے اس کے ارتکاب سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

۴۳۵۔ تعزیر کی دو قسمیں

وینقسم الی ما ھو حق اللہ وحق العبد والاول یجب علی الامام ولا یحل لہ ترکہ الا فیما اذا علم انہ انزجر الفاعل قبل ذلک ویتفرع علیہ ان یجوز اثباتہ بمدع یشھد بہ فیکون مدعیا شاہدا اذا کان معہ آخر (النہر الفائق)

اور تعزیر کی دو قسمیں ہیں، ایک خدا کا حق ہے اور دوسرا بندے کا حق تو جو تعزیر خدا کا حق ہو امام پر اس کا قائم کرنا واجب اور اس کا چھوڑنا جائز نہیں ہے البتہ اس وقت وہ اس کو چھوڑ سکتا ہے جب یہ معلوم ہو جائے کہ مجرم سزا پانے سے پہلے ہی جرم سے باز آگیا اور یہی وجہ ہے کہ حق شرع میں دوسرے گواہوں کیساتھ مدعی کی گواہی بھی مقبول ہے

۲۳۶۔ حالت ارتکاب جرم میں ہر مسلمان تعزیر دیسکتا ہے،

قَالُوْا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِقَامَةُ التَّعْزِيْرِ حَالَ مُبَاشَرَةِ الْمَعْصِيَةِ فَاَمَّا بَعْدَ الْمُبَاشَرَةِ فَلَيْسَ ذٰلِكَ لِغَيْرِ الْحَاكِمِ (البحر الرائق)

حالت جرم میں ہر مسلمان کو مجرم کی سزا دینے کا حق ہے لیکن جرم کے بعد حاکم کے سوا کسی کو سزا دینا جائز نہیں ہے

۲۳۷۔ لیکن ارتکاب جرم کے بعد بلا اجازت محتسب کوئی مسلمان سزا نہیں دیسکتا،

رَاٰى غَيْرَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ مُوْجِبَةٍ لِلتَّعْزِيْرِ فَعَزَّرَهٗ بِغَيْرِ اِذْنِ الْمُحْتَسِبِ فَلِلْمُحْتَسِبِ اَنْ يُعَزِّرَ الْمُعَزِّرَ اِنْ عَزَّرَهٗ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْهَا (البحر الرائق)

ایک شخص ایک فعل حرام میں مشغول تھا اور کسی نے اس کو بلا اجازت محتسب سزا دیدی، تو اگر اس نے اس فعل سے فارغ ہونے کے بعد اس کو سزا دی ہے تو محتسب اس کو سزا دیسکتا ہے،

۲۳۸۔ جو تعزیر بندے کا حق ہے وہ دعویٰ پر موقوف ہے اور اس کو صرف امام یا پنچ دیسکتا ہے،

وَالتَّعْزِيْرُ الَّذِيْ يَجِبُ حَقًّا لِلْعَبْدِ بِالْقَذْفِ وَنَحْوِهٖ فَاِنَّهٗ لِتَوَقُّفِهٖ عَلَى الدَّعْوٰى لَا يُقِيْمُهٗ اِلَّا الْحَاكِمُ اِلَّا اَنْ يُحَكِّمَا فِيْهِ (فتح القدیر)

جو تعزیر کہ بندے کا حق ہو، مثلاً گالی وغیرہ کی تعزیر وہ دعویٰ پر موقوف ہے، اور اس کو صرف حاکم یا وہ شخص جسکو فریقین پنچ مانیں جاری کر سکتا ہے،

۲۳۹۔ تعزیر میں مدعی کی برأت، معافی، گواہی، اور قسم جائز ہے،

يَجْرِيْ فِيْهِ الْاِبْرَاءُ وَالْعَفْوُ وَالشَّهَادَةُ وَالْيَمِيْنُ كَسَائِرِ حُقُوْقِ الْعَبْدِ (قاضی خان)

اور تعزیر کے مقدمہ میں مدعی کا بری کرنا، معاف کرنا اور گواہوں کی گواہی اور انکار پر قسم مثل اور حقوق کے جائز ہے،

۲۴۰۔ تعزیر شبہہ سے بھی ثابت ہوتی ہے اور اسکا طریقہ اثبات وہی ہے جو مال کا ہے۔

وَالتَّعْزِيْرُ يَثْبُتُ مَعَ الشُّبْهَةِ وَلِذَا قَالُوْا يَثْبُتُ بِمَا يَثْبُتُ بِهِ الْمَالُ وَيَجْرِيْ فِيْهِ الْحَلْفُ وَيُقْضٰى فِيْهِ بِالنُّكُوْلِ (الاشباہ والنظائر)	اور تعزیر شبہ کے ساتھ بھی ثابت ہوتی ہے، اور جس طریقہ سے مال ثابت ہوتا ہے اسی طریقہ سے تعزیر بھی ثابت ہوتی ہے اور انکار کی صورت میں مدعا علیہ پر قسم عائد ہوتی ہے اور اگر قسم نہ کھائے تو اس پر تعزیر واجب ہوتی ہے،

۴۴۱۔ جو تعزیر بندے کا حق ہے اس میں صرف مدعی معافی دے سکتا ہے،

قَالَ الطَّحَاوِيُّ عِنْدِيْ اَنَّ الْعَفْوَ ثَابِتٌ لِلَّذِيْ جُنِيَ عَلَيْهِ لَا اِلَى الْاِمَامِ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَعَلَّ مَا قَالُوْا اَنَّ الْعَفْوَ اِلَى الْاِمَامِ وَذٰلِكَ فِي التَّعْزِيْرِ الْوَاجِبِ حَقًّا لِلّٰهِ تَعَالٰى (الحمادیہ)	جو تعزیر بندے کا حق ہے اس میں مدعی کی معافی جائز ہے امام کی معافی جائز نہیں، البتہ جو تعزیر خدا کا حق ہو امام اس کو معاف کر سکتا ہے،

۴۴۲۔ تعزیر کے گواہوں کا نصاب

وَيَثْبُتُ التَّعْزِيْرُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ اَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ لِاَنَّهُ مِنْ جِنْسِ حُقُوْقِ الْعِبَادِ (التبیین)	تعزیر کا دعوی دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ منجملہ بندوں کے حق کے ایک تعزیر بھی ہے،

۴۴۳۔ تعزیر کے درجے

اَلتَّعْزِيْرُ عَلٰى مَرَاتِبَ تَعْزِيْرُ اَشْرَفِ الْاَشْرَافِ وَهُمُ الْعُلَمَاءُ وَالْعَلَوِيَّةُ بِالْاِعْلَامِ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُ الْقَاضِيْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَفْعَلُ كَذَا فَيَنْزَجِرُ بِهٖ	جاننا چاہیئے کہ تعزیر مدعا علیہ کے مرتبہ کے موافق ہوتی ہے یعنی اشرف الاشراف مثلاً علماء و سادات کی تعزیر صرف یہ ہے کہ قاضی ان کے پاس کہلا بھیجے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس قسم کے کام کرتے ہیں، اور شرفا

وَتَعْزِيرُ الْاَشْرَافِ وَهُمُ الْاُمَرَاءُ وَالدَّهَاقِيْنُ بِالْاِعْلَامِ وَالْجَرِّ اِلٰى بَابِ الْقَاضِيْ وَ الْخُصُوْمَةِ فِيْ ذٰلِكَ وَتَعْزِيرُ الْاَوْسَاطِ وَهُمُ السُّوْقَةُ بِالْاِعْلَامِ وَالْجَرِّ وَالْحَبْسِ وَتَعْزِيرُ الْاَخِسَّةِ بِهٰذَا كُلِّهِ وَبِالضَّرْبِ (النھایہ)

یعنی امراء اور زمینداروں کی تعزیر یہ ہے کہ قاضی ان کو طلب کرے، اور ان کے ساتھ مخاصمت کرے اور متوسط درجہ کے آدمی یعنی اہل بازار کی تعزیر یہ ہے کہ قاضی ان کو طلب کرے اور قید کرے، اور نیچے درجے کے آدمیوں کی تعزیر یہ ہے کہ قاضی ان کو طلب کرے، قید کرے اور کوڑے کی سزا دے،

وَعَنْ مُحَمَّدٍ رَجُلٌ يَشْتُمُ النَّاسَ وَهُوَ مُحْتَرَمٌ ذَا مُرُوَّةٍ يُوْعَظُ وَلَا يُحْبَسُ وَاِنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ يُؤَدَّبُ وَاِنْ كَانَ شَتَّامًا يُضْرَبُ وَيُحْبَسُ، (الحماویہ)

جو شخص لوگوں کو برا بھلا کہتا ہے اگر وہ معزز ہو تو امام اس کو نصیحت سے باز رکھیگا اگر متوسط درجہ کا آدمی ہو تو قید کریگا اور اگر نیچے درجے کا آدمی ہو تو اس کو کوڑے اور قید کی سزا دیگا،

۴۴۴ - تعزیرات میں کوڑوں کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم تعداد

وَاَكْثَرُهُ تِسْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ سَوْطًا وَاَقَلُّهُ ثَلٰثُ جَلَدَاتٍ (الہدایہ)

تعزیر میں زیادہ سے زیادہ انتالیس کوڑے اور کم از کم تین کوڑے مارنے چاہئیں،

وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ يَبْلُغُ التَّعْزِيْرُ خَمْسَةً وَّسَبْعِيْنَ سَوْطًا (القدوری)

اور امام ابو یوسف کے نزدیک تعزیر کی انتہا پچھتر کوڑے ہے،

لِاَنَّ التَّعْزِيْرَ يَنْبَغِيْ اَنْ لَّا يَبْلُغَ الْحَدَّ وَاَقَلُّ الْحَدِّ اَرْبَعُوْنَ وَهُوَ

کیونکہ تعزیر کو حد کے درجہ تک پہنچنا نہیں چاہیے اور حد کی کم از کم مقدار چالیس کوڑا ہے، اور وہ تہمت

حَدُّ الْعَبْدِ فِي الْقَذْفِ وَالشُّرْبِ وَ اعْتَبَرَ اَبُوْ يُوْسُفَ حَدَّ الْاَحْرَارِ وَهُوَ ثَمَانُوْنَ وَنَقَصَ عَنْهَا سَوْطًا فِي رِوَايَةٍ وَخَمْسَةً فِي رِوَايَةٍ ،
(شرح الوقایہ)

زنا لگانے اور شراب پینے کے جرم میں غلام کی حد ہے لیکن امام ابو یوسف نے آزاد کی حد کا اعتبار کیا ہے اور وہ اسی کوڑا ہے، جس سے انھوں نے ایک روایت میں ایک اور دوسری روایت میں پانچ کوڑے کم کر دیے ہیں،

۴۴۵۔ تعزیر کو حد کے درجہ تک پہنچانا ممنوع ہے،

وَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِي غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِيْنَ (الہدایہ)

تعزیر کو حد کی مقدار تک پہنچانا حدیث شریف کے رو سے ممنوع ہے،

۴۴۶۔ تعزیر میں کوڑے مارنے کا طریقہ

وَيُضْرَبُ فِي التَّعْزِيْرِ قَائِمًا عَلَيْهِ ثِيَابُهُ وَيُنْزَعُ مِنْهُ الْحَشْوُ وَالْفَرْوُ وَلَا يُمَدُّ فِي التَّعْزِيْرِ وَيُفَرَّقُ الضَّرْبُ عَلَى الْاَعْضَاءِ اِلَّا الرَّاْسَ وَالْفَرْجَ فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح (قاضی خاں)

اور تعزیر میں مجرم کو کھڑا کر کے کوڑے لگانا چاہئیں اور زاید لباس کو اس کے بدن سے الگ کریں اور کوڑے کو بہت زیادہ نہ کھینچیں اور متفرق طور پر اس کے اعضاء پر کوڑے لگائیں، اور اس کے سر اور شرمگاہ کو محفوظ رکھیں،

۴۴۷۔ تعزیر کی صورت اور مقدار امام کی رائے پر موقوف ہے،

ثُمَّ كَيْفِيَّةُ التَّعْزِيْرِ وَكَمِّيَّتُهُ تُفَوَّضَانِ اِلٰى رَأْيِ الْاِمَامِ فَيُرَاعِيْ عِظَمَ الْجِنَايَةِ وَصِغَرَهَا وَحَالَ الْقَائِلِ وَالْمَقُوْلِ فِيْهِ
(شرح الوقایہ)

اور تعزیر کی کیفیت اور اس کی مقدار کا تعین امام کی رائے پر موقوف ہے، اس کو چاہئے کہ گناہ کے بقدر اور مجرم کے مرتبہ کے موافق تعزیر دے،

۴۴۸۔ کوڑے مارنے کے بعد امام قید بھی کر سکتا ہے۔

وَصَحَّ حَبْسُهُ بَعْدَ الضَّرْبِ إِذَا كَانَ فِيهِ مَصْلَحَةٌ (المغنی)

اور کوڑے مارنے کے بعد اگر حاکم مناسب سمجھے تو مجرم کو قید بھی کر سکتا ہے۔

۴۴۹۔ مدت قید حاکم کی رائے پر موقوف ہے۔

وَتَقْدِيرُ مُدَّةِ الْحَبْسِ رَاجِعٌ إِلَى الْحَاكِمِ (البحر الرائق)

اور مدتِ قید کی تعیین حاکم کی رائے پر موقوف ہے۔

۴۵۰۔ قید کا مقصد

حُبِسَ بَعْدَ التَّعْزِيرِ حَتَّى يَتُوبَ لِأَنَّ الْمُرَادَ بِالنَّفْيِ الْمَنْصُوصِ الْحَبْسُ فِي حَقِّ مَنْ خَوْفَ النَّاسِ (منح الغفار)

تعزیر کے بعد قید اس لیے کیا جاتا ہے کہ توبہ کر لے اور علم فقہ میں جلاوطنی سے مراد قید ہے اور وہ اس شخص کے لیے ہے کہ لوگوں کو اس سے خوف ہو۔

۴۵۱۔ تعزیر کا معیار

وَذَكَرَ مَشَايِخُنَا أَنَّ أَدْنَاهُ عَلَى مَا يَرَاهُ الْإِمَامُ فَيُقَدِّرُهُ بِقَدْرِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهُ يَنْزَجِرُ لِأَنَّهُ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ النَّاسِ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّهُ عَلَى قَدْرِ عِظَمِ الْجُرْمِ وَصِغَرِهِ (الهدایہ)

اور بعضوں کا قول ہے کہ تعزیر کی کم از کم مقدار وہ ہے جس سے حاکم کے نزدیک مجرم اپنے جرم سے باز آجائے اور وہ لوگوں کے اختلافِ حالت کے لحاظ سے مختلف ہے، اور امام ابو یوسف کے نزدیک تعزیر کی کمی و بیشی بقدر فعل حرام کے ہے۔

۴۵۲۔ تعزیر کے مختلف طریقے۔

اَلتَّعْزِيرُ قَدْ يَكُونُ بِالْحَبْسِ وَقَدْ يَكُونُ بِالصَّفْعِ وَتَعْرِيكِ الْأُذُنِ وَقَدْ يَكُونُ

تعزیر کبھی قید کرنے سے دی جاتی ہے، کبھی طمانچہ مارنے سے، کبھی کان اینٹھنے سے، کبھی سخت کلامی سے

بالكلام العنيف وقد يكون بنظر القاضي إليه بنظر عبوس (النهاية)

اور کبھی حاکم کی تیز نگاہ سے ۔

التعزير يكون بالقتل والضرب والحبس والاخراج عن الدار واخذ المال وغيرها (المحاربة)

اور تعزیر قتل، درّے لگانے، قید کرنے اور گھر سے نکالنے اور مجرم کے مال کے قرق کرنے سے بھی ہو سکتی ہے ۔

التعزير بالشتم مشروع ولكن بعد ان لا يكون قذفا (منح الغفار)

کلمات ناشائستہ کے ذریعہ سے بھی تعزیر دی جا سکتی ہے بشرطیکہ وہ گالی اور تہمت زنا نہ ہو ۔

في الانوار في مذهب الشافعي يجوز التعزير بالصلب حيا وبالتجريد عن الثياب الا قدر العورة وبحلق الراس وتسويد الوجه وبالنداء عليه اذا تكرر منه ولا يجوز باخذ اللحية ولا باخذ المال ۔ (خزانة الرواية)

اور امام شافعی کے نزدیک سولی پر چڑھانا، مجرم کے بدن سے ستر عورت کو چھوڑ کر کے تمام کپڑے اتروا لینا اور سر کے بال منڈوا لینا اور مجرم کا منہ سیاہ کرنا اور اگر بار بار گناہ کرے تو اس کے جرم کی تشہیر کرنا بھی تعزیر ہے البتہ اس کی داڑھی پکڑ کر گھسیٹنا اور اس کا مال لینا جائز نہیں ہے ۔

۳۵۴۔ تعزیر میں سبب تعزیر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ۔

وينبغي ان ينظر القاضي في سببه فان كان من جنس ما يجب به الحد ولم يجب لعارض يبلغ التعزير اقصى غاياته مثاله اذا قال لامة الغير او ام ولد الغير يا زانية يجب عليه اقصى غايات

اور تعزیر کے سبب کا لحاظ بھی کرنا چاہیے اگر وہ جرم ایسا ہو جس سے حد واجب ہوتی ہے لیکن اس نوع پر کسی سبب سے واجب نہیں ہوئی تو اس صورت میں انتہائی تعزیر کرنی چاہیے مثلاً اگر کوئی شخص کسی غیر کی لونڈی کو کہے کہ یا زانیہ تو اس کو انتہائی تعزیر دینی چاہیے

التَّعْزِيرُ لِاَنَّ الْحَدَّ لَا يَجِبُ هٰهُنَا لِعَدَمِ اِحْصَانِ الْمَقْذُوْفِ وَهٰذَا مِنْ جِنْسِ مَا يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ وَاِنْ كَانَ مِنْ جِنْسٍ مَا لَا يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ نَحْوَ اَنْ يَّقُوْلَ لِغَيْرِهٖ يَا خَبِيْثُ حَتّٰى وَجَبَ التَّعْزِيْرُ فَالتَّعْزِيْرُ مُفَوَّضٌ اِلَى الْاِمَامِ۔	کیونکہ اس موقع پر حدِ قذف اس وجہ سے واجب نہیں ہوئی کہ وہ لونڈی غیر محصنہ ہے، اور اگر ایسا جرم ہو کہ اس سے حد واجب نہیں ہوتی مثلاً اگر کوئی شخص کسی کو خبیث کہے تو اس کو تعزیر حاکم کی رائے کے موافق دیجائیگی،

(المحیط)

۵۴۴۔ امام ابو یوسف کے نزدیک بادشاہ تعزیر میں مال لے سکتا ہے،

وَعَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ یَجُوْزُ التَّعْزِیْرُ لِلسُّلْطَانِ بِاَخْذِ الْمَالِ وَعِنْدَهُمَا وَبَاقِی الْاَئِمَّةِ الثَّلٰثِ لَا یَجُوْزُ (فتح القدیر)	امام ابو یوسفؒ کے نزدیک بادشاہ تعزیر میں مال لے سکتا ہے لیکن امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک مال کا لینا جائز نہیں،

۵۵۴۔ مال صرف چند روز کے لیے قرق کیا جاتا ہے تاکہ مجرم جرم سے باز آئے،

وَمَعْنَی التَّعْزِیْرِ بِاَخْذِ الْمَالِ عَلَی الْقَوْلِ اِمْسَاکُ شَیْءٍ مِّنْ مَّالِهٖ عِنْدَ مُدَّةٍ لِیَنْزَجِرَ ثُمَّ یُعِیْدُهُ الْحَاکِمُ اِلَیْهِ لَا اَنْ یَّاْخُذَهُ الْحَاکِمُ لِنَفْسِهٖ اَوْ لِبَیْتِ الْمَالِ، (البحر الرائق)	اور مال لیکر تعزیر دینے کے معنی یہ ہیں کہ مجرم کے مال کو چند دنوں کے لیے قرق کر لیا جائے تاکہ وہ جرم سے باز آئے، پھر اس کے مال کو واپس کر دیا جائے نہ کہ حاکم اس کے مال میں تصرف کریگا یا بیت المال میں داخل کریگا،

۵۶۴۔ بدعات کی تعزیر

وَالْبِدْعَةُ اِذَا کَانَتْ کُفْرًا اَبَاتَهُ یُبَاحُ	اگر کوئی شخص بدعت کرے اور وہ بدعت کفر ہو تو

قتلهم عاما اذا كانت فسقا لا يباح قتلهم عاما ولكن يقتل من كان معلما ورئيسا واما ما انهم نهجرا او امتناعا (الحمادیہ)

اس کا قتل کرنا جائز ہے، اور اگر بدکاری ہو تو اسکا قتل کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کوئی شخص اس بدعت کا معلم اور پیشوا ہو تو اس کو قتل کیا جا سکتا ہے،

۴۵۷۔ قولاً و فعلاً آدمیوں کے ستانے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

من اذى غيره بقول او فعل يعزر ولو بغمز العين، (الاشباہ والنظائر)

اگر کوئی شخص قول یا فعل سے آدمیوں کو ستائے گو آنکھوں کے اشارے ہی سے سہی تو اس پر تعزیر واجب ہو جاتی ہے،

۴۵۸۔ جادوگر کا قتل جائز ہے،

المسلم والذمي والحر والعبد من اقر منهم انه ساحر فقد حل دمه ويقتل ولا يقبل توبته (الحمادیہ)

جو شخص جادو کا اقرار کرے خواہ وہ مسلمان ہو یا ذمی، آزاد ہو یا غلام اس کا قتل جائز ہے اور اس کی توبہ مقبول نہیں،

۴۵۹۔ موذی آدمی کا قتل واجب ہے،

ذكر في الجواهر انه وجب قتل الادمي المؤذي (جامع الرموز)

موذی آدمی کا مار ڈالنا واجب ہے،

۴۶۰۔ جادوگر اور خناق کا قتل جائز ہے،

يقتل الساحر والخناق فان تابا لا يقبل توبتهما (الحمادیہ)

ساحر اور گلا گھونٹنے والے کا قتل جائز ہے اور اسکی توبہ مقبول نہیں،

۴۶۱۔ امام چور کو سیاستہ قتل کر سکتا ہے،

للامام قتل السارق سياسة (منح الغفار)

امام چور کو سیاستہ قتل کر سکتا ہے،

۴۶۲۔ جو شخص کسی کے گھر میں سر ڈالے صاحب خانہ اس کو تیر مار سکتا ہے،

اِذَا اَدْخَلَ رَاْسَهٗ دَارَ غَيْرِهٖ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَّدْفَعُوْهُ عَنْ دَارِهِمْ بِالرَّمْيِ كَمَا لَوْ دَخَلَ بِنَفْسِهٖ (الحمادیہ)

اگر کوئی شخص اپنا سر کسی کے گھر میں ڈالے تو صاحب خانہ اس کو تیر مار کر نکال سکتا ہے اور اس شخص کی حالت ویسی ہی ہوگی جیسے کوئی شخص خود کسی کے گھر میں داخل ہوا

۴۶۳۔ کن لوگوں کا قتل جائز ہے،

اَلْمُكَابِرُ بِالظُّلْمِ وَقُطَّاعُ الطَّرِيْقِ وَصَاحِبُ الْمَكْسِ وَجَمِيْعُ الظَّلَمَةِ وَالْاَعْوَانُ وَالسُّعَاةُ يُبَاحُ قَتْلُ الْكُلِّ وَيُثَابُ قَاتِلُهُمْ (النہر الفائق)

جو شخص زبردستی سے ظلم کرے یا ڈاکو ہو یا ظالم اور ان کے مددگاروں میں ہو یا مفسد ہو تو اس کا قتل کر دینا ثواب ہے

۴۶۴۔ مفسد پر دیوار گرا دینی چاہیے،

عَنْ اَصْحَابِنَا فَمَنِ اعْتَادَ بِاَنْوَاعِ الْفَسَادِ يُهْدَمُ عَلَيْهِ بِنْيَتُهٗ (السراجیہ)

جو شخص فساد کا عادی ہو اس پر دیوار گرا دینا چاہیئے،

۴۶۵۔ بچوں کو بھی تعزیر دیجا سکتی ہے،

اَلصَّغِيْرُ لَا يُمْنَعُ وُجُوْبُ التَّعْزِيْرِ (النہر الفائق)

بچوں پر بھی تعزیر کر سکتے ہیں،

۴۶۶۔ آقا اور شوہر غلام اور بی بی کو تعزیر دے سکتے ہیں

يُعَزِّرُ الْمَوْلٰى عَبْدَهٗ وَالزَّوْجُ زَوْجَتَهٗ عَلٰى تَرْكِ الزِّيْنَةِ وَغُسْلِ الْجَنَابَةِ وَالْخُرُوْجِ عَنِ الْمَنْزِلِ وَتَرْكِ الْاِجَابَةِ اِلَى الْفِرَاشِ (منح الغفار)

آقا کو یہ حق ہے کہ اپنے غلام کو تعزیر دے اور شوہر اپنی بی بی کو بناؤ سنگار اور غسل جنابت نہ کرنے پر گھر سے باہر نکلنے پر اور ہمبستر نہ ہونے پر تعزیر دے سکتا ہے۔

۴۶۷۔ ترکِ نماز پر شوہر بی بی کو تعزیر نہیں دیسکتا البتہ باپ بیٹے کو اس پر تعزیر دیسکتا ہے؛

لِلزَّوْجِ اَنْ یَضْرِبَ اِمْرَأَتَهٗ لِیُعِیْدَهَا اِلَی الضَّجْعَةِ وَاِذَا مَاتَتْ مِنْ ضَرْبِهٖ یَضْمَنُ دِیَةً وَلَیْسَ لِلزَّوْجِ اَنْ یَضْرِبَ زَوْجَتَهٗ عَلٰی تَرْكِ الصَّلٰوةِ وَلِلْاَبِ اَنْ یَضْرِبَ اِبْنَهٗ عَلٰی تَرْكِ الصَّلٰوةِ (محیط برہانی)	شوہر ہم بستر ہونے کے لیے بی بی کو مار سکتا ہے، اور اگر بی بی اس کی مار سے ہلاک ہو جائے تو تاوان عائد ہوگا اور شوہر کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ بی بی کو نماز نہ پڑھنے پر مارے اور باپ لڑکے کو نماز نہ پڑھنے پر مار سکتا ہے۔

۴۶۸۔ حد اور تعزیر سے مرجانے پر خون رائگاں ہو جاتا ہے البتہ شوہر کو بی بی کی دیت دینی پڑتی ہے

مَنْ حُدَّ اَوْ عُزِّرَ فَمَاتَ بِسَبَبِ ذٰلِكَ فَدَمُهٗ هَدَرٌ بِخِلَافِ الزَّوْجِ اِذَا عَزَّرَ زَوْجَتَهٗ لِتَرْكِ الزِّیْنَةِ اَوِ الْاِجَابَةِ اِذَا دَعَاهَا اِلٰی فِرَاشِهٖ اَوْ لِاَجْلِ تَرْكِ الصَّلٰوةِ اَوِ الْخُرُوْجِ عَنِ الْبَیْتِ فَمَاتَتْ ضَمِنَ (النہر الفائق)	جو شخص حد یا تعزیر دینے سے ہلاک ہو جائے اس کا خون رائگاں ہے، البتہ اگر بی بی شوہر کی تعزیر سے ہلاک ہو جائے تو شوہر پر تاوان واجب ہوگا۔

۴۶۹۔ تعزیر کی اصل

اَلْاَصْلُ فِیْ وُجُوْبِ التَّعْزِیْرِ اَنَّ كُلَّ مَنِ ارْتَكَبَ مُنْكَرًا اَوْ اٰذٰی مُسْلِمًا بِغَیْرِ حَقٍّ بِقَوْلِهٖ اَوْ فِعْلِهٖ یَجِبُ التَّعْزِیْرُ اِلَّا اِذَا كَانَ الْكِذْبُ ظَاهِرًا فِیْ قَوْلِهٖ كَمَا اِذَا قَالَ یَا كَلْبُ یَا خِنْزِیْرُ وَنَحْوَهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَجِبُ التَّعْزِیْرُ (شرح الطحاوی)	جو شخص کسی فعل بد کا مرتکب ہو یا کسی کو بلا سبب ایذا دے چاہے ایذا قول سے یا فعل سے ہو اُس پر تعزیر واجب ہوتی ہے، لیکن جس وقت صریح جھوٹ ہو مثلاً کسی کو کتا یا سؤر کہے تو اس صورت میں تعزیر واجب نہیں ہوتی۔

۷۰۴۔ مکروہ لفظ گو جھوٹ ہو لیکن اگر معززین کی نسبت استعمال کیا جائے تو تعزیر واجب ہوگی،

وَقِيلَ اِنْ كَانَ الْمَسْبُوبُ مِنَ الْاَشْرَافِ كَالْفُقَهَاءِ وَالْعَلَوِيَّةِ يُعَزَّرُ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْعَامَّةِ لَا يُعَزَّرُ وَهٰذَا اَحْسَنُ (الہدایہ)	اور صحیح یہ ہے کہ اگر کوئی مکروہ لفظ جو صریح جھوٹ ہو علماء اور سادات کے حق میں کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوتی ہے اور اگر عوام کے حق میں کہے تو تعزیر واجب نہیں ہوتی،

۷۰۱۔ جو شخص کسی فعل بد کا مرتکب ہو اس کو اس لقب سے یاد کرنے سے تعزیر واجب نہیں ہوتی،

وَلَوْ قَالَ لِفَاسِقٍ يَا فَاسِقُ اَوْ لِشَارِبٍ وَظَالِمٍ يَا شَارِبُ وَيَا ظَالِمُ لَا يَجِبُ فِيْهِ شَيْءٌ (العنایہ)	اگر کوئی شخص بدکار، شراب خوار اور ظالم کو بدکار، شراب خوار اور ظالم کہے تو اوس پر کوئی تعزیر واجب نہیں ہوتی،

۷۰۲۔ کن الفاظ کے کہنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

وَلَوْ قَالَ لِرَجُلٍ صَالِحٍ ذِي الْمُرُوَّةِ يَا لِصُّ يَا مُشْرِكُ يَا كَافِرُ عُزِّرَ (غایۃ البیان)	اگر کوئی شخص ایک مرد صالح کو چور یا مشرک یا کافر کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،
رَجُلٌ قَالَ لِصَالِحٍ يَا مَعْفُوجُ يَا ابْنَ قَرْطَبَانٍ ذَكَرَ النَّاطِفِيُّ اَنَّهُ عَلَيْهِ التَّعْزِيرُ (قاضی خان)	اگر کسی شخص نے ایک صالح آدمی کو لوطی یا ہیجڑا کا لڑکا کہا تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،
وَلَوْ قَالَ لِصَالِحٍ يَا سَفِيهُ عُزِّرَ (التمرتاشی)	اگر کوئی شخص صالح آدمی کو احمق کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،
وَلَوْ قَالَ يَا بَلِيدُ عُزِّرَ (الواقعات)	اور اگر بلید کہے تو تعزیر واجب ہوگی،
وَلَوْ قَالَ لِلْآخَرِ يَا بے نماز يُعَزَّرُ (اسراجیہ)	اور اگر کسی کو کہے یا بے نماز تو تعزیر واجب ہوگی،

وَاِنْ قَالَ یَا سَفْلَةُ عُزِّرَ (الجوہرۃ النیرہ) — اور اگر یا کمینہ کہے تو تعزیر واجب ہوگی،

وَقَالَ صَدْرُ الشَّهِيْدِ يَجِبُ التَّعْزِيْرُ فِيْ قَوْلِهٖ يَا مُقَامِرُ (الخلاصۃ) — اور اگر جواری کہے تو تعزیر واجب ہوگی،

۴۷۳۔ کنایۃً گالی دینے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

وَاِذَا قَذَفَ بِالتَّعْرِيْضِ وَجَبَ التَّعْزِيْرُ (الحمادیہ) — اور اگر کوئی شخص کسی کو کنایۃً گالی دے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۷۴۔ حرام زادہ کہنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

عَنِ الْكَبِيْرِ لَوْ قَالَ يَا حَرَامُ زَادَهْ عُزِّرَ (الحمادیہ) — اگر کوئی شخص کسی کو حرامزادہ کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۷۵۔ حرامزادہ کہنے سے حد قذف واجب نہیں ہوتی،

وَلَوْ قَالَ لِاٰخَرَ يَا حَرَامُ زَادَهْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَدُّ الْقَذْفِ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ كَتَبْتُ اَنَّهٗ قَالَ ذٰلِكَ الْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ يَجِبُ عَلَيْهِ التَّعْزِيْرُ (الحمادیہ) — اگر کوئی شخص کسی کو حرامزادہ کہے تو اس پر حد قذف واجب نہ ہوگی کیونکہ عرف میں حرامزادہ شریر کو کہتے ہیں، حرامی کو نہیں کہتے۔ اگر باپ اپنے لڑکے کو حرام زادہ کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۷۶۔ کن الفاظ کے کہنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

وَعُزِّرَ بِقَذْفِ مَمْلُوْكٍ اَوْ كَافِرٍ بِزِنًى وَمُسْلِمٍ بِيَا فَاسِقُ، يَا كَافِرُ، يَا خَبِيْثُ يَا سَارِقُ يَا خَائِنُ يَا مُخَنَّثُ يَا لُوْطِيُّ يَا زِنْدِيْقُ يَا لِصُّ يَا دَيُّوْثُ يَا قَرْطَبَانُ — اگر کوئی شخص غلام یا کافر پر تہمت زنا لگائے تو تعزیر واجب ہو جاتی ہے اور اگر مسلمان کو فاسق، کافر، خبیث، چور، بدکار، خائن، مخنث، لوطی، زندیق، دیوث، بے غیرت، مسخرا، سود خوار، قحبہ بچہ، بدکار

يَا شَارِبَ الْخَمْرِ يَا أَكِلَ الرِّبٰوا يَا ابْنَ الْقَحْبَةِ يَا ابْنَ الْفَاجِرَةِ أَنْتَ مَاوَى اللُّصُوْصِ أَنْتَ مَاوَى الزَّوَانِي يَا مَنْ يَلْعَبُ بِالصِّبْيَانِ يَا حَرَامْزَادَهْ، (شرح الوقایہ)

عورت کا لڑکا، چوروں اور زانیوں کی جائے پناہ، لڑکوں کے ساتھ کھیلنے والا اور حرامزادہ کہے تو تعزیر واجب ہو جاتی ہے،

۷۷۴۔ کن افعال سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

مِنْ مُوجِبَاتِ التَّعْزِيْرِ كِتَابَةُ الصُّكُوْكِ وَالْخُطُوْطِ بِالتَّزْوِيْرِ وَمِنْهَا الْمُمَازَحَةُ فِي الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَمِمَّا يُوْجِبُ التَّعْزِيْرَ مَا ذَكَرَ ابْنُ رُسْتَمَ مَنْ قَطَعَ ذَنَبَ بِرْذَوْنٍ أَوْ حَلَقَ شَعْرَ جَارِيَةٍ (التاتارخانیہ)

جعلی دستاویز اور خطوط کے لکھنے سے اور احکام شرعیہ کے ساتھ تمسخر کرنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے اور فقہا کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے چارپائے کی دم یا کسی کی لونڈی کے سر کا بال کاٹ دے تو تعزیر واجب ہوتی ہے،

۷۷۸۔ جو شخص کسی کو زنا پر مجبور کرے اس پر تعزیر واجب ہوگی،

مِنْهَا إِذَا أَكْرَهَ الرَّجُلُ غَيْرَهُ بِزِنًى يَجِبُ عَلَى الَّذِيْ أَكْرَهَهُ التَّعْزِيْرُ (التاتارخانیہ)

اگر کوئی شخص کسی کو زنا پر مجبور کرے تو اس پر تعزیر واجب ہوتی ہے،

۷۷۹۔ اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بی بی یا لونڈی سے حرامکاری کرتے ہوئے دیکھ لے، اور اس کو قتل کر ڈالے تو یہ جائز ہے،

دَخَلَ بَيْتَهُ فَرَأَى فَاجِرًا مَعَ امْرَأَتِهِ أَوْ جَارِيَتِهِ فَقَتَلَهُ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَحَلَّ لَهُ قَتْلُهُ (الحمادیہ)

اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جا کر اس کی بی بی یا لونڈی سے حرام کاری کرے اور صاحب خانہ اس کو دیکھکر اوس کو قتل کر ڈالے تو اس کا خون مباح ہے،

۴۸۰۔اگر کوئی شخص کسی عورت یا لونڈے کو حرام کاری پر مجبور کرے اور وہ بجز قتل کے اس کو اور صورت سے نہ روک سکیں تو وہ اس کو قتل کر سکتے ہیں،

رَجُلٌ اَرَادَ اَنْ یَّسْتَکْرِہَ غُلَامًا اَوِ امْرَأَۃً عَلَی الْفَاحِشَۃِ فَعَلَیْھِمَا اَنْ یَّقْتُلَاہُ فَاِنْ قَتَلَاہُ فِیْ ذٰلِکَ فَدَمُ الْمُکْرِہِ ہَدَرٌ وَّلَا یَجِبُ بِقَتْلِہٖ شَیْءٌ وَّلٰکِنْ ھٰذَا اِذَا لَمْ یَتَہَیَّأِ الدَّفْعُ اِلَّا بِالْقَتْلِ (الحاویہ)

اگر کوئی شخص کسی لونڈے یا کسی عورت سے بجبر حرام کاری کرنا چاہے اور یہ لوگ قتل کے سوا کوئی دوسرا طریقہ اس کے روکنے کا نہ پائیں تو وہ اس شخص کو قتل کر سکتے ہیں،

۴۸۱۔اگر کسی نے اپنے غلام کا ہاتھ کاٹ ڈالا یا اس کو مار ڈالا تو اس پر تعزیر واجب ہے،

قَالَ اَبُوْ نَصْرٍ الدَّبُوْسِیُّ فَمَنْ قَطَعَ یَدَ عَبْدِہٖ اَوْ قَتَلَہٗ عَلَیْہِ التَّعْزِیْرُ (الحاوی)

اگر کسی شخص نے اپنے غلام کے ہاتھ کو کاٹ ڈالا یا اسکو مار ڈالا تو اس پر تعزیر واجب ہے،

۴۸۲۔جس پر قتل اور چوری وغیرہ کا الزام ہو اس کو قید کر سکتے ہیں یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے،

مَنْ یُّتَّھَمُ بِالْقَتْلِ وَالسَّرِقَۃِ وَضَرْبِ النَّاسِ یُحْبَسُ وَیُخَلَّدُ فِی السِّجْنِ اِلٰی اَنْ یُّظْہِرَ التَّوْبَۃَ (قاضی خان)

اگر ایک شخص پر قتل یا چوری یا لوگوں کے مارنے کا الزام لگایا جاتا ہو تو اس کو مقید رکھیں تاکہ توبہ کرے،

۴۸۳۔الزام کے ثبوت کا طریقہ

وَالتُّہْمَۃُ تَثْبُتُ بِاَحَدِ شَطْرَیِ الشَّہَادَۃِ اِمَّا الْعَدَدُ اَوِ الْعَدَالَۃُ (الہدایہ)

تہمت یا تو ایک گواہ عادل سے ثابت ہوتی ہے یا دو گواہوں سے،

۴۸۴۔اگر کسی نے اپنے چھوٹے بچے کو شراب پلائی تو اس پر تعزیر ہے۔

رَجُلٌ سَقٰی اِبْنًا صَغِیْرًا لَّہٗ خَمْرًا یُعَزَّرُ

اگر کوئی شخص اپنے چھوٹے بچے کو شراب پلائے تو

(التاتارخانیہ) اس کو تعزیر دی جائے گی،

۴۸۵۔ لونڈی یا بیگانہ عورت کے لمس و مساس سے تعزیر واجب ہوگی،

رَجُلٌ قَبَّلَ حُرَّةً اَجْنَبِيَّةً اَوْ اَمَةً اَوْ عَانَقَهَا اَوْ مَسَّهَا بِشَهْوَةٍ يُعَزَّرُ وَكَذَا لَوْ جَامَعَهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ فَاِنَّهُ يُعَزَّرُ (قاضی خان)

اگر کوئی شخص بیگانہ عورت یا لونڈی کو چومے یا گود میں لے یا اس کو شہوت کیساتھ مس کرے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی اور اگر بیگانہ عورت سے اس کی شرمگاہ کے علاوہ کسی جگہ زنا کرے تو تعزیر واجب ہوگی

۴۸۶۔ جلق لگانے والے کو تعزیر دیجائیگی،

اَلْاِسْتِمْنَاءُ حَرَامٌ وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ (الحاوی)

جلق حرام ہے اور جو شخص جلق لگائے اسکو تعزیر دیجائیگی

۴۸۷۔ اغلام کے عادی کو امام قتل کر سکتا ہے،

لَوْ اِعْتَادَ اللِّوَاطَةَ يَقْتُلُهُ الْاِمَامُ مُحْصِنًا كَانَ اَوْ غَيْرَ مُحْصِنٍ (فتح القدیر)

اگر کسی کو اغلام کی عادت ہو تو امام اس کو قتل کر سکتا ہے خواہ وہ محصن ہو یا غیر محصن،

۴۸۸۔ چپٹ بازی کی مختلف صورتیں اور اس پر تعزیر

مِنَ النَّاطِفِيِّ وَاَمَّا مُسَاحَقَةُ الرِّجَالِ بِالرِّجَالِ فَاِنَّهُ لَا يَحْرُمُ شَيْئًا وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَلَيْسَ فِيْهِ الْحَدُّ وَاَمَّا مُسَاحَقَةُ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ فَاِنَّهُ فِي التَّحْرِيْمِ كَالْجِمَاعِ وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَلَا حَدَّ فِيْهِ فِي قَوْلِهِمْ وَاَمَّا مُسَاحَقَةُ النِّسَاءِ بِالنِّسَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَحْرُمُ شَيْئًا وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَلَيْسَ فِيْهِ حَدٌّ وَاَمَّا

اگر مرد مرد کے ساتھ یا مرد عورت کے ساتھ یا عورت عورت کیساتھ یا مرد خواجہ سرا یا مخنث یا نامرد یا لڑکے کے ساتھ چپٹ بازی کرے تو تعزیر واجب ہوتی ہے،

مُسَاحِقَةُ الرِّجَالِ بِالْخَصِيِّ وَالْعِنِّيْنِ
وَالْمَجْبُوْبِ وَالْغُلَامِ الَّذِيْ يَصْلُحُ لِلدُّبُرِ شَهْوَةً
فَإِنَّهُ فِي التَّحْرِيْمِ كَالْجِمَاعِ وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ
وَلَيْسَ فِيْهِ حَدٌّ أَيْضًا (الحماديہ)

۴۸۹۔ بندر سے مجامعت کرانے پر عورت کو تعزیر دیجائے گی،

وَلَوْ مَكَّنَتِ الْمَرْأَةُ قِرْدًا مِنْ نَفْسِهَا كَانَ حُكْمُهَا كَإِتْيَانِ الرَّجُلِ الْبَهِيْمَةَ (الجوہرۃ النیرۃ)

اگر عورت بندر سے حرامکاری کرائے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۹۰۔ چند افعال جن پر تعزیر واجب ہے،

إِذَا أَتَى بَهِيْمَةً أَوْ وَطِئَ بِشُبْهَةٍ أَوْ لَطَمَ مُسْلِمًا أَوْ دَفَعَ مِنْدِيْلَهُ فِي السُّوْقِ عَنْ رَأْسِهِ عُزِّرَ (السراجیہ)

اگر کوئی شخص چارپایے کے ساتھ مباشرت کرے یا شبہہ کے ساتھ جماع کرے یا کسی کو طمانچہ مارے، یا بازار میں کسی کی پگڑی اس کے سر سے اتار کر پھینکدے تو اسپر تعزیر (جاری ہو گی)

۴۹۱۔ عورت کی زلف تراشنے اور لونڈی کے بال مونڈنے پر تعزیر واجب ہے،

ذَكَرَ ابْنُ رُسْتَمَ عَنْ مُحَمَّدٍ رح فِيْمَنْ قَطَعَ قَرْنَ امْرَأَةٍ أَوْ حَلَقَ شَعْرَ جَارِيَةٍ وَذٰلِكَ يَنْقُصُهَا قَالَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُؤَدَّبَ

(الظہیریہ)

اگر کوئی شخص کسی عورت کی زلف تراش لے، یا اس کے سر کے بال مونڈے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۹۲۔ دھوکا دے کر عورت کے نکالنے پر سزائے قید،

رَجُلٌ خَدَعَ امْرَأَةَ رَجُلٍ أَوْ بِنْتَهُ وَهِيَ صَغِيْرَةٌ وَأَخْرَجَهَا وَزَوَّجَهَا مِنْ رَجُلٍ

اگر کوئی شخص ایک بیگانہ عورت کو دھوکا دیکر اس کے گھر سے نکال لیجائے، یا کسی کی لڑکی کو گم

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَحْبِسُهُ بَعْدَ أَبَدًا حَتّٰى يَرُدَّهَا أَوْ يَمُوْتَ (فتاوى الكبرى)

نکال کر کسی سے بیاہ دے تو اس کو اس وقت تک قید میں رکھینگے جبتک وہ ان کو واپس نہ لائے یا مرجائے

۴۹۳- مقیم پر بلا عذر روزہ نہ رکھنے سے تعزیر واجب ہوگی

اَلْمُقِيْمُ إِذَا أَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ يُخَافُ مِنْهُ عَوْدُهٗ إِلَى الْإِفْطَارِ ثَانِيًا (التاتارخانیہ)

جو شخص مقیم ہو اور بغیر عذر رمضان کے روزے نہ رکھے اس پر تعزیر واجب ہوگی اگر دوبارہ اس کے روزہ نہ رکھنے کا احتمال ہو تو اس کو قید کرینگے،

۴۹۴- چند لوگ جن پر تعزیر واجب ہے،

مَنْ شَهِدَ شُرْبَ الشَّارِبِيْنَ وَالْمُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى نِيَّةِ الشُّرْبِ وَإِنْ لَمْ يَشْرَبُوْا وَمَنْ مَعَهٗ رَكْوَةُ خَمْرٍ يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ وَالْمُسْلِمُ يَبِيْعُ الْخَمْرَ أَوْ يَأْكُلُ الرِّبٰوا يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ وَكَذَا الْمُغَنِّيْ وَالْمُخَنَّثُ وَالنَّائِحَةُ يُعَزَّرُوْنَ وَيُحْبَسُوْنَ حَتّٰى يُحْدِثُوا التَّوْبَةَ (النہر الفائق)

شرابخواروں کی مجلس میں جو شراب پینے کے لیے جمع ہوئے ہیں یا شراب پی رہے ہیں جو شخص تک ہوگا اس کو تعزیر دیجائے گی، اور مسلمان اگر شراب بیچے یا سود کھائے اس پر تعزیر واجب ہوگی اسی طرح گانے والے نوحہ کرنے والے اور مخنث پر تعزیر اور قید کی سزا ہے،

۴۹۵- باہم مارپیٹ کرنے والوں پر تعزیر واجب ہوگی،

ضَرَبَ غَيْرَهٗ بِغَيْرِ حَقٍّ وَضَرَبَهُ الْمَضْرُوْبُ أَيْضًا فَإِنَّهُمَا يُعَزَّرَانِ وَيُبْدَأُ بِإِقَامَةِ التَّعْزِيْرِ بِالْبَادِيْ بَيْنَهُمَا (البحر الرائق)

جو لوگ آپس میں مارپیٹ کریں ان میں ہر ایک پر تعزیر واجب ہوگی اور پہلے اس شخص کو تعزیر دیجائیگی جس نے پیشدستی کی ہے،

۴۹۶۔ قاضی اپنے سامنے باہم گالی گلوج کرنے والوں کو سزا دیسکتا ہے،

خصمان تشاتما بین یدی القاضی فی مجلسہ فنہی ہما فلم ینتہیا فالرای فی ذلک الی القاضی ان یحبسہما او یعزرہما وان عفی فحسن وان فعل احدہما لصاحبہ فلیس للقاضی ان یعزرہ مالم یطلب خصمہ (الحمادیہ)

اگر دو شخص قاضی کے سامنے باہم گالی گلوج کریں تو قاضی کو چاہئے کہ ان کو منع کرے، اگر باز نہ آئیں تو قاضی کو اختیار ہے کہ اون کو تعزیر دے یا معاف کرے، اگر ان میں سے ایک دوسرے کو گالی دے تو جب تک مدعی دعوی نہ کرے قاضی کو تعزیر دینے کا اختیار نہیں،

۴۹۷۔ مسجد کے دروازہ چرانے والے پر تعزیر واجب ہے،

قال فخر الاسلام ان اعتاد سرقۃ ابواب المسجد یجب ان یعزر ویبالغ فیہ ویحبس حتی یتوب (البحر الرائق)

اگر کوئی شخص مسجد کا دروازہ چرائے تو اس کو تعزیر اور قید کی سزا دیجائے گی،

۴۹۸۔ اگر کوئی جاہل تحقیر سے اہل علم کا ذکر کرے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

جاہل ذکر اہل العلم بالتحقیر وجب علیہ التعزیر (الحاوی)

اگر کوئی جاہل اہل علم کو تحقیر سے یاد کرے تو اس کو تعزیر دیجائے گی،

۴۹۹۔ تکفیر کی صورت میں کب تعزیر واجب ہوتی ہے،

اذا ادعی علی شخص بدعوی توجب التکفیر وعجز المدعی عن اثبات ما ادعاہ لا یجب علیہ شئی اصلا اذا صدر الکلام علی وجہ الدعوی عند حکم الشرع

اگر کسی نے کسی پر کفر کا دعوی کیا اور اس کو ثابت نہ کرسکا تو مدعی کو کوئی سزا نہ دیجائے گی، اور اگر برا بھلا کہنے کی غرض سے کسی کی تکفیر کی تو مدعی پر تعزیر واجب ہوگی،

أَمَّا إِذَا صَدَرَ عَنْهُ عَلٰى وَجْهِ السَّبِّ

أَوِ الْاِنْتِقَاصِ فَإِنَّهٗ يُعَزَّرُ (النہر الفائق)

۵۰۰۔ چوری کے دعویٰ کو اگر کوئی ثابت نہ کر سکے تو تعزیر واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ اِدَّعٰى عِنْدَ الْقَاضِيْ سَرِقَةً وَعَجَزَ عَنْ إِثْبَاتِهَا لَا يُعَزَّرُ بِخِلَافِ دَعْوٰى الزِّنَا (الحاوی)

اگر کوئی شخص کسی پر چوری کا دعویٰ کرے اور اس کو ثابت نہ کر سکے تو مدعی پر تعزیر واجب نہ ہوگی اور اگر زنا کا دعویٰ کرے اور اسکو ثابت نہ کر سکے تو مدعی پر تعزیر واجب ہوگی

۵۰۱۔ شرابیوں اور چوروں کی صحبت سے بھی تعزیر واجب ہوگی،

اَلْأَصْلُ أَنَّ الْإِنْسَانَ يُعَزَّرُ لِأَجْلِ التُّهْمَةِ مِنْهَا إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا جَالِسًا مَعَ الْفُسَّاقِ فِيْ مَجْلِسِ الشَّرَابِ عَزَّرَهٗ وَإِنْ كَانَ هُوَ لَا يَشْرَبُ وَمِنْهَا إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا يَمْشِيْ مَعَ السُّرَّاقِ عَزَّرَهٗ (خزانۃ الروایہ)

اگر کوئی شخص فسق و فجور کی مجلس یا شراب کی مجلس میں بیٹھے گا تو اس پر تعزیر واجب ہوگی اور اگر کوئی شخص چوروں کے ہمراہ رہیگا تو اس کو بھی تعزیر دیجائیگی

۵۰۲۔ مشہور چور کو بغیر الزام چوری کے بھی قید کیا جا سکتا ہے،

اَلسَّارِقُ إِذَا كَانَ مَعْرُوْفًا بِهَا وَلَمْ يُؤْخَذْ بِالسَّرِقَةِ يُحْبَسُ (الحادیہ)

جو شخص مشہور چور ہو اور بغیر چوری کے گرفتار ہو حاکم اسکو قید کر سکتا ہے،

۵۰۳۔ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں برا کام کرے تو امام فہمایش کے بعد اس کو سزا دیسکتا ہے۔

رَجُلٌ أَظْهَرَ الْفِسْقَ فِيْ دَارِهٖ يَنْبَغِيْ أَنْ يَتَقَدَّمَ إِلَيْهِ إِبْدَاءً لِلْعُذْرِ فَإِنْ

اگر ایک شخص اپنے گھر میں فسق و فجور کرے تو حاکم کو چاہیئے کہ اس کو یہ کہلا بھیجے کہ اس سے باز رہے اور

كَفَّ لَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ لِأَنَّهُ تَرَكَ وَإِنْ لَمْ يَكُفَّ فَالْإِمَامُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ حَبَسَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدَّبَهُ سِيَاطًا وَإِنْ شَاءَ أَزْعَجَهُ مِنْ دَارِهِ لِأَنَّ الْكُلَّ يَصْلُحُ لِلتَّعْزِيرِ (بحر)	اگر باز نہ رہے تو حاکم کو اس کی تعزیر کا اختیار ہے چاہے اس کو قید کرے یا کوڑا مارے یا اس کو اس کے گھر سے نکال دے ،

۵۰۴۔ جو لوگ بھانگ وغیرہ سے بے ہوش کر کے لوگوں کا مال چھین لیتے ہیں ان کی تعزیر

أَمَّا الَّذِي يَسْقِي الْبَنْجَ وَالشَّيْكَرَانَ وَجَوْزَ بُوَّا وَجَوْزَ مَاثِلَ وَنَحْوَهَا مِمَّا يَذْهَلُ بِالنَّاسِ وَيَذْهَبُ بِالْعَقْلِ ثُمَّ يَأْخُذُونَ مَالَهُ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يُقْتَلُونَ وَلٰكِنْ يُعَاقَبُونَ الْعُقُوبَةَ الشَّدِيدَةَ وَيُحْبَسُونَ حَتّٰى يُعْلَمَ تَوْبَتُهُمْ وَيَغْرَمُونَ مَا أَخَذُوا مِنَ النَّاسِ (الحماديہ)	جو لوگ کہ آدمیوں کو بھانگ اور دھتورہ دیکر بیہوش کر دیتے ہیں اور ان کا مال لے لیتے ہیں ان کو قتل واجب نہیں ہے البتہ سخت سزا دی جا سکتی ہے اور ان کو قید رکھنا چاہیئے تا کہ وہ توبہ کریں اور مال واپس کر دیں ،

۵۰۵۔ جھوٹے گواہوں کی تشہیر و تعزیر

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ شَاهِدُ الزُّوْرِ أُشَهِّرُهُ فِي السُّوقِ وَلَا أُعَزِّرُهُ وَقَالَا نُوجِعُهُ ضَرْبًا وَنَحْبِسُهُ (الہدایہ)	اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جھوٹے گواہوں کی تشہیر واجب ہے ، اور صاحبین کے نزدیک ان پر تعزیر اور قید واجب ہوتا ہے ،

۵۰۶۔ آقا اپنے لونڈی اور غلام کو بے ادبی پر تعزیر دے سکتا ہے

لِلْمَوْلٰى أَنْ يُعَزِّرَ عَبْدَهُ وَأَمَتَهُ عِنْدَ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ وَالْحَاجَةِ إِلَيْهِ (محیط سرخی)	اور آقا اپنے لونڈی اور غلام کو ادب دینے کیلئے اور خدمتگذاری نہ کرنے پر تعزیر دے سکتا ہے ،

دوسری کتاب

جرائم کے بیان میں

پہلا باب

جرائم کی تعریف میں

۵۰۷۔ جرم کی تعریف

اَلْجِنَایَۃُ فِی الشَّرْعِ اِسْمٌ بِفِعْلٍ مُحَرَّمٍ سَوَاءٌ کَانَ فِیْ نَفْسٍ اَوْ مَالٍ لٰکِنْ فِیْ عُرْفِ الْفُقَہَاءِ یُرَادُ بِاِطْلَاقِ اِسْمِ الْجِنَایَۃِ عَلَی الْفِعْلِ فِی النَّفْسِ اَوِ الْاَطْرَافِ	شریعت میں جنایت فعل حرام کو کہتے ہیں خواہ جان میں ہو یا مال میں لیکن اصطلاحِ فقہاء میں جنایت وہ فعل حرام ہے جو جان میں ہو یا اعضائے جسم میں۔

(تبیین)

۵۰۸۔ قتل کی تعریف

وَالْاَوَّلُ یُسَمّٰی قَتْلًا وَھُوَ فِعْلٌ مِّنَ الْعِبَادِ	جو جنایت نفس میں ہوتی ہے وہ اس قتل کو کہتے ہیں

تَزُوْلُ بِهِ الْحَیٰوۃُ وَالثَّانِیْ یُسَمّٰی قَطْعًا اَوْ جَرْحًا (العنایہ)

جو ہلاکت کا سبب ہو اور جو اعضائے بدن میں ہوتی ہے اس کو کاٹنا یا زخم کرنا کہتے ہیں،

۵۰۹۔ جرم کی قسمیں،

اَلْجِنَایَۃُ عَلٰی نَوْعَیْنِ اَحَدُھُمَا یُوْجِبُ الْقِصَاصَ ھُوَ الْعَمَدُ وَالْاٰخَرُ مَا لَا یُوْجِبُ وَمَا یُوْجِبُ الْقِصَاصَ فَھُوَ عَلٰی نَوْعَیْنِ اَحَدُھُمَا فِی النَّفْسِ وَالْاٰخَرُ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ (قاضی خان)

جنایت کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جو مجرم کے لئے موجب قصاص ہوتی ہے، اور وہ وہ ہے جو قصداً کیا جائے، دوسری وہ جو موجب قصاص نہ ہو، اور موجب قصاص کی بھی دو قسمیں ہیں، ایک کسی کو مار ڈالنا، دوسرے کسی کے عضو کو کاٹ ڈالنا،

۵۱۰۔ قتل کی قسمیں،

اَلْقَتْلُ عَلٰی خَمْسَۃِ اَوْجُہٍ عَمَدٌ وَخَطَاءٌ وَمَا اُجْرِیَ مُجْرَی الْخَطَاءِ وَالْقَتْلُ بِسَبَبٍ (القدوری)

قتل کی پانچ قسمیں ہیں، قصداً، اشتباہ بالقصد، غلطی سے، غلطی کے قائم مقام، کسی سبب کے پیدا کرنے سے قتل کرنا،

۵۱۱۔ قتل کے وہ اقسام مراد ہیں جو ناحق ہوں،

اَلْمُرَادُ بِہٖ اَنْوَاعُ الْقَتْلِ بِغَیْرِ حَقٍّ مِمَّا یَتَعَلَّقُ بِہِ الْاَحْکَامُ (الکافی)

اور ان اقسام سے قتل کی وہ قسمیں مراد ہیں جو ناحق ہوں اور شریعت کے احکام ان سے تعلق رکھتے ہوں،

لَا جَمِیْعُ اَنْوَاعِ الْقَتْلِ لِاَنَّ اَنْوَاعَ الْقَتْلِ اَکْثَرُ فَاِنَّہٗ رَجْمٌ وَقَتْلُ الْحَرْبِیِّ وَالْقَتْلُ قِصَاصًا وَالْقَتْلُ صَلْبًا فِیْ حَقِّ قُطَّاعِ الطَّرِیْقِ فَعَلِمْنَا اَنَّہٗ اَرَادَ بِہِ الْقَتْلَ

یہ مطلب نہیں کہ قتل کی تمام قسمیں انھی پانچوں قسموں میں منحصر ہیں، کیونکہ قتل کی بہت سی قسمیں ہیں، مثلاً زنا میں سنگسار کرنا، کافر حربی کو مار ڈالنا، قتل کے بدلے قتل، ڈاکوؤں کو پھانسی دینا، اس سے معلوم ہوا کہ

اَلْمُوْجِبُ لِلضَّمَانِ (الکفایہ)

مذکورۂ بالا پانچوں قسموں سے مراد قتل کی وہ قسمیں ہیں جو جرمانہ تاوان کا سبب ہوں،

(الکفایہ)

۵۱۲- قتل کے احکام

وَالْمُرَادُ بِهٖ بَيَانُ قَتْلٍ يَتَعَلَّقُ بِهِ الْاَحْكَامُ مِنَ الْقِصَاصِ وَالدِّيَةِ وَالْكَفَّارَةِ وَحِرْمَانِ الْمِيْرَاثِ وَالْاِثْمِ (نخ الغفار)

جو احکام کہ قتل سے متعلق ہوتے ہیں، وہ قصاص و دیت و کفارہ قاتل کا مقتول کی وراثت سے محروم ہونا اور قاتل کا گنہگار ہونا ہے،

۵۱۳- پانچ قسموں میں قتل کی وجہ انحصار

اَمَّا بَيَانُ الْاِنْحِصَارِ ظَاهِرٌ وَهُوَ اِمَّا اِنْ حَصَلَ الْقَتْلُ مُبَاشَرَةً اَوْ تَسْبِيْبًا فَالْاَوَّلُ اِمَّا اِنْ حَصَلَ بِالسِّلَاحِ مُتَعَمِّدًا اَوْ لَا بِالسِّلَاحِ فَالْاَوَّلُ عَمْدٌ وَالثَّانِيْ شِبْهُ عَمْدٍ وَاِنْ لَمْ يَتَعَمَّدْ فَاِمَّا قَصَدَ الْفِعْلَ اَوْ لَمْ يَقْصِدْ فَالْاَوَّلُ خَطَاءٌ وَالثَّانِيْ مَا اُجْرِيَ مُجْرَى الْخَطَاءِ وَاِنْ حَصَلَ تَسْبِيْبًا فَهُوَ الْقَتْلُ بِسَبَبٍ كَذَا فِيْ حَوَاشِي الْهِدَايَهِ

مذکورۂ بالا پانچ قسموں میں انحصار کی وجہ یہ ہے کہ قتل یا عمل کے ذریعہ سے واقع ہوگا یا سبب کے ذریعہ سے اور عمل کے ذریعہ سے جو قتل واقع ہوگا اس میں قاتل کا مقصد مارنا ہوگا یا مارنا نہ ہوگا، جو قتل قاتل کے ارادہ سے ہوگا اگر اس میں ہتھیار یا اس کے مثل کوئی چیز استعمال کی گئی ہے تو وہ قتل بالعمد ہے، اور اگر ہتھیار یا اس کے مثل کوئی چیز استعمال نہیں کی گئی ہے تو وہ شبہ عمد ہے، اور جس میں قاتل کا مقصد مارنا نہیں ہے تو اگر قصد فعل کا ہے تو قتل خطا ہے اور اگر قصد فعل کا نہیں ہے، تو قائم مقام خطاء کی ہے، اور اگر قتل اس طور پر واقع ہو کہ کوئی واقعہ پیدا کرے اور اس سبب سے کوئی ہلاک ہو جائے تو قتل تسبیب ہے،

۵۱۴- قتل تسبیب میں قاتل مقتول کی وراثت سے محروم نہ ہوگا،

وَمِنْ حُكْمِهِ حِرْمَانُ الْقَاتِلِ مِنَ الْمِيْرَاثِ إِلَّا فِي الْقَتْلِ بِطَرِيْقِ التَّسْبِيْبِ (المحيط البرہانی)	اور منجملہ احکامِ قتل کے ایک حکم یہ ہے کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہو جائیگا البتہ قتل تسبیب میں میراث سے محروم نہ ہوگا،

۵۱۵۔ اگر لڑکا اور مجنون قاتل ہو تو مورث کی میراث سے محروم نہ ہوگا،

وَلَا يُحْرَمُ الصَّبِيُّ مِنَ الْمِيْرَاثِ بِقَتْلِ مُوَرِّثِهٖ وَكَذٰلِكَ الْمَجْنُوْنُ (قاضی خان)	اگر لڑکا یا مجنون اپنے مورث کو مار ڈالے تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہوگا،

۵۱۶۔ قتلِ عمد کی تعریف

أَمَّا الْعَمْدُ فَمَا تَعَمَّدَ ضَرْبَهٗ بِسِلَاحٍ أَوْ مَا يَجْرِيْ مَجْرَى السِّلَاحِ فِيْ تَفْرِيْقِ الْأَجْزَاءِ (الکافی)	اور قتل عمد یہ ہے کہ بالقصد کسی کو ہتھیار یا ایسی چیز سے مارا جائے جو بمنزلہ ہتھیار کے ہو اور اس سے زخم ہو جائے یا اجزائے بدن ٹوٹ پھوٹ جائیں،

۵۱۷۔ ہتھیار کی تعریف

اَلسِّلَاحُ مَا يَكُوْنُ اٰلَةً قَابِلَةً أُعِدَّتْ لِلْقِتَالِ (النہایہ)	ہتھیار یہ ہے کہ وہ قتل کا آلہ ہو اور اس کو قتل ہی کے واسطے تیار کریں،

۵۱۸۔ پیتل وغیرہ کے ہتھیار کا حکم۔

وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا كَانَ مِنْ جِنْسِ الْحَدِيْدِ نَحْوَ الصُّفْرِ وَالرَّصَاصِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالنُّحَاسِ وَالْآنُكِ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْحَدِيْدِ إِنْ كَانَ لَهٗ حَدٌّ ثُمَّ بِضْعٌ بِضْعًا فَإِذَا حَصَلَ الْقَتْلُ فَهُوَ عَمْدٌ	جو ہتھیار لوہے کی جنس سے ہو مثلاً پیتل، رانگ، سونا، چاندی، سیسہ اس کا حکم بھی لوہے کا ہے، بشرطیکہ اس میں تیزی ہو اور جب ان سے قتل واقع ہو تو وہ بالاتفاق قتل عمد ہے، اور اگر تیزی نہ رکھتا ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہے،

مَحْضٌ بِاتِّفَاقِ الرِّوَايَاتِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حِدَّةٌ نَحْوَ الطَّلِيْ رِوَايَةِ الطَّحَاوِيْ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ هُوَ خَطَاءُ عَمَدٍ وَعِنْدَهُمَا اِنْ كَانَ الْغَالِبُ مِنْهُ الْهَلَاكُ فَهُوَ عَمَدٌ مَحْضٌ وَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْغَالِبُ مِنْهُ الْهَلَاكُ فَهُوَ خَطَاءُ عَمَدٍ ، (المحيط البرہانی)

۵۱۹۔ ہر تیز چیز ہتھیار ہے ،

وَكَذَالِكَ كُلُّ مَا لَهُ حِدَّةٌ نَحْوَ الزُّجَاجِ وَلِيْطِ الْقَصَبِ وَالْحَجَرِ الَّذِيْ لَهُ حِدَّةٌ وَالْخَشَبِ الَّذِيْ لَهُ حِدَّةٌ فَهٰذَا كُلُّهُ يَعْمَلُ عَمَلَ الْحَدِيْدِ فَهُوَ عَمَدٌ مَحْضٌ وَفِيْهِ الْقِصَاصُ (المحیط البرہانی)

شیشہ، تیز پتھر اور لکڑی کا چھلکا جس سے خراش واقع ہو اور وہ کاٹ سکیں یہی حکم ہے یعنی یہ سب چیزیں لوہے کا حکم رکھتی ہیں اور ان کے ذریعہ سے قتل کرنے سے بالاتفاق قصاص واجب ہوتا ہے ،

۵۲۰۔ قتل عمد کا حکم

وَمُوْجِبُ ذَالِكَ الْاِثْمُ وَالْقَوَدُ اِلَّا اَنْ يَعْفُوَ الْاَوْلِيَاءُ ۔ (القدوری)

اور قتل عمد سے گناہ ہوتا ہے اور قصاص واجب ہوتا ہے ، البتہ اگر مقتول کے ورثاء معاف کر دیں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے ،

وَمُوْجِبُ ذَالِكَ الْمَاثَمُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهُ جَهَنَّمُ الْاٰيَه وَقَدْ نَطَقَ

اور قتل عمد میں قاتل کا گناہ نص قرآنی اور اجماع سے ثابت ہے ، اور وجوب قصاص نص قرآنی اور حدیث سے ثابت ہے ،

بِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ السُّنَّةِ وَعَلَيْهِ انْعَقَدَ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ وَالْقَوَدُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اِلَّا أَنَّهٗ يَتَقَيَّدُ بِوَصْفِ الْعَمْدِيَّةِ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعَمْدُ قَوَدٌ اَيْ مُوْجِبُهٗ (الہدایہ)

۵۲۱۔ قتل عمد میں کفارہ نہیں ہے،

لَا كَفَّارَةَ فِيْهِ لِاَنَّهَا فِيْمَا كَانَ دَائِرًا بَيْنَ الْحَظْرِ وَالْإِبَاحَةِ وَهُوَ كَبِيْرَةٌ مَحْضَةٌ (جامع الرموز)

اور قتل عمد میں کفارہ نہیں ہے کیونکہ کفارہ اس چیز میں واجب ہوتا ہے جسمیں کسی حیثیت سے اباحت کا احتمال ہو اور قتل عمد ایک گناہ کبیرہ ہے،

۵۲۲۔ قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہتا ہے،

وَمِنْ حُكْمِهٖ حِرْمَانُ الْمِيْرَاثِ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا مِيْرَاثَ لِقَاتِلٍ (الہدایہ)

اور قاتل میراث سے حدیث کے موافق محروم رہتا ہے،

۵۲۳۔ قتل عمد میں مال کب دلوایا جاتا ہے،

وَوُجُوْبُ الْمَالِ بِهٖ عِنْدَ التَّرَاضِيْ اَوْ عِنْدَ تَعَذُّرِ اِيْجَابِ الْقِصَاصِ لِلشُّبْهَةِ (المبسوط)

اور قتل عمد میں مال اس وقت واجب ہوتا ہے جب مقتول کے ورثا مال پر راضی ہوں یا بسبب عذر شبہہ کے قصاص واجب نہ ہو،

۵۲۴۔ دیت دینے پر قاتل کی رضامندی ضروری ہے،

وَلَيْسَ لِلْوَلِيِّ اَخْذُ الدِّيَةِ اِلَّا بِرِضَاءِ

اور قتل عمد میں مقتول کے ورثا بغیر قاتل کی رضامندی

الْقَاتِلِ (الہدایہ) — کے دیت نہیں لے سکتے،

۵۲۵۔ قتل شبہ عمد کی تعریف اور اس کی تفریعات،

وَشِبْهُ الْعَمْدِ بِأَنْ يَتَعَمَّدَ الضَّرْبَ بِمَا لَيْسَ بِسِلَاحٍ وَلَا مَا أُجْرِيَ مُجْرَى السِّلَاحِ عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ رح وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح إِذَا ضَرَبَهُ بِحَجَرٍ عَظِيمٍ أَوْ خَشَبَةٍ عَظِيمَةٍ فَهُوَ عَمْدٌ وَشِبْهُ الْعَمْدِ بِأَنْ يَتَعَمَّدَ ضَرْبَهُ بِمَا لَا يُقْتَلُ بِهِ غَالِبًا وَالصَّحِيحُ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رح (المضمرات)

اور قتل شبہ عمد امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارنے کا قصد کرے جو ہتھیار اور اس کے مشابہ نہ ہو اور صاحبین کے نزدیک بڑے پتھر اور بڑی لاٹھی سے مارنا بھی قتل عمد ہے، اور ان کے نزدیک قتل شبہ عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارنے کا قصد کیا جائے جس سے عموماً قتل واقع نہیں ہوتا،

وَإِنْ تَعَمَّدَ الضَّرْبَ بِمَا لَمْ يَكُنِ الْهَلَاكُ مِنْهُ غَالِبًا كَالسَّوْطِ الصَّغِيرِ فَإِنْ لَمْ يُوَالِ فِي الضَّرْبِ فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ عِنْدَهُمَا بِلَا خِلَافٍ وَإِنْ وَالَى فِي الضَّرْبِ فَقَدِ اخْتَلَفَ الْمَشَائِخُ فِيهِ عَلَى قَوْلِهِمَا وَبَعْضُهُمْ قَالُوا أَنَّهُ عَمْدٌ مَحْضٌ وَبَعْضُهُمْ قَالُوا أَنَّهُ بِشِبْهِ الْعَمْدِ (المحیط البرہانی)

اور صاحبین کے نزدیک ایسی چیز سے مارنے کا قصد کرنا جس سے عام طور پر قتل واقع نہیں ہوتا جیسے چھوٹا کوڑا۔ اگر اس سے برابر ضرب لگائی جائیں تو یہ قتل شبہ عمد ہے، بالاتفاق، اور اگر برابر مارا جائے تو اس میں روایتیں مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ صاحبین کے نزدیک قتل عمد ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ شبہ عمد ہے،

فِي الْفَتَاوَى عَنْ خَلَفٍ قَالَ سَأَلْتُ أَسَدَ بْنَ عَمْرٍو عَمَّنْ ضَرَبَ آخَرَ بِيَدِهٖ

اگر کوئی کسی کو گھونسے یا لاتیں مارے اور مر جائے تو یہ قتل شبہ عمد ہے،

اَوْ بِحَبْلِهٖ وَمَاتَ مِنْهُ قَالَ هٰذَا شِبْهُ

عَمَدٍ (المحیط البرہانی)

۵۲۶- قتل شبہ عمد کا حکم،

وَمُوجِبُهٗ عَلَى الْقَوْلَيْنِ الْاِثْمُ وَالْكَفَّارَةُ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَدِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ عَلَى الْعَاقِلَةِ، (الکافی)

اور قتل شبہ عمد میں امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے قول کے موافق گناہ اور کفارہ واجب ہوتا ہے، یعنی ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا پڑتا ہے، اور اگر اس کی مقدرت نہ ہو تو متصل دو مہینہ روزہ رکھنا پڑتا ہے، اور قاتل کے کنبہ اور خاندان پر دیت مغلظہ عائد ہوتی ہے۔

۵۲۷- دیت مغلظہ صرف اونٹوں میں ہے،

وَهٰذَا التَّغْلِيظُ اِنَّمَا يَظْهَرُ فِي اَسْنَانِ الْاِبِلِ اِذَا وَجَبَتِ الدِّيَةُ مِنْهَا لَا فِي شَيْءٍ آخَرَ (المبسوط)

اور تغلیظ دیت اونٹوں میں اس وقت پائی جاتی ہے کہ جب دیت میں اونٹ واجب ہوتے ہیں دیت کے دوسرے اقسام میں تغلیظ نہیں ہے،

۵۲۸- اگر اونٹ دینے کی مقدرت ہو تو دیت میں صرف اونٹ لیے جائینگے،

وَاِذَا كَانَ الْاِبِلُ اَصْلًا لَا يَجُوزُ لِلْقَاتِلِ وَلَا لِلْعَاقِلَةِ اَنْ يُؤَدِّيَ الدَّرَاهِمَ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَى الْاِبِلِ اِلَّا بِرِضَاءِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ وَعِنْدَ الْعَجْزِ يَقْضِي بِالدَّرَاهِمِ اَوْ بِالدَّنَانِيرِ اعْتِبَارًا بِقِيمَةِ الْاِبِلِ وَاِنْ زَادَ عَلَى عَشَرَةِ الٰافِ دِرْهَمٍ اَوْ عَلٰى

اور شبہ عمد میں عاقلہ پر اصولاً اونٹوں کی دیت مغلظہ واجب ہوتی ہے اور ان کو یہ حق نہیں ہے کہ باوجود اونٹوں کی مقدرت کے درہم یا دینار کی دیت دیں، البتہ مقتول کے ورثہ کی رضامندی سے درہم یا دینار بھی دے سکتے ہیں اور اگر عاقلہ اونٹ نہ دے سکتے ہوں تو ان کو ان کی قیمت ادا کرنی ہوگی گو وہ

أَلْفَ دِيْنَارٍ ، | دس ہزار درہم یا ہزار دینار سے زیادہ ہو،

(منح الغفار)

۵۲۹۔ شبہ عمد میں بھی قاتل مقتول کی وراثت سے محروم ہوتا ہے

وَيَتَعَلَّقُ بِهِ حِرْمَانُ الْمِيرَاثِ ، | اور شبہ عمد کا قاتل مقتول کی وراثت سے محروم رہتا ہے،

(الہدایہ)

۵۳۰۔ قتل خطاء کی دو قسمیں،

وَالْخَطَاءُ عَلَى نَوْعَيْنِ خَطَاءٌ فِي الْقَصْدِ وَهُوَ أَنْ يَرْمِيَ شَخْصًا يَظُنُّهُ صَيْدًا فَإِذَا هُوَ آدَمِيٌّ أَوْ يَظُنُّهُ حَرْبِيًّا فَإِذَا هُوَ مُسْلِمٌ وَخَطَاءٌ فِي الْفِعْلِ وَهُوَ أَنْ يَرْمِيَ غَرَضًا فَيُصِيبَ آدَمِيًّا | اور قتل خطاء کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ غلطی ارادہ میں ہو، دوسرے یہ کہ غلطی فعل میں ہو، ارادہ کی غلطی کی مثال یہ ہے کہ شکار کے گمان میں ایک شخص کو تیر مارا حالانکہ وہ شکار نہ تھا بلکہ آدمی تھا اور فعل کی غلطی یہ ہے کہ نشانہ کو تیر مارا اور وہ تیر لگا آدمی کو،

(الہدایہ)

۵۳۱۔ قتل خطاء کی دونوں قسموں میں کوئی گناہ نہیں ہے،

وَلَا يَأْثَمُ فِيهِ فِي الْوَجْهَيْنِ سَوَاءٌ كَانَ خَطَاءٌ فِي الْقَصْدِ أَوْ خَطَاءٌ فِي الْفِعْلِ | اور قتل خطاء کی دونوں قسموں میں کوئی گناہ نہیں ہے

(الجوہرۃ النیرہ)

۵۳۲۔ قتل خطاء کے احکام

وَمُوجِبُ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَتَحْرِيمُ الْمِيرَاثِ سَوَاءٌ | اور قتل خطاء میں ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا پڑتا ہے اور قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے نیز

قَتَلَ مُسْلِمًا اَوْ ذِمِّيًّا فِي وُجُوْبِ الدِّيَةِ (الجوہرۃ النیرہ)

قاتل مقتول کی وراثت سے محروم ہو جاتا ہے،

وَمُوْجِبُ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ (الہدایہ)

اور قتل خطا کی صورت میں کفارہ اور دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے،

۵۳۳۔ اگر کسی نے کسی کے ہاتھ پر تلوار ماری اور وہ اس کی گردن پر لگی اور سر الگ ہو گیا تو یہ قتل عمد ہے

رَجُلٌ تَعَمَّدَ اَنْ يَّضْرِبَ يَدَ رَجُلٍ فَاَخْطَاَ وَاَصَابَ عُنُقَ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَاَبَانَ رَاْسَهٗ وَقَتَلَهٗ فَهُوَ عَمْدٌ وَفِيْهِ الْقَوَدُ وَاِنْ تَعَمَّدَ يَدَ هٰذَا الرَّجُلِ فَاَصَابَ عُنُقَ غَيْرِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَهُوَ خَطَاءٌ، (الذخیرہ)

غلطی ایک شخص کے اعضاء میں معتبر نہیں ہے مثلاً اگر کسی کے ہاتھ پر قصداً تلوار ماری اور تلوار اس شخص کی گردن پر لگی اور اسکا سر الگ ہو گیا تو یہ قتل عمد ہے قتل خطا نہیں ہے اور اس میں قصاص واجب ہوگا اور اگر بالقصد کسی کے ہاتھ پر تلوار ماری اور وہ دوسرے کی گردن پر پڑ گئی تو یہ قتل خطا ہے،

اِذَا تَعَمَّدَ بِالضَّرْبِ مَوْضِعًا مِّنْ جَسَدِهٖ فَاَخْطَاَ وَاَصَابَ مَوْضِعًا اٰخَرَ فَمَاتَ حَيْثُ يَجِبُ الْقِصَاصُ (الہدایہ)

اگر کسی کے ایک عضو پر تلوار لگانے کا قصد کیا لیکن وہ اس عضو پر نہ پڑی بلکہ اس کے جسم کے دوسرے عضو پر پڑ گئی اور وہ مر گیا تو یہ قتل عمد ہے اور قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

۵۳۴۔ اگر کسی کی ٹوپی پر تیر مارا اور وہ اس کے جسم پر لگ گیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا تو یہ قتل خطا ہے

وَلَوْ رَمٰى قَلَنْسُوَةً عَلٰى رَاْسِ رَجُلٍ فَاَصَابَ الرَّجُلَ فَهٰذَا خَطَاءٌ،

اگر کسی کی ٹوپی پر تیر مارا اور وہ تیر اس شخص کے جسم پر پڑا اور وہ مر گیا تو یہ قتل خطا ہے کیونکہ ٹوپی

(المحیط) جزو بدن نہیں ہے،

۵۳۵۔ اگر سر پر چھڑی ماری اور وہ آنکھ پر لگ گئی تو یہ جرم بالقصد ہے اور اس پر دیت واجب ہوگی

اِذَا قَصَدَ رَاسَهٗ بِالْعَصَا فَاَصَابَ عَيْنَهٗ فَعَلَيْهِ الْاَرْشُ فِيْ مَالِهٖ لِاَنَّهٗ تَعَمَّدَ ضَرْبَهٗ

اگر کسی کو چھڑی سے مارنے کا قصد کیا اور چھڑی اس شخص کی آنکھ پر پڑ گئی اور اس کی آنکھ ناقص ہو گئی تو مجرم پر دیت واجب ہوگی کیونکہ یہ جرم قصداً ہے یہ غلطی سے نہیں ہے،

(البقالی)

۵۳۶۔ اگر کسی کو تیر مارا اور وہ غلطی سے دیوار کو لگا پھر اچٹ کر اس شخص کو لگا تو یہ غلطی ہے،

رَجُلٌ رَمٰى اِنْسَانًا بِسَهْمٍ فَاَخْطَاءَ فَاَصَابَ حَائِطًا ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ ذٰلِكَ الْاِنْسَانَ وَقَتَلَهٗ قَالَ هٰذَا خَطَاءٌ (المحیط)

اگر کسی کو تیر مارا اور وہ تیر اس سے خطا کر کے دیوار پر لگا پھر دیوار سے اوچٹ کر وہ تیر اس شخص کو لگا اور وہ اس کے زخم سے مر گیا تو یہ قتل خطا ہے،

۵۳۷۔ قتل قائم مقام خطاء کی مثال

وَاَمَّا مَا اُجْرِيَ مَجْرَى الْخَطَاءِ مِثْلُ النَّائِمِ يَنْقَلِبُ عَلٰى رَجُلٍ فَقَتَلَهٗ۔

قتل قائم مقام خطاء کی مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص سویا ہوا ہو اور وہ کروٹ بدلنے میں کسی کے اوپر جا پڑے اور وہ مر جائے،

(الہدایہ)

لِمَنْ سَقَطَ مِنْ سَطْحٍ عَلٰى اِنْسَانٍ فَقَتَلَهٗ اَوْ سَقَطَ مِنْ يَدِهٖ لَبِنَةٌ اَوْ خَشَبَةٌ وَاَصَابَ اِنْسَانًا وَقَتَلَهٗ اَوْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ فَوَطِئَتْ دَابَّتُهٗ اِنْسَانًا

نیز مثلاً یہ کہ اوپر سے کسی کے اوپر گر پڑے اور وہ مر جائے یا یہ کہ کسی کے ہاتھ سے اینٹ یا لکڑی کسی کے اوپر گر جائے اور وہ مر جائے یا یہ کہ کسی جانور پر سوار ہو اور وہ جانور کسی کو مار ڈالے،

(المحیط)

۵۳۸۔ قتل قائم مقام خطار کا حکم،

وَحُكْمُهُ حُكْمُ الْخَطَاءِ مِنْ سُقُوطِ الْقِصَاصِ وَوُجُوبِ الدِّيَةِ وَالْكَفَّارَةِ وَحِرْمَانِ الْمِيرَاثِ۔

(الجوہرۃ النیرۃ)

اور حکم قائم مقام خطار کا حکم قتل خطار کا ہے، یعنی قاتل پر قصاص واجب نہ ہوگا اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور قاتل پر کفارہ واجب ہوگا اور قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہوجائیگا،

۵۳۹۔ قتل تسبیب کی مثال،

اَمَّا الْقَتْلُ بِسَبَبٍ كَحَافِرِ الْبِئْرِ وَوَاضِعِ الْحَجَرِ فِي غَيْرِ مِلْكِهِ

(الہدایہ)

اَوْ لَوْ وَطِئَتْ دَابَّتُهُ فَقَتَلَهُ وَهُوَ سَائِقُهَا اَوْ قَائِدُهَا فَهُوَ قَتْلٌ بِسَبَبٍ

(المضرات)

اور قتل سبب کی صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص غیر کی زمین میں اسکی اجازت کے بغیر کنواں کھودے اور اس کنویں میں گرکر کوئی شخص ہلاک ہوجائے یا یہ کہ دوسرے کی زمین میں پتھر رکھدے اور وہ پتھر کسی شخص کی موت کا سبب ہوجائے یا مثلاً یہ کہ ایک شخص کسی جانور کا ہانکنے والا ہو اور وہ جانور کچل کر کسی شخص کو مار ڈالے،

۵۴۰۔ قتل تسبیب کا حکم

وَمُوجِبُهُ اِذَا تَلِفَ فِيهِ آدَمِيٌّ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْكَفَّارَةُ وَلَا حِرْمَانُ الْمِيرَاثِ عِنْدَنَا، (الکافی)

اور قتل سبب میں اگر کوئی شخص ضائع ہوجائے تو عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے اور قاتل پر کفارہ عائد نہیں ہوتا اور وہ مقتول کی وراثت سے بھی محروم نہیں ہوتا

۵۴۱۔ امام محمد کے نزدیک قتل کی صرف تین قسمیں ہیں،

وَذَكَرَ مُحَمَّدٌ فِي الْاَصْلِ اَنَّهُ عَلَى ثَلٰثَةٍ

اور امام محمد سے منقول ہو کہ قتل کی تین قسمیں ہیں عمدًا

اَوْ جُهِ عَمْدٌ وَ شِبْهُ عَمْدٍ وَخَطَاءٌ (فتح المغيث)	شبہ عمد اور خطار)
اِسْتَيْقَنَّا اَنَّهٗ ثَلٰثَةٌ اَلْعَمْدُ وَشِبْهُهٗ	اور جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ قتل کی تین قسمیں ہیں عمد،
وَالْخَطَاءُ شَامِلٌ لِمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهٗ وَمَا هُوَ	شبہ عمد، خطار، اس قول کے مطابق قتل قائم مقام خطا،
بِطَرِيْقِ التَّسَبُّبِ (جامع الرموز)	اور قتل سبب قتل خطار کو شامل ہے،

۵۴۲ - اعضا کو زخم پہنچانے کی دو صورتیں،

اَلْجِنَايَةُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ عَلٰى نَوْعَيْنِ	اور اطراف بدن میں نقصان پہنچانے کی دو قسمیں ہیں
مِنْهَا مَا يُوْجِبُ الْقِصَاصَ وَ مِنْهَا مَا	جو نقصان قصداً ہو وہ موجب قصاص ہے بشرطیکہ وہ
يُوْجِبُ الْمَالَ فَمَا تَعَمَّدَ يُوْجِبُ الْقِصَاصَ	عضو منفعت میں مدعی کے عضو کے مثل ہو اور جو نقصان
عِنْدَ الْمُسَاوَاتِ فِى الْمَنْفَعَةِ (قاضی خان)	قصداً نہ ہو اس میں مال واجب ہوتا ہے،

۵۴۳ - اعضار کے زخم پہنچانے میں شبہ عمد نہیں ہے،

وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ شِبْهُ الْعَمْدِ	اور اطراف بدن کے نقصان پہنچانے میں شبہ عمد
(القدوری)	نہیں ہے،
مَا يَكُوْنُ شِبْهُ عَمْدٍ فِى النَّفْسِ	جان کے متعلق جو صورت شبہ عمد کی ہے وہ اعضائے
فَهُوَ عَمْدٌ فِيْمَا سِوَاهَا (الہدایہ)	بدن میں عمد ہے،
فِىْ نَوَادِرِ ابْنِ سَمَاعَةَ سُئِلَ مُحَمَّدٌ	اور کھلے ہوئے زخم میں بھی شبہ عمد نہیں ہے کیونکہ
عَنْ رَجُلٍ شَجَّ رَجُلًا مُوْضِحَةً شِبْهَ	اگر قصداً زخم پہنچایا گیا ہے تو اس میں قصاص ہے
الْعَمْدِ قَالَ لَا يَكُوْنُ الْمُوْضِحَةُ شِبْهَ	اور اگر قصداً نہیں ہے تو غلطی ہے،
الْعَمْدِ	
لِاَنَّهٗ اِنْ تَعَمَّدَ فَفِيْهِ الْقِصَاصُ،	

[illegible]

دوسرا باب

وجوب قصاص اور عدم وجوب قصاص کے بیان میں

۴۴۵۔ قصاص کب واجب ہوتا ہے،

يَجِبُ الْقَوَدُ اَيِ الْقِصَاصُ بِقَتْلِ كُلِّ مَحْقُوْنِ الدَّمِ اَبَدًا اَيْ بِسَبَبِ قَتْلِ كُلِّ مَعْصُوْمِ الدَّمِ اِحْتَرَزَ بِهِ عَنِ الْحَرْبِيِّ وَالْمُرْتَدِّ وَبِقَوْلِهِ عَلَى التَّابِيْدِ عَنِ الْمُسْتَامِنِ لِاَنَّ دَمَهُ غَيْرُ مَحْقُوْنٍ عَلَى التَّابِيْدِ عَمَدًا حَالٌ مِنَ الْقَتْلِ قَيَّدَ بِهِ لِاَنَّ فِيْ غَيْرِ الْعَمَدِ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ (منح الغفار)	قصاص اس شخص کے مار ڈالنے سے واجب ہوتا ہے جس کا خون دائمی طور پر محفوظ ہو یعنی حربی، مرتد اور مستامن نہ ہو بشرطیکہ وہ قتل قصداً ہو کیونکہ جو قتل بالقصد نہ کیا گیا ہو اس میں قصاص نہیں ہے
بِشَرْطِ كَوْنِ الْقَاتِلِ مُكَلَّفًا اَيْ عَاقِلًا بَالِغًا (منح الغفار)	قاتل پر قصاص اس وقت واجب ہوتا ہے جب وہ عاقل و بالغ ہو،

۴۴۵۔ کن لوگوں سے کن کے بدلے میں قصاص لیا جاتا ہے،

يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ (القدوری)	آزاد آزاد کے بدلے اور غلام غلام کے بدلے قتل کیا جاتا ہے
يُقْتَلُ الذَّكَرُ بِالْأُنْثَى وَالْأُنْثَى بِالذَّكَرِ وَالْحُرُّ بِالْعَبْدِ وَالْعَبْدُ بِالْحُرِّ (التجرید)	مرد عورت کے عوض، عورت مرد کے عوض آزاد غلام کے بدلے اور غلام آزاد کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،
يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالذِّمِّيِّ وَيُقْتَلُ الذِّمِّيُّ بِالذِّمِّيِّ - (الکافی)	مسلمان ذمی کے بدلے اور ذمی ذمی کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

۵۴۶۔ کون لوگ کس کے بدلے قتل نہیں کئے جاتے،

لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ (الہدایہ)	اگر مسلمان کافر کو قتل کر دے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا
لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُسْتَأْمِنِ (القدوری)	مسلمان پر مستامن کے بدلے قصاص واجب نہیں ہوتا

۵۴۷۔ کافر مسلمان کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

يُقْتَلُ الْكَافِرُ بِالْمُسْلِمِ (قاضی خان)	کافر مسلمان کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

۵۴۸۔ ذمی مستامن کے بدلے قتل نہیں کیا جاتا

لَا يُقْتَلُ الذِّمِّيُّ بِالْمُسْتَأْمِنِ (منح الغفار)	ذمی پر مستامن کے بدلے قصاص واجب نہیں ہوتا،

۵۴۹۔ مستامن مستامن کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

يُقْتَلُ الْمُسْتَأْمِنُ بِالْمُسْتَأْمِنِ (منح الغفار)	اور مستامن پر مستامن کے بدلے قصاص واجب ہوتا ہے

کون لوگ کس کے بدلے قتل کئے جاتے ہیں،

يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَالْكَبِيرُ بِالصَّغِيرِ وَالْبَصِيرُ بِالْأَعْمَى وَالصَّحِيحُ بِالْمَرِيضِ (القدوری)	مرد عورت کے بدلے، بوڑھا بچے کے بدلے، آنکھ والا اندھے کے بدلے اور تندرست مریض کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

يُقْتَلُ الصَّحِيحُ وَسَلِيمُ الْاَطْرَافِ بِالْمَرِيضِ وَنَاقِصِ الْاَطْرَافِ صُوْرَةً اَوْ مَعْنًى كَالْاَشَلِّ وَنَحْوِهٖ وَالْعَاقِلُ بِالْمَجْنُوْنِ (قاضی خاں)	تندرست اور ایسا آدمی جس کے تمام اعضا صحیح و سالم ہوں مریض اور ایسے شخص کے عوض میں جس کے تمام اعضا صحیح و سالم موجود نہ ہوں مثلاً یہ کہ اس کے ہاتھ پاؤں نہ ہوں یا یہ کہ اس کے ہاتھ پاؤں مفلوج وشل ہوں قتل کیا جاتا ہے، اور عاقل مجنون کے خون کے عوض قتل کیا جاتا ہے،

۵۵۱۔ قصاص کے شرائط،

وَلَا يُقْتَلُ الْقَاتِلُ اِلَّا بِثَلَاثِ خِصَالٍ اَحَدُهَا اَنْ يُقِرَّ بِالْقَتْلِ اَوْ يَشْهَدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ وَالثَّانِيَةُ اَنْ يَكُوْنَ الْوَرَثَةُ بَالِغِيْنَ وَالثَّالِثُ اَنْ يَكُوْنَ الْاَوْلِيَاءُ حَاضِرِيْنَ (الحمادیہ)	قصاص کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں ایک یہ کہ قاتل قتل کا اقرار کرے یا اسکا قتل کرنا گواہوں سے ثابت ہو دوسرے یہ کہ مقتول کے ورثہ بالغ ہوں، تیسرے یہ کہ مقتول کے تمام اولیا قتل کے وقت موجود ہوں،

۵۵۲۔ حکم قصاص کے بعد اگر قاتل مجنون ہوگیا تو قصاص ساقط ہوجائے گا،

اَلْقَاضِيْ اِذَا قَضٰى بِالْقِصَاصِ عَلَى الْقَاتِلِ فَقَبْلَ اَنْ يَدْفَعَ اِلٰى وَلِيِّ الْقَتْلِ جُنَّ الْقَاتِلُ لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ اِسْتِحْسَانًا وَ يَجِبُ عَلَيْهِ الدِّيَةُ (الخلاصہ)	قاضی جس وقت قاتل پر قصاص کا حکم دے اور قبل اسکے کہ قاتل کو مقتول کے ورثہ کے حوالہ کرے اگر قاتل مجنون ہوگیا تو قاتل پر استحساناً قصاص واجب نہ ہوگا البتہ اس پر دیت واجب ہوگی،

۵۵۳۔ اگر قاتل ورثہ مقتول کے حوالہ کرنے کے بعد پاگل ہوا تو قصاص ساقط نہ ہوگا،

وَلَوْ جُنَّ الْقَاتِلُ بَعْدَ مَا قَضٰى بِالْقِصَاصِ وَدُفِعَ اِلَى الْوَلِيِّ يُقْتَلُ،	اور اگر قاتل قاضی کے حکم قصاص اور اس کو مقتول کے ورثہ کے حوالہ کرنے کے بعد مجنون ہوگیا تو اس پر

قصاص واجب ہوگا، (قاضی خاں)

۵۵۴۔جو شخص دائمی پاگل نہ ہو تو اس کے ہوش کی حالت میں قتل کرنے سے قصاص واجب ہوگا، اس کے بعد اگر دائمی طور پر پاگل ہو گیا تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

مَنْ يُجَنُّ وَيُفِيْقُ اِذَا قَتَلَ اِنْسَانًا فِي حَالَةِ الْاِفَاقَةِ يُقْتَلُ كَالصَّحِيْحِ فَاِنْ جُنَّ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنْ كَانَ الْجُنُوْنُ مُطْبَقًا سَقَطَ الْقِصَاصُ وَاِنْ كَانَ غَيْرُ مُطْبَقٍ لَا۔ (الخلاصۃ)

ایک شخص نے جو کبھی پاگل ہو جاتا ہے اور کبھی ہوش میں آجاتا ہے اگر کسی شخص کو ہوش کی حالت میں قتل کر دیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا اور اس کا حکم مثل تندرست آدمی کے ہے، اور اگر خون کرنے کے بعد پھر پاگل ہو گیا تو اگر جنون دائمی ہوگا تو قصاص ساقط ہو جائیگا اور اگر دائمی نہ ہوگا تو ہوش میں آجانے کے بعد پھر اس سے قصاص لیا جائیگا۔

۵۵۵۔حکم قصاص کے بعد اگر قاتل نے کوئی حجت پیش کرنی چاہی اس کے بعد مجنون ہو گیا تو استحساناً اس سے دیت لیجائے گی،

اِذَا قُتِلَ الرَّجُلُ وَلَهٗ وَلِيٌّ فَلَمَّا قَضَى الْقَاضِيْ بِالْقِصَاصِ قَالَ الْقَاتِلُ لِيْ حُجَّةٌ ثُمَّ جُنَّ الْقَاتِلُ قَالَ مُحَمَّدٌ فِي الْقِيَاسِ يُقْتَلُ وَفِي الْاِسْتِحْسَانِ يُؤْخَذُ مِنْهُ الدِّيَةُ۔ (تاتارخانیہ)

اگر کوئی شخص مار ڈالا جائے اور اسکا وارث موجود ہو اور قاضی اس کے قاتل پر قصاص کا حکم دیدے، پھر قاتل کہے کہ میری ایک حجت ہے اس کے بعد قاتل مجنون ہو جائے تو اس صورت میں امام محمد کے نزدیک قیاس کے مطابق قاتل سے قصاص لیا جائے گا اور استحساناً اس سے دیت لی جائے گی،

۵۵۶۔قتل کرنے کے بعد اگر ایک شخص پاگل ہو گیا اور اسی حالت میں گواہوں نے اس کے قتل پر گواہی دی تو اس کے مال سے دیت لیجائے گی،

وَفِی الْمُنْتَقٰی رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا ثُمَّ جُنَّ وَشَهِدَ عَلَیْهِ الشُّهُوْدُ بِالْقَتْلِ وَهُوَ مَعْتُوْهٌ قَالَ اِسْتَحْسِنُ اَنْ لَّا اَقْتُلَ وَاَجْعَلُ الدِّیَةَ فِیْ مَالِهٖ (المحیط)

اگر ایک شخص نے کسی کو مار ڈالا اس کے بعد مجنون ہو گیا اور گواہوں نے اس کے قتل کرنے پر گواہی دی اور وہ اس حالت میں اب تک پاگل ہے، تو امام محمد فرماتے ہیں کہ میں اس صورت میں اسکو قتل نہ کرونگا اور اسکے مال سے دیت دلاؤنگا

۵۵۷۔ بچوں اور پاگلوں کے قتل کا حکم

لَا قِصَاصَ فِیْمَا بَیْنَ الصِّبْیَانِ عَمْدُ الصَّبِیِّ وَخَطَاءُهٗ سَوَاءٌ حَتّٰی یَجِبُ عَلَیْهِ الدِّیَةُ فِی الْحَالَیْنِ وَیَکُوْنُ ذٰلِكَ فِیْ مَالِهٖ فِیْ قَتْلِ الْعَمْدِ وَلَا کَفَّارَةَ عَلَیْهِ فِی الْخَطَاءِ عِنْدَنَا وَلَا یُحْرَمُ مِنَ الْمِیْرَاثِ عِنْدَنَا وَالْجَوَابُ فِی الْمَعْتُوْهِ وَالْمَجْنُوْنِ اِذَا قَتَلَ فِیْ حَالَةِ جُنُوْنِهٖ نَظِیْرُ الْجَوَابِ فِی الصَّبِیِّ (المحیط)

باہم بچوں کے قتل میں قصاص نہیں، نیز اگر ایک لڑکے نے کسی کو قتل کر ڈالا تو اس پر قصاص واجب نہ ہو گا اور بچے کے قتل بالعمد اور قتل خطار کا حکم ایک ہے اس لیے دونوں حالتوں میں اوسپر دیت واجب ہوتی ہے البتہ قتل عمد میں دیت اسکے مال سے دیجاتی ہے اور قتل خطار میں دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور قتل خطار میں بچے پر کفارہ واجب نہیں ہوتا اور وہ مقتول کی وراثت سے بھی محروم نہیں رہتا، پاگل آدمی کا حکم بھی بچے ہی کا ہے یعنی اگر وہ کسی کو حالت جنون میں مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا اور قتل عمد کی صورت میں دیت اس کے مال سے دیجائیگی اور قتل خطار کی صورت میں دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوگی اور کفارہ بھی اسپر واجب نہ ہوگا اور وہ مقتول کی وراثت سے بھی محروم نہ ہوسکیگا

۵۵۸۔ جانکنی کی حالت میں کسی کے مار ڈالنے سے قصاص واجب ہوگا،

رَجُلٌ قَتَلَ حُرًّا وَهُوَ فِی النَّزْعِ قُتِلَ وَاِنْ

اگر کسی نے ایک آزاد شخص کو جو حالت جانکنی میں ہو مار ڈالا

كَانَ يُعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَعِيْشُ (الخلاصة) تو اس پر قصاص واجب ہوگا گویہ معلوم ہو کہ مقتول اس مرض سے اچھا نہ ہوگا،

۵۵۹۔ قاتل کی موت سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے،

مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ إِذَا مَاتَ سَقَطَ الْقِصَاصُ۔ (الهدايه) اگر کسی پر قصاص واجب ہوا اور وہ مرجائے تو اس سے قصاص ساقط ہو جائیگا یعنی مقتول کے ورثہ کو قاتل کے ترکہ سے کچھ نہ ملے گا،

۵۶۰۔ اگر ایک جماعت ایک شخص کی قاتل ہو تو پوری جماعت سے قصاص لیا جائیگا

إِذَا قَتَلَ جَمَاعَةٌ وَاحِدًا يُقْتَلُ الْجَمَاعَةُ بِالْوَاحِدِ (الكافي) اگر ایک جماعت نے ایک شخص کو مار ڈالا تو اس کے خون کے عوض پوری جماعت سے جو شریک قتل تھی قصاص لیا جائیگا

۵۶۱۔ ایک شخص سے اگر جماعت کے قتل میں تمام اولیاء کی موجودگی میں قصاص لے لیا گیا تو ان کا کوئی حق باقی نہ رہا، اگر صرف ایک مقتول کے ولی کی حاضری میں قصاص لے لیا گیا تو سب کا حق ساقط ہو گیا،

وَلَوْ قَتَلَ وَاحِدٌ جَمَاعَةً فَحَضَرَ أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِيْنَ قُتِلَ بِجَمَاعَتِهِمْ وَلَا شَيْءَ لَهُمْ غَيْرُ ذٰلِكَ وَإِنْ حَضَرَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ وَقُتِلَ لَهُ وَسَقَطَ حَقُّ الْبَاقِيْنَ، (الهدايه) اگر ایک شخص نے چند آدمیوں کو مار ڈالا اور تمام مقتولین کے اولیاء حاضر ہوئے تو قاتل تمام مقتولین کے خون کے عوض قتل کر دیا جائیگا اور ان کے ورثہ کا کوئی حق باقی نہ رہیگا، اگر مقتولین کے ورثہ میں سے صرف ایک شخص کا وارث حاضر ہو اور قاتل سے قصاص لے لیا گیا تو باقی تمام مقتولین کے اولیاء کا حق ساقط ہو جائے گا،

۵۶۲۔ لڑکے کے قتل میں باپ پر قصاص نہیں، صرف دیت ہے

رَجُلٌ قَتَلَ اِبْنَهٗ عَمَدًا فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِیْ مَالِهٖ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ وَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ (محیط برہانی)	اگر کسی شخص نے اپنے لڑکے کو عمداً قتل کر دیا، تو اس کو تین سال میں اوس کی دیت ادا کرنی ہوگی، اور اوس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۵۶۳- ماں، دادا، دادی وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے،

لَا يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِابْنِهٖ وَالْجَدُّ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَاِنْ عَلَا بِمَنْزِلَةِ الْاَبِ وَكَذَا الْوَالِدَةُ وَالْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ وَالْاُمِّ قَرُبَتْ اَوْ بَعُدَتْ (الکافی)	اگر کسی نے اپنے بیٹے کو مار ڈالا تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، اور اگر ماں اپنے لڑکے کو مار ڈالے تو اس کا بھی یہی حکم ہے، اور دادا، دادی، نانا، نانی کا بھی یہی حکم ہے گو وہ پردادا اور پرنانا ہی کیوں نہ ہو،

۵۶۴- قتل عمد میں دیت ان کے مال سے اور قتل خطاء میں ان کے ورثہ کے مال سے دیجائیگی،

ثُمَّ عَلَى الْاٰبَاءِ وَالْاَجْدَادِ الدِّيَةُ بِقَتْلِ الْاِبْنِ عَمَدًا فِیْ اَمْوَالِهِمْ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ وَاِنْ كَانَ الْوَالِدُ قَتَلَ وَلَدَهٗ خَطَاءً فَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ (شرح المبسوط)	باپ دادا پر لڑکے کے قتل عمد کے عوض میں انھی کے مال سے دیت واجب ہوگی جو تین سال میں ادا کیجائے گی، اور اگر قتل خطا ہوگا تو دیت ان کے عاقلہ پر واجب ہوگی،

۵۶۵- لیکن لڑکے پر ان سب کے قتل کرنے سے قصاص واجب ہوگا،

وَيُقْتَلُ الْوَلَدُ بِالْوَالِدِ وَمَنْ ذَكَرْنَا (منح الغفار)	اور لڑکے پر باپ، دادا، ماں اور دادی کے قتل کرنے سے قصاص واجب ہوگا،

۵۶۶- اگر مقتول کے ورثہ میں قاتل کی اولاد ہو تو قصاص ساقط ہوجائیگا،

وَلَوْ كَانَ فِیْ وَرَثَةِ الْمَقْتُوْلِ وَلَدُ الْقَاتِلِ	اور اگر مقتول کے ورثہ میں قاتل کی اولاد یا اس کے

وَوَلَدُ وَلَدِہٖ وَاِنْ سَفَلَ یَبْطُلُ الْقِصَاصُ — اولاد کی اولاد ہو تو اس سے قصاص باطل ہو جائیگا،

وَیَجِبُ الدِّیَۃُ (فتاویٰ قاضی خاں) — اور دیت واجب ہوگی،

۵۶۷۔ اگر کوئی باپ، دادا کے قتل کے قصاص کا وارث ہو تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَمَنْ وَرِثَ قِصَاصًا عَلٰی اَبِیْہِ سَقَطَ وَالْاُمُّ وَالْاَجْدَادُ وَالْجَدَّاتُ مِنْ اَیِّ جِہَۃٍ کَانُوْا کَالْاَبِ (الحمادیہ) — اگر کوئی شخص قصاص کا وارث ہو اور باپ یا دادا یا ماں یا دادی یا نانا یا نانی اس شخص کی قاتل ہو تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

۵۶۸۔ داماد کے قتل سے بشرطیکہ قاتل کی بیٹی اس کے نکاح میں ہو قصاص ساقط ہو جاتا ہے،

وَمَنْ قَتَلَ خَتَنَہٗ وَبِنْتُہٗ فِیْ نِکَاحِہٖ سَقَطَ الْقِصَاصُ (منح الغفار) — اگر کوئی شخص اپنے داماد کو مار ڈالے اور قاتل کی لڑکی مقتول کے نکاح میں موجود ہو تو قاتل پر قصاص واجب نہیں ہے

۵۶۹۔ اگر ام الولد اپنے آقا کو مار ڈالے تو اس کا لڑکا اس سے قصاص اور دیت نہیں لے سکتا،

اِذَا قَتَلَتْ اُمُّ الْوَلَدِ سَیِّدَھَا وَلَھَا مِنْہُ وَلَدٌ فَاِنَّہٗ لَا تُقْتَلُ وَلَا قِصَاصَ عَلَیْھَا وَلَا اَرْشَ لِاَنَّہٗ لَیْسَ لِلْوَلَدِ اَنْ یَّقْتُلَ وَالِدَہٗ اَوْ وَالِدَتَہٗ (الحمادیہ) — اگر ام ولد اپنے آقا کو مار ڈالے اور اس کا لڑکا اس کے پیٹ سے موجود ہو تو وہ اپنی ماں سے قصاص نہیں لے سکتا نیز دیت بھی واجب نہ ہوگی،

۵۷۰۔ اگر مقتول کا کوئی وارث مر گیا اور قاتل اس کا وارث ہو گیا تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَلَوْ مَاتَ اَحَدُ وَرَثَۃِ الْمَقْتُوْلِ وَالْقَاتِلُ وَارِثُہٗ سَقَطَ الْقِصَاصُ عَنِ الْقَاتِلِ وَیَصِیْرُ حِصَّۃُ الْبَاقِیْنَ مَالًا (قاضی خاں) — اگر مقتول کے ورثے میں کوئی مر گیا اور قاتل اسکا وارث ہو گیا تو قاتل سے قصاص ساقط ہو جائیگا، اور مقتول کے باقی ورثہ کے حصّے کے عوض، اس کے ذمہ مال واجب ہوگا

۵۷۱۔ اس کی تفریعات،

اِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَلَهٗ اِخْوَانٌ اٰخَرُوْنَ	اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو مار ڈالے اور دوسرے بھائی
فَاَرَادُوْا قَتْلَهٗ فَمَاتَ اَحَدُهُمْ قَبْلَ الْقِصَاصِ	مقتول کے وارث ہوں لیکن قصاص لینے سے پہلے
وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ وَارِثٌ يَحْجُبُ الْقَاتِلَ فَاِنَّ	ایک بھائی ان میں سے مرگیا اور قاتل اس کا وارث ہوگیا
الْقَاتِلَ يَرِثُ بَعْضَ نَفْسِهٖ مِنْهُ فَلَا يَقْدِرُوْنَ	تو اس صورت میں قاتل سے قصاص ساقط ہو جائیگا،
الْاٰخَرُوْنَ اَنْ يَقْتُلُوْهُ (الحمادیہ)	کیونکہ وہ اپنے بھائی کی وراثت کی وجہ سے خود اپنے
	اوپر اولیائے قصاص میں داخل ہوگیا،
اَخَوَانِ لِاَبٍ وَاُمٍّ قَتَلَ اَحَدُهُمَا	دو حقیقی بھائیوں میں سے ایک نے اپنے باپ کو اور
اَبَاهُمَا عَمَدًا وَالْاٰخَرُ اُمَّهُمَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ	دوسرے نے اپنی ماں کو قصداً مار ڈالا اور ان کے سوا کوئی
يُوْسُفَ اَنَّهٗ لَا قِصَاصَ عَلٰى وَاحِدٍ مِّنْهُمَا	دوسرا مقتول کا وارث نہ تھا اس صورت میں دونوں
وَعَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا دِيَةُ قَتْلِهٖ فِيْ	قاتلوں پر قصاص واجب نہ ہوگا اور دونوں پر
ثَلٰثِ سِنِيْنَ اِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَقْتُوْلَيْنِ وَارِثٌ	دیت واجب ہوگی،
سِوَاهُمَا (قاضی خاں)	

۵۷۲۔ بیٹا، باپ اور ماں، وغیرہ کے قتل میں قتل کیا جائے گا،

وَيُقْتَلُ الْوَلَدُ بِالْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ وَالْجَدِّ	بیٹا، باپ، ماں، دادا، دادی، نانا اور نانی کے خون
وَاِنْ عَلَا وَالْجَدَّةِ وَاِنْ عَلَتْ مِنْ قِبَلِ	کے عوض قتل کیا جائیگا،
الْاٰبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ (قاضی خاں)	

۵۷۳۔ جس شخص پر قصاص نہیں ہے اس کے شریک پر بھی قصاص نہیں،

وَلَا يُقْتَلُ شَرِيْكُ مَنْ لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ	جس شخص پر قصاص واجب نہیں ہے اس کا شریک
كَالْاَبِ وَالْاَجْنَبِيِّ وَالْعَامِدِ وَالْخَاطِئِ	بھی قتل نہیں کیا جائے گا مثلاً اگر ایک اجنبی اس شخص

وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ (تاتارخانیہ)

کا شریک ہو جو اپنے بیٹے کو مار ڈالے یا عامد و خاطی باہم شریک ہوں یعنی ایک شخص کسی کو قصداً اور دوسرا اسی کو غلطی سے مار ڈالے یا مثلاً ایک لڑکا اور ایک بالغ شخص شریک قتل ہوں تو ان پر قصاص واجب ہوگا، کیونکہ باپ پر غلطی سے قتل کرنیوالے پر اور لڑکے پر قصاص

وَكَذَا الصَّحِيْحُ الْعَاقِلُ مَعَ الْمَجْنُوْنِ وَالْبَالِغُ مَعَ الصَّبِيِّ وَشَرِيْكُ الْحَيَّةِ وَالسَّبُعِ وَالْاَجْنَبِيُّ اِذَا شَارَكَ الزَّوْجَ فِيْ قَتْلِ زَوْجَتِهٖ وَلَهٗ وَلَدٌ مِنْهَا، (قاضی خاں)

اگر عقلمند آدمی مجنون کے ساتھ یا بالغ آدمی لڑکے کے ساتھ یا کوئی شخص کسی جانور کے ساتھ کسی کے قتل کا شریک ہو تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر ایک اجنبی آدمی شوہر کا اسکی بی بی کے قتل میں شریک ہو بشرطیکہ اس بی بی کے پیٹ سے اس کے کوئی لڑکا ہو تو اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا کیونکہ لڑکے کی وجہ سے باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا اس لیے اس کے شریک پر بھی قصاص واجب نہ ہوگا۔

اِذَا اشْتَرَكَ الرَّجُلَانِ فِيْ قَتْلِ رَجُلٍ اَحَدُهُمَا بِالْعَصَا وَالْاٰخَرُ بِحَدِيْدٍ فَلَا قِصَاصَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَيَجِبُ الْمَالُ عَلَيْهِمَا نِصْفَانِ ثُمَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِنَّمَا الْتَزَمَ نِصْفَ الدِّيَةِ يُجْعَلُ كَالْمُنْفَرِدِ بِهٖ فَنِصْفُ الدِّيَةِ عَلٰى صَاحِبِ الْحَدِيْدِ فِيْ مَالِهٖ

اگر دو مرد ایک شخص کے مار ڈالنے میں شریک ہوں لیکن ایک لاٹھی سے مارے اور ایک تیز آلہ سے تو ان میں کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ دونوں پر دیت واجب ہوگی لیکن جس نے تیز آلہ سے قتل کیا ہے نصف دیت خود اس کے مال سے لیجائے گی اور جس نے لاٹھی سے مارا ہے، اس کے عاقلہ پر نصف دیت واجب ہوگی

وَنِصْفُهَا عَلٰی عَاقِلَةِ صَاحِبِ الْعَصَا (البحر)

۵۷۴۔ اگر کسی کے زخمی کرنے سے کوئی چند روز میں مرگیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

وَمَنْ جَرَحَ رَجُلًا عَمْدًا فَلَمْ یَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰی مَاتَ فَعَلَیْهِ الْقِصَاصُ، — اگر کسی نے ایک آدمی کو زخمی کیا اور وہ اسی زخم سے مرگیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

(القدوری)

۵۷۵۔ اگر قاتل مارنے کا اقرار کرے لیکن اس سے لاعلمی ظاہر کرے کہ وہ اسی کے مارنے سے مرا ہے تو اس کا قول معتبر ہے اور اس سے قصاص نہ لیا جائے گا،

رَجُلٌ قَالَ ضَرَبْتُ فُلَانًا بِالسَّیْفِ عَمْدًا وَلَا أَدْرِیْ أَنَّهٗ مَاتَ مِنْهَا وَلٰکِنَّهٗ مَاتَ وَقَالَ وَلِیُّ الْقَتِیْلِ بَلْ مَاتَ بِضَرْبِكَ فَإِنَّهٗ لَا یُقْتَلُ بِهٖ وَإِنْ قَالَ الْقَاتِلُ مَاتَ مِنْهَا وَمِنْ حَیَّةٍ نَهَشَتْهُ أَوْ مِنْ ضَرْبِ رَجُلٍ آخَرَ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَا وَقَالَ الْوَلِیُّ بَلْ مَاتَ مِنْ ضَرْبِكَ کَانَ الْقَوْلُ قَوْلَ الضَّارِبِ وَعَلَیْهِ نِصْفُ الدِّیَةِ

(قاضی خاں)

اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو قصداً تلوار ماری لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ اسی ضرب سے مرا البتہ وہ مرگیا لیکن مقتول کا وارث کہتا ہے کہ وہ تمہارے ہی مارنے سے مرا تو اس صورت میں قاتل پر قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ مقتول کے وارث کا قول ثبوت نہیں ہوسکتا اور اگر اس نے اقرار کیا کہ وہ شخص اس زخم اور سانپ کے کاٹنے یا دوسرے شخص کے مارنے سے جس نے اس کو لاٹھی سے مارا لیکن مقتول کا ولی کہتا ہے کہ وہ تمہارے مارنے سے مرا تو اس صورت میں قاتل کا قول تسلیم کیا جائیگا اور قاتل پر نصف دیت واجب ہوگی

۵۷۶۔ قتل کے مجمل اقرار و شہادت سے دیت واجب ہوتی ہے،

وَالْإِقْرَارُ بِمُطْلَقِ الْقَتْلِ یُوْجِبُ الدِّیَةَ — مطلق قتل کے اقرار اور مطلق قتل کی گواہی سے حسبِ

كَالشَّهَادَةِ بِالْقَتْلِ الْمُطْلَقِ (الهدایہ) — قصد و خطاء کی تفصیل نہ ہو دیت واجب ہوگی،

۵۷۷۔ جبتک قتل بالعمد کا اقرار نہ کیا جائے وہ قتل بالخطاء شمار ہوگا،

رَجُلٌ قَالَ اَنَا ضَرَبْتُ فُلَانًا بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رح هُوَ خَطَاءٌ حَتّٰى يَقُوْلَ عَمَدًا (قاضی خاں)

ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو تلوار ماری اور اسکو مار ڈالا اس صورت میں جبتک قاتل بالقصد قتل کا اقرار نہ کرے امام ابو یوسف کے قول کے مطابق وہ قتل خطاء ہے

۵۷۸۔ مجمل اقرار قتل میں دیت واجب ہوگی،

فِى الْمُنْتَقٰى رَجُلٌ قَالَ قَتَلْتُ فُلَانًا وَلَمْ يُسَمِّ عَمَدًا اَوْ لَا خَطَاءً قَالَ اَسْتَحْسِنُ اَنْ اَجْعَلَ دِيَتَهٗ فِىْ مَالِهٖ (المحیط البرہانی)

ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو مار ڈالا لیکن قصد و خطاء کا اظہار نہیں کیا تو اس صورت میں امام محمد فرماتے ہیں کہ میں اسکے مال سے استحساناً دیت کا حکم دونگا

۵۷۹۔ صاحب ہدایہ کے نزدیک مجمل قتل کے اقرار و شہادت میں قصاص واجب ہوگا،

لَوْ شَهِدَ بِالْقَتْلِ الْمُطْلَقِ اَوْ اَقَرَّ بِمُطْلَقِ الْقَتْلِ يَجِبُ الْقِصَاصُ وَاِنْ لَمْ يُوْجَدِ التَّعَمُّدُ (الہدایہ)

صاحب ہدایہ کا قول ہے کہ اگر دو شخص مطلق قتل کی شہادت دیں یعنی قصد و خطاء کی تفصیل نہ کریں یا قاتل خود مطلق قتل کا اقرار کرے اور قصد کا مفہوم ظاہر نہ کرے تو قاتل

۵۸۰۔ قتل کے الزام میں یہ کہنا کہ یہی مقدر تھا اقرار ہے،

اُتُّهِمَ بِقَتْلِ رَجُلٍ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ قَتَلْتَ فَقَالَ كَذَا كَانَ مَكْتُوْبًا فِى اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اَوْ قَالَ قَتَلْتُ عَدُوِّيْ فَهٰذَا اِنَّ اللَّفْظَيْنِ مِنْهُ اِقْرَارٌ بِالْقَتْلِ فَيَلْزَمُهُ الدِّيَةُ فِىْ مَالِهٖ اِنْ لَمْ يُقِرَّ بِالْعَمْدِ (الحاویہ)

اگر ایک شخص قتل کے مقدمہ میں گرفتار ہوا اور اس سے پوچھا گیا کہ تم نے فلاں شخص کو کیوں مار ڈالا اور اس نے کہا کہ تقدیر میں یہی تھا یا کہا کہ میں نے اپنے دشمن کو مارا تو یہ قتل کا اقرار ہے لیکن اگر وہ قتل بالعمد کا اقرار نہ کرے تو اس پر دیت واجب ہوگی،

۵۰۱۔ قتل کے اقرار کے بعد یہ کہنے سے کہ میرا ارادہ دوسرے کے مارنے کا تھا قصاص ساقط ہو جائیگا

وَلَوْ قَالَ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي فَقَتَلْتُ فُلَانًا أَوْ قَالَ وَجَأْتُ بِسِكِّينِي فَقَتَلْتُ فُلَانًا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ غَيْرَهُ فَأَصَابَهُ دَرَءَ عَنْهُ الْقَتْلُ (المحیط)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے تلوار سے فلاں شخص کو مار ڈالا یا چھری بھونک کر ایک شخص کو مار ڈالا لیکن اس کے بعد یہ کہے کہ میرا ارادہ دوسرے کے مارنے کا تھا لیکن تلوار اور چھری اس کو لگ گئی تو اس صورت میں اس سے قصاص ساقط ہو جائیگا،

۵۰۲۔ اقرار قتل کے بعد دوسرے شخص کی شرکت کا بیان معتبر نہ ہوگا،

إِذَا قَالَ الرَّجُلُ قَتَلْنَا فُلَانًا بِالسَّيْفِ مُتَعَمِّدًا ثُمَّ قَالَ كَانَ مَعِي غَيْرِي لَمْ يُصَدَّقْ وَقُتِلَ بِهِ (المحیط البرہانی)

اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو قصداً تلوار مار کر قتل کر دیا پھر اس کے بعد کہا کہ اوس کے مار ڈالنے میں دوسرا شخص میرا شریک تھا تو اس صورت میں اوس کا قول مقبول نہ ہوگا اور اس پر قصاص واجب ہوگا،

۵۰۳۔ میان میں رکھی ہوئی تلوار سے مار ڈالنے کا حکم،

وَفِي الْعُيُونِ ضَرَبَ رَجُلًا بِسَيْفٍ فَخَرَقَ السَّيْفُ الْغِمْدَ وَقَتَلَهُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رح لَا قِصَاصَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ كَانَ الْغِمْدُ لَوْ ضَرَبَ بِهِ وَحْدَهُ قَتَلَ قُتِلَ بِهِ فَهُمَا يَعْتَبِرَانِ الْقَتْلَ بِآلَةٍ تَقْصُدُ بِهَا الْقَتْلُ عَادَةً وَأَبُو حَنِيفَةَ يَعْتَبِرُ دَلِيلَ الْقَصْدِ (المحیط البرہانی)

اگر ایک شخص نے کسی کو تلوار سے اس طرح مارا کہ تلوار میان میں تھی، لیکن تلوار نے میان پھاڑ کر اس کو ہلاک کر دیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک قصاص واجب نہ ہوگا، اور امام محمد کے نزدیک اگر میان خود مار ڈالنے کے قابل ہو تو قصاص واجب ہوگا ورنہ نہیں،

۵۸۴۔ اگر چھوٹی چھڑی کے بار بار مارنے سے کوئی مرجائے تو قصاص واجب نہیں ہوتا،

اَلْعَصَاءُ الصَّغِيْرُ اِذَا وَالٰى بِهٖ فِي الضَّرَبَاتِ حَتّٰى مَاتَ لَمْ يَلْزَمِ الْقِصَاصُ عِنْدَنَا

اگر چھوٹی چھڑی کے بار بار مارنے سے کوئی مرجائے تو قصاص واجب نہیں ہوتا،

(شرح المبسوط)

۵۸۵۔ کوڑے کی متواتر ضرب کا بھی یہی حکم ہے،

وَلَوْ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ وَوَالٰى بِهٖ فِي الضَّرَبَاتِ حَتّٰى مَاتَ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ (الخلاصہ)

اگر کوڑے کے بار بار مارنے سے بھی کوئی مرجائے تو قصاص واجب نہ ہوگا،

۵۸۶۔ تیر سے مارنے کا حکم

مَنْ ضَرَبَ رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهٗ فَاِنْ اَصَابَهٗ بِالْحَدِيْدِ قُتِلَ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِالْعُوْدِ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا اِذَا اَصَابَهٗ بِحَدِّ الْحَدِيْدِ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِظَهْرِ الْحَدِيْدِ فَعِنْدَهُمَا يَجِبُ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعَنْهُ اِنَّمَا يَجِبُ اِذَا جَرَحَ وَهُوَ الْاَصَحُّ وَعَلٰى هٰذَا الضَّرْبُ بِسَنْجَاتِ الْمِيْزَانِ (الهدایہ)

اگر کسی نے تیر مار کر کسی کو مار ڈالا تو اگر اس پر تیر کا پیکان پڑا تو اس پر قصاص واجب ہوگا بالاتفاق، اگر پیکان کا پچھلا حصہ پڑا تو صاحبین کے نزدیک قصاص واجب ہوگا اور اس صورت میں امام ابوحنیفہ سے دو روایتیں ہیں، ایک روایت میں قصاص ہے اور دوسری روایت میں قصاص اس وقت واجب ہوگا جب اس نے زخم کیا ہو اور یہی روایت صحیح ہے، اور اگر لکڑی کا دستہ موجب ہلاکت ہوا تو اس صورت میں مجرم پر دیت واجب ہوگی اور ترازو کے پتھر کے متعلق بھی یہی اختلاف ہے یعنی امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت اور صاحبین کے نزدیک قصاص واجب ہوگا،

۵۸۷۔ ایک کے بدن سے تیر نکل کر دوسرے کی ہلاکت کا موجب ہو تو شخص اول کی موت سے قصاص اور شخص ثانی کی موت سے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

مَنْ رَمٰی رَجُلاً عَمَدًا فَنَفَذَ السَّھْمُ مِنْہُ اِلٰی اٰخَرَ فَمَاتَا فَعَلَیْہِ الْقِصَاصُ لِلْاَوَّلِ وَالدِّیَۃُ لِلثَّانِیْ عَلٰی عَاقِلَتِہٖ (القدوری)

اگر کسی نے کسی کو تیر مارا اور اسکے جسم سے نکل کر دوسرے کو لگا تو اس صورت میں قاتل پر پہلے شخص کی موت پر قصاص واجب ہوگا، اور اسکے عاقلہ پر دوسرے کی موت میں دیت واجب ہوگی،

۵۸۸۔ اگر دانت کاٹنے سے کوئی مر جائے تو قصاص واجب نہیں ہوتا،

وَلَوْ عَضَّہٗ حَتّٰی مَاتَ ذُکِرَ فِی الْاَجْنَاسِ کُلُّ اٰلَۃٍ یَتَعَلَّقُ بِہِ الزَّکٰوۃُ فِی الْبَھَائِمِ یَتَعَلَّقُ بِھَا الْقِصَاصُ فِی الْاٰدَمِیِّ وَمَالَا فَلَا یَعْنِیْ لَایَجِبُ فِی الْعَضِّ (الخلاصۃ)

اگر کوئی شخص کسی کے دانت کاٹنے سے مر گیا تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ قصاص اس ہتھیار سے واجب ہوتا ہے جس سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور چونکہ آدمی کے دانت سے حیوانات ذبح نہیں ہو سکتے اس لیے آدمی کے دانت کاٹنے سے قصاص واجب نہیں ہوگا،

۵۸۹۔ سوئی سے کسی کے مارنے میں قصاص نہیں ہے،

وَلَوْ ضَرَبَ رَجُلاً بِاِبْرَۃٍ وَمَا یَشْبَھُہٗ عَمَدًا فَمَاتَ لَا قَوَدَ فِیْہِ وَھُوَ الصَّحِیْحُ وَفِی الْمِسَلَّۃِ وَنَحْوِھَا الْقَوَدُ وَقِیْلَ اِنْ غَرَزَ بِالْاِبْرَۃِ فِی الْمَقْتَلِ قُتِلَ وَاِلَّا فَلَا۔ (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی کو سوئی یا سوئی کے مثل چیز سے کسی نے قصدًا مارا اور وہ مر گیا تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا اور جوال دوز اور اسکے مثل چیزوں کے مارنے سے قصاص واجب ہوگا اور بعضوں کا قول ہے کہ اگر کسی عضو میں زخم ہو جائے اور وہ اس زخم سے ہلاک ہو جائے تو سوئی میں بھی قصاص ہے ورنہ قصاص نہیں ہے،

۵۹۰۔ تنور یا آگ میں ڈال کر ہلاک کرنے سے قصاص واجب ہوتا ہے،

قَالَ مُحَمَّدٌ فِیْ جَامِعِ الصَّغِیْرِ اِذَا اَحْمٰی

امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص تنور کو گرم کرکے کو اس میں

تنور فالقی فیہا انسانا او القاہ فی نار لا یستطیع الخروج منہا فاحرقتہ النار یجب القصاص ومن ضوع المسئلۃ یشیر الی ان الاحماء یکفی وان لم یکن فیہ نار۔ (المحیط)	آگ نہ ہو کسی کو اس میں ڈالکر ہلاک کردے یا کسی کو آگ میں اس طرح ڈالدے کہ اس سے باہر نہ نکل سکے تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

۵۹۱۔ گرم پانی میں ڈال کر ہلاک کرنے کی مختلف صورتیں اور ان کے احکام،

ولو قمط رجلا ثم اغلی لہ ماء فی قدر ضخمۃ حتی اذا صار کانہ نار القاہ فی الماء فسلخ ساعۃ القاہ ثم مات قتل بہ وان کان الماء حارا لا یغلی غلیانا شدیدا فالقاہ فیہ ثم مکث ساعۃ ثم مات وقد تنفط جسدہ ای صار بہ نفطۃ او نضجۃ الماء قتل بہ والا فلا وان اخرج من القدر فی ھذا الوجہ وقد انسلخ ومات من ساعتہ او من یومہ او مکث ایاما مضنیا یخاف علیہ من ذالک قتل بہ وان تماثل حتی یجیئ ویذھب ثم مات من ذالک لم یقتل وعلیہ الدیۃ۔ (الذخیرہ)	اگر کوئی شخص بڑے دیگچے میں پانی اس قدر گرم کرے کہ آگ کے مثل ہو جائے پھر ایک شخص کو باندھ کر اس میں ڈال دے اور اسی وقت اس کی کھال ادھڑ جائے اور وہ مرجائے تو اس پر قصاص واجب ہوگا لیکن اگر پانی سخت گرم نہ ہو اور اس میں کسی کو ڈال دے جو کچھ دیر زندہ رہکر مرجائے تو اس صورت میں اگر اس کے بدن پر آبلے پڑ جائیں تو مجرم پر قصاص ہے ورنہ قصاص نہیں اور اگر زندہ پانی سے نکل آئے اور اس کی کھال ادھڑ جائے اور اسی وقت مرجائے یا کچھ دن زندہ تو رہے لیکن اس قدر بیمار ہو کر کہ اس کی موت کا خوف ہو پھر مرجائے تو مجرم پر قصاص ہے اور اگر بیمار نہ ہو اور چل پھر سکتا ہو۔ پھر چند دنوں کے بعد مرجائے تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا، دیت واجب ہو گی،

۵۹۲۔ آگ میں ڈالنے کا بھی یہی حکم ہے،

وَلَوْ اَلْقَاہُ فِی النَّارِ ثُمَّ اَخْرَجَ وَبِہٖ رَمَقٌ فَمَکَثَ اَیَّامًا وَہُوَ یَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰی مَاتَ قُتِلَ وَاِنْ کَانَ یَجِیْ وَیَذْہَبُ ثُمَّ مَاتَ لَمْ یُقْتَلْ (قاضی خان)

اور آگ میں ڈالنے کا بھی یہی حکم ہے، یعنی اگر زندہ آگ سے باہر نکلے اور چند روز بیمار رہ کر مر جائے تو مجرم پر قصاص واجب ہوگا، اور اگر بیمار نہ رہے اور چل پھر سکے تو مجرم پر قصاص واجب نہیں ہوگا،

۵۹۳۔ دھوپ میں باندھ کر ڈال دینے سے ہلاک کرنے کا حکم

وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا قَمَطَ رَجُلًا اَوْ صَبِیًّا ثُمَّ وَضَعَہٗ فِی الشَّمْسِ فَلَمْ یَتَخَلَّصْ حَتّٰی مَاتَ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ فَعَلَیْہِ الدِّیَۃُ (خزانۃ المفتین)

اگر کوئی شخص بالغ یا نابالغ آدمی کو باندھ کر دھوپ میں ڈال دے یہاں تک کہ دھوپ کی گرمی سے مر جائے تو اس پر دیت واجب ہوگی ۔

۵۹۴۔ سرد پانی میں ڈال کر ہلاک کرنے کا حکم!

وَلَوْ اَلْقٰی رَجُلًا فِیْ مَاءٍ بَارِدٍ فِیْ یَوْمِ الشِّتَاءِ فَکَزَّ وَیَبِسَ سَاعَۃَ اَلْقَاہُ فَعَلَیْہِ الدِّیَۃُ وَکَذٰلِکَ لَوْ جَرَّدَہٗ فَجَعَلَہٗ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْبَرْدِ وَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ حَتّٰی مَاتَ مِنَ الْبَرْدِ وَکَذٰلِکَ لَوْ قَمَطَہٗ وَجَعَلَہٗ فِی الثَّلْجِ (الظہیریۃ)

اگر جاڑے کے موسم میں کوئی کسی کو ٹھنڈے پانی میں ڈالدے اور وہ اسی وقت مر جائے تو مجرم پر دیت واجب ہوگی اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب کسی کو برہنہ کر دیا جائے اور اس وقت تک برہنہ رکھا جائے کہ وہ سردی سے مر جائے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب کسی کو باندھ کر برف میں ڈالدیا جائے

۵۹۵۔ بلند مقام سے گرا دینے کا حکم

وَاِذَا اَلْقَاہُ مِنْ سَطْحٍ اَوْ جَبَلٍ اَوْ اَلْقَاہُ

اگر کوئی کسی کو بلند کوٹھے یا پہاڑ سے گرائے یا کوئیں

فِی بِئْرٍ فَعَلٰی قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ھٰذَا خَطَاءُ الْعَمَدِ وَاَمَّا عَلٰی قَوْلِہِمَا اِنْ کَانَ مَوْضِعًا یُرْجٰی مِنْہُ النَّجَاۃُ غَالِبًا فَھُوَ خَطَاءُ الْعَمَدِ وَاِنْ کَانَ لَا یُرْجٰی مِنْہُ النَّجَاۃُ فَھُوَ عَمَدٌ مَحْضٌ یَجِبُ الْقِصَاصُ بِہٖ عِنْدَھُمَا،

میں ڈال دے تو یہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہے، اور صاحبین کے نزدیک اگر ایسی جگہ ہو جس سے بچ جانے کا ظن غالب ہو تو شبہ عمد ہے اور اگر بچ جانے کا ظن غالب نہ ہو تو عمد محض اور موجب قصاص ہے۔

(المحیط)

۵۹۶- پانی میں ڈبونے کا حکم

ذَکَرَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ فِیْ شَرْحِ زِیَادَاتٍ اَلْاَصْلُ اَنَّ مَنْ غَرَّقَ اِنْسَانًا بِالْمَاءِ اِنْ کَانَ الْمَاءُ قَلِیْلًا لَا یَقْتُلُ مِثْلُہٗ غَالِبًا وَیُرْجٰی مِنْہُ النَّجَاۃُ بِالسِّبَاحَۃِ فِی الْغَالِبِ فَمَاتَ مِنْ ذَالِکَ فَھُوَ خَطَاءُ الْعَمَدِ عِنْدَھُمْ وَاَمَّا اِذَا کَانَ الْمَاءُ عَظِیْمًا اِنْ کَانَ بِحَیْثُ یُمْکِنُہُ النَّجَاۃُ مِنْہُ بِالسِّبَاحَۃِ بِاَنْ کَانَ غَیْرَ مَشْدُوْدٍ وَلَا مُثْقَلٍ وَھُوَ یُحْسِنُ السِّبَاحَۃَ فَمَاتَ یَکُوْنُ خَطَاءُ الْعَمَدِ وَاِنْ کَانَ بِحَیْثُ لَا یُمْکِنُہُ النَّجَاۃُ فَعَلٰی قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ھُوَ خَطَاءُ الْعَمَدِ وَلَا قِصَاصَ وَعَلٰی قَوْلِہِمَا ھُوَ

اگر کسی نے کسی کو پانی میں ڈبو دیا اور وہ مر گیا تو اس صورت میں اگر پانی اس قدر کم ہو کہ وہ اکثر موجب ہلاکت نہیں ہوتا اور زیادہ تر آدمی اس سے تیر کر بچ سکتا ہو تو یہ شبہ عمد ہے اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے، اور اگر پانی زیادہ ہو لیکن تیر کر اس سے آدمی بچ سکتا ہے، اور وہ شخص باندھا ہوا یا دبایا ہوا نہ ہو اور تیر بھی سکتا ہو، لیکن باایں ہمہ وہ مر گیا تو اس صورت میں بھی شبہ عمد ہے، اور اگر پانی اس قدر زیادہ ہو کہ اس سے بچنا ممکن نہ ہو تو امام ابوحنیفہ کے قول کے موافق شبہ عمد ہے اور صاحبین کے قول کے موافق عمد محض ہے۔

عمدٌ محضٌ ويجب القصاص (المحيط)

۵۹۷۔ زہر خورانی کا حکم

واذا اسقى رجلاً سمًّا فمات من ذلك فان اوجره ايجاراً على اكراه منه او ناوله ثم اكرهه على شربه حتى شرب او ناوله من غير اكراه عليه فان اوجره او ناوله واكرهه على شربه فلا قصاص عليه وعلى عاقلته الدية واذا ناوله فشرب من غير اكراه عليه لم يكن قصاص ولا دية سواء علم الشارب بكونه سمًّا او لم يعلمه (الذخيرة)

اگر کسی نے کسی کو زہر دیا اور وہ اس کے کھانے سے مر گیا تو اس کی تین صورتیں ہیں یا تو اس کو زہر جبراً دیا یا زہر جبراً نہیں دیا لیکن اس کے کھلانے میں جبر کیا یا دیئے اور کھلانے میں بالکل جبر نہیں کیا، دو پہلی صورتوں میں مجرم) کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور تیسری صورت میں قصاص اور دیت کچھ نہیں واجب ہوگا، کیونکہ وہ اپنے فعل سے ہلاک ہوا ہے اس نے زہر کو جان کر کھایا یا جان کر نہ کھایا)۔

لو سقاه سمًّا حتى مات فهو على وجهين ان دفع اليه السم حتى اكل ولم يعلم به فمات لا يجب القصاص ولا الدية ويحبس ويعزر ولو اوجره ايجاراً يجب الدية على عاقلته وان دفع اليه في شربه فشرب ومات لا يجب الدية لانه شرب باختياره الا ان الدافع خدعه فيجب التعزير

اگر کسی نے کسی کو اس طریقہ سے زہر کھلایا کہ اس کے ہاتھ میں زہر دیدیا اور وہ اس سے ناواقف ہے اور اس کو کھا کر مر گیا تو اس صورت میں قصاص اور دیت واجب نہ ہوگی مگر جس شخص نے زہر دیا ہے اس کو قید کیا جائیگا اور سزا دی جائیگی، لیکن اگر کسی کو زبردستی سے زہر کھلایا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر کسی کے کھانے میں زہر دیا اور وہ اس کو کھا کر مر گیا تو اس پر دیت واجب نہ ہوگی، البتہ

وَالاسْتِغْفَارِ (قاضی خاں)

جس شخص نے زہر دیا ہے اسپر تعزیر و توبہ واجب ہوگی

وَاَمَّا عَلٰی قَوْلِ اَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ فَمِنْ مَشَائِخِنَا مَنْ قَالَ الْجَوَابُ عِنْدَهُمَا عَلَی التَّفْصِیْلِ اِنْ كَانَ مَا اَوْجَرَهُ مِنَ السُّمِّ مِقْدَارًا یُقْتَلُ مِثْلُهٗ غَالِبًا كَانَ عَمْدًا مَحْضًا لِاَنَّهٗ قَصَدَ الْاِیْجَارَ وَالْقَتْلَ جَمِیْعًا فَكَانَ عَمْدًا مَحْضًا كَمَا لَوْ قَتَلَهٗ بِحَجَرٍ عَظِیْمٍ وَاِنْ كَانَ مِقْدَارًا لَا یُقْتَلُ مِثْلُهٗ غَالِبًا فَاِنَّهٗ یَكُوْنُ خَطَاءَ الْعَمْدِ لِاَنَّهٗ قَصَدَ الْاِیْجَارَ وَلَمْ یَقْصِدِ الْقَتْلَ (المحیط البرہانی)

اگر کسی نے کسی کو زبردستی سے زہر کھلایا تو صاحبین کے نزدیک یہ دیکھینگے کہ مقدار زہر کی اگر اس قدر ہے کہ اس کے کھانے سے اکثر آدمی مرجاتا ہے تو اس صورت میں اوسپر قصاص واجب ہوگا اگر مقدار زہر کی اس قدر ہو کہ اس کے کھانے سے اکثر آدمی نہیں مرتا تو اس صورت میں اس شخص کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

۵۹۸۔ گلا گھونٹ کر مار ڈالنے کا حکم

وَلَوْ خَنَقَ رَجُلًا لَا یُقْتَلُ اِلَّا اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَنَّاقًا مَعْرُوْفًا خَنَقَ غَیْرَ وَاحِدٍ فَیُقْتَلُ سِیَاسَةً، (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کا گلا گھونٹ کے مار ڈالا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، البتہ اگر وہ گلا گھونٹنے میں مشہور ہو اور یہ فعل اس سے چند بار واقع ہوچکا ہو تو وہ قتل کیا جائے گا،

فَاِنْ تَابَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ یَقَعَ فِیْ یَدِ الْاِمَامِ یُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ فَاِنْ تَابَ بَعْدَ مَا وَقَعَ فِیْ یَدِ الْاِمَامِ لَا یُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ وَهُوَ نَظِیْرُ السَّاحِرِ اِذَا تَابَ (المحیط)

اور اگر گرفتار ہونے سے پہلے گلا گھونٹنے سے توبہ کرلی تو اس کی توبہ مقبول ہوگی اور اگر گرفتار ہونے کے بعد توبہ کی تو اوسکی توبہ مقبول نہ ہوگی اور یہی حکم اس جادوگر کا بھی ہے جس نے توبہ کی ہو،

وَلَوْ خَنَقَ رَجُلًا فِي الْمِصْرِ حَتّٰى
قَتَلَهُ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ الدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ
وَقَالَا فِيْهِ الْقِصَاصُ (المختار)
وَاَمَّا عَلٰى قَوْلِهِمَا اِنْ دَامَ الْخَنَقُ
حَتّٰى مَاتَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ كَمَا لَوْ قَتَلَهُ
بِحَجَرٍ عَظِيْمٍ اَوْ خَشَبَةٍ عَظِيْمَةٍ وَاِنْ تَرَكَ
الْخَنَقَ قَبْلَ الْمَوْتِ ثُمَّ مَاتَ بَعْدَ ذٰلِكَ
فَاِنَّهٗ يُنْظَرُ اِنْ دَامَ الْخَنَقُ مِقْدَارَ مَا يَمُوْتُ
الْاِنْسَانُ مِنْهُ غَالِبًا فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ
لِاَنَّهٗ قَصَدَ الْخَنَقَ وَالْقَتْلَ وَكَانَ عَمَدًا
مَحْضًا بِاعْتِبَارِ الْخَنَقِ وَالْقَتْلِ جَمِيْعًا وَاِنْ
دَامَ عَلَى الْخَنَقِ مِقْدَارَ مَا لَا يَمُوْتُ الْاِنْسَانُ
بِهٖ غَالِبًا فَلَا قِصَاصَ لِاَنَّهٗ قَصَدَ الْخَنَقَ
اَمَّا مَا قَصَدَ الْقَتْلَ فَكَانَ عَمَدًا بِاعْتِبَارِ
الْخَنَقِ خَطَاءً بِاعْتِبَارِ الْقَتْلِ
(المحیط البرہانی)

اگر کسی نے کسی کا گلا گھونٹا اور وہ اس کے گلا گھونٹنے
سے مر گیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کے عاقلہ پر دیت
واجب ہو گی اور صاحبین کے نزدیک اس پر قصاص واجب ہو گا
صاحبین کے قول کے موافق اگر کسی نے اس حد
تک کسی کا گلا گھونٹا کہ وہ شخص گلا گھونٹنے سے مر گیا
تو مجرم پر قصاص واجب ہو گا جس طرح بڑے پتھر اور
بڑی لاٹھی کے مارنے سے قصاص واجب ہوتا ہے
اور اس کے مرنے سے پہلے گلا گھونٹنا چھوڑ دیا اور
وہ اس کے بعد مر گیا تو اگر گلا گھونٹنے کا زمانہ اس قدر
ممتد ہو جس میں آدمی زیادہ تر مر جاتا ہے تو مجرم پر
قصاص واجب ہو گا کیونکہ اس نے گلا گھونٹنے اور
مار ڈالنے دونوں کا ارادہ کر لیا تھا، اور اگر گلا گھونٹنے
کا زمانہ اتنا طویل نہ ہو جس میں انسان مر جائے تو مجرم پر
قصاص واجب نہ ہو گا کیونکہ اس کا ارادہ صرف گلا
گھونٹنے کا تھا قتل کا نہ تھا اس لیے یہ گلا گھونٹنے کے
اعتبار سے عمد ہے اور باعتبار قتل کے خطا ہے اور اس صورت
میں دیت واجب ہوتی ہے۔

۵۹۹- پیٹ پھاڑ ڈالنے کا حکم

اِذَا شَقَّ الرَّجُلُ بَطْنَ رَجُلٍ وَاَخْرَجَ اَمْعَاءَهٗ
ثُمَّ ضَرَبَ رَجُلٌ عُنُقَهٗ بِالسَّيْفِ فَالْقَاتِلُ

اگر کسی نے کسی کے پیٹ کو پھاڑ ڈالا اور اس کی
آنتیں نکل پڑیں اس کے بعد کسی دوسرے شخص نے

هُوَ الَّذِیْ ضَرَبَ الْعُنُقَ وَیُقْتَصُّ اِنْ کَانَ
عَمْدًا اَوْ اِنْ کَانَ خَطَأً یَجِبُ الدِّیَۃُ وَ
عَلَی الَّذِیْ شَقَّ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَاِنْ کَانَ
نَفَذَ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَثُلُثَا الدِّیَۃِ ہٰذَا
اِذَا کَانَ مِمَّا یَعِیْشُ بَعْدَ شَقِّ الْبَطْنِ یَوْمًا
اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَاِنْ کَانَ لَا یَعِیْشُ وَلَا
یُتَوَهَّمُ مِنْهُ الْحَیٰوۃُ وَلَا یَبْقٰی مَعَہٗ اِلَّا
اِضْطِرَابُ الْمَوْتِ فَالْقَاتِلُ هُوَ الَّذِیْ
شَقَّ الْبَطْنَ وَیُقْتَصُّ فِی الْعَمْدِ وَیَجِبُ
الدِّیَۃُ فِی الْخَطَاءِ وَالَّذِیْ ضَرَبَ الْعُنُقَ
یُعَزَّرُ (الخلاصہ)

تلوار سے اس کی گردن ماردی تو قاتل وہی شمار ہوگا
جس نے اسکی گردن ماری ہے اور عمد کی صورت میں اس
سے قصاص لیا جائیگا اور خطاء کی صورت میں اس پر
دیت واجب ہو گی اور جس نے کہ پیٹ چاک
کیا ہے اس پر ثلث دیت واجب ہوگی اور
اگر چاک شکم اس پہلو سے اُس پہلو تک پہنچگیا یا پیٹ
سے پیٹھ تک پہنچگیا تو اس پر دو ثلث دیت واجب
ہو گی لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب پیٹ چاک
کرنے کے بعد ایک دن یا اس سے کم زمانہ تک
زندہ رہے اور اگر پیٹ چاک کرنے سے زندہ نہ
رہے اور اس کے جینے کا احتمال باقی نہ رہے اور
بجز موت کی بیقراری کے کوئی دوسری چیز اس کے
آثار زندگی سے باقی نہ رہی تو قاتل وہی شمار کیا جائیگا جس
نے اس کا پیٹ چاک کیا ہے اس لیے قتل عمد کی صورت
میں اُسی سے قصاص لیا جائیگا اور قتل خطاء کی صورت میں اُسپر
دیت واجب ہوگی اور جسنے اسکی گردن ماری ہے اُسپر تعزیر واجب ہوگی

۶۰۔ دو شخصوں کا کسی کو زخمی کرنا،

وَکَذَا لَوْ جَرَحَ رَجُلٌ جِرَاحَۃً مُثْخِنَۃً لَا
یُتَوَهَّمُ الْعَیْشُ مَعَهَا وَجَرَحَ اٰخَرُ جِرَاحَۃً

اسی طرح اگر کسی نے کسی کو سخت زخمی کیا جس سے اس کے
جینے کا احتمال باقی نہ رہا اس کے بعد کسی دوسرے نے

أُخْرىٰ فَالْقَاتِلُ هُوَ الَّذِي جَرَحَ الْجِرَاحَةَ الْمُثْخِنَةَ هٰذَا إِذَا كَانَ الْجِرَاحَتَانِ عَلَى التَّعَاقُبِ فَإِنْ كَانَ مَعًا فَكِلَاهُمَا قَاتِلَانِ (الخلاصة)	اوس کو زخمی کیا تو قاتل وہی شخص ہے جس نے پہلے ایسا زخم لگایا ہے جس سے جینے کی امید جاتی رہی لیکن یہ صورت اس وقت ہے کہ دونوں زخم یکے بعد دیگرے ہوں اور اگر دونوں زخم ساتھ ہوں تو دونوں زخمی کرنے والے قاتل ہونگے
وَكَذَا لَوْ جَرَحَهُ رَجُلٌ عَشَرَةً جِرَاحَاتٍ وَالْآخَرُ جَرَحَهُ جِرَاحَةً وَاحِدَةً فَكِلَاهُمَا قَاتِلَانِ (الخلاصة)	اسی طرح اگر کسی نے کسی کو دس زخم لگائے اور دوسرے نے اس کو صرف ایک زخم لگایا اور وہ مر گیا تو دونوں قاتل سمجھے جائیں گے،

۴۰۱۔ اگر کسی نے کسی کی گردن کاٹی اور ذرا سا تسمہ لگا رہ گیا پھر اس کو دوسرے نے مار ڈالا تو دوسرے شخص پر قصاص نہیں ہے،

فِي الْمُنْتَقَىٰ إِذَا قَطَعَ عُنُقَ الرَّجُلِ وَبَقِيَ شَيْءٌ قَلِيلٌ مِنَ الْحُلْقُومِ وَفِيهِ الرُّوحُ فَقَتَلَهُ رَجُلٌ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ لِأَنَّ هٰذَا مَيِّتٌ (الذخيرہ)	اگر کسی نے کسی کی گردن کاٹی اور تھوڑا سا حلق جس میں روح باقی تھی کٹنے سے رہگیا پھر اوس کو دوسرے شخص نے مار ڈالا تو اس دوسرے شخص پر قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ وہ مردہ تھا،

۴۰۲۔ اگر کسی نے ایک شخص کو بند کر دیا اور وہ بھوک پیاس سے مر گیا، تو بند کرنے والے پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک کوئی تاوان نہیں ہے،

وَإِذَا أَدْخَلَ إِنْسَانًا فِي بَيْتٍ حَتَّى مَاتَ جُوعًا أَوْ عَطَشًا لَا يَضْمَنُ شَيْئًا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَعِنْدَهُمَا يَجِبُ عَلَيْهِ الدِّيَةُ (المحیط البرہانی)	اگر کسی نے کسی کو گھر کے اندر بند کر دیا اور وہ شخص بھوک یا پیاس سے مر گیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک بند کرنیوالے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا لیکن صاحبین کے نزدیک اس پر دیت واجب ہوگی

۶۰۳۔ اگر کسی کو نیند کی حالت میں کسی گھر میں کوئی لے گیا اور مکان اس پر گر پڑا تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ اَدْخَلَ نَائِمًا اَوْ صَبِیًّا اَوْ مَغْمِیًّ عَلَیْہِ فِیْ بَیْتِہٖ فَسَقَطَ عَلَیْہِ الْبَیْتُ ضَمِنَ الصَّبِیَّ وَالْمَعْتُوْہَ لَا دُوْنَ النَّائِمِ۔ (الخلاصۃ)

اگر کسی ایسے شخص کو جو نیند میں تھا کسی نے گھر کے اندر داخل کیا اور وہ مکان اس کے اوپر گر پڑا تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہو، اس کے بخلاف اگر لڑکے اور زعقل آدمی کو گھر کے اندر لیجائے تو تاوان عائد ہوگا،

۶۰۴۔ اگر کسی نے کسی کو باندھ کر درندہ جانور کے آگے ڈال دیا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو اس کو حبس دوام کی سزا ہوگی،

قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ فِیْ رَجُلٍ قَمَطَ رَجُلًا فَطَرَحَہٗ قُدَّامَ سَبُعٍ فَقَتَلَہُ السَّبُعُ لَمْ یَکُنْ عَلَی الَّذِیْ فَعَلَ قَوَدٌ وَّلَا دِیَۃٌ وَّلٰکِنْ یُعَزَّرُ وَیُضْرَبُ وَیُحْبَسُ حَتّٰی یَمُوْتَ۔ (المحیط)

اگر کوئی شخص کسی کو باندھ کر درندہ جانور کے سامنے ڈالدے اور وہ اس کو مار ڈالے تو اس پر دیت و قصاص واجب نہ ہوگا البتہ اس کو حبس دوام کی سزا ہوگی،

۶۰۵۔ زندہ درگور کرنے کا حکم

وَاِنْ دَفَنَہٗ فِیْ قَبْرٍ حَیًّا فَمَاتَ یُقْتَلُ بِہٖ وَھٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدٍ وَّالْفَتْوٰی عَلٰی اَنَّ الدِّیَۃَ عَلٰی عَاقِلَتِہٖ۔ (الظہیریۃ)

اگر کسی نے کسی کو قبر میں زندہ دفن کر دیا اور وہ شخص مر گیا تو امام محمد کے نزدیک اس پر قصاص عائد ہوگا، لیکن فتویٰ یہ ہے کہ اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

۶۰۶۔ اگر مسلح چور سے مال بغیر قتل کے واپس نہیں لیا جا سکتا تو اس کے قتل کرنے پر کوئی تاوان عائد نہیں ہوگا،

وَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ بِسِلَاحٍ فَأَخْرَجَ السَّرِقَةَ فَاتَّبَعَهٗ وَقَتَلَهٗ فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِ وَتَاوِيْلُ الْمَسْئَلَةِ اِنْ كَانَ لَا يُمْكِنُ مِنَ الْاِسْتِرْدَادِ اِلَّا بِالْقَتْلِ۔ (الہدایہ)

اگر کوئی شخص کسی کے یہاں مسلح ہو کر گیا اور چوری سے اُکا مال گھر سے باہر نکالا تو اگر مالکِ مال نے اس کا تعاقب کیا اور اس کو مار ڈالا تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا، بشرطیکہ وہ اپنا مال بغیر اوس کے قتل کرنے کے واپس نہ لے سکتا تھا،

۶۰۷۔ اگر کسی کے قاتل کو کوئی اجنبی شخص مار ڈالے تو قتل عمد کی صورت میں اس پر قصاص ہے اور قتل خطاء کی صورت میں اس کے عاقلہ پر دیت ہے،

اِذَا قَتَلَ الْقَاتِلَ رَجُلٌ اَجْنَبِيٌّ فَاِنْ كَانَ الْقَتْلُ عَمْدًا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَاِنْ كَانَ خَطَاءً يَجِبُ الدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ فَاِنْ قَالَ وَلِيُّ الْقَتِيْلِ بَعْدَ مَا قَتَلَهُ الْاَجْنَبِيُّ كُنْتُ اَمَرْتُهٗ بِقَتْلِهٖ وَلَا بَيِّنَةَ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَا يُصَدَّقُ (المحیط)

اگر کسی کے قاتل کو کسی اجنبی شخص نے قصداً مار ڈالا تو اس پر قصاص واجب ہوگا اور اگر غلطی سے مارا ہو تو اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی کیونکہ اجنبی شخص کو قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے اور اگر مقتول کے وارث نے کہا کہ میں نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا تھا تو اگر اسکے پاس گواہ نہیں ہے تو اسکا قول معتبر نہ ہوگا،

۶۰۸۔ اگر کسی نے مسلمان پر تلوار کھینچی تو اس کا قتل واجب اور اس کے قتل کرنے سے کوئی تاوان یا قصاص واجب نہیں ہوتا

وَمَنْ شَهَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ سَيْفًا وَجَبَ قَتْلُهٗ وَلَا شَيْئَ بِقَتْلِهٖ وَكَذَا اِذَا شَهَرَ عَلٰى رَجُلٍ سِلَاحًا فَقَتَلَهٗ غَيْرُهٗ دَفْعًا عَنْهُ فَلَا يَجِبُ بِقَتْلِهٖ شَيْئٌ وَلَا يَخْتَلِفُ بَيْنَ

اگر کسی نے مسلمان پر تلوار کھینچی تو اسکا قتل واجب ہے اور اس کے قتل کرنے سے کوئی تاوان واجب نہیں ہوتا اسی طرح اگر کسی نے کسی پر ہتھیار اٹھایا اور اس شخص کی حفاظت کے لیے کسی نے اس کو مار ڈالا تو قاتل پر کوئی تاوان عائد

أَنْ يَكُوْنَ بِاللَّيْلِ أَوِ النَّهَارِ فِي الْمِصْرِ أَوْ خَارِجَ الْمِصْرِ (التبيين)

نہ ہوگا، رات میں ہو یا دن میں شہر میں ہو یا شہر سے باہر،

۶۰۹۔ اگر کسی نے کسی پر تلوار کھینچی اور اس کو یقین ہو گیا کہ اس سے اس کا مار ڈالنا، یا مارنا، یا مال لینا مقصود ہے تو وہ اس کو قتل کر سکتا ہے،

رَجُلٌ شَهَرَ عَلَى رَجُلٍ سِلَاحًا فَإِنْ وَقَعَ فِي قَلْبِ الْمَشْهُوْرِ عَلَيْهِ أَنَّهُ لَيَقْتُلُهُ أَوْ لَيَضْرِبُهُ أَوْ لِيَأْخُذَ مَالَهُ حَلَّ لَهُ أَنْ يَقْتُلَهُ (الحمادیہ)

اگر کسی نے کسی پر تلوار کھینچی اور اس کے دل میں یہ یقین پیدا ہو گیا کہ اس کے مار ڈالنے یا مارنے یا مال لینے کے لیے اس نے تلوار کھینچی ہے تو اس کو یہ حق حاصل ہے کہ تلوار کھینچنے والے کو مار ڈالے،

۶۱۰۔ ایسی حالت میں لڑکا بھی باپ کو قتل کر سکتا ہے،

وَلَوْ شَهَرَ الْأَبُ الْمُسْلِمُ سَيْفَهُ عَلَى ابْنِهِ وَلَا يُمْكِنُهُ دَفْعُهُ إِلَّا بِقَتْلِهِ يَقْتُلُهُ، (الہدایہ)

اگر کسی نے اپنے لڑکے کے مار ڈالنے کے واسطے تلوار کھینچی اور لڑکا بجز باپ کے مار ڈالنے کے کوئی چارہ نہیں پاتا تو اس کو باپ کے مار ڈالنے کا حق حاصل ہے،

۶۱۱۔ اگر کوئی کسی کے مارنے کو لاٹھی اٹھائے اور وہ اس کو مار ڈالے تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَمَنْ شَهَرَ عَلَيْهِ عَصًا لَيْلًا فِي مِصْرٍ أَوْ نَهَارًا فِي غَيْرِ مِصْرٍ فَقَتَلَهُ الْمَشْهُوْرُ عَلَيْهِ عَمْدًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ. (التبیین)

اگر کسی نے کسی پر شہر میں رات کے وقت لاٹھی اٹھائی یا شہر کے باہر کسی پر دن میں لاٹھی اٹھائی تو اگر اس نے لاٹھی اٹھانے والے کو قصداً مار ڈالا تو اس پر کوئی تاوان یا قصاص واجب نہ ہوگا،

۶۱۲ - اگر کسی نے کسی کے مارنے کو شہر میں دن کو لاٹھی اوٹھائی اور اس نے قصداً اس کو مار ڈالا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر قصاص واجب ہوگا،

وَاِنْ شَهَرَ عَلَيْهِ عَصًا نَهَارًا فِي الْمِصْرِ فَقَتَلَهُ الْمَشْهُوْرُ عَلَيْهِ عَمَدًا اُقْتِلَ بِهِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعِنْدَ هُمَا لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ (الکافی)

اگر کسی پر دن کے وقت شہر میں کسی نے لاٹھی اٹھائی اور اس نے لاٹھی اٹھانے والے کو قصداً مار ڈالا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر قصاص واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک واجب نہ ہوگا،

۶۱۳ - اگر کوئی شخص کسی کو ہتھیار سے زخمی کرکے رک گیا اور دوبارہ مارنے کا ارادہ نہ کیا تو اگر اس شخص نے جس کو زخمی کیا گیا ہے اس کو مار ڈالا تو اُس پر قصاص واجب ہوگا،

وَمَنْ شَهَرَ عَلٰى رَجُلٍ سِلَاحًا فَضَرَبَهُ وَانْصَرَفَ ثُمَّ اِنَّ الْمَضْرُوْبَ ضَرَبَ الضَّارِبَ ضَرْبَةً وَقَتَلَهُ فَعَلَى الْقَاتِلِ الْقِصَاصُ وَهٰذَا اِذَا ضَرَبَهُ الْاَوَّلُ وَكَفَّ عَنِ الضَّرْبِ عَلٰى وَجْهٍ لَا يُرِيْدُ ضَرْبَهُ ثَانِيًا (الکافی)

اگر کسی نے کسی پر ہتھیار اٹھایا اور اس کو زخمی کرکے چلتا ہوا اس کے بعد زخمی نے اس کو قتل کر دیا تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا، بشرطیکہ پہلے زخمی کرنے والے کا ارادہ دوسری بار مارنے کا نہ ہوا

۶۱۴ - اگر کسی دوسرے نے ایسے شخص کو مار ڈالا تو اُس پر قصاص واجب ہوگا،

وَمَنْ شَهَرَ عَلٰى غَيْرِهٖ سِلَاحًا فِي الْمِصْرِ فَضَرَبَهُ ثُمَّ قَتَلَهُ الْاٰخِرُ فَعَلَى الْقَاتِلِ الْقِصَاصُ مَعْنَاهُ اِذَا ضَرَبَهُ فَانْصَرَفَ

(خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے تلوار کھینچکر کسی کو زخمی کیا اور پھر روانہ ہو گیا اس کے بعد دوسرے شخص نے زخمی کرنے والے کو مار ڈالا تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

۶۱۵۔ اگر کسی پاگل نے کسی پر ہتھیار اٹھایا اور اس پاگل کو اس نے مار ڈالا تو اس پر دیت واجب ہو گی؛ بچے کا بھی یہی حکم ہے،

وَاِنْ شَہَرَ الْمَجْنُوْنُ عَلٰی غَیْرِہٖ سِلَاحًا فَقَتَلَہٗ الْمَشْہُوْرُ عَلَیْہِ عَمْدًا فَعَلَیْہِ الدِّیَۃُ فِیْ مَالِہٖ وَعَلٰی ھٰذَا الصَّبِیُّ (الہدایہ)

اگر ایک پاگل نے کسی پر ہتھیار اٹھایا اور اس نے قصدًا اس پاگل کو مار ڈالا تو اس پر دیت واجب ہو گی اور اگر لڑکا ہتھیار اٹھائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے،

۶۱۶۔ اگر کسی نے بانس کے چھلٹے سے کسی کو ذبح کر دیا تو اس پر قصاص واجب ہو گا،

وَلَوْ ذَبَحَ بِلِیْطَۃِ الْقَصَبِ فَعَلَیْہِ الْقِصَاصُ لِاَنَّہٗ عَمِلَ عَمَلَ السِّلَاحِ (الحمادیہ)

اگر کسی نے کسی کو بانس کے چھلٹے سے ذبح کیا تو اس پر قصاص واجب ہو گا کیونکہ بانس کا چھلٹا بمنزلہ ہتھیار کے ہے،

۶۱۷۔ اگر کسی نے سوئے ہوئے آدمی کی فصد کھول دی اور وہ اس سے مر گیا تو اس پر قصاص واجب ہو گا،

فَصَدَ غَیْرَہٗ وَھُوَ نَائِمٌ فَسَالَ مِنْہُ الدَّمُ حَتّٰی مَاتَ فَعَلَیْہِ الْقِصَاصُ (القنیہ)

اگر کسی نے کسی سوئے ہوئے آدمی کی فصد کھول دی اور اسقدر خون جاری ہوا کہ وہ مر گیا تو اس صورت میں اس پر قصاص واجب ہو گا

۶۱۸۔ بے بھال کے نیزہ، بے پیکان کے تیر یا لکڑی سے پیٹ چاک کرنے کا حکم

وَلَوْ طَعَنَ رَجُلٌ رَجُلًا بِرُمْحٍ لَا سِنَانَ فِیْہِ اَوْ رَمَاہُ بِسَہْمٍ لَا نَصْلَ فِیْہِ اَوْ شَقَّ بَطْنَہٗ بِعُوْدٍ فَعَلَیْہِ الْقِصَاصُ فِیْ ھٰذَا کُلِّہٖ۔ (الحمادیہ)

اگر کسی نے بے بھال کے نیزہ یا بے پیکان کے تیر یا لکڑی سے کسی کا پیٹ چاک کر دیا تو اس پر قصاص واجب ہو گا،

۶۱۹۔ زانی محصن کے حالتِ زنا میں مار ڈالنے سے قصاص واجب نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ آواز دینے پر زنا سے باز نہ آئے،

رجلٌ رای رجلاً یزنی بامرأتہ او بامرأۃ رجلٍ اٰخر وھو محصنٌ فصاح بہ فلم یھرب ولم یمتنع عن الزنا حلّ لہٰذا قتلہ فان قتلہ لا قصاص علیہ (در مختار)	اگر کوئی شخص کسی کو اپنی عورت یا دوسری عورت کیساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھے اور زانی محصن ہو اور آواز دینے سے زنا سے باز نہ آئے تو اس صورت میں اس کا قتل حلال ہے اور وہ شخص اگر اسکو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب ہوگا

۶۲۰۔ اگر کوئی کسی کی عورت یا لونڈی سے زنا بالجبر کرنا چاہے تو وہ اس کو مار ڈال سکتا ہے اور اگر اس کی عورت یا کوئی اس کی قرابتدار عورت زنا پر راضی ہو تو مرد و عورت دونوں کو مار ڈال سکتا ہے

واذا رای الانسان رجلاً مع امرأتہ او امتہ یرید ان یزنی بھا علی کرہٍ منھا ابیح لہ قتلہ ولو راٰہ یزنی بامرأتہ او بذات رحمٍ محرمٍ منہ وقد طاوعتہ فی الجماع فلہ ان یقتل الرجل والمرأۃ جمیعًا (الینابیع)	اگر کوئی شخص کسی کو دیکھے کہ اس کی بی بی یا لونڈی کیساتھ زنا بالجبر کرتا ہے تو اس صورت میں اس کے لیے اسکا مار ڈالنا مباح ہے اور اگر کسی کو دیکھے کہ اس کی بی بی یا کسی قرابت دار عورت سے زنا کر رہا ہے اور عورت بھی زنا پر راضی ہے تو وہ مرد اور عورت دونوں کو مار ڈال سکتا ہے،

۶۲۱۔ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، تعزیر واجب ہوگی،

لا یقتل المولٰی بقتل عبدہٖ ولکن یعزر ویمنع منہ (الحاویہ)	اگر کوئی اپنے غلام کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ تعزیر واجب ہوگی اور اس کے قتل سے روکا جائیگا

۶۲۲۔ اگر غلام اپنے آقا کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

عبدٌ قتل مولاہ عمدًا اقاد روایۃً	اگر غلام اپنے آقا کو مار ڈالے تو غلام پر قصاص واجب

بِهٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فِي الْكُتُبِ الظَّاهِرَةِ وَقَالَ الْفَقِيْهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ يَنْبَغِيْ اَنْ يُقْتَلَ (عِمَاد البرہانی) | ہوگا،

۶۲۳۔ کن مواقع پر قصاص واجب نہیں ہوتا،

وَكُلُّ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ بِهٖ مِمَّا ذَكَرْنَا اِلَّا سِتَّةَ عَشَرَ نَفْسًا اَحَدُهَا اِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ فَلَا يُقْتَلُ بِهٖ وَالثَّانِيْ اِذَا قَتَلَ وَلَدَ وَلَدِهٖ وَالثَّالِثُ اِذَا قَتَلَتِ الْمَرْاَةُ وَلَدَهَا وَالرَّابِعُ اِذَا قَتَلَتْ وَلَدَ وَلَدِهَا مِنْ كُلِّ وَجْهٍ وَالْخَامِسُ اِذَا قَتَلَ السَّيِّدُ عَبْدَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يُقْتَلُ بِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ يُعَزَّرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَالسَّادِسُ اَنْ يَقْتُلَ الرَّجُلُ عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اٰخَرَ فَلَا يُقْتَلُ بِهٖ وَعَلَيْهِ حِصَّةُ الْاٰخَرِ مِنْ قِيْمَتِهٖ وَالسَّابِعُ اِذَا قَتَلَتْ اُمُّ الْوَلَدِ سَيِّدَهَا وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ فَاِنَّهَا لَا تُقْتَلُ وَلَا قِصَاصَ عَلَيْهَا وَالْاَرْشُ لِاَنَّهٗ لَيْسَ لِلْوَلَدِ اَنْ يَقْتُلَ وَالِدَهٗ وَلَا وَالِدَتَهٗ وَالثَّامِنُ اِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ الْمُسْتَاْمِنَ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ فَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهِمْ	جو شخص کسی کو قصداً مار ڈالے اس پر قصاص واجب ہوتا ہے لیکن سولہ جگہ قصاص واجب نہیں ہوتا، ایک یہ کہ اگر باپ لڑکے کو مار ڈالے تو باپ پر قصاص واجب نہیں ہوتا، دوسرے یہ کہ اگر اپنے لڑکے کی اولاد کو کوئی مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا، تیسرے یہ کہ اگر ماں اپنے لڑکے کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا، چوتھے یہ کہ اگر ماں اپنے لڑکے کی اولاد کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا، پانچویں یہ کہ اگر کوئی اپنے غلام کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا البتہ تعزیر واجب ہوتی ہے، چھٹے یہ کہ اگر کسی ایسے غلام کو مار ڈالے جس کی ملکیت میں وہ خود شریک ہو تو قاتل پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ اسکی قیمت میں سے اپنے شریک کا حصہ ادا کریگا، ساتویں یہ کہ اگر ام ولد اپنے شوہر کو مار ڈالے اور لڑکا اس کے پیٹ سے موجود ہو تو اس پر قصاص اور دیت واجب

وَلٰكِنَّهٗ يُعَزَّرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَوَى اَصْحَابُ
الْاَمَالِيْ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ رح اَنَّ عَلَيْهِ
الْقِصَاصَ كَالذِّمِّيِّ وَالتَّاسِعُ اِذَا قَتَلَ الرَّجُلَ
وَلَا وَارِثَ لِلْمَقْتُوْلِ فَاِنَّهٗ لَا يُقْتَلُ بِهٖ
وَعَلَيْهِ الدِّيَةُ لِبَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَفِيْ
قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ وَفِيْ قَوْلِ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ
عَلَيْهِ الْقَوَدُ وَالْعَاشِرُ اِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ
رَجُلًا مَعَ صَبِيٍّ وَالْحَادِيْ عَشَرَ اِذَا قَتَلَ
رَجُلٌ مَعَ مَجْنُوْنٍ رَجُلًا الثَّانِيْ عَشَرَ
اِذَا قَتَلَ رَجُلَانِ رَجُلًا اَحَدُهُمَا
بِالْعَمْدِ وَالْاٰخَرُ بِالْخَطَاءِ فَاِنَّهٗ لَا قِصَاصَ
فِيْ ذٰلِكَ وَالثَّالِثَ عَشَرَ اِذَا وَرِثَ
الْقَاتِلُ شَيْئًا مِنْ نَفْسِهٖ وَالرَّابِعَ عَشَرَ
اِذَا قَتَلَ الصَّبِيُّ اَحَدًا لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ
وَالْخَامِسَ عَشَرَ اِذَا عَفٰى بَعْضُ الْوَرَثَةِ
وَالسَّادِسَ عَشَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْتَكْرِهَ
غُلَامًا اَوِ امْرَاَةً عَلَى الْفَاحِشَةِ عَلَيْهِمَا
اَنْ يَّقْتُلَاهُ وَاِنْ قَتَلَاهُ فَدَمُهٗ هَدَرٌ
اِذَا لَمْ يَسْتَطِيْعَا اِلَّا بِالْقَتْلِ (الحاویہ)

نہ ہوگی، آٹھویں یہ کہ اگر مسلمان مستامن کو مار ڈالے
تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، تعزیر واجب ہوگی
اور امام ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ اس پر
قصاص واجب ہوگا، نویں یہ کہ اگر مقتول کا کوئی
وارث نہ ہو تو ایک روایت میں دیت واجب
ہوگی جو بیت المال میں جمع کی جائیگی، اور دوسری
روایت میں اس پر قصاص واجب ہوگا،
دسویں یہ کہ اگر کوئی شخص لڑکے کا شریک ہوکر
کسی کو قتل کر ڈالے تو اس پر قصاص واجب
نہ ہوگا، کیونکہ لڑکے پر قصاص واجب نہیں
ہوتا، اسلئے لڑکے کے شریک پر بھی قصاص واجب
نہ ہوگا، گیارہویں یہ کہ اگر کوئی شخص مجنون کا شریک
ہوکر کسی کو مار ڈالے تو مجنون اور اس کے شریک
پر قصاص واجب نہ ہوگا، بارہویں یہ کہ اگر دو شخص
شریک قتل ہوں، لیکن ان میں سے ایک نے
قصداً اور دوسرے نے خطاءً قتل کیا ہے تو اس
صورت میں قصاص واجب نہ ہوگا، تیرہویں
یہ کہ جس وقت قاتل مقتول کے ورثہ کا وارث ہوگا
قصاص ساقط ہو جائیگا، چودہویں یہ کہ اگر لڑکا

کسی کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

پندرہویں یہ کہ اگر مقتول کے ورثا سے کوئی شخص معاف

کردے تو قاتل سے قصاص ساقط ہو جائے گا،

سولہویں یہ کہ اگر کوئی شخص بجبر لڑکے کے

ساتھ اغلام اور عورت کے ساتھ زنا کرنا چاہے

اور وہ اس کو مار ڈالیں بشرطیکہ مار ڈالنے کے سوا

کوئی چارہ کار نہ ہو تو اس صورت میں اس کے

قتل سے قصاص واجب نہ ہوگا،

۶۲۴۔ اگر ایک آقا کے دو غلاموں میں سے ایک غلام دوسرے غلام کو مار ڈالے تو آقا اس غلام سے قصاص لے سکتا ہے،

رَجُلٌ لَہٗ عَبْدَانِ قَتَلَ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ عَمَدًا فَلِلْمَوْلٰی اَنْ یَّسْتَوْفِیَ الْقِصَاصَ عَنِ الْقَاتِلِ (المحیط)

اگر ایک شخص کے دو غلام ہوں اور ان میں سے ایک غلام دوسرے کو قصدًا مار ڈالے تو آقا دوسرے غلام کو قصاص میں مار ڈال سکتا ہے،

تیسرا باب

قصاص لینے کے بارے میں

۶۲۵۔ قصاص میں وراثت جاری ہوتی ہے،

اَلْقِصَاصُ یَسْتَحِقُّهُ الْمَقْتُوْلُ ثُمَّ یَخْلُفُهُ وَارِثُهٗ (الہدایہ)

قصاص مقتول کا حق ہے اس کے مرجانے کے بعد یہ حق اس کے وارثوں کو پہنچتا ہے۔

ثُمَّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح اَلْقِصَاصُ حَقُّ الْوَرَثَةِ اِبْتِدَاءً وَعِنْدَهُمَا حَقُّ الْمَیِّتِ ثُمَّ یَنْتَقِلُ اِلَی الْوَرَثَةِ وَیُقْضٰی دُیُوْنُ الْمَیِّتِ مِنَ الدِّیَةِ وَبَدَلِ الصُّلْحِ (الخلاصہ)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک ابتدا ہی سے قصاص مقتول کے وارثوں کا حق ہوتا ہے اور صاحبین کے نزدیک پہلے قصاص مقتول کا حق ہوتا ہے اس کے بعد اس کے وارثوں میں منتقل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ معاوضہ صلح اور دیت سے مقتول کا قرض ادا کرتے ہیں۔

یَسْتَحِقُّ الْقِصَاصَ مَنْ یَسْتَحِقُّ مِیْرَاثَهٗ عَلٰی فَرَائِضِ اللہِ تَعَالٰی فَیَدْخُلُ فِیْهِ الزَّوْجُ وَالزَّوْجَةُ وَکَذَا الدِّیَةُ (مغنی ج۷)

قصاص لینے کا مستحق وہ شخص ہے جو موافق فرائض کے وراثت کا مستحق ہو اس صورت میں میاں اور بی بی بھی قصاص کے مطالبہ کرنے والوں میں شامل ہیں۔

۶۲۶۔ مستحقینِ قصاص کی ترتیب

وَالاَحَقُّ الاِبْنُ ثُمَّ ابْنُهُ وَاِنْ سَفَلَ ثُمَّ الاَبُ ثُمَّ اَبُ الاَبِ وَاِنْ عَلَا ثُمَّ الاَخُ لِاَبٍ وَاُمٍّ ثُمَّ الاَخُ لِاَبٍ ثُمَّ ابْنُ الاَخِ لِاَبٍ وَاُمٍّ ثُمَّ ابْنُ الاَخِ لِاَبٍ ثُمَّ الاَعْمَامُ ثُمَّ اَعْمَامُ الاَبِ ثُمَّ اَعْمَامُ الجَدِّ عَلَى التَّرْتِيْبِ ثُمَّ المُعْتِقُ عَلَى التَّرْتِيْبِ (الحاویہ)

قصاص کا مستحق مقتول کا لڑکا ہے اس کے بعد اسکا پوتا اس کے بعد مقتول کا باپ پھر اس کا دادا پھر حقیقی بھائی پھر پدری بھائی پھر حقیقی چچا پھر پدری وجدی چچا ترتیب کے موافق پھر ترتیب کے موافق ان سب کا آزاد کردہ غلام

۶۲۷۔ اگر ورثہ میں بعض نابالغ اور بعض بالغ ہوں تو ان کا حکم

اِذَا كَانَ الْقِصَاصُ بَيْنَ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ فَلِلْكَبِيْرِ اسْتِيْفَاءُهُ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ وَقَالَ لَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الشَّرِيْكُ اَبَالَهُ فَيَسْتَوْفِيْهِ ۔ (محیط السرخسی)

اگر مقتول کے وارثوں میں بعض نابالغ اور بعض بالغ ہوں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک قصاص لینے کا حق بالغ کو حاصل ہے لیکن صاحبین کے نزدیک باوجود نابالغ ورثہ کے بالغ ورثہ کو قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے۔ البتہ اگر مطالبہ قصاص میں نابالغ ورثہ کیساتھ باپ بھی شریک ہو تو وہ قصاص لے سکتا ہے۔

۶۲۸۔ اگر تمام ورثہ بالغ ہوں تو قصاص لینے کے لیے سب کا اجتماع شرط ہے۔

وَلَيْسَ لِبَعْضِ الوَرَثَةِ اسْتِيْفَاءُ القِصَاصِ اِذَا كَانُوْا كِبَارًا حَتّٰى يَجْتَمِعُوْا ۔ (قاضی خان)

اگر مقتول کے تمام ورثہ بالغ ہوں تو جبتک تمام ورثہ جمع نہ ہوں ان میں سے بعض کو قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے۔

۶۲۹۔ اگر تمام ورثہ نابالغ ہوں تو بادشاہ کو قصاص لینے کا حق حاصل ہے

وَلَوْ كَانَ الْكُلُّ صِغَارًا قِيلَ الْاِسْتِيفَاءُ اِلَى السُّلْطَانِ وَقِيلَ يُنْتَظَرُ اِلَى بُلُوْغِهِمْ اَوْ بُلُوْغِ اَحَدِهِمْ۔ (مبسوط سرخسی)

اگر مقتول کے تمام ورثہ نابالغ ہوں تو بعضوں کا قول ہے کہ قصاص لینے کا حق بادشاہ کو حاصل ہے، اور بعضوں کا قول ہے کہ بادشاہ کو ان سب کے بلوغ کا یا ان میں سے بعض کے بلوغ کا انتظار کرنا چاہیئے،

۶۳۰۔ لیکن اس صورت میں بادشاہ دیت لے سکتا ہے معاف نہیں کر سکتا،

فَاِنْ عَفَى السُّلْطَانُ لَا يَصِحُّ عَفْوُهُ وَاِنْ صَالَحَ يَجُوْزُ عَلَى الدِّيَةِ لِاَنَّ فِيْ هٰذَا مَنْفَعَةٌ لِلصَّبِيِّ وَالْمَعْتُوْهُ بِمَنْزِلَةِ الصَّبِيِّ فِيْ هٰذَا كُلِّهِ (العمادیہ)

اگر بادشاہ قصاص سے معافی دیدے تو جائز نہیں، البتہ اگر دیت پر صلح کرے تو جائز ہے کیونکہ دیت کے لینے میں لڑکے کا فائدہ ہے اور یہی حکم معتوہ کا بھی ہے،

۶۳۱۔ قصاص لینے کے لیے وکالت جائز نہیں،

وَلَيْسَ لَهُمْ وَلَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُوَكِّلَ لِاسْتِيفَاءِ الْقِصَاصِ (قاضی خان)

مقتول کے کسی وارث کے لیے قصاص لینے کے لیے وکیل مقرر کرنا جائز نہیں ہے،

۶۳۲۔ اگر مقتول کا وارث بے عقل یا نابالغ ہو تو اوسکا باپ قصاص لے سکتا ہے،

اِذَا قُتِلَ وَلِيُّ الْمَعْتُوْهِ وَلَهُ اَبٌ فَلِاَبِيْهِ اَنْ يَقْتُلَ وَلَهُ اَنْ يُصَالِحَ وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَعْفُوَ وَكَذٰلِكَ اِنْ قُطِعَتْ يَدُ الْمَعْتُوْهِ عَمْدًا وَالْوَصِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْاَبِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ لَا يَقْتُلُ وَيَنْدَرِجُ تَحْتَ هٰذَا الْاِطْلَاقِ الصُّلْحُ عَنِ النَّفْسِ

اگر مقتول کا وارث بے عقل اور نابالغ ہو تو اسکا باپ قاتل سے قصاص لے سکتا ہے یا مال لیکر صلح کر سکتا ہے لیکن وہ معاف نہیں کر سکتا اور بچے یا مجنون کے ہاتھ کاٹنے کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کا باپ ہاتھ کاٹنے والے سے قصاص لے سکتا ہے اور صلح کر سکتا ہے لیکن معاف نہیں کر سکتا اور قاضی اور وصی بھی اس

وَاسْتِيفَاءُ الْقِصَاصِ فِي الطَّرَفِ وَالصَّبِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْمَعْتُوهِ فِي هٰذَا وَالْقَاضِي بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ (الهدایہ)

معاملے میں بمنزلہ باپ کے ہیں لیکن وصی قاتل سے قصاص نہیں لے سکتا اور جان اور اعضائے جسم کے قصاص میں صلح کرنا جائز ہے،

۶۲۳۔ لیکن نابالغ لڑکے کا بالغ بھائی قصاص لینے میں اس کا ولی نہیں ہو سکتا،

وَاَجْمَعُوا عَلٰی اَنَّ الْقِصَاصَ اِذَا كَانَ كُلُّهٗ لِلصَّغِيْرِ لَيْسَ لِلْاَخِ الْكَبِيْرِ وِلَايَةُ الْاِسْتِيْفَاءِ (المحیط)

اگر نابالغ قصاص کا وارث ہو تو اس کا بڑا بھائی قصاص لینے کا ولی نہیں ہو سکتا،

۶۲۴۔ لاوارث کا قصاص بادشاہ اور قاضی لے سکتے ہیں،

وَمَنْ قُتِلَ وَلَا وَلِيَّ لَهٗ فَلِلسُّلْطَانِ اَنْ يَسْتَوْفِيَ الْقِصَاصَ وَكَذٰلِكَ الْقَاضِيْ (الاختیار شرح المختار)

اگر ایک شخص مار ڈالا گیا اور کوئی اسکا وارث نہیں تو اس صورت میں بادشاہ اس کے قاتل سے قصاص لے سکتا ہے اور قاضی کو بھی قصاص لینے کا حق ہے،

۶۲۵۔ غلام کے قصاص کا حق اس کے آقا کو ہے،

اِذَا قُتِلَ الْعَبْدُ عَمْدًا فَالْقِصَاصُ لِسَيِّدِهٖ (محیط سرخسی)

اگر کوئی شخص کسی کے غلام کو مار ڈالے تو اس کے آقا کو قاتل سے قصاص لینے کا حق ہے،

۶۲۶۔ اگر ایک غلام نابالغ اور بالغ کے درمیان مشترک ہو اور وہ مار ڈالا جائے تو جب تک نابالغ بالغ نہ ہو جائے بالغ شخص قصاص نہیں لے سکتا،

عَبْدٌ مُشْتَرَكٌ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ فَقُتِلَ لَيْسَ لِلْكَبِيْرِ اِسْتِيْفَاءُ الْقِصَاصِ قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَ الصَّغِيْرُ بِالْاِجْمَاعِ (المغنی)

جو غلام نابالغ اور بالغ کی مشترک ملک میں ہو اگر وہ قصداً قتل کر دیا جائے تو جبتک نابالغ بالغ نہ ہو جائے بالغ شریک کو قاتل سے قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے

۶۲۷۔ مشترک غلام کے قصاص لینے کا حق تمام شرکاء کو ہے،

وَلَوْ کَانَ الْعَبْدُ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اَوْ ثَلَاثٍ فِی الْاٰیَةِ الْاِسْتِیْفَاءِ لَهُمْ جَمِیْعًا لَا یَنْفَرِدُ بِهٖ اَحَدُهُمْ وَاِنْ عَفٰی اَحَدُهُمْ یَنْقَلِبُ حَقُّ الْبَاقِیْنَ مَالًا اِلَی الْقِیْمَةِ کَمَا یَنْقَلِبُ فِی الْحُرِّ اِلَی الدِّیَةِ (قاضی خان)

اگر کوئی غلام چند اشخاص کے درمیان مشترک ہو تو قصاص کا حق تمام شرکاء کو ہے ایک شریک کو نہیں ہے اسلیے اگر ایک شریک نے معاف کر دیا تو باقی شرکاء کے حق کے عوض اس کی قیمت سے مال واجب ہوگا، جیساکہ آزاد کے قتل میں دیت واجب ہوتی ہے،

۶۲۸۔ رہن شدہ غلام کے قتل میں قصاص کے لیے راہن و مرتہن کا مجتمع ہو کر مطالبہ قصاص کرنا ضروری ہے

وَاِذَا قُتِلَ عَبْدُ الرَّهْنِ لَمْ یَجِبِ الْقِصَاصُ حَتّٰی یَجْتَمِعَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ (الہدایہ)

رہن شدہ غلام اگر قتل کیا جائے تو جب تک راہن و مرتہن مجتمع ہو کر قصاص کا مطالبہ نہ کریں

۶۲۹ - لاوارث کا قصاص بادشاہ کو لینا چاہیے،

اِذَا قُتِلَ الرَّجُلُ عَمْدًا وَلَیْسَ لَهٗ وَلِیٌّ فَلِلسُّلْطَانِ اَنْ یَقْتُلَ الْقَاتِلَ قِصَاصًا قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَهٗ (الہدایہ)

اگر کوئی شخص کسی کو مار ڈالے اور اسکا کوئی وارث نہ ہو تو بادشاہ کو چاہیے کہ قاتل سے قصاص لے کیونکہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جسکا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث بادشاہ ہے،

۶۳۰۔ لاوارث کا قصاص بادشاہ معاف نہیں کر سکتا،

وَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یَعْفُوَ لِاَنَّ حَقَّ الْقِصَاصِ لَیْسَ یَثْبُتُ لِلسُّلْطَانِ اِنَّمَا یَثْبُتُ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا اَنَّهُمْ لَا یُمْکِنُهُمْ اَنْ یَجْتَمِعُوْا عَلٰی اِسْتِیْفَاءِ هٰذَا الْقِصَاصِ فَقَامَ الْاِمَامُ

لیکن بادشاہ کو اس کے قصاص کے معاف کرنے کا حق حاصل نہیں ہے کیونکہ لاوارث کا قصاص مسلمانوں کا حق ہے اور بادشاہ ان سب کا نائب ہے،

مَقَامَهُمْ وَنَابَ عَنْهُمْ فَلَوْ عَفَى يَكُوْنُ ذَالِكَ

تَرْكَ حَقِّ الْمُسْلِمِيْنَ (الحاویہ)

۱۴۱۔ قصاص صرف ہتھیار سے لیا جا سکتا ہے،

لَا يُسْتَوْفَى الْقِصَاصُ إِلَّا بِالسَّيْفِ وَنَحْوِهِ (الکافی)

قصاص تلوار وغیرہ سے لینا ضروری ہے اور ہتھیار کے علاوہ دوسری چیز سے قصاص لینا جائز نہیں،

حَتّٰى أَنَّ مَنْ حَرَقَ رَجُلًا بِالنَّارِ أَوْ غَرَقَهُ بِالْمَاءِ تُضْرَبُ عِلَاوَتُهُ بِالسَّيْفِ وَكَذَالِكَ إِذَا قَطَعَ طَرَفَ إِنْسَانٍ وَمَاتَ يُجَزُّ رَقَبَتُهُ بِالسَّيْفِ وَلَا يُقْطَعُ طَرَفُهُ وَكَذَالِكَ إِذَا شَجَّهُ هَاشِمَةً وَمَاتَ يُقْطَعُ عِلَاوَتُهُ بِالسَّيْفِ (محیط سرخسی)

چنانچہ اگر کسی نے کسی کو جلا دیا یا پانی میں ڈبو دیا تو اس صورت میں قاتل کی گردن مارنی چاہیئے اور یہی حکم اس صورت میں ہے جبکہ کسی کے ہاتھ پانوں کو کاٹ ڈالا اور وہ شخص مرگیا تو تلوار سے قاتل کی گردن مارنی چاہیے، اور اسکا عضو نہیں کاٹنا چاہیئے اور یہی حکم چہرہ پر زخم لگانے کے زخم کا بھی ہے جو موجب ہلاکت ہو یعنی قاتل کی گردن

۱۴۲۔ اگر مقتول کا صرف ایک وارث ہو تو وہ قاضی کے فیصلہ کے بغیر قاتل سے قصاص لے سکتا ہے

وَإِذَا قُتِلَ الرَّجُلُ عَمْدًا وَلَهُ وَلِيٌّ وَاحِدٌ فَلَهُ أَنْ يَقْتُلَهُ قِصَاصًا قَضَى الْقَاضِي بِهِ أَوْ لَمْ يَقْضِ وَيَقْتُلَهُ بِالسَّيْفِ وَيُجَزُّ رَقَبَتُهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَهُ بِغَيْرِ السَّيْفِ مُنِعَ عَنْ ذَالِكَ وَلَوْ فَعَلَ ذَالِكَ يُعَزَّرُ إِلَّا أَنَّهُ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ وَيَصِيْرُ مُسْتَوْفِيًا حَقَّهُ بِأَيِّ طَرِيْقٍ قَتَلَهُ (ایضا)

اگر کوئی شخص قصداً قتل کر دیا جائے اور اس کا صرف ایک وارث ہے تو اسکو یہ حق حاصل ہے کہ قاتل کو قصاصاً قتل کرے خواہ قاضی نے قصاص لینے کا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور اس کو چاہیئے کہ قاتل کو تلوار سے قتل کرے اور اسکی گردن مارے اور اگر وہ ہتھیار کے علاوہ کسی دوسری چیز سے اسکو قتل کرنا چاہے تو اس کو روک دینا چاہئے، اور اگر اس نے اس چیز سے قتل کر دیا تو اسپر تعزیر واجب ہوگی لیکن تاوان واجب نہ ہوگا

۶۴۳۔ اس صورت میں وہ دوسرے کو بھی علانیہ قاتل کے قتل کرنے کا حکم دے سکتا ہے

سَوَاءٌ قَتَلَهُ بِالْعَصَا اَوْ بِالْحَجَرِ اَوْ سَاقَ عَلَيْهِ دَابَّةً اَوْ حَفَرَ بِيْرًا فَاَلْقَاهُ فِيْهَا اَوْ بِاَيِّ نَوْعٍ مِنْ اَنْوَاعِ الْقَتْلِ وَلَهُ اَنْ يَقْتُلَ بِنَفْسِهِ اَوْ يَاْمُرَ غَيْرَهُ بِالْقَتْلِ وَاِذَا قَتَلَهُ غَيْرُهُ بِاَمْرِهِ صَارَ مُسْتَوْفِيًا وَلَا ضَمَانَ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ هٰذَا اِذَا قُتِلَ وَالْاَمْرُ ظَاهِرٌ اَمَّا اِذَا قَتَلَ فَقَالَ الْوَلِيُّ كُنْتُ اَمَرْتُهُ فَاِنَّهُ لَا يُصَدَّقُ فِيْ ذٰلِكَ فَيَجِبُ الْقِصَاصُ عَلَى الْقَاتِلِ (الخلاصۃ)

خواہ اس نے لاٹھی سے قتل کیا یا پتھر سے یا جانور سے روندوایا یا کنویں میں ڈال دیا یا قتل کی صورتوں میں سے جس طریقہ سے بھی قتل کیا ہو اس کو یہ حق حاصل ہو کر قاتل کو خود قتل کرے یا کسی دوسرے کو قاتل سے قصاص لینے کا حکم دے اور جب دوسرے نے قاتل کو اس کے حکم سے قتل کر دیا تو مقتول کے وارث نے اپنا حق پا لیا لیکن اس وقت جب اس کا حکم علانیہ ہوا اور اگر قاتل کو مقتول کے وارث کے علاوہ کسی اور نے قتل کر دیا اس کے بعد مقتول کے وارث نے کہا کہ میں نے اسکو حکم دیا تھا تو اسکا قول مقبول نہ ہوگا اور جس نے قاتل کو مار ڈالا اسپر قصاص واجب ہوگا

۶۴۴۔ اگر دو گواہ عادل کسی کے قتل کی گواہی دیں تو قاضی کے فیصلہ سے پہلے قاتل سے قصاص نہیں لیا جا سکتا،

فِي السِّرَاجِيَّةِ عَدْلَانِ شَهِدَا عِنْدَ الرَّجُلِ اَنَّ هٰذَا قَتَلَ اَبَاكَ لَمْ يَسَعْهُ قَتْلُهُ مَا لَمْ يَقْضِ الْقَاضِيْ بِشَهَادَتِهِمَا (خزانۃ الروایہ)

اگر دو گواہ عادل کسی کے یہاں گواہی دیں اور کہیں کہ فلاں شخص نے تمہارے باپ کو مار ڈالا ہے تو جبتک قاضی ان کی شہادت پر فیصلہ نہ کر دے وہ قاتل سے قصاص نہیں لے سکتا،

۶۴۵۔ لیکن اگر مدعا علیہ نے قتل کا اقرار کیا تو مقتول کا وارث بغیر قاضی کے فیصلہ کے اس سے قصاص لے سکتا ہے،

وَفَرْقٌ بَيْنَ الْإِقْرَارِ وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ لَوْ شَهِدَ عِنْدَهُ عَدْلَانِ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَ أَبَاكَ عَمْدًا وَالْابْنُ عَرَفَهُمَا بِالْعَدَالَةِ لَا يَسَعُ لِلْابْنِ قَتْلُهُ مَالَمْ يَشْهَدَا بِذَالِكَ عِنْدَ الْقَاضِي وَيَقْضِي الْقَاضِي بِشَهَادَتِهِمَا وَفِي الْإِقْرَارِ بِالْقَتْلِ يَسَعُهُ أَنْ يَقْتُلَ،

(الحمادیہ)

اگر دو گواہ عادل کسی کے پاس شہادت دیں کہ فلاں شخص نے تمھارے باپ کو قتل کر دیا ہے اور مقتول کا لڑکا گو گواہوں کی عدالت سے واقف ہو لیکن اس کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ مدعا علیہ کو قتل کرے جبتک کہ قاضی ان کی شہادتوں کو قبول نہ کرے لیکن مدعا علیہ کے اقرار کی صورت میں مقتول کے لڑکے کو یہ حق حاصل ہے کہ مدعا علیہ سے جس نے اس کے باپ کے قتل کا اقرار کیا ہے قصاص لے،

چوتھا باب

شہادت قتل کے بیان میں

۲۴۶ - اگر دو شخص یا ایک شخص قتل کی شہادت دیں تو قاتل کو زیر حراست کر لیا جائے گا تاکہ گواہوں سے جرح کیجائے ،

اِنْ شَہِدَ عَلَیْہِ رَجُلَانِ بِالْعَمْدِ حُبِسَ حَتّٰی یُسْأَلَ عَنْہُمَا فَاِنْ شَہِدَ عَلَیْہِ رَجُلٌ وَاحِدٌ عَدْلٌ حُبِسَ اَیْضًا اَیَّامًا فَاِنْ جَاءَ شَاہِدٌ اٰخَرُ قُتِلَ وَاِلَّا خُلِّیَ سَبِیْلُہٗ اَلْعَمْدُ فِیْ ذٰلِکَ وَالْخَطَاءُ وَشِبْہُ الْعَمْدِ سَوَاءٌ۔

(المبسوط)

اگر دو مرد کسی کے متعلق شہادت دیں کہ اس نے ایک شخص کو قصداً قتل کیا ہے تو قاتل کو قید کر لیا جائیگا تاکہ گواہوں سے زمانہ اور جگہ وغیرہ کا سوال کیا جائے اگر ایک گواہ عادل بھی قتل عمد کی شہادت دے تو قاتل کو چند روز کے لیے قید کر لیا جائے گا ہیا اگر دوسرے گواہ نے بھی گواہی دیدی تو قتل ثابت ہو جائیگا ورنہ مدعا علیہ چھوڑ دیا جائیگا اور اس میں قتل عمد، قتل خطاء، قتل شبہ عمد سب برابر ہیں،

۲۴۷ - اگر گواہ قتل خطاء کی شہادت دیں تو بعضوں کے نزدیک قاتل کو زیر حراست کر لیا جائیگا،

وَلَوْ شَهِدُوْا بِالْقَتْلِ خَطَاءً اخْتَلَفَ الْمَشَائِخُ فِيْهِ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُحْبَسُ وَ اِلَيْهِ مَالَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَيُحْبَسُ وَهُوَ اِخْتِيَارُ صَدْرِ الشَّهِيْدِ حسام الدین (المحیط البرہانی)

اگر گواہ قتل خطاء کی شہادت دیں تو بعضوں کے نزدیک مدعا علیہ کا قتل کرنا واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک نہیں،

۷۴۸۔ اگر دو شخص گواہی دیں کہ فلاں شخص نے تلوار سے کسی کو زخمی کیا اور وہ اس زخم سے مرگیا تو زخمی کرنے والے پر قصاص واجب ہوگا،

وَاِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهٗ ضَرَبَ رَجُلًا بِالسَّيْفِ فَلَمْ يَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ، (المبسوط)

اگر دو مرد کسی کے متعلق شہادت دیں کہ اس نے ایک شخص کو تلوار ماری اور وہ شخص زخمی ہو کر بیمار رہا یہاں تک کہ مرگیا تو اس صورت میں زخمی کرنے والے پر قصاص واجب ہوگا،

۷۴۹۔ اگر زخمی بیمار ہو کر مرگیا تو اس کی موت کا سبب زخموں کو قرار دیا جائے گا،

اَلْمَجْرُوْحُ اِذَا لَمْ يَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ يُحَالُ بِهٖ اِلَى الْجَرْحِ (الاشباہ والنظائر)

اگر زخمی بیمار ہو کر مرگیا تو اس کی موت زخموں کی طرف منسوب ہوگی،

۷۵۰۔ اور قاضی کو گواہوں سے یہ پوچھنا بھی نہیں چاہیئے کہ اس زخم سے مرا یا نہیں،

وَلَا يَنْبَغِيْ لِلْقَاضِيْ اَنْ يَسْاَلَ الشُّهُوْدَ مَاتَ مِنْ ذَالِكَ اَمْ لَا فِي الْعَمْدِ وَلَا فِي الْخَطَاءِ وَلٰكِنَّهُمْ اِنْ شَهِدُوْا اَنَّهٗ مَاتَ مِنْ ذَالِكَ لَمْ يَبْطُلْ شَهَادَتُهُمْ

اور قاضی کو گواہوں سے یہ پوچھنا بھی مناسب نہیں کہ زخمی اس زخم سے مرا یا نہیں قتل عمد ہو یا قتل خطاء، اور اگر گواہوں نے خود گواہی دی کہ وہ اسی زخم سے مرا تو ان کی شہادت باطل نہ ہوگی اور اگر وہ عادل ہونگے تو ان کی

وَجَازَتْ اِذَا كَانُوْا عُدُوْلًا، گواہی جائز ہوگی،

(المبسوط)

۶۵۱ - اگر گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں شخص نے تلوار سے ایک آدمی کو مار ڈالا تو اس کا شمار قتل عمد میں ہوگا،

وَاِذَا شَهِدُوْا اَنَّهٗ ضَرَبَ بِالسَّيْفِ حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى ذٰلِكَ فَهٰذَا عَمْدٌ اِلَّا اَنَّ الْقَاضِيْ اِنْ سَاَلَهُمَا اَتَعَمَّدَ ذٰلِكَ فَهُوَ اَوْثَقُ (المبسوط)

اگر گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں شخص نے تلوار مار کر ایک شخص کو مار ڈالا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا تو یہ قتل عمد ہے البتہ اگر قاضی گواہوں سے یہ پوچھے کہ قاتل نے عمداً تلوار ماری تو یہ اور بھی قابل اعتماد ہوگا،

لِاَنَّ صُوْرَةَ الْعَمْدِ هٰذَا اَنْ يَّقْصُدَ الرَّجُلُ غَيْرَهٗ بِسِلَاحٍ وَيَضْرِبَهٗ حَتّٰى مَاتَ وَهٰذَا لِاَنَّ الْعَمْدَ يَتَمَيَّزُ مِنَ الْخَطَاءِ بِالنِّيَّةِ وَالنِّيَّةُ عَمَلُ الْقَلْبِ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهَا اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنَّمَا يَطَّلِعُ الْعِبَادُ عَلَى الصُّوْرَةِ وَالظَّاهِرِ وَصُوْرَةُ الْعَمْدِ ظَاهِرُ مَا ذَكَرْنَا (المحيط البرہانی)

درحقیقت قتل عمد اور قتل خطا میں کوئی فرق نہیں ہے صرف قاتل کے دلی ارادہ سے فرق ہو سکتا ہے، جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جان سکتا، آدمی صرف ظاہر سے واقف ہو سکتا ہے اور بظاہر قتل عمد کی صورت یہی ہے کہ کسی کو ہتھیار سے مار ڈالے،

۶۵۲ - اگر گواہ شہادت دیں کہ قاتل نے کسی کو نیزہ یا تیر سے مار ڈالا تو یہ قتل عمد ہوگا،

وَكَذٰلِكَ اِنْ شَهِدُوْا اَنَّهٗ طَعَنَهٗ بِرُمْحٍ اَوْ رَمَاهُ بِسَهْمٍ اَوْ نُشَّابَةٍ فَهٰذَا كُلُّهٗ عَمْدٌ - (المبسوط)

اسی طرح اگر گواہ گواہی دیں کہ قاتل نے نیزہ یا تیر سے مار ڈالا ہے تو یہ سب قتل عمد ہے،

۶۵۳- اگر گواہ قتل خطاء کی گواہی دیں تو وہ مقبول ہوگی

وَإِنْ قَالَا قَتَلَهُ بِالسَّيْفِ خَطَاءً يُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا وَيُقْضٰى بِالدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ (المحیط)

اگر دو مرد ایک شخص کی نسبت شہادت دیں کہ اس نے ایک شخص کو تلوار سے مار ڈالا تو ان کی گواہی مقبول ہوگی اور قاتل کے عاقلہ پر دیت کا حکم دیا جائیگا،

۶۵۴- اگر گواہ قتل عمد و قتل خطاء سے لاعلمی ظاہر کریں تو ان کی گواہی قبول کر لیجائے گی اور دیت قاتل کے مال سے دلوائی جائیگی،

وَإِنْ قَالَا لَا نَدْرِي قَتَلَهُ عَمْدًا أَوْ خَطَاءً فَإِنَّهُ تُقْبَلُ هٰذِهِ الشَّهَادَةُ وَيُقْضٰى بِالدِّيَةِ فِي مَالِ الْقَاتِلِ (المحیط)

اگر گواہ کہیں کہ ہم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس نے عمداً قتل کیا یا خطاءً تو ان کی گواہی مقبول ہوگی اور قاتل کے مال سے دیت دلوائی جائیگی،

۶۵۵- اگر ایک گواہ قتل عمد کی اور دوسرا قتل خطاء کی شہادت دے تو کسی کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

إِذَا شَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ قَتَلَهُ عَمْدًا وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ قَتَلَهُ خَطَاءً لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا (الذخیرہ)

اگر ایک گواہ قتل عمد کی اور دوسرا قتل خطاء کی گواہی دے تو دونوں کی گواہی قبول نہ کیجائے گی،

۶۵۶- اگر ایک گواہ قتل خطاء کی شہادت اور دوسرا قتل خطاء کے اقرار کی شہادت دے تو کسی کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

وَإِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالْقَتْلِ خَطَاءً وَشَهِدَ الْآخَرُ عَلٰى إِقْرَارِ الْقَاتِلِ بِذٰلِكَ فَهُوَ بَاطِلٌ (المبسوط)

اگر ایک گواہ نے کسی کے متعلق قتل خطاء کی اور دوسرے گواہ نے اس کے قتل خطاء کے اقرار کی گواہی دی تو یہ شہادت مقبول نہ ہوگی،

۶۵۷- اگر گواہ مقتول کے بدن میں موقع زخم میں اختلاف کریں تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

وَاِنْ اِخْتَلَفَا فِیْ مَوْضِعِ الْجِرَاحَةِ مِنْ بَدَنِهٖ فَالشَّهَادَةُ بَاطِلَةٌ (المبسوط)

اگر گواہ مقتول کے بدن میں زخم کی جگہ میں اختلاف کریں تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۶۵۸۔ اگر گواہ قتل کے وقت اور جگہ میں اختلاف کریں تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

وَکَذٰلِكَ لَوْ شَهِدَ عَلَی الْقَتْلِ وَاخْتَلَفَا فِی الْوَقْتِ اَوِ الْمَکَانِ فَاِنَّ الشَّهَادَةَ لَا تُقْبَلُ (المبسوط)

اسی طرح اگر دو گواہوں نے گواہی دی اور قتل کے وقت یا جگہ میں اختلاف کیا تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

اِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ اَنَّهٗ قَتَلَ زَیْدًا یَوْمَ النَّحْرِ بِمَکَّةَ وَشَهِدَ اٰخَرَانِ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ یَوْمَ النَّحْرِ بِکُوْفَةَ وَاجْتَمَعُوْا عِنْدَ الْحَاکِمِ لَمْ تُقْبَلِ الشَّهَادَتَانِ فَاِنْ سَبَقَتْ اَحَدُهُمَا وَقُضِیَ بِهَا ثُمَّ حَضَرَتِ الْاُخْرٰی لَمْ تُقْبَلْ (الهدایه)

اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں شخص نے زید کو فلاں روز مکہ میں مار ڈالا اور دوسرے گواہوں نے گواہی دی کہ اس نے زید کو اسی روز کوفہ میں مارا تو ان سب کی گواہی مقبول نہ ہوگی اور اگر قاضی نے پہلے گواہوں کی شہادت کے مطابق فیصلہ کر دیا اس کے بعد دوسرے گواہوں نے حاضر ہو کر گواہی دی تو انکی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۶۵۹۔ اگر آلۂ قتل میں گواہوں کا اختلاف ہو تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی

وَاِنْ شَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ قَتَلَهٗ بِالسَّیْفِ وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ بِالْحَجَرِ حَتّٰی اخْتَلَفَا اٰلَةً لَا تُقْبَلُ هٰذِهِ الشَّهَادَةُ وَاِنْ شَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ قَتَلَهٗ بِالسَّیْفِ وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ بِالسِّکِّیْنِ اَوْ شَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ قَتَلَهٗ بِالْحَجَرِ وَشَهِدَ

اگر گواہوں نے آلۂ قتل میں اختلاف کیا یعنی ایک گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے تلوار سے قتل کیا اور دوسرے گواہ نے گواہی دی کہ اس نے پتھر سے قتل کیا یا ایک گواہ نے گواہی دی کہ اس نے تلوار سے قتل کیا اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے چھری سے قتل کیا یا ایک گواہ نے گواہی دی کہ اس نے پتھر سے قتل کیا اور دوسرے گواہ نے

الآخرُ بالعصا لا تُقبلُ، (المحیط) | گواہی دی کہ اس نے لاٹھی سے قتل کیا تو اس صورت میں ان سب کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۶۶۰۔ اگر ایک گواہ آلۂ قتل سے لاعلمی ظاہر کرے تو شہادت مقبول نہ ہوگی،

ذَکَرَ ابنُ سَماعَۃَ فِی نَوادِرِہٖ عَن مُحمَّدٍ وَاِن شَھِدَ اَحَدُھُما اَنَّہٗ قَتَلَہٗ بِالسَّیفِ اَو بِعَصًا وَشَھِدَ الآخرُ اَنَّہٗ قَتَلَہٗ وَلَا اَدرِی بِمَاذَا قَتَلَہٗ لَا تُقبَلُ ھٰذِہِ الشَّھادَۃُ (المحیط) | اور امام محمد سے منقول ہے کہ اگر ایک گواہ نے کسی کی نسبت یہ گواہی دی کہ اس نے کسی کو تلوار یا لاٹھی سے مار ڈالا اور دوسرے گواہ نے گواہی دی کہ اس نے قتل تو کیا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس ہتھیار سے قتل کیا تو ان کی گواہی

۶۶۱۔ اگر دونوں گواہ آلۂ قتل سے لاعلمی ظاہر کریں تو استحساناً شہادت مقبول ہوگی اور قاتل کے مال سے دیت دلوائی جائے گی،

وَاِذَا شَھِدَا اَنَّہٗ قَتَلَہٗ وَقَالَا لَا نَدرِی بِمَاذَا قَتَلَہٗ فَالقِیاسُ اَن لَا تُقبَلَ ھٰذِہِ الشَّھادَۃُ وَفِی الاِستِحسَانِ تُقبَلُ وَیُقضٰی بِالدِّیَۃِ فِی مَالِہٖ وَلَا یُقضٰی بِالقِصَاصِ (المحیط) | اگر دو گواہوں نے کسی کی نسبت گواہی دی کہ اس نے قتل کیا لیکن میں نہیں جانتا کہ کس آلہ سے قتل کیا تو قیاس یہ چاہتا ہے کہ ان کی گواہی مقبول نہ ہو لیکن استحساناً ان کی گواہی مقبول ہوگی اور قاتل کے مال سے دیت دلوائی جائیگی اور قاتل کے قصاص کا حکم نہ دیا جائیگا،

۶۶۲۔ اگر ایک گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے تلوار سے قتل کرنے کا اقرار کیا اور دوسرے نے چھری سے قتل کرنے کی شہادت دی اور مدعی نے کہا کہ قاتل نے دونوں اقرار کیے ہیں لیکن اس نے نیزہ سے قتل کیا ہے تو گواہی مقبول ہوگی،

وَلَو شَھِدَ اَحَدُھُما اَنَّہٗ اَقَرَّ اَنَّہٗ قَتَلَہٗ عَمَدًا بِالسَّیفِ وَشَھِدَ الآخرُ اَنَّہٗ قَتَلَہٗ | اگر ایک گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے تلوار سے قتل عمد کا اقرار کیا ہے اور دوسرے گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے

عَمَدًا بِالسِّكِّيْنِ وَقَالَ الْمُدَّعِيْ اَقَرَّ بِهِمَا فَاِلَّا	چھری سے قتل عمد کا اقرار کیا ہے اور مدعی کہتا ہے کہ قاتل
اِلَّا اَنَّهٗ مَا قَتَلَهٗ اِلَّا طَعْنًا بِالرُّمْحِ جَازَتْ	نے دونوں اقرار کیے ہیں لیکن اس نے نیزہ سے قتل
شَهَادَتُهُمْ وَيُقْتَصُّ مِنَ الْقَاتِلِ (المحيط)	کیا ہے تو اس صورت میں گواہی جائز ہے اور قاتل پر قصاص جاری ہوگا

۷۶۳۔ اگر گواہ قاتل کے اقرار کے وقت یا جگہ میں اختلاف کریں تو ان کی شہادت قبول کر لیجائیگی

لَوْ شَهِدَا عَلٰى اِقْرَارِ الْقَاتِلِ فِيْ وَقْتَيْنِ اَوْ	اگر دو گواہ قاتل کے اقرار کی گواہی دیں لیکن اقرار کے
مَكَانَيْنِ جَازَتْ (السراجيه)	وقت یا جگہ میں اختلاف کریں تو ان کی گواہی مقبول ہوگی

۷۶۴۔ اگر دو گواہ گواہی دیں کہ مقتول کو دو شخصوں نے قتل کیا ایک نے تلوار سے اور دوسرے نے لاٹھی سے لیکن ہم نہیں جانتے کہ کس نے تلوار سے اور کس نے لاٹھی سے قتل کیا تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

وَلَوْ شَهِدَا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَنَّهُمَا قَتَلَا رَجُلًا	اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ مقتول کو دو شخصوں نے
اَحَدُهُمَا بِالسَّيْفِ وَالْاٰخَرُ بِعَصًا وَلَا	قتل کیا ایک نے تلوار سے اور دوسرے نے لاٹھی سے لیکن
يَدْرِيَانِ اَيُّهُمَا صَاحِبُ الْعَصَا لَمْ يَجُزْ	ہم نہیں جانتے کہ ان میں کس نے تلوار سے مارا اور کس نے
شَهَادَتُهُمَا،	لاٹھی سے مارا تو اس صورت میں ان کی گواہی مقبول
(شرح المبسوط)	نہ ہوگی،

۷۶۵۔ اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ دو شخصوں نے فلاں کی دو انگلیاں کاٹیں لیکن ہم کو یہ معلوم نہیں کہ کس نے کونسی انگلی کاٹی تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

وَكَذٰلِكَ لَوْ شَهِدَا عَلٰى رَجُلَيْنِ عَلٰى رَجُلٍ	اسی طرح اگر دو شخصوں نے دو شخصوں کے متعلق شہادت
وَاحِدٍ بِقَطْعِ اِصْبَعٍ وَعَلٰى اٰخَرَ بِقَطْعِ اٰخَرَ	دی کہ انھوں نے ایک شخص کی دو انگلیاں کاٹ
مِنْ تِلْكَ الْيَدِ وَلَا يُمَيِّزَانِ قَاطِعَ	ڈالیں لیکن ہم یہ تفریق نہیں کر سکتے کہ کس انگلی کو کس نے

هٰذِهٖ الاصبع من قاطع اصبع الاخریٰ کا تو ان کی گواہی قبول نہیں کیجائے گی،

(شرح المبسوط)

۶۶۶۔ اگر ایک شخص زخمی ہوا اور اس نے کہا کہ مجھکو فلاں شخص نے زخمی کیا ہے پھر اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ نے یہ گواہی دلوائی کہ دوسرے شخص نے زخمی کیا تھا تو ان گواہوں کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

رَجُلٌ جُرِحَ فَقَالَ قَتَلَنِیْ فُلَانٌ ثُمَّ مَاتَ فَاَقَامَ وَارِثُهُ الْبَیِّنَةَ عَلٰی رَجُلٍ اٰخَرَ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ لَمْ تُقْبَلْ بَیِّنَتُهٗ ،

(الظہیریہ)

اگر ایک شخص زخمی ہوا اور اس نے کہا کہ مجھکو فلاں شخص نے زخمی کیا ہے لیکن زخمی کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ نے گواہ پیش کئے اور انھوں نے کہا کہ کسی دوسرے نے اسکو زخمی کیا تو اس صورت میں ان کے گواہوں کی گواہی

۶۶۷۔ اگر مقتول کے دو لڑکے ہیں، ایک حاضر ہے اور دوسرا غائب ہے، اور حاضر نے اپنے باپ کے قتل پر گواہ پیش کئے تو اس کے گواہوں کی شہادت قبول کرلیجائے گی اور غائب لڑکے کے آنے تک قاتل کو قید رکھا جائیگا، پھر غائب کے واپس آنے پر امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کو شہادت دلوانی ہوگی اور صاحبین کے نزدیک دوبارہ شہادت ضروری نہیں،

وَمَنْ قُتِلَ وَلَهٗ اِبْنَانِ حَاضِرٌ وَغَائِبٌ فَاَقَامَ الْحَاضِرُ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْقَتْلِ قُبِلَتِ الْبَیِّنَةُ وَلَمْ یُقْتَلْ لٰکِنْ حُبِسَ الْقَاتِلُ فَاِذَا قَدِمَ الْاَخُ الْغَائِبُ کُلِّفَ اَنْ یُعِیْدَ الْبَیِّنَةَ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَالَا لَا یُعِیْدُ (الکافی)

اگر ایک شخص قتل کیا گیا اور اپنے ورثہ میں دو لڑکے چھوڑے لیکن ایک ان میں سے حاضر ہے اور دوسرا غیر حاضر اور جو لڑکا حاضر تھا اس نے اپنے باپ کے قتل پر گواہ پیش کئے تو اس کے گواہوں کی شہادت قبول کرلیجائیگی لیکن غیر حاضر لڑکے کے آنے تک قاتل قتل نہ کیا جائیگا بلکہ قید رکھا جائیگا اور جب غیر حاضر لڑکا حاضر ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک

۴۶۸- اگر مقتول کے ورثہ نے دو شخصوں پر جنہیں ایک غیر حاضر ہے قتل کا دعویٰ کیا اور دونوں کو شہادت سے ثابت کیا تو جو مدعا علیہ غیر حاضر ہے اوس کے مقابل میں شہادت قبول نہ کیجائیگی۔

وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِي الْأَصْلِ إِذَا حَضَرَ الْوَرَثَةُ جَمِيعًا فَادَّعَوْا دَمَ أَبِيهِمْ عَلَى رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالْآخَرُ حَاضِرٌ وَأَقَامُوا الْبَيِّنَةَ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا بِالْقَتْلِ عَمْدًا تُقْبَلُ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْحَاضِرِ وَيُقْضَى عَلَيْهِ بِالْقِصَاصِ وَيُقْتَلُ قَبْلَ مَجِيءِ الْغَائِبِ وَلَا تُقْبَلُ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْغَائِبِ وَلَا يُقْضَى عَلَى الْغَائِبِ بِالْقِصَاصِ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْغَائِبُ وَأَنْكَرَ الْقَتْلَ يَحْتَاجُ الْوَرَثَةُ إِلَى إِعَادَةِ الْبَيِّنَةِ عَلَى الْغَائِبِ

(المحیط البرہانی)

امام محمد سے منقول ہے کہ جب مقتول کے تمام ورثہ جمع ہو کر اپنے مورث کے خون کا دعویٰ دو شخصوں پر کریں جنہیں ایک حاضر اور دوسرا غیر حاضر ہے اور دونوں مدعا علیہ پر قتل عمد کے گواہ پیش کریں تو اس صورت میں اسی مدعا علیہ کے مقابل میں گواہ مقبول ہونگے جو حاضر ہے اور دوسرے مدعا علیہ کے حاضر ہونے سے پہلے ہی اس سے قصاص نے لیا جائے گا، لیکن غیر حاضر مدعا علیہ کے مقابلہ میں گواہ مقبول نہ ہونگے اور اوسپر قصاص کا حکم نہ کیا جائیگا کیونکہ اگر وہ حاضر ہو کر قتل کا انکار کرے تو مقتول کے ورثہ کیلئے یہ ضروری ہے

۴۶۹- اگر مقتول کے بھائی نے قتل کا دعویٰ کیا اور اس مضمون کے گواہ پیش کئے کہ مقتول کا کوئی دوسرا وارث نہیں، لیکن قاتل کہتا ہے کہ مقتول کے ایک لڑکا ہے تو قاضی کو قصاص میں تاخیر اور قاتل کے قول کی تحقیقات کرنی چاہیے۔

إِذَا قَتَلَ الرَّجُلَ غَيْرُهُ عَمْدًا فَجَاءَ أَخُوهُ يَطْلُبُ دَمَهُ وَأَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلَى أَنَّهُ وَارِثُهُ لَا وَارِثَ لَهُ غَيْرُهُ وَأَقَامَ الْقَاتِلُ الْبَيِّنَةَ عَلَى أَنَّ لَهُ ابْنًا فَإِنَّ

اگر ایک شخص نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور مقتول کے بھائی نے دعویٰ کیا اور اوسپر گواہ پیش کئے کہ اسکے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے لیکن قاتل نے کہا کہ مقتول کے ایک لڑکا ہے تو اس صورت میں قاضی کو چاہیے کہ فعا میں کے

الْقَاضِیْ لَا یُمْکِنُ الْاٰخَ مِنَ اسْتِیْفَائِ الْقِصَاصِ بَلْ یَتَاَنّٰی فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰی یَظْهَرَ صِدْقُ مَا قَالَهٗ الْقَاتِلُ، (المحیط البرہانی)

حکم میں تاخیر کرے اور قاتل کے قول کی تحقیقات کرے،

۷۰۔ اگر دو شخصوں نے گواہی دی کہ فلاں نے فلاں کو خطاءً مار ڈالا اور اس کے عاقلہ سے دیت لے لیگئی، اس کے بعد وہ زندہ حاضر ہوا تو عاقلہ اس کے ولی یا گواہوں سے دیت واپس لے سکتے ہیں؟

وَلَوْ شَهِدَا عَلٰی رَجُلٍ بِقَتْلِهٖ خَطَاءً وَحُكِمَ بِالدِّیَةِ فَجَاءَ الْمَشْهُوْدُ بِقَتْلِهٖ حَیًّا فَلِلْعَاقِلَةِ اَنْ یُضَمِّنُوا الْوَلِیَّ اَوِ الشُّهُوْدَ ثُمَّ یَرْجِعُوْنَ اِلَی الْوَلِیِّ وَاِنْ كَانَ عَمَدًا فَقُتِلَ بِهٖ ثُمَّ جَاءَ حَیًّا یُخَیَّرُ الْوَرَثَةُ بَیْنَ تَضْمِیْنِ الْوَلِیِّ الدِّیَةَ اَوِ الشُّهُوْدَ فَاِنْ ضَمَّنُوا الشُّهُوْدَ لَمْ یَرْجِعُوْا عَلَی الْوَلِیِّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَعِنْدَهُمَا یَرْجِعُوْنَ عَلَی الْوَلِیِّ كَمَا فِی الْخَطَاءِ (الکافی)

اگر دو شخصوں نے ایک شخص کے متعلق شہادت دی کہ اس نے ایک شخص کو خطاءً مار ڈالا اور قاتل کے عاقلہ پر دیت کا حکم دے دیا گیا، پھر گواہوں نے جس کے قتل پر گواہی دی تھی وہ زندہ حاضر ہو گیا تو اس کے عاقلہ دیت اس کے ولی سے یا گواہوں سے واپس لے سکتے ہیں، پھر گواہ اس کے ولی سے دیت کی رقم کا مطالبہ کر سکتے ہیں اور اگر گواہوں نے قتل عمد کی گواہی دی اور قاتل مار ڈالا گیا، اس کے بعد جس شخص کے قتل ہونے کی گواہی دی تھی وہ زندہ حاضر ہو گیا تو صاحبین کے نزدیک اس کا حکم بھی خطاء کا ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ورثہ کو اختیار ہے کہ ولی سے تاوان لیں یا گواہوں سے لیں اور اگر گواہوں سے تاوان لیں گے تو وہ ولی سے

۷۱۔ اگر گواہوں نے قاتل کے اقرار کی گواہی دی، پھر اس نے جس کے قتل کا اقرار کیا تھا وہ واپس آ گیا تو اس صورت میں گواہوں پر تاوان نہیں ہے، صرف ولی پر ہے،

وَلَوْ كَانَتِ الشَّهَادَةُ فِی الْخَطَاءِ اَوْ فِی الْعَمَدِ

اگر گواہوں نے یہ گواہی دی کہ قاتل نے قتل عمد یا قتل خطاء

عَلٰی اِقْرَارِ الْقَاتِلِ ثُمَّ جَاءَ حَیًّا فَلَا ضَمَانَ عَلَی الشُّھُوْدِ وَاِنَّمَا الضَّمَانُ عَلَی الْوَلِیِّ فِی الْفَصْلَیْنِ جَمِیْعًا، (المحیط)

کا اقرار کیا ہو اسکے بعد اس نے جس شخص کے قتل کا اقرار کیا تھا وہ زندہ حاضر ہوا تو اس صورت میں تاوان ولی پر عائد ہوگا گواہوں پر عائد نہ ہوگا چاہے قتل عمد کا اقرار ہو یا قتل خطار کا،

۶۷۲- اگر گواہوں نے قتل عمد کی گواہی دی اور قاتل سے قصاص لے لیا گیا پھر وہ گواہی سے پھر گئے تو ان سے دیت لیجائے گی،

اِذَا شَھِدَا بِقِصَاصٍ ثُمَّ رَجَعَا بَعْدَ الْقَتْلِ ضَمِنَا الدِّیَۃَ وَلَا یُقْتَصُّ، (المضمرات)

اگر گواہوں نے قتل عمد کی گواہی دی اور قاتل سے قصاص لے لیا گیا پھر وہ گواہی سے پھر گئے تو اس صورت میں گواہوں پر دیت واجب ہوگی، قصاص واجب نہ ہوگا،

۶۷۳- قتل خطار کی گواہی سے پھرنے کا بھی یہی حکم ہے،

وَلَوْ شَھِدَا اَنَّہٗ قَتَلَ فُلَانًا خَطَاءً ثُمَّ رَجَعَا ضَمِنَا الدِّیَۃَ وَتَکُوْنُ فِیْ مَالِھِمَا وَکَذَا اِذَا شَھِدَا اَنَّہٗ قَطَعَ یَدَ فُلَانٍ خَطَاءً وَقَضَی الْقَاضِیْ ثُمَّ رَجَعَا ضَمِنَا الدِّیَۃَ۔ (البدائع)

اگر گواہوں نے قتل خطار کی گواہی دی پھر اس سے پھر گئے تو ان کے مال سے ان پر دیت واجب ہوگی اور یہی حکم غلطی سے اعضائے جسم کے نقصان پہنچانے کا بھی ہے،

۶۷۴- اگر ایک شخص مار ڈالا گیا اور دو لڑکے چھوڑے، اور بڑے لڑکے نے شہادت سے ثابت کیا کہ چھوٹے لڑکے نے اس کے باپ کو مارا ہے اور چھوٹے لڑکے نے شہادت سے ثابت کیا کہ کسی دوسرے نے اس کے باپ کو مارا ہے، تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک بڑا لڑکا چھوٹے لڑکے سے نصف دیت لیگا اور چھوٹا لڑکا اس اجنبی شخص سے نصف دیت لیگا، لیکن صاحبین کے نزدیک اگر بڑے لڑکے کے گواہوں نے قتل خطار کی شہادت دی ہو تو چھوٹے لڑکے پر دیت واجب ہوگی اور اگر قتل عمد کی گواہی دی ہے تو پھر قصاص واجب ہوگا

وَمَنْ قُتِلَ وَلَهُ ابْنَانِ أَقَامَ الْأَكْبَرُ عَلَى الْأَصْغَرِ أَنَّهُ قَتَلَ الْأَبَ وَأَقَامَ الْأَصْغَرُ عَلَى الْأَجْنَبِيِّ أَنَّهُ قَتَلَهُ قُضِيَ بِالْأَكْبَرِ عَلَى الْأَصْغَرِ بِنِصْفِ الدِّيَةِ وَلِلْأَصْغَرِ عَلَى الْأَجْنَبِيِّ بِنِصْفِهَا وَهٰذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ وَعِنْدَهُمَا يُقْضَى بِبَيِّنَةِ الْأَكْبَرِ وَيُقْضَى عَلَى الْأَصْغَرِ بِالدِّيَةِ إِنْ كَانَ خَطَاءً وَبِالْقِصَاصِ إِنْ كَانَ عَمَدًا وَلَوْ أَقَامَ كُلٌّ يُقْضَى لِكُلٍّ وَاحِدٍ عَلَى صَاحِبِهٖ بِنِصْفِ الدِّيَةِ وَإِرْثُهُ لَهُمَا فِي الْمَسْئَلَتَيْنِ (الکافی)

ایک شخص مارڈالا گیا اور اس نے دو لڑکے چھوڑے جن میں سے بڑے لڑکے نے شہادت پیش کی کہ چھوٹے لڑکے نے اس کے باپ کو مار ڈالا ہے اور چھوٹے لڑکے نے ایک اجنبی شخص کے متعلق شہادت پیش کی کہ اس نے اس کے باپ کو قتل کیا ہے، اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک بڑا لڑکا چھوٹے لڑکے سے نصف دیت پائیگا اور چھوٹا لڑکا نصف دیت اس اجنبی شخص سے لے گا، لیکن صاحبین کے نزدیک بڑے لڑکے کے گواہوں کے مطابق فیصلہ ہوگا یعنی اگر انھوں نے قتل خطاء کی گواہی دی ہو تو چھوٹے لڑکے پر دیت واجب ہوگی، اور اگر قتل عمد کی گواہی دی ہے تو چھوٹے لڑکے پر قصاص واجب ہوگا اگر دونوں لڑکوں نے باہم ایک دوسرے کے خلاف شہادت پیش کی تو ہر ایک پر نصف دیت واجب ہوگی جو ایک دوسرے کو ملیگی

۱۱۱۱ - دونوں صورتوں میں مقتول کی میراث ان دونوں لڑکوں کو ملے گی

۲۵ - اگر مقتول نے دو لڑکے چھوڑے اور ایک نے شہادت پیش کی کہ فلاں نے اس کے باپ کو مار ڈالا ہے اور دوسرے لڑکے نے اس کے ساتھ قتل میں ایک اور شخص کو شریک کر لیا اور اس پر گواہ پیش کیے اس صورت میں کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا۔

وَلَوْ قُتِلَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ وَأَقَامَ أَحَدُهُمَا بَيِّنَةً عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ قَتَلَ أَبَاهُمَا عَمَدًا وَأَقَامَ الْآخَرُ بَيِّنَةً عَلَيْهِ وَعَلَى آخَرَ

اگر ایک شخص مار ڈالا گیا اور اس نے دو لڑکے چھوڑے ان میں سے ایک نے گواہ پیش کئے کہ اس نے اس کے باپ کو قصدًا مار ڈالا ہے اور دوسرے لڑکے

اَنَّمَا قَتَلَا اَبَاهُ عَمَدًا فَلَا قِصَاصَ وَلِلْاَوَّلِ نِصْفُ الدِّيَةِ عَلَى الَّذِي اَقَامَ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ (خزانۃ المفتین)	اس شخص اور نیز دوسرے شخص کی نسبت گواہ پیش کیے کہ ان دونوں نے اس کے باپ کو قصداً مار ڈالا ہے تو اس صورت میں کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ پہلے لڑکے کو اس شخص سے نصف دیت دلوائی جائیگی جس کے متعلق اس نے گواہ پیش کیے ہیں،

۷۷۶- اگر مقتول نے دو لڑکے چھوڑے اور ایک نے ایک شخص کی نسبت گواہ پیش کیے کہ اوس نے اس کے باپ کو قصداً مار ڈالا اور دوسرے نے دوسرے شخص کی نسبت گواہ پیش کیے کہ اس نے اس کے باپ کو خطاءً مار ڈالا تو کسی مدعا علیہ پر قصاص واجب نہ ہوگا صرف دیت واجب ہوگی،

قَالَ مُحَمَّدٌ فِي الزِّيَادَاتِ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ فَاَقَامَ اَحَدُ الْاِبْنَيْنِ بَيِّنَةً اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَتَلَ اَبَاهُ عَمَدًا وَاَقَامَ الْاِبْنُ الْاٰخَرُ بَيِّنَةً عَلَى رَجُلٍ اٰخَرَ اَنَّهُ قَتَلَ اَبَاهُ خَطَاءً فَلَا قِصَاصَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَلِمُدَّعِي الْعَمَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ فِي مَالِ مَنْ اَقَامَ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَلِمُدَّعِي الْخَطَاءِ عَلَى عَاقِلَةِ مَنْ اَقَامَ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ نِصْفُ الدِّيَةِ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ (المحیط)	امام محمدؒ سے منقول ہے کہ اگر ایک شخص مر گیا اور اس نے دو لڑکے چھوڑے ان میں سے ایک لڑکے نے شہادت پیش کی کہ فلاں شخص نے اس کے باپ کو قصداً مار ڈالا اور دوسرے لڑکے نے دوسرے شخص کی نسبت شہادت پیش کی کہ اس نے اس کے باپ کو غلطی سے مار ڈالا تو اس صورت میں کسی مدعا علیہ پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ جس لڑکے نے کہ قتل عمد کا دعویٰ کیا ہے اس کے مدعا علیہ سے اس کو تین سال میں نصف دیت دلوائی جائیگی اور جس لڑکے نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا ہے اس کے مدعا علیہ کے عاقلہ سے اس کو تین سال میں نصف دیت دلوائی جاے گی،

۶۷۷۔ اگر ایک شخص ایک لڑکا اور ایک بھائی چھوڑ کر مر گیا اور ان میں ہر ایک نے دوسرے کی نسبت اس کے خون کا دعویٰ کیا تو بھائی کے گواہ غیر معتبر ہونگے اور لڑکے کے گواہوں کا اعتبار کیا جائے گا، اسی طرح اگر اس نے دو لڑکے چھوڑے اور ہر ایک نے دوسرے پر باپ کے قتل کا دعویٰ کیا اور مقتول کے بھائی نے ایک کے دعویٰ کی تصدیق کی تو اس کی تصدیق ناقابل اعتبار ہوگی،

وَلَوْ تَرَكَ ابْنًا وَاَخًا وَادَّعٰى كُلٌّ وَاحِدٍ عَلٰى صَاحِبِهٖ لَغَتْ بَيِّنَةُ الْاَخِ وَقُضِيَ عَلَيْهِ وَلَوْ تَرَكَ ابْنَيْنِ وَاَقَامَ كُلٌّ وَاحِدٍ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَصَدَّقَ الْاَخُ اَحَدَهُمَا لَمْ يُلْتَفَتْ اِلَيْهِ (الکافی)

اگر ایک شخص مر گیا اور اس نے ایک لڑکا اور ایک بھائی چھوڑا اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے پر اس کے خون کا دعویٰ کیا تو اس صورت میں بھائی کے گواہ لغو ہونگے اور لڑکے کے گواہوں کے مطابق اس کے بھائی پر اسکا خون ثابت کیا جائیگا، اور اگر اس نے دو لڑکے چھوڑے اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کے خلاف اسکے قتل کی شہادت پیش کی اور مقتول کے بھائی نے ایک

۶۷۸۔ اگر کسی نے اپنے باپ کے دعوائے قتل عمد میں اپنے بھائی کی غیبت میں گواہ پیش کیے، تو جب تک اس کا بھائی حاضر نہ ہو جائے قاتل سے قصاص نہیں لیا جائیگا، اور اس کے بھائی کے حاضر ہونے پر امام ابوحنیفہ کے نزدیک دوبارہ گواہوں کا پیش کرنا ضروری ہوگا،

وَلَوْ اَقَامَ شَخْصٌ حُجَّةً بِقَتْلِ اَبِيْهِ عَمْدًا مَعَ غَيْبَتِهٖ اَخِيْهِ لَا تُقْبَلُ اَيْ لَا يُقْتَلُ الْحَاضِرُ الْقَاتِلُ قِصَاصًا فَاِنْ حَضَرَ اَخُوْهُ الْغَائِبُ يُعِيْدُهَا اَيْ يَحْتَاجُ اِلٰى اِعَادَةٍ

اگر کسی نے اپنے باپ کے قتل عمد کے دعوی میں اپنے بھائی کی غیبت میں گواہ پیش کئے تو جبتک اسکا بھائی حاضر نہ ہوگا قاتل سے قصاص نہیں لیا جائیگا اور اس کے بھائی کے حاضر ہونے کے بعد امام ابوحنیفہ کے نزدیک گواہوں کا دوبارہ پیش کرنا

البیّنۃ علی القتل لیقتلا القاتل وھذا	ضروری ہوگا لیکن صاحبین کے نزدیک دوبارہ
عند ابی حنیفۃ رح خلافًا لھما وفی	گواہوں کا پیش کرنا ضروری نہیں ہے اور دوسرے
القتل الخطاء والدّین لا ای لا یحتاج	مقدمات میں بالاتفاق گواہوں کا دوبارہ پیش
الی اعادۃ البیّنۃ بالاجماع ۔	کرنا ضروری نہیں ہے ،

(منح الغفار)

۵۷۷ ۔ اگر مقتول کے دونوں لڑکوں نے باہم ایک دوسرے پر اپنے باپ کے قتل عمد کا دعویٰ کیا پھر مقتول کے بھائی نے شہادت پیش کی کہ ان دونوں لڑکوں نے مقتول کو قتل کیا تو صاحبین کے نزدیک اس کے گواہوں کی شہادت مقبول ہوگی ۔

فان اقام الاخ البیّنۃ علی الابنین	اور اگر مقتول کے دونوں لڑکوں نے اپنے باپ کے
انھما قتلاہ لا بعد ان اقام کل واحد من	قتل کرنے پر باہم ایک دوسرے کے خلاف گواہ پیش
الابنین البیّنۃ علی صاحبہ انّہ ھو	کئے اس کے بعد مقتول کے بھائی نے گواہ پیش کئے کہ
القاتل فعلی قول ابی یوسف ومحمد	ان دونوں لڑکوں نے اپنے باپ کو قتل کیا ہے تو اس
البیّنۃ بیّنۃ الاخ ویکون المیراث	صورت میں صاحبین کے قول کے موافق مقتول کے بھائی
لہ ویقتل الابنان ان کان القتل عمدًا	کے گواہ مقبول ہیں اور مقتول کی وراثت اس کے بھائی
وان کان خطاءً فعلی عاقلتھما الدّیۃ	کو ملیگی اور مقتول کے لڑکوں پر قصاص واجب ہوگا
(المحیط)	قتل عمد کی صورت میں اور قتل خطا میں انکے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی
ولم یذکر قول ابی حنیفۃ فی ھذہ	اور امام ابوحنیفہ سے اس مسئلہ میں کوئی روایت نہیں
المسئلۃ وینبغی ان لا تقبل شھادۃ الاخ	لیکن ان کے نزدیک مقتول کے بھائی کے گواہ مقبول نہیں
عندہ ویکون المیراث بین الابنین	ہونے چاہئیں اور مقتول کی وراثت اس کے لڑکوں

وَيَجِبُ لِكُلٍّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ نِصْفُ الدِّيَةِ۔ (المحيط)

کو ملے گی اور لڑکوں میں سے ہر ایک کو دوسرے سے نصف دیت ملے گی،

۷۸۰۔ اگر کسی نے دعویٰ کیا کہ فلاں نے میرے مورث کو گہرے زخم لگائے اور وہ اس سے مرگیا اور گواہوں نے بھی زخم کی شہادت دی البتہ انھوں نے بیان کیا کہ وہ اچھا ہو گیا تو زخم کے متعلق ان کی شہادت قبول کر لیجائے گی،

رَجُلٌ ادَّعَى عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ شَجَّ وَلِيَّهُ مُوضِحَةً وَمَاتَ مِنْ ذٰلِكَ فَشَهِدَ شَاهِدَانِ بِالْمُوضِحَةِ وَالْبُرْءِ تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا وَتُقْضَى بِالْقِصَاصِ فِي الْمُوضِحَةِ وَكَذٰلِكَ إِذَا شَهِدَ أَحَدُهُمَا بِالسِّرَايَةِ وَالْآخَرُ بِالْبُرْءِ تُقْبَلُ عَلَى الشَّجَّةِ لِاتِّفَاقِ الْكُلِّ عَلَيْهَا حَتّٰى لَوِ ادَّعَى الْمُدَّعِي الْبُرْءَ بَطَلَتِ الشَّهَادَةُ الَّتِي شَهِدَ بِالسِّرَايَةِ،

اگر کسی نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے میرے ولی کو گہرے زخم لگائے جس سے وہ مرگیا اگر گواہ پیش کئے جنھوں نے گہرے زخم کی تو شہادت دی لیکن یہ بیان کیا کہ مدعی اچھا ہو گیا تو زخم کے متعلق ان کی گواہی مقبول ہوگی اور مدعا علیہ سے زخم کا قصاص لیا جائیگا اسی طرح اگر ایک گواہ نے زخم کے سرایت کرنے کی شہادت دی اور دوسرے گواہ نے زخم کے اچھے ہونے کی شہادت دی تو زخم کے سرایت کرنے کی گواہی باطل ہو جائیگی،

(الزيادات)

وَلَوْ كَانَتِ الشَّجَّةُ شَيْئًا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ لَا يَعْقِلُهَا الْعَاقِلَةُ إِلَّا بِاتِّصَالِ السِّرَايَةِ نَحْوَ السِّمْحَاقِ وَمَا أَشْبَهَهُ فَادَّعَى الْوَلِيُّ أَنَّهُ مَاتَ عَنْهَا وَلِيَ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَجَاءَ بِشَاهِدَيْنِ شَهِدَ أَحَدُهُمَا كَمَا ادَّعَى

اور اگر زخم موضحہ سے کم درجے کا ہو اور عاقلہ پر اسکی دیت صرف اس وقت واجب ہو جب وہ گوشت اور ہڈی کے درمیان کے چمڑے تک سرایت کر جائے اور مدعی نے دعویٰ کیا کہ مقتول اس سے مرگیا اور مجھکو زخم لگانے والے کے عاقلہ سے دیت ملنی چاہیے ۲ اور اس نے

الْمُدَّعِیْ وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهٗ بَرِءَ مِنْ ذٰلِكَ قُبِلَتِ الشَّهَادَةُ عَلَی الشَّجَّةِ وَقُضِیَ بِاَرْشِهَا فِیْ مَالِ الْجَانِیْ،

(المحیط)

اپنے دعوی پر گواہ پیش کرے جنمیں ایک گواہ نے مدعی کے دعوی کے موافق گواہی دی اور دوسرے گواہ نے شہادت دی کہ وہ اس زخم سے اچھا ہو گیا تو محض زخم کے متعلق گواہوں کی گواہی مقبول ہوگی اور زخم کی دیت مدعا علیہ کے مال سے

۶۸۱- اگر مدعی نے دو شخصوں پر دعوی قتل کیا اور کچھ گواہوں نے ایک شخص پر اور کچھ گواہوں نے دوسرے شخص پر قتل کی شہادت دی تو سب کی گواہی باطل ہو گی،

وَاِنْ شَهِدُوْا عَلٰی رَجُلٍ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ وَشَهِدَ الْاٰخَرُوْنَ عَلَی الْاٰخَرِ بِقَتْلِهٖ وَقَالَ الْوَلِیُّ قَتَلْتُمَاهُ جَمِیْعًا بَطَلَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ،

(الهدایه)

اگر کچھ گواہوں نے ایک شخص پر قتل کی گواہی دی اور دوسرے گواہوں نے دوسرے شخص پر قتل کی گواہی دی اور مدعی نے دونوں شخصوں پر قتل کا دعوی کیا تو تمام گواہوں کی گواہی باطل ہو جائے گی،

۶۸۲- اگر قتل کے گواہ دن اور جگہ کی تعیین کرتے ہیں اور مدعا علیہ گواہ پیش کرتا ہے کہ وہ اس روز اس جگہ موجود نہ تھا تو اس کے گواہ مقبول نہ ہونگے،

شَاهِدَانِ شَهِدَا عَلٰی رَجُلٍ بِقَوْلٍ اَوْ بِفِعْلٍ يَلْزَمُهٗ بِذٰلِكَ اِجَارَةٌ اَوْ كِتَابَةٌ اَوْ بَيْعٌ اَوْ قِصَاصٌ اَوْ مَالٌ اَوْ طَلَاقٌ اَوْ عِتَاقٌ فِیْ مَوْضِعٍ وَصَفَاهُ اَوْ فِیْ يَوْمٍ سَمَّيَاهُ فَاَقَامَ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ بَيِّنَةً عَلٰی اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِیْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ اَوْ لَا فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ وَصَفَاهُ لَمْ

اگر دو گواہ قتل کی گواہی دیں اور دن اور جگہ کی تعیین کریں لیکن مدعا علیہ اس مضمون کے گواہ پیش کرتا ہے کہ وہ اس دن اس جگہ موجود نہ تھا تو مدعا علیہ کے گواہوں کی گواہی مقبول نہ ہو گی،

تقبل منه البينة على ذالك ، (المحيط)

۶۸۳۔ اگر مدعا علیہ کے گواہ گواہی دیں کہ وہ اس دن دوسری جگہ تھا تب بھی ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی

وكذا الو اقام الشهود عليه شاهدين انه كان في مكان كذا ذكر مكانا آخر سوى المكان الذي ذكره الاولان لا تقبل (الذخيره)

نیز اگر مدعا علیہ کے گواہ گواہی دیں کہ اس روز مدعا علیہ دوسری جگہ تھا تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۶۸۴۔ البتہ اگر عام طور پر لوگ گواہی دیں کہ اس روز مدعا علیہ دوسری جگہ تھا تو ان کی گواہی مقبول ہوگی

إلا أن يأتي العامة ويشهد بذلك فيؤخذ بشهادتهم (الذخيره)

البتہ اگر عامۃ خلائق گواہی دیں کہ مدعا علیہ اس روز دوسری جگہ تھا تو ان کی گواہی مقبول ہوگی،

پانچواں باب

قاتل کے اقرار اور مدعی کی تصدیق و تکذیب کے بیان میں

۴۸۵۔ اگر دو شخصوں نے اقرار کیا کہ ہم نے فلاں شخص کو مار ڈالا تو مقتول کا وارث دعویٰ کرنے کے بعد دونوں سے قصاص لے سکتا ہے۔

وَاِذَا اَقَرَّ الرَّجُلَانِ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَّهٗ قَتَلَ فُلَانًا وَقَالَ الْوَلِیُّ قَتَلْتُمَاهُ جَمِیْعًا فَلَهٗ اَنْ یَقْتُلَهُمَا۔ (الہدایہ)

اگر دو شخصوں نے کسی کے قتل کا اقرار اس طرح کیا کہ ان میں سے ہر ایک نے یہ اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو مار ڈالا ہے، اور مقتول کے وارث نے دونوں پر قتل کا دعویٰ کیا تو اس صورت میں اسکو دونوں کے قتل کرنے کا [illegible]

۴۸۶۔ لیکن اگر مقتول کا وارث صرف ایک شخص کو قاتل کہتا ہے تو وہ صرف اسی سے قصاص لے سکتا ہے۔

وَلَوْ قَالَ لِاَحَدِهِمَا اَنْتَ قَتَلْتَهٗ کَانَ لَهٗ اَنْ یَقْتُلَهٗ (المبسوط)

اگر مقتول کے وارث نے ایک شخص سے کہا کہ تو نے اسکو قتل کیا ہے تو وہ صرف اسی شخص سے قصاص لے سکتا ہے۔

۴۸۷۔ اگر قاتل قتل عمد کا اقرار کرتا ہے اور مقتول کے ورثہ قتل خطاء کے مدعی ہیں تو ان کو کچھ نہ ملیگا،

وَلَوْ اَقَرَّ الْقَاتِلُ بِالْعَمْدِ وَادَّعٰى وَلِیُّ الْقَتْلِ الْخَطَأَ لَاشَیْئَ لِوَرَثَةِ الْمَقْتُوْلِ ،

اگر قاتل نے قتل عمد کا اقرار کیا اور مقتول کے وارث نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا تو مقتول کے ورثہ کو کچھ نہ ملے گا،

(فتاویٰ قاضی خاں)

۶۸۸۔ لیکن اگر مقتول کے وارث نے قتل خطاء کے دعویٰ کے بعد مدعا علیہ کی تصدیق کی اور قتل عمد کا دعویٰ کیا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی،

فَلَوْ صَدَّقَ الْوَلِیُّ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقَاتِلَ وَقَالَ اِنَّكَ قَتَلْتَهٗ عَمَدًا فَلَهُ الدِّيَةُ عَلَى الْقَاتِلِ (المحیط)

اور اگر مقتول کے وارث نے قتل خطاء کے دعویٰ کے بعد مدعا علیہ کی تصدیق کی اور قتل عمد کا دعویٰ کیا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی،

۶۸۹۔ اگر قاتل قتل خطاء کا اقرار کرتا ہے اور مقتول کے وارث قتل عمد کا دعویٰ کرتے ہیں تو قاتل پر دیت واجب ہوگی،

وَاِذَا اَقَرَّ الرَّجُلُ اَنَّهٗ قَتَلَ خَطَاءً وَادَّعٰى وَلِيُّهُ الْعَمَدَ فَلَهُ الدِّيَةُ فِىْ مَالِهٖ اِسْتِحْسَانًا (المبسوط)

اگر قاتل قتل خطاء کا اقرار کرتا ہے اور مقتول کا وارث قتل عمد کا دعویٰ کرتا ہے تو قاتل پر استحساناً دیت واجب ہوگی،

۶۹۰۔ اگر ایک شخص نے کسی کے قتل کا اقرار کیا اور مقتول کے وارث نے اس کی تصدیق کرکے اس سے قصاص لیا پھر دوسرے شخص نے اس کے مورث کے قتل کا اقرار کیا تو اس صورت میں وہ اس کو بھی قتل کرسکتا ہے،

وَفِیْ نَوَادِرِ بِشْرٍ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ رَجُلٌ قَالَ لِاٰخَرَ اَنَا قَتَلْتُ ذٰلِكَ عَمَدًا اَفَصَدَّقَهٗ وَقَتَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ وَقَالَ اَنَا قَتَلْتُهٗ عَمَدًا

امام ابویوسف سے منقول ہے کہ اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے قصداً مار ڈالا اور مقتول کے وارث نے اس کی تصدیق کی اور اس کو قتل کیا اس کے بعد

لله ان يقتله فلو ان الاول حين ما قال قال له انت قتلته عمدا وحدك وقتله ثم جاء آخر وقال بل انا قتلته وحدي وصدقه الولي فعليه دية الذي قتله وله على الآخر الدية (المحیط)

دوسرے شخص نے اقرار کیا کہ میں نے تیرے مورث کو تعمداً مار ڈالا تو اس صورت میں مقتول کا وارث اس کو قتل کر سکتا ہے لیکن اگر مقتول کے وارث نے پہلے شخص کے اقرار کے وقت کہا کہ تو نے تنہا میرے مورث کو قتل کیا ہے اور اسکو قتل کر دیا پھر دوسرے شخص نے کہا کہ میں نے تنہا تیرے مورث کو قتل کیا ہے اور مقتول کے وارث نے اس کی تصدیق کی اس صورت میں مقتول کے وارث پر اسکی دیت واجب ہو گی اور وہ اپنے مورث کے خون کے عوض دوسرے شخص سے دیت لیگا،

۶۹۱۔ اگر ایک شخص نے دو آدمیوں پر قتل عمد کا دعویٰ کیا اور ان میں سے ایک نے اس کی تصدیق کی اور دوسرے نے خطاءً لاٹھی مارنے کا اقرار کیا تو دونوں پر دیت واجب ہو گی،

وقال محمد في النوادر رجل ادعى على رجلين انهما قتلا وليه عمدا بحديدة وله عليهما القصاص فقال احدهما صدقت وقال الآخر ضربته انا خطأ بالعصا فانه يقضي للولي بالقتل عليهما بالدية في مالهما في ثلث سنين و هذا الذي ذكرها استحسانا واذا ادعى الولي الخطاء في هذه الصورة فاقرا

امام محمدؒ سے منقول ہے کہ اگر ایک شخص نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعویٰ کر کے قصاص کا مطالبہ کیا اور ان میں سے ایک نے مدعی کی تصدیق کی اور دوسرے نے غلطی سے لاٹھی مارنے کا اقرار کیا تو اس صورت میں استحساناً دونوں مدعا علیہ پر ان کے مال سے تین سال میں دیت واجب ہو گی اور اگر مدعی نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا اور دونوں مدعا علیہ نے قتل عمد کا اقرار کیا تو اس صورت میں دونوں مدعا علیہ پر کچھ واجب نہ ہو گا اور اگر مدعی نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا

بالعمد لا يقضى بشئ واذا ادعى الولى خطاء فى هذه الصورة فاقرا بالخطاء كما ادعى يجب الدية ولو ادعى بالخطاء عليهما فى هذه الصورة فاقر احدهما بالعمد والآخر بالخطاء فالجواب فيه والجواب فيهما اذا اقر بالخطاء سواء

(المحیط)

اور دونوں مدعا علیہ نے اس کے دعوی کے موافق قتل خطا کا اقرار کیا تو دونوں مدعا علیہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر مدعی نے قتل خطار کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل عمد کا اور دوسرے نے قتل خطار کا اقرار کیا تو دونوں مدعا علیہما پر دیت واجب ہوگی،

۶۹۲۔ اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل خطار کا اور دوسرے نے قتل عمد کا اقرار کیا تو دونوں مدعا علیہما پر دیت واجب ہوگی،

ولو ادعى على رجلين عمدا فاقر احدهما بالخطاء والآخر بالعمد فالدية عليهما

(خزانة المفتيين)

اور اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل خطار کا اور دوسرے نے قتل عمد کا اقرار کیا تو دونوں مدعا علیہما پر دیت واجب ہوگی،

۶۹۳۔ اس صورت میں اگر ایک مدعا علیہ نے انکار کر دیا اور مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو وہ اقرار کنندہ سے قصاص لے سکتا ہے،

ولو اقر احد المدعى عليهما انه قتله وحده عمدا وانكر الآخر القتل ولا بينة للمدعى كان للمدعى ان يقتل المقر

(المحیط)

اور اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل عمد کا اقرار کیا اور دوسرا انکار کر گیا اور مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو اس صورت میں مدعی اقرار کرنے والے کو قتل کر سکتا ہے،

۶۹۴۔ اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل خطار کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے انکار کر دیا تو کچھ واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ ادَّعَى الْعَمَدَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا قَتَلْنَاهُ عَمَدًا وَجَحَدَ الْآخَرُ الْقَتْلَ اَصْلًا يُقْتَلُ الْمُقِرُّ وَلَوْ كَانَ الْمُدَّعِي مُدَّعِي الْخَطَاءِ فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ لَا يَجِبُ بِشَيْءٍ (شرح الزیادات)

اور اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعویٰ کیا اور ان میں سے ایک نے قتل عمد کا اقرار کیا اور دوسرے نے بالکل انکار کر دیا تو اس صورت میں وہ شخص قتل کیا جائیگا جس نے اقرار کیا ہے اور اگر مدعی نے خطاء کا دعویٰ کیا تو دونوں مدعا علیہما پر کچھ واجب نہ ہوگا،

۶۹۵- اگر ایک شخص نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعویٰ کیا اور ان میں سے ایک نے قتل عمد کا اقرار کیا اور دوسرے کے متعلق دو گواہوں نے شہادت دی کہ اس نے تنہا قتل کیا ہے تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

رَجُلٌ ادَّعَى عَلٰى رَجُلَيْنِ اَنَّهُمَا قَتَلَا وَلِيَّهُ عَمَدًا بِحَدِيْدَةٍ فَاَقَرَّ اَحَدُهُمَا بِقَتْلِهِ وَحْدَهُ عَمَدًا اَوْ شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلَى الْآخَرِ اَنَّهُ قَتَلَهُ عَمَدًا وَحْدَهُ لَا تُقْبَلُ الشَّهَادَةُ وَلَهُ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ وَاِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَعَلَى الْمُقِرِّ نِصْفُ الدِّيَةِ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ، (شرح الزیادات العتابی)

ایک شخص نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعویٰ کیا اور ان میں سے ایک نے اقرار کیا کہ میں نے قصداً قتل کیا ہے اور دوسرے پر دو شخصوں نے گواہی دی کہ اس نے تنہا قصداً قتل کیا ہے اس صورت میں گواہی مقبول نہ ہوگی اور اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائیگا اور قتل خطاء کی صورت میں اس پر نصف دیت واجب ہوگی اور دوسرے مدعا علیہ پر جس کے متعلق گواہوں نے گواہی دی ہے کچھ واجب نہ ہوگا،

۶۹۶- اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کے ہمراہ قصداً کسی کے مورث کو قتل کیا اور اس کے ہمراہی نے قتل خطاء کا اقرار کیا اور جس نے قتل عمد کا اقرار کیا تھا اس کے مقتول کے وارث نے کہا کہ تو نے عمداً اس کو تنہا قتل کیا تو وہ اس سے قصاص لے سکتا ہے،

لَوْ قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ اَنَا قَتَلْتُ وَفُلَانٌ وَلِيَّكَ عَمْدًا وَقَالَ فُلَانٌ قَتَلْنَاہُ خَطَاءً وَقَالَ الْوَلِيُّ لِلْمُقِرِّ بِالْعَمْدِ اَنْتَ قَتَلْتَہٗ وَحْدَكَ عَمْدًا فَاِنَّ لِلْوَلِيِّ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ عَمْدًا وَاِنْ اَدَّعَى الْوَلِيُّ الْخَطَاءَ فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ لَا يَجِبُ شَيْئٌ۔

(المحیط)

اگر ایک شخص نے کسی سے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کے ہمراہ تمہارے مورث کو قصداً قتل کیا ہے اور اس کے ہمراہی نے کہا کہ ہم نے خطاءً قتل کیا ہے اور جس شخص نے قتل عمد کا اقرار کیا تھا اس سے مقتول کے وارث نے کہا کہ تو نے عمداً تنہا قتل کیا ہے تو اس صورت میں مقتول کا وارث اس شخص سے قصاص لے سکتا ہے جس نے قتل عمد کا اقرار کیا تھا اور اگر مقتول کے وارث نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا تو ....

۷۹۷۔ ایک شخص دونوں ہاتھوں کے کٹنے سے مرگیا اور اس کے وارث نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے قصداً اس کا داہنا ہاتھ اور فلاں شخص نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا اور وہ دونوں ہاتھوں کے کٹنے سے مرگیا، لیکن جس شخص پر بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا الزام تھا اس نے اقرار کیا اور دوسرا شخص منکر ہوگیا تو مقتول کا وارث اس شخص سے قصاص لے سکتا ہے جس نے اقرار کیا ہے۔

رَجُلٌ قُتِلَ مَقْطُوْعَ الْيَدَيْنِ اَدَّعٰى وَلِيُّہٗ اَنَّ فُلَانًا قَطَعَ يَدَہُ الْيُمْنٰى عَمْدًا وَفُلَانًا قَطَعَ يَدَہُ الْيُسْرٰى عَمْدًا وَمَاتَ مِنْهُمَا فَقَالَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِقَطْعِ يَدِہِ الْيُسْرٰى اَنَا قَطَعْتُ يَدَہُ الْيُسْرٰى عَمْدًا وَمَاتَ مِنْہُ خَاصَّةً وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُ كَانَ لَہٗ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ،

(المحیط)

ایک شخص کے دونوں ہاتھ کاٹ لیے گئے جس سے وہ مرگیا اور اس کے وارث نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے قصداً اس کا داہنا ہاتھ کاٹا اور فلاں شخص نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا اور وہ دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے مرگیا لیکن جس مدعا علیہ پر بائیں ہاتھ کے کاٹے جانے کا دعویٰ ہے اس نے اقرار کیا کہ میں نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹا اور وہ اسی زخم سے مرگیا اور دوسرے مدعا علیہ نے انکار کیا تو اس صورت میں مقتول کا وارث اس شخص کو قتل

کر سکتا ہے جس نے اقرار کیا ہے،

۶۹۸۔ اور اگر وارث مقتول نے کہا کہ فلاں نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹا اور داہنے ہاتھ کے کاٹنے والے کو میں نہیں جانتا لیکن دونوں ہاتھ قصداً کاٹے گئے اور وہ ان کے کاٹنے سے مرگیا اور جس پر بائیں ہاتھ کاٹنے کا الزام ہے اس نے اقرار کیا کہ اس نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا اور وہ اس کے کاٹنے سے مرگیا تو اس پر کچھ واجب نہ ہوگا،

وَاِنْ قَالَ الْوَلِیُّ قَطَعَ فُلَانٌ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَمَدًا وَلَا اَدْرِیْ مَنْ قَطَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی اِلَّا اَنَّھَا قُطِعَتْ عَمَدًا وَمَاتَ مِنَ الْقَطْعَیْنِ وَقَالَ الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ بِقَطْعِ الْیَدِ الْیُسْرٰی اَنَا قَطَعْتُ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَمَدًا وَمَاتَ مِنْھَا خَاصَّۃً لَاشَیْئَ عَلَی الْمُقِرِّ،

(المحیط)

اگر مقتول کے وارث نے کہا کہ فلاں شخص نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کے داہنے ہاتھ کو کس نے کاٹا لیکن اس کے دونوں ہاتھ قصداً کاٹ ڈالے گئے اور وہ دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے مرا اور جس مدعا علیہ پر اس نے بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا دعویٰ کیا تھا اس نے اقرار کیا کہ میں نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹا ہے اور وہ اسی ہاتھ کے کاٹنے سے ہلاک ہوا ہے تو اس پر کچھ واجب نہ ہوگا،

۶۹۹۔ اگر وارث مقتول نے دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں کے کاٹنے والے کے نام بتائے اور جس مدعا علیہ پر بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا الزام تھا اس نے اقرار کیا کہ میں نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا لیکن دائیں ہاتھ کے کاٹنے والے کے نام سے لاعلمی ظاہر کی لیکن یہ بتایا کہ وہ بھی قصداً کاٹا گیا اور وہ دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے ہلاک ہوا تو جس نے بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا اقرار کیا ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا اس پر نصف دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ الْوَلِیُّ قَطَعَ فُلَانٌ یَدَہُ الْیُمْنٰی

اگر مقتول کے وارث نے کہا کہ فلاں شخص نے قصداً

عَمَدًا وَفُلَانٌ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَمَدًا وَقَالَ	اسکا دایاں ہاتھ اور فلاں شخص نے قصداً اس کا بایاں ہاتھ
الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِقَطْعِ يَدِهِ الْيُسْرٰى قَطَعْتُ	کاٹ ڈالا اور جس مدعا علیہ پر بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا دعوے
يَدَهُ الْيُسْرٰى عَمَدًا وَلَا اَدْرِىْ مَنْ قَطَعَ	تھا اس نے اقرار کیا کہ میں نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً
الْيُمْنٰى اِلَّا اِنِّىْ اَعْلَمُ اَنَّ الْيُمْنٰى قُطِعَتْ	کاٹ ڈالا لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ کس نے اس کے دائیں
عَمَدًا وَمَاتَ مِنْهُمَا فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ	ہاتھ کو کاٹا البتہ اتنا جانتا ہوں کہ اس کا دایاں ہاتھ بھی
نِصْفُ الدِّيَةِ اِسْتِحْسَانًا وَالْقِيَاسُ اَنْ لَا	قصداً کاٹا گیا اور وہ دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے ہلاک
يَلْزَمَهُ شَىْءٌ مِنَ الدِّيَةِ (المحيط)	ہوا اس صورت میں جس مدعا علیہ نے بائیں ہاتھ کے کاٹنے
	کا اقرار کیا ہے اس پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ استحساناً
	اس پر نصف دیت واجب ہوگی اور قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ اس پر کچھ
	واجب نہ ہو)

۷۰۰ - اگر ایک مدعا علیہ نے کہا کہ میں نے قصداً اسکا دایاں ہاتھ اور فلاں نے قصداً اس کا پانوں کاٹ ڈالا اور وہ ہاتھ پانوں دونوں کے کاٹنے سے مرگیا، لیکن وارث مقتول کہتا ہے کہ تم نے تنہا اسکا ہاتھ پانوں کاٹا اور دوسرا شخص اس کی شرکت کا انکار کرتا ہے تو اس صورت میں مقتول کا وارث اقرار کرنے والے کو قتل کر سکتا ہے ؛

وَلَوْ قَالَ اَحَدُهُمَا قَطَعْتُ يَدَهُ اَنَا عَمَدًا	اگر ایک مدعا علیہ نے اقرار کیا کہ میں نے اس کے
وَفُلَانٌ قَطَعَ رِجْلَهُ عَمَدًا وَمَاتَ مِنْ	داہنے ہاتھ کو قصداً کاٹا اور فلاں شخص نے قصداً
ذٰلِكَ فَقَالَ الْوَلِىُّ لَا بَلْ اَنْتَ قَطَعْتَ	اس کا پانوں کاٹا اور وہ ہاتھ پانوں دونوں کے
يَدَهُ وَرِجْلَهُ عَمَدًا وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُ الشَّرِكَةَ	کاٹنے سے ہلاک ہوا لیکن وارث مقتول کہتا ہے
كَانَ لِلْوَلِىِّ اَنْ يَّقْتُلَهُ وَاِنْ قَالَ الْوَلِىُّ	کہ تم نے تنہا اس کے ہاتھ پانوں کاٹے اور دوسرا

بل انت قطعت یدہ عمدا او لا ادری من قطع رجلہ لا یقتل الا اذا ازال الابھام بان قال تذکرت ان فلانا قطع رجلہ عمدا کان لہ ان یقتل المقر ویکون ھذا عذرا حتی لو قضی القاضی ببطلان حقہ حین ابھم ثم تذکرہ لا یعود حقہ،

(شرح الزیادات العتابی)

شخص اوس کی شرکت سے انکار کرتا ہے تو اس صورت میں مقتول کا وارث اوس شخص کو قتل کر سکتا ہے، جس نے اقرار کیا ہے اور اگر مقتول کے وارث نے کہا کہ تم نے قصداً اس کا ہاتھ کاٹا لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ کس نے اس کا پانوں کاٹا تو مدعا علیہ پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ اگر قاضی کے فیصلہ سے پہلے وہ یہ کہے کہ مجھکو یاد آگیا کہ فلاں شخص نے اس کے پانوں کو قصداً کاٹا تو اس صورت میں وہ اس مدعا علیہ کو قتل کر سکتا ہے جس نے اقرار کیا ہے، لیکن اگر مقتول کے وارث نے ابہام کو باقی رکھا اور قاضی کے فیصلہ سے اس کا حق باطل ہوگیا اس کے بعد اس کو یاد آیا کہ فلاں شخص نے اس کے پانوں کو کاٹا ہے تو پھر دوبارہ اس کا حق عود نہ کریگا،

چھٹا باب

مصالحت، معافی اور اولیٰ شہادت کے بیان میں

۱۰۷۔ قتل عمد میں اگر قاتل اور ورثہ مقتول میں صلح ہو جائے تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور قاتل کو مال دینا پڑتا ہے،

اِذَا اصْطَلَحَ الْقَاتِلُ وَاَوْلِيَاءُ الْقَتِيْلِ عَلٰى مَالٍ سَقَطَ الْقِصَاصُ وَوَجَبَ الْمَالُ قَلِيْلاً كَانَ اَوْ كَثِيْرًا وَاِنْ لَّمْ يَذْكُرُوْا حَالاً وَلَا مُؤَجَّلاً فَهُوَ حَالٌ (الہدایہ)	اگر قتل عمد میں قاتل اور مقتول کے ورثہ کے درمیان مال پر صلح ہو جائے تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور قاتل پر مال واجب ہوتا ہے خواہ کم ہو یا زیادہ اور اگر کسی میعاد کی شرط نہ ہو تو اس صورت میں قاتل کو مال فی الفور ادا کرنا چاہیئے،

۱۰۸۔ اگر مقتول کے ایک وارث نے قاتل سے مال پر صلح کر لی تو قاتل سے قصاص ساقط ہو جائیگا اور بقیہ ورثہ کو ان کے حصے کے مطابق دیت ملے گی،

اِنْ صَالَحَ اَحَدُ الشُّرَكَاءِ مِنْ نَصِيْبِهٖ عَلٰى عِوَضٍ اَوْ عَفَا سَقَطَ حَقُّ الْبَاقِيْنَ	اگر مقتول کے ایک وارث نے قاتل سے مال پر صلح کر لی یا معاف کر دیا تو قاتل سے قصاص

عَنِ الْقِصَاصِ وَكَانَ لَهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الدِّيَةِ وَلَا يَجِبُ لِلْعَافِي شَيْءٌ مِنَ الْمَالِ (الكافی)

ساقط ہو جائیگا اور باقی ورثہ کو ان کے حصے کے مطابق قاتل سے دیت ملے گی، اور معاف کرنیوالے کو کچھ نہ ملیگا۔

۷۰۳۔ اگر مقتول کے دو وارث ہیں اور ایک نے پورے خون کے عوض پچاس ہزار درم پر صلح کرلی تو یہ صلح جائز ہوگی اور اس کا حصہ پچیس ہزار ہوگا اور دوسرے وارث کو آدھی دیت ملیگی

رَجُلٌ قَتَلَ عَمَدًا وَلَهُ وَلِيَّانِ فَصَالَحَ أَحَدُهُمَا الْقَاتِلَ عَنْ جَمِيعِ الدَّمِ عَلَى خَمْسِينَ أَلْفًا جَازَ الصُّلْحُ فِي نَصِيبِهِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ وَلِلْآخَرِ نِصْفُ الدِّيَةِ خَمْسَةُ آلَافٍ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ الصُّلْحَ عَلَى أَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ بَاطِلٌ وَوَجَبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ خَمْسَةُ آلَافٍ وَالرِّوَايَةُ الْمَشْهُورَةُ أَوْلَىٰ۔ (الظہیریۃ)

اگر کسی نے کسی کو قصداً قتل کیا اور مقتول کے دو وارث ہیں ایک نے ان میں سے قاتل سے پچاس ہزار درم پر پورے خون کے عوض صلح کرلی اس صورت میں تو روایت مشہورہ کے مطابق صلح جائز ہے، اور اسکا حصہ پچیس ہزار درم ہوگا اور دوسرے وارث کو نصف دیت ملیگی لیکن بعضوں نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے کہ ایسی رقم پر جو دیت سے زیادہ ہو صلح جائز نہیں ہے اس لیے مقتول کے دونوں ورثہ میں سے ہر ایک کو پانچ ہزار درم ملے گا،

۷۰۴۔ اگر نابالغ لڑکا کسی عضو کے قصاص کا مالک ہو تو اس کا باپ مجرم سے مال لیکر صلح کرسکتا ہے، لیکن اگر وہ جان کے قصاص کا مالک ہو تو اس صلح میں اختلاف ہے۔

الْأَبُ أَنْ يُصَالِحَ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ وَاخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ فِي الصُّلْحِ عَنِ النَّفْسِ (قاضی خان)

اگر نابالغ لڑکا کسی عضو کے قصاص کا مالک ہو تو اسکا باپ مجرم سے مال لیکر صلح کرسکتا ہے اور اگر وہ جان کے قصاص کا مالک ہو تو اس کی جانب سے باپ کے صلح کرنے میں روایات کا اختلاف ہے۔

۵۰۷۔ قتل خطار کی صورت میں اگر ہزار دینار یا دس ہزار درم پر صلح قبل فیصلہ قاضی کے ہوا در میعاد مشروط نہ ہو تو یہ رقم تین سال میں دینی پڑے گی،

وَلَوْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَقَالَ صَالَحْتُكَ عَلَى أَلْفِ دِيْنَارٍ أَوْ عَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَلَمْ يُسَمِّ لِذَٰلِكَ أَجَلًا فَإِنْ كَانَ ذَٰلِكَ قَبْلَ قَضَاءِ الْقَاضِيْ وَقَبْلَ تَرَاضِيْهِمَا عَلَى نَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ الدِّيَةِ فَإِنَّهُ يَكُوْنُ مُؤَجَّلًا

اور اگر قتل خطاء ہوا اور ہزار دینار یا دس ہزار درم پر صلح ہوا اور میعاد مشروط نہ ہوا اور صلح قاضی کے حکم سے پہلے ہو تو اس صورت میں یہ رقم تین سال میں دینی پڑیگی،

( )

۵۰۸۔ قتل خطار میں صلح کے اقسام اور ان کے احکام

ثُمَّ الصُّلْحُ فِيْ فَصْلِ الْخَطَاءِ إِنْ كَانَ بَعْدَ الْقَضَاءِ بِنَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ الدِّيَةِ أَوْ بَعْدَ تَرَاضِيْهِمَا عَلَى ذَٰلِكَ فَإِنْ وَقَعَ عَلَى النَّوْعِ الَّذِيْ وَقَعَ الْقَضَاءُ بِهِ أَوْ وَقَعَ التَّرَاضِيْ عَلَيْهِ وَكَانَ الصُّلْحُ عَلَى أَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ لَا يَجُوْزُ وَإِنْ وَقَعَ عَلَى أَقَلَّ مِمَّا وَقَعَ بِهِ الْقَضَاءُ فَإِنَّهُ يَجُوْزُ نَسِيْئَةً كَانَ أَوْ يَدًا بِيَدٍ وَإِنِ اصْطَلَحَا عَلَى خِلَافِ جِنْسِ الْمَقْضِيِّ بِهِ وَقَدْ صَالَحَهُ عَلَى أَكْثَرَ مِمَّا قُضِيَ بِهِ فَإِنَّهُ يَجُوْزُ إِذَا كَانَ الْمَقْضِيُّ

قتل خطار میں صلح کی دو صورتیں ہیں، یا تو وہ قاضی کے فیصلہ کے بعد ہوگی یا اس سے پہلے ہوگی، اور جو صلح قاضی کے فیصلہ کے بعد ہو اس کی چار صورتیں ہیں، ایک یہ کہ قاضی نے دیت کے انواع میں سے کسی جنس کے لینے کا حکم دیا اس کے بعد اگر اسی جنس پر شرعی دیت سے زیادہ پر صلح کرے تو وہ کسی طرح جائز نہ ہوگی، دوسرے یہ کہ قاضی نے جس چیز کا حکم دیا ہو اس سے کم پر صلح کرنا بہر صورت جائز ہے، تیسرے یہ کہ اگر اس چیز پر صلح کرے جو اس جنس کے خلاف ہو جسکا قاضی نے حکم دیا ہو، تو اگر مال اس سے زیادہ ہو تو نقد پر صلح جائز ہوگی، اور قرض پر جائز نہ ہوگی چوتھی

بِهٖ دَرَاهِمَ وَقَدْ اِصْطَلَحَا عَلٰى دَنَانِيْرَ اَكْثَرَ مِنْهُ وَاِنَّمَا يَجُوْزُ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَاِنْ كَانَ الْمُصَالَحُ عَلَيْهِ فَرَسًا اَوْ حِمَارًا اَوْ عَبْدًا اِنْ كَانَ دَيْنًا فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ عَيْنًا يَجُوْزُ وَاِنْ لَمْ يُقْبَضْ فِي الْمَجْلِسِ وَاِنْ كَانَ صَالَحَهٗ عَلٰى اَقَلَّ مِنَ الْمَقْضِيِّ بِهٖ اِنْ كَانَ الْمَقْضِيُّ بِهٖ دَنَانِيْرَ وَالْاٰخَرُ دَرَاهِمَ فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ نَسِيْئَةً وَيَجُوْزُ يَدًا بِيَدٍ وَاِنْ كَانَ الْمَقْضِيُّ بِهٖ دَرَاهِمَ وَالْمُصَالَحُ عَلَيْهِ عَرَضًا مِنَ الْعُرُوْضِ اِنْ كَانَ نَسِيْئَةً لَا يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ بِعَيْنِهٖ يَجُوْزُ سَوَاءٌ قُبِضَ فِي الْمَجْلِسِ اَوْ لَمْ يُقْبَضْ هٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا اِذَا اصْطَلَحَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَالرِّضَاءِ فَاَمَّا اِذَا اصْطَلَحَا قَبْلَ الْقَضَاءِ وَالرِّضَاءِ اِنْ اصْطَلَحَا عَلٰى مَالٍ فُرِضَ فِي الدِّيَةِ اِنْ كَانَ الْمُصَالَحُ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَاِنْ وَقَعَ الصُّلْحُ عَلٰى اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْ عَلٰى اَقَلَّ مِنْ اَلْفِ دِيْنَارٍ اَوْ عَلٰى اَقَلَّ

یہ کہ جس چیز پر صلح ہو وہ اس جنس کے خلاف اور اس سے کم ہو جس کا قاضی نے حکم دیا ہو تو اس صورت میں نقد پر صلح کرنا جائز ہے اور قرض پر صلح کرنا جائز نہیں ہے، اور اگر قاضی کے فیصلہ سے پہلے انواعِ دیت میں سے کسی نوع پر صلح کرے تو دیت شرعیہ سے زیادہ پر صلح کرنا جائز نہیں اور اس سے کم پر خواہ نقد ہو یا ادھار جائز ہے اور اگر دیت شرعیہ کے خلاف کسی جنس پر صلح ہو تو نقد کی صورت میں جائز ہے، ادھار کی صورت میں جائز نہیں،

مِنْ مِأَةٍ مِنَ الْاِبِلِ فَاِنَّهٗ يَجُوْزُ نَسِيْئَةً كَانَ اَوْيَدًا بِيَدٍ وَاِنْ وَقَعَ الصُّلْحُ عَلٰى جِنْسٍ اٰخَرَ لَمْ يَفْرِضْ فِى الدِّيَةِ فَاِنْ كَانَ نَسِيْئَةً لَا يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ عَيْنًا جَازَ (المحيط)

۷۰۷۔ اگر قاتل ایک آزاد اور ایک غلام ہو اور آزاد اور غلام کے آقا کسی کے ذریعہ سے مقتول کے ورثہ سے ہزار درم پر صلح کرائیں تو نصف آزاد کے ذمہ اور نصف غلام کے آقا کے ذمہ واجب ہوگی،

وَاِنْ كَانَ الْقَاتِلُ حُرًّا وَعَبْدًا فَاَمَرَ الْحُرُّ وَمَوْلَى الْعَبْدِ رَجُلًا بِاَنْ يُصَالِحَ عَنْهُمَا عَلٰى اَلْفٍ فَفَعَلَ بِالْاَلْفِ عَلَى الْحُرِّ وَعَلَى الْمَوْلٰى نِصْفَانِ (الهدایه)

اگر دو شخصوں نے جنہیں ایک آزاد اور دوسرا غلام تھا کسی کو قتل کر دیا اور آزاد شخص اور غلام کے آقا نے ایک شخص کو اجازت دی کہ مقتول کے ورثہ سے ہزار درم پر صلح کریں اور اس نے مقتول کے ورثہ کو اس پر راضی کر لیا تو اس صورت میں نصف رقم آزاد کے ذمہ اور نصف آقا کے ذمہ حصہ مساوی واجب ہوگی،

۷۰۸۔ ایک شخص نے کسی کو عمداً کھول دینے والے زخم لگائے اور مجروح نے دسہزار درم پر اس زخم اور اس کے نتائج کے بدلے صلح کر لی پھر دوسرے نے اس کو زخم خطاءً لگایا اور زخمی دونوں زخموں سے مرگیا تو دوسرے زخم لگانے والے کے عاقلہ پر پانچ ہزار درم واجب ہونگے اور پہلا زخم لگانے والا مقتول کے مال سے پانچہزار درم واپس لے گا،

رَجُلٌ شَجَّ رَجُلًا مُوْضِحَةً عَمْدًا وَصَالَحَهٗ

ایک شخص نے کسی کو قصداً کھول دینے والا زخم لگایا،

مِنْهَا وَمَا يَحْدُثُ مِنْهَا عَلٰى عَشَرَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَقَبَضَهَا ثُمَّ شَجَّهُ آخَرُ خَطَأً وَمَاتَ مِنْهُمَا فَعَلٰى الثَّانِي خَمْسَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَيَرْجِعُ الْاَوَّلُ فِي مَالِ الْمَقْتُوْلِ بِخَمْسَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ (المحيط)

اور مجروح نے زخم لگانے والے سے دس ہزار درہم لیکر اس زخم اور زخم سے پیدا ہونے والے نتائج کے بدلے صلح کر لی اوس کے بعد دوسرے شخص نے اوس کو خطاءً زخم لگایا اور زخمی دونوں زخموں سے مرگیا تو اس صورت میں دوسرے زخم لگانے والے کے عاقلہ پر پانچہزار درہم واجب ہونگے اور پہلا زخم لگانے والا مقتول کے مال سے پانچہزار درہم واپس لیگا'

۷۰۹۔ اس صورت میں اگر دوسرے شخص نے بھی قصداً زخم لگایا اور مجروح دونوں زخموں سے مرگیا تو دوسرے زخم لگانے والے سے قصاص لیا جائیگا اور پہلا زخم لگانے والا بالکل بری ہو جائیگا'

رَجُلٌ شَجَّ مُوْضِحَةً عَمْدًا وَصَالَحَهُ الْمَشْجُوْجُ مِنَ الْمُوْضِحَةِ وَمَا يَحْدُثُ مِنْهَا عَلٰى مَالٍ مُسَمًّى وَقَبَضَهُ ثُمَّ شَجَّهُ رَجُلٌ آخَرُ مُوْضِحَةً عَمْدًا وَمَاتَ مِنَ الْمُوْضِحَتَيْنِ فَعَلَى الْآخَرِ الْقِصَاصُ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْاَوَّلِ وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَ الصُّلْحُ مَعَ الْاَوَّلِ بَعْدَ مَا شَجَّهُ الْآخَرُ (خزانة المفتين)

اگر کسی نے کسی کو کھول دینے والا زخم قصداً لگایا اور زخمی نے زخم لگانے والے سے زخم اور زخم سے پیدا ہونے والے نتائج کے بدلے مال لیکر صلح کر لی اس کے بعد دوسرے نے اس کو قصداً اسی قسم کا زخم لگایا اور مجروح دونوں زخموں سے ہلاک ہوگیا تو اس صورت میں دوسرے زخم لگانے والے پر قصاص واجب ہوگا، اور پہلا زخم لگانے والا بالکل بری ہو جائے گا، اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جبکہ مجروح پہلے زخم لگانے والے سے دوسرے زخم کے بعد صلح کرے'

۱۰/۷ - جان یا اعضاے بدن کے نقصان پہنچانے میں چاہے عمداً ہو یا خطاءً صلح جائز ہے، لیکن قصداً نقصان پہنچانے میں دیت سے زیادہ پر بھی صلح جائز ہے،

يَجُوزُ الصُّلْحُ عَنْ جِنَايَةِ الْعَمْدِ وَالْخَطَاءِ فِي النَّفْسِ وَمَا دُونَهَا إِلَّا أَنَّهُ لَوْ صَالَحَ فِي الْعَمْدِ عَلَى أَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ جَازَ، (الاختيار شرح المختار)

جان یا اعضاے بدن کے نقصان پہنچانے میں چاہے قصداً ہو یا خطاءً صلح جائز ہے لیکن قصداً نقصان پہنچانے میں دیت سے زیادہ پر بھی صلح جائز ہے،

۱۱/۷ - صلح سے جو مال واجب ہوتا ہے وہ مجرم کو دینا پڑتا ہے اس کے عاقلہ کو دینا نہیں پڑتا

وَيَكُونُ الْمَالُ حَالاً عَلَى الْجَانِي فِي مَالِهِ دُونَ الْعَاقِلَةِ (الحاوی)

اور جس چیز پر صلح ہوتی ہے وہ مجرم کے مال سے دینی پڑتی ہے اس کے عاقلہ کے مال سے دینی نہیں پڑتی

۱۲/۷ - جنایتِ خطا میں دیت سے زیادہ پر صلح کرنا جائز نہیں

وَفِي الْخَطَاءِ لَوْ صَالَحَ عَلَى أَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ لَا يَجُوزُ (الاختيار شرح المختار)

اور جنایتِ خطا میں دیت سے زیادہ پر صلح کرنا جائز نہیں ہے،

۱۳/۷ - بشرطیکہ دیت مقررہ سے زائد ہو اگر دیت شرعیہ کے علاوہ کسی اور چیز پر صلح کریں تو اس میعاد سے زیادہ پر صلح کی جا سکتی ہے بشرطیکہ فی الفور ادا کیا جاے،

وَهٰذَا إِذَا صَالَحَ عَلَى أَحَدِ مَقَادِيرِ الدِّيَةِ أَمَّا إِذَا صَالَحَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ جَازَتِ الزِّيَادَةُ إِلَّا أَنَّهُ يُشْتَرَطُ الْقَبْضُ فِي الْمَجْلِسِ (السراج الوہاج)

لیکن یہ اس وقت ہے کہ دیت مقررہ سے زیادہ پر صلح کریں اور اگر کسی دوسری چیز پر جو دیت شرعیہ کے علاوہ ہو صلح کریں تو دیت سے زیادہ پر صلح جائز ہے بشرطیکہ فوراً ادا کیا جاے،

۱۴/۷ - اگر جنایت بالقصد میں شراب پر صلح کریں، تو کچھ دینا نہ پڑیگا،

وَلَوْ صَالَحَ عَنْ دَمِ الْعَمَدِ عَلٰی خَمْرٍ لَا یَجِبُ شَیْءٌ (الکافی)

اور اگر قتل عمد میں شراب پر صلح کریں تو کچھ دینا نہ پڑے گا،

۷۱۵۔ لیکن جنایتِ خطار میں شراب پر صلح کرنے سے دیت واجب ہوتی ہے،

وَفِی الْخَطَاءِ یَجِبُ الدِّیَةُ (الاختیار شرح المختار)

اور جنایتِ خطار میں شراب پر صلح کرنے سے دیت واجب ہوتی ہے،

۷۱۶۔ اعضا کے بالقصد نقصان پہنچانے میں اگر اس چیز پر جو مال نہ ہو مثلاً شراب اور سور صلح کریں تو کچھ دینا نہ پڑیگا اور معافی صحیح ہوگی،

لَوْ صَالَحَ عَنْ قَطْعِ الْیَدِ عَمَدًا عَلٰی خَمْرٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ لَا یَجُوْزُ التَّسْمِیَةُ وَلٰکِنْ یَصِحُّ الْعَفْوُ وَلَا یَرْجِعُ الْمَقْطُوْعَةُ یَدُہٗ عَلَی الْقَاطِعِ بِشَیْءٍ وَلَوْ کَانَ الْقَطْعُ خَطَاءً وَبَاقِی الْمَسْئَلَةِ عَلٰی حَالِہَا لِلْمَقْطُوْعَةِ یَدُہٗ اَنْ یَرْجِعَ عَلَی الْقَاطِعِ بِالدِّیَةِ وَلَوْ وَقَعَ الصُّلْحُ عَلٰی حُرٍّ فَھٰذَا وَمَا لَوْ وَقَعَ عَلٰی خَمْرٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ سَوَاءٌ (المحیط)

اگر بالقصد عضو کے نقصان پہنچانے میں ایسی چیز پر صلح کریں جو مال نہ ہو مثلاً شراب اور سور تو مجرم کو کچھ دینا نہ پڑے گا اور معافی صحیح ہوگی اور جنایت خطار میں اگر ایسی چیز پر صلح کریں جو مال نہ ہو تو صلح جائز نہیں اور مدعی کو دیت کے دعوی کا اختیار باقی رہتا ہے اور اگر آزاد آدمی کے لینے پر صلح کریں تو یہ بھی اسی قسم کی صلح ہے جو ایسی چیز پر کیجاتی ہے جو مال نہ ہو،

۷۱۷۔ خون کو خون کے بدلے میں معاف کر دینا جائز ہے

وَلَوْ صَالَحَہٗ بِعَفْوٍ عَنْ دَمٍ عَلٰی عَفْوٍ عَنْ دَمٍ اٰخَرَ جَازَ کَالْخُلْعِ (الاختیار شرح المختار)

اور اگر باہم اس طور پر صلح کیجائے کہ ایک خون کو دوسرے خون کے عوض معاف کر دیا جائے تو جائز ہے،

۱۸ ۷ ۔ اگر مقتول کے ورثہ نے جبراً مال پر صلح کی اور قاتل نے اس کو قبول کر لیا تو اس کو کچھ دینا نہ پڑیگا اور قصاص ساقط ہو جائیگا ،

وَلَوْ اُكْرِهَ الْقَاتِلُ عَلَى الصُّلْحِ عَنْ دَمِ الْعَمْدِ عَلٰى مَالٍ فَقَبِلَ لَمْ يَلْزَمْهُ الْمَالُ وَيَبْطُلُ الْقِصَاصُ (التاتارخانیہ)

اگر مقتول کے ورثہ نے قتل عمد میں قاتل پر جبر کر کے مال پر صلح کی اور قاتل نے اسکو قبول کر لیا تو اس کو مال دینا نہ پڑیگا ، اور قصاص ساقط ہو جائیگا ،

۱۹ ۷ ۔ معاف کرنا قصاص سے بہتر ہے ،

عَفْوُ الْوَلِيِّ عَنِ الْقَاتِلِ أَفْضَلُ مِنَ الْقِصَاصِ (الاشباہ والنظائر)

ورثہ کا قاتل کو معاف کرنا قصاص لینے سے بہتر ہے

۲۰ ۷ ۔ تمام یا بعض ورثہ کے معاف کر دینے سے قصاص اور دیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن مدعا علیہ ظلم سے بری نہیں ہوتا ،

اَلْعَفْوُ مِنَ الْقِصَاصِ مَنْدُوبٌ وَلَوْ عَفَى الْكُلُّ اَوِ الْبَعْضُ بَرِئَ عَنِ الْقِصَاصِ وَالدِّيَةِ وَلَا يَبْرَءُ عَنْ ظُلْمِهٖ (السراجیہ)

معاف کرنا قصاص لینے سے بہتر ہے اور اگر مقتول کے تمام ورثہ یا بعض ورثہ معاف کر دیں تو قصاص اور دیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن مدعا علیہ ظلم سے بری نہیں ہوتا ،

عَفْوُ الْوَلِيِّ يُوْجِبُ بَرَاءَةَ الْقَاتِلِ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَبْرَءُ عَنْ قَتْلِهٖ (الاشباہ والنظائر)

مقتول کے ورثہ کے معاف کر دینے سے قاتل کی برأت دنیا میں ہو جاتی ہے ، لیکن وہ قتل سے بری الذمہ نہیں ہوتا ،

۲۱ ۷ ۔ زخمی اور اس کے وارث زخمی کے مرنے سے پہلے معاف کر سکتے ہیں ،

يَصِحُّ عَفْوُ الْمَجْرُوحِ وَالْوَارِثِ قَبْلَ مَوْتِهٖ لِانْعِقَادِ السَّبَبِ (الاشباہ والنظائر)

زخمی اور اس کے وارث مرنے سے پہلے معاف کر سکتے ہیں ،

۷۲۲۔ اگر زخمی نے زخم یا کاٹنے کو معاف کر دیا پھر اس زخم سے مرگیا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی اور اگر ان کو مع ان کے نتائج کے معاف کر دیا تو کچھ واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ عَفَى عَنِ الشَّجَّةِ اَوِ الْقَطْعِ ثُمَّ سَرَىٰ اِلَى النَّفْسِ وَمَاتَ ضَمِنَ دِيَةَ النَّفْسِ بِخِلَافِ مَا اِذَا عَفَى مِنَ الْجِنَايَةِ اَوِ الْقَطْعِ وَمَا يَحْدُثُ عَنْهُ۔ (السراجیہ)

اگر زخمی نے زخم یا کاٹنے کو معاف کر دیا اور زخم کے اثر سے مرگیا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی اور اگر زخم یا کاٹنے کو مع ان سے پیدا ہونے والے نتائج کے معاف کر دیا تو کچھ واجب نہ ہوگا،

۷۲۳۔ مقتول کے دو وارث ہوں اور ان میں ایک معاف کر دے تو دوسرے وارث کو تین سال میں نصف دیت ملے گی،

اِذَا كَانَ الْقِصَاصُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَعَفَا اَحَدُهُمَا فَلِلْاٰخَرِ نِصْفُ الدِّيَةِ فِي مَالِ الْقَاتِلِ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ۔ (الکافی)

اگر مقتول کے وارث دو شخص ہوں اور ان میں سے ایک قاتل کو معاف کر دے تو اس سے قصاص ساقط ہو جائے گا اور دوسرے وارث کو تین سال میں نصف دیت ادا کریگا،

۷۲۴۔ اگر مقتول کا وارث نابالغ ہو تو اس کے ولی اور وصی اس کی طرف سے معاف نہیں کر سکتے،

لَوْ عَفَى الْوَلِيُّ وَالْوَصِيُّ عَنْ دَمِ الصَّغِيْرِ لَمْ يَجُزْ۔ (محیط سرخسی)

اگر مقتول کا وارث نابالغ ہو تو اس کے ولی اور وصی کو اس کی طرف سے معاف کرنے کا حق حاصل نہیں ہے

۷۲۵۔ وصی کی مصالحت جائز ہے لیکن معافی اور قصاص لینا جائز نہیں،

وَالْوَصِيُّ يُصَالِحُ فَقَطْ يَعْنِيْ لَيْسَ لَهُ الْقَوَدُ وَلَا الْعَفْوُ۔ (درمختار)

اگر وصی صلح کرے تو جائز ہے لیکن اس کو معاف کرنے یا قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے،

۷۲۶۔ اگر مجروح کے ہلاک ہونے سے پہلے اس کا ولی معاف کر دے تو استحساناً جائز ہے

لَوْ عَفَى الْوَلِيُّ قَبْلَ مَوْتِ الْمَجْرُوْحِ جَازَ اِسْتِحْسَانًا وَيُقْبَلُ قِيَاسًا وَلَوْ قَطَعَ الْوَلِيُّ يَدَ الْقَاتِلِ ثُمَّ عَفَى عَنْهُ ضَمِنَ دِيَةَ يَدٍ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ خِلَافًا لَهُمَا،

اگر زخمی کا ولی اس کے مرنے سے پہلے معاف کر دے تو استحساناً جائز ہے اور قیاس کے موافق زخم لگانے والے پر قصاص واجب ہوگا اور اگر مقتول کے ولی نے قاتل کا ہاتھ کاٹ ڈالا اس کے بعد اپنے مورث کا خون معاف کر دیا تو اس صورت میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک قاتل کے ہاتھ کی دیت اس پر واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک اس پر کچھ واجب نہ ہوگا،

(محیط سرخسی)

۷۲۷۔ اگر دو شخصوں کا قاتل ایک ہو اور ہر مقتول کے وارث ہوں اور ایک مقتول کا وارث معاف کر دے تو دوسرے مقتول کا وارث اس سے قصاص لے سکتا ہے،

اِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ رَجُلَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَلِيٌّ فَعَفَى وَلِيُّ اَحَدِ الْمَقْتُوْلَيْنِ عَنِ الْقَاتِلِ فَلِوَلِيِّ الْاٰخَرِ اَنْ يَقْتُلَهُ،

اگر کسی نے دو آدمیوں کو قتل کر دیا اور دونوں مقتول کے وارث ہیں اور ایک مقتول کے وارث نے قاتل کو معاف کر دیا تو دوسرے مقتول کے وارث کی درخواست پر قاتل قتل کیا جائے گا،

(السراج الوہاج)

۷۲۸۔ اگر اس صورت میں دونوں مقتول کا وارث ایک ہو اور وہ ایک مقتول کے خون کو معاف کر دے تو وہ دوسرے مقتول کے عوض قاتل سے قصاص نہیں لے سکتا،

رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلَيْنِ وَوَلِيُّهُمَا وَاحِدٌ فَعَفَى الْوَلِيُّ عَنِ الْقِصَاصِ فِيْ اَحَدِهِمَا لَيْسَ لَهُ اَنْ يَقْتُلَهُ (الجوہرۃ النیرہ)

اگر کسی نے دو آدمیوں کو قتل کیا اور دونوں مقتول کا وارث ایک شخص ہے اور اس نے ایک مقتول کا خون معاف کر دیا تو وہ دوسرے مقتول کے خون کے عوض قاتل سے قصاص نہیں لے سکتا،

۷۲۹۔ ایک شخص قصداً مار ڈالا گیا اور اس کے وارث کو قصاص لینے کا حکم دیا گیا، اور اس نے ایک شخص کو قاتل کے قتل کرنے کا حکم دیا پھر کسی کی درخواست پر مقتول کے وارث نے اسکو معاف کر دیا، لیکن جس شخص کو اس کے قتل کا حکم دیا گیا تھا اس کو معافی سے واقفیت نہ تھی، اس لیے اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس صورت میں اس پر قاتل کے خون کی دیت واجب ہو گی اور وہ مقتول کے وارث سے اس دیت کو لیکر دیگا،

رَجُلٌ قُتِلَ عَمَدًا وَقُضِیَ لِوَلِیِّہٖ بِالْقِصَاصِ عَلَی الْقَاتِلِ فَاَمَرَ الْوَلِیُّ رَجُلًا اَنْ یَقْتُلَہٗ ثُمَّ اَتٰی رَجُلًا طَلَبَ مِنَ الْوَلِیِّ اَنْ یَعْفُوَ عَنِ الْقَاتِلِ فَعَفٰی عَنْہُ فَقَتَلَہُ الْمَامُوْرُ وَھُوَ لَا یَعْلَمُہٗ قَالَ عَلَیْہِ الدِّیَۃُ وَیَرْجِعُ بِذٰلِکَ عَلَی الْاٰمِرِ (الظہیریہ)

ایک شخص قصداً مار ڈالا گیا اور اس کے وارث کو قاتل سے قصاص لینے کا حکم دیا گیا اور اس نے ایک شخص کو قاتل کے مار ڈالنے کا حکم دیا اس کے بعد کسی نے معافی کی درخواست کی اور اس نے اپنے مورث کے خون کو معاف کر دیا، لیکن جو شخص قتل پر مامور ہوا تھا اس کو یہ معلوم نہ ہوا کہ مقتول کے وارث نے قاتل کو معاف کر دیا ہے اس لیے اس نے اس کو قتل کر دیا، اس صورت میں شخص مامور پر دیت واجب ہو گی اور وہ قتل کے حکم دینے والے یعنی مقتول کے وارث سے دیت لے گا،

۷۳۰۔ اگر مقتول کے ایک وارث نے اپنے مورث کا خون معاف کر دیا اور دوسرے وارث نے جان بوجھکر کہ قاتل کا قتل اب اسپر حرام ہے اسکو قتل کر دیا تو اس پر قصاص واجب ہو گا اور اپنے حق کی نصف دیت قاتل کے مال سے لے گا، اور اگر اس کے قتل کو حرام نہ جانا تو چاہے ایک وارث کی معافی سے واقف ہو یا نہ ہو اس کو دیت دینا پڑے گی،

وَلَوْ عَفَا اَحَدُ الْوَلِيَّيْنِ وَعَلِمَ الْاٰخَرُ اَنَّ الْقَتْلَ حَرَامٌ عَلَيْهِ فَقَتَلَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ وَلَهُ نِصْفُ الدِّيَةِ فِيْ مَالِ الْقَاتِلِ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ بِالْحُرْمَةِ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ عَلِمَ بِالْعَفْوِ اَوْ لَمْ يَعْلَمْ۔ (المحیط سرخسی)	اگر ایک وارث نے اپنے مورث کا خون معاف کر دیا اور دوسرا وارث جانتا ہے کہ اگر اب میں اسکو قتل کر دونگا تو یہ مجھ پر حرام ہے لیکن باوجود اس کے اس نے قاتل کو مار ڈالا تو اس صورت میں اس پر قصاص واجب ہوگا اور اپنے مورث کے خون کے عوض اپنے حق کی نصف دیت وہ قاتل کے مال سے لے گا، لیکن اگر اس نے قتل کو حرام نہ جانا اور قاتل کو مار ڈالا تو اس پر دیت واجب ہوگی، چاہے وہ ایک وارث کے معاف کرنے سے واقف ہوا ہو یا نہ

۱۳۱۷۔ اگر دو شخصوں نے ایک شخص کو مار ڈالا اور مقتول کے ورثہ نے ایک قاتل کو معاف کر دیا تو وہ دوسرے قاتل سے قصاص لے سکتے ہیں،

لَوْ قَتَلَ رَجُلَانِ رَجُلًا فَعَفَا الْوَلِيُّ عَنْ اَحَدِهِمَا كَانَ لَهُ اَنْ يَقْتُلَ الْاٰخَرَ (قاضی خاں)	اگر دو شخصوں نے کسی کو مار ڈالا اور مقتول کے ورثہ نے ایک قاتل کو معاف کر دیا تو وہ دوسرے قاتل سے قصاص لے سکتے ہیں،

۱۳۲۷۔ ورثہ مقتول اگر بجبر قصاص کو معاف کر دیں تو جائز ہے اور جبر کرنے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَاِذَا اُكْرِهَ عَلَى الْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ فَعَفَا فَالْعَفْوُ جَائِزٌ وَلَا يَضْمَنُ الْمُكْرِهُ لِلْوَلِيِّ الْقِصَاصَ شَيْئًا (المحیط)	اگر مقتول کے ورثہ بجبر قصاص کو معاف کر دیں تو معافی جائز ہے اور ان کے لیے جبر کرنے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۷۳۳۔ ایک شخص نے ایک شخص کو کھولنے والا زخم قصداً لگایا اور مجروح نے زخم اور زخم کے نتائج کو معاف کر دیا، پھر دوسرے نے اس کو اسی قسم کا زخم لگایا اور مجروح نے اس کو معاف نہیں کیا اور وہ دونوں زخموں کے اثر سے مرگیا اس صورت میں دوسرے زخم لگانے والے پر تین سال میں دیت کاملہ واجب ہوگی،

رَجُلٌ شَجَّ رَجُلاً مُوضِحَةً عَمْدًا فَعَفَى لَهُ عَنْهَا وَمَا يَحْدُثُ مِنْهَا ثُمَّ شَجَّهُ آخَرُ عَمْدًا فَلَمْ يَعْفُ عَنْهَا فَعَلَى الْجَانِي الدِّيَةُ الْكَامِلَةُ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ مِنْهَا وَلَمْ يَجُزْ لَهُ الْعَفْوُ (المحیط)

ایک شخص نے کسی کو قصداً کھول دینے والا زخم لگایا اور زخمی نے اس کو زخم اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج سے معاف کر دیا اس کے بعد دوسرے شخص نے اس کو قصداً اسی قسم کا زخم لگایا اور زخمی نے اسکو معاف نہیں کیا اور وہ دونوں زخموں سے ہلاک ہوگیا اس صورت میں دوسرے زخم لگانے والے پر تین سال میں دیت کاملہ واجب ہوگی اور اس کے حق میں معافی نہ ہوگی اور اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۷۳۴۔ اگر کسی نے کسی کو دو کھول دینے والے زخم لگائے اور زخمی نے ایک زخم اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج کو معاف کر دیا، پھر دونوں زخموں کے اثر سے مرگیا تو اگر زخم کا ثبوت زخمی کرنے والے کے اقرار سے ہوگا تو معافی جائز نہ ہوگی اور اس پر دیت واجب ہوگی اور اگر زخموں کا ثبوت گواہوں سے ہوگا تو معافی صحیح ہوگی اور عاقلہ سے نصف دیت ساقط ہو جائے گی اور اگر دونوں زخم قصداً لگائے گئے ہونگے تو زخمی کرنے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ شَجَّ رَجُلاً مُوضِحَتَيْنِ ثُمَّ عَفَى الْمَشْجُوجُ عَنْ اَحَدِ الْمُوضِحَتَيْنِ وَمَا يَحْدُثُ مِنْهَا ثُمَّ مَاتَ مِنْهُمَا قَالَ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ بِاِقْرَارٍ مِنَ الشَّاجِ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِي مَالِهِ وَلَا يَجُوزُ الْعَفْوُ لِاَنَّهُ وَصِيَّةٌ لِلْقَاتِلِ وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِبَيِّنَةٍ فَهُوَ وَصِيَّةٌ لِلْعَاقِلَةِ فَيَجُوزُ وَيَرْفَعُ عَنْهُمْ نِصْفُ الدِّيَةِ اِنْ كَانَ يَخْرُجُ ذٰلِكَ مِنَ الثُّلُثِ وَاِنْ كَانَتْ شَجَّتَانِ عَمَدًا وَالْمَسْئَلَةُ بِحَالِهَا فَلَا شَئَ عَلَى الْجَانِيْ لِاَنَّ الْعَفْوَ عَنْ اَحَدِ مَا عَفْوٌ عَنْهُمَا

(الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کو دو کھول دینے والے زخم لگائے اور زخمی نے ایک زخم اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج کو معاف کر دیا پھر دونوں زخموں سے زخمی مرگیا تو اگر زخم کا ثبوت زخم لگانے والے کے اقرار سے ہوگا تو زخم لگانے والے پر دیت واجب ہوگی اور معافی جائز نہ ہوگی کیونکہ یہ وصیت قاتل کے لیے ہوگی اور وہ صحیح نہیں ہے، اگر زخموں کا ثبوت گواہوں سے ہوگا تو یہ وصیت عاقلہ کے لیے ہوگی اور اس صورت میں معافی صحیح ہوگی اور عاقلہ سے نصف دیت ساقط ہو جائے گی بشرطیکہ اس کی مقدار مقتول کے مال کا ثلث ہو اور اگر صورت مذکورہ میں دونوں زخم قصداً لگائے گئے ہوں تو زخم لگانے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا، کیونکہ ایک زخم کی معافی دوسرے زخم کی معافی بھی ہوگی۔

۷۳۵۔ معافی کی مختلف قسمیں اور اس کے مختلف احکام

اَلْعَفْوُ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اِنْ كَانَ عَنِ الْعَمْدِ اَوْ عَنِ الْخَطَاءِ وَكُلُّ وَجْهٍ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اِنْ كَانَ عَنِ الْجِنَايَةِ اَوْ عَنِ الشَّجَّةِ

معافی کی صرف دو صورتیں ہیں کیونکہ وہ قصداً جرم سے ہوگی یا خطاءً اور ان دونوں کی دو قسمیں ہیں، ایک تو یہ کہ زخم اور زخم کے پیدا ہونے والے

وَمَا يَحْدُثُ مِنْهَا أَوْ عَنِ الْقَطْعِ وَمَا يَحْدُثُ
مِنْهُ أَوْ عَنِ الشَّجَّةِ أَوْ عَنِ الْقَطْعِ وَحْدَهَا
فَإِنْ كَانَتِ الْجِنَايَةُ عَمْدًا ثُمَّ قَالَ الْمَقْطُوعُ
لِلْقَاطِعِ عَفَوْتُكَ عَنِ الْجِنَايَةِ أَوْ عَنِ
الْقَطْعِ أَوْ مَا يَحْدُثُ مِنْهُ أَوْ عَنِ الشَّجَّةِ
وَمَا يَحْدُثُ مِنْهُ بَرِئَ عَنِ الْقَطْعِ وَمَا
يَحْدُثُ مِنْهُ وَعَنِ الشَّجَّةِ وَالسِّرَايَةِ وَلَوْ
قَالَ عَفَوْتُكَ عَنِ الْقَطْعِ أَوْ عَنِ الشَّجَّةِ لَا
يَكُونُ عَفْوًا عَنِ السِّرَايَةِ وَلَوْ مَاتَ
يَجِبُ الْقِصَاصُ قِيَاسًا وَالدِّيَةُ اسْتِحْسَانًا
عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا يَبْرَأُ عَنِ
السِّرَايَةِ فَأَمَّا إِذَا كَانَ خَطَأً فَعَفَى عَنِ
الْقَطْعِ أَوِ الشَّجَّةِ ثُمَّ سَرَى وَمَاتَ كَانَ
عَلَى هٰذَا الْخِلَافِ وَإِنْ عَفَا عَنِ الْقَطْعِ
وَمَا يَحْدُثُ مِنْهُ أَوْ عَنِ الْجِنَايَةِ صَحَّ الْعَفْوُ
عَنِ الْكُلِّ إِلَّا أَنَّ فِي الْعَمْدِ يُعْتَبَرُ الدِّيَةُ
مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَفِي الْخَطَاءِ مِنَ الثُّلُثِ
وَيَكُونُ وَصِيَّةً لِلْعَاقِلَةِ،

(محیط سرخسی)

نتیجے معاف کردے مثلاً جنایت، یا زخم یا کاٹنے
کو مع ان کے نتیجہ کے معاف کردے، دوسرے یہ
کہ صرف زخم کو معاف کرے مثلاً زخم یا کاٹنے کو
معاف کرے تو اگر جرم قصداً ہو اور زخمی کہے کہ میں نے
جرم کو معاف کردیا یا یہ کہ کاٹنے کو مع اس کے نتیجہ کے
معاف کردیا یا یہ کہ میں نے زخم کو مع اس کے نتیجہ
کے معاف کردیا اس صورت میں زخم لگانے والے
پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اس کے ذمہ سے
کاٹنے، زخم لگانے اور اس کے نتیجہ کا جرم ساقط
ہوجائیگا، اور اگر زخمی نے کہا کہ میں نے کاٹنے یا
یا زخم کو معاف کردیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ
کے نزدیک زخم کا اثر معاف نہ ہوگا اور اگر زخمی
اس سے مرجائے گا تو قیاس کے موافق اس پر
قصاص واجب ہوگا، اور استحسان کے موافق
دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک
زخم کا اثر بھی معاف ہوجائیگا اور زخم لگانے
والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر جرم
غلطی سے ہو اور کاٹنے یا زخم کو معاف کردے
تو امام ابوحنیفہ اور صاحبین میں بھی اختلاف

ہے، اور اگر کاٹنے اور اس کے نتیجہ کو معاف
کر دے تو معافی تمام علماء کے نزدیک صحیح
ہوگی، البتہ عمد کی صورت میں تمام دیت
معاف ہوجائے گی اور خطا کی صورت میں
جس کی دیت عاقلہ پر ہوگی، تہائی مال میں
وصیت جائز ہوگی اور یہ وصیت زخم لگانے
والے کے عاقلہ پر ہوگی،

۲۰۷۔ اگر مقتول کے دو وارث ہیں جنہیں ایک حاضر اور ایک غائب ہے اور حاضر وارث نے دعوی کیا کہ غائب نے معاف کر دیا اس لیے میرا حق مال کی صورت میں بدل گیا لیکن قاتل نے انکار کر دیا اور مدعی نے گواہوں سے اپنا دعوی ثابت کیا تو اس صورت میں حاضر اور غائب دونوں کے حق میں فیصلہ ہوگا،

وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ عَمَدًا وَلَهٗ وَلِيَّانِ غَابَ اَحَدُهُمَا فَادَّعَى الْحَاضِرُ عَلَى الْقَاتِلِ اَنَّ الْغَائِبَ عَفَى مِنْ نَصِيْبِهٖ وَانْقَلَبَ نَصِيْبِيْ مَالًا وَاَنْكَرَ الْقَاتِلُ فَاَقَامَ الْمُدَّعِيْ الْبَيِّنَةَ عَلٰى ذٰلِكَ يُقْبَلُ وَيُقْضٰى بِهَا فِيْ حَقِّ الْحَاضِرِ وَالْغَائِبِ،

(فصول العمادی)

اگر ایک شخص نے کسی کو عمداً قتل کیا اور مقتول کے دو وارث ہیں، ایک ان میں سے حاضر اور دوسرا غائب ہے اور وارث حاضر نے دعوی کیا کہ وارث غائب نے معاف کر دیا اس لیے میرا حصہ مال چاہیئے، لیکن قاتل نے اس کا انکار کیا اور مدعی نے گواہوں سے ثابت کر دیا کہ اس صورت میں حاضر اور غائب دونوں کے حق میں فیصلہ کرنا چاہیئے،

۷۳۷، اس صورت میں اگر قاتل نے دعویٰ کیا کہ وارث غائب نے معاف کر دیا ہے اور اس کو شہادت سے ثابت کیا تو اس کے گواہ مقبول ہونگے اور معافی جائز ہوگی،

وَاِذَا كَانَ لِلدَّمِ وَلِيَّانِ اَحَدُهُمَا غَائِبٌ فَادَّعَى الْقَاتِلُ اَنَّ الْغَائِبَ عَفَى عَنْهُ وَاَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنِّي اَقْبَلُهٗ وَاُجِيْزُ الْعَفْوَ عَنِ الْغَائِبِ وَاِذَا قَضَى بِالْعَفْوِ ثُمَّ حَضَرَ الْغَائِبُ لَمْ يُعِدِ الْبَيِّنَةَ عَلَيْهِ وَاِذَا ادَّعَى عَفْوَ الْغَائِبِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ بَيِّنَةٌ فَاَرَادَ اَنْ يَسْتَحْلِفَ الْحَاضِرَ فَاِنَّهٗ يُؤَخَّرُ حَتّٰى يَقْدَمَ الْغَائِبُ وَيَحْلِفُ فَاِذَا قَدِمَ وَحَلَفَ اقْتَصَّ مِنْهُ (المبسوط)

اگر مقتول کے دو وارثوں میں سے ایک حاضر اور دوسرا غائب ہے اور قاتل نے دعویٰ کیا کہ وارث غائب نے معاف کر دیا اور اسپر گواہ پیش کئے، تو اس کے گواہ مقبول ہونگے اور معافی جائز ہوگی، اور جب معافی کا حکم کر دیا جائے پھر وارث غائب حاضر ہو تو قاتل دوبارہ گواہ نہ پیش کریگا اور جب قاتل نے کہا کہ وارث غائب نے معاف کر دیا ہے لیکن اسکا کوئی گواہ نہیں ہے البتہ وہ انکار کی صورت میں وارث غائب سے حلف کی درخواست کرتا ہے تو اس صورت میں اسوقت تک توقف کیا جائیگا جب تک وارث غائب حاضر ہو کر قسم کھائے، اور جب اس نے حاضر ہو کر قسم کھالی تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا،

۷۳۸۔ اگر ایک شخص قتل کیا گیا اور اس کے بھائی نے شہادت سے ثابت کیا کہ صرف وہی مقتول کا وارث ہے، دوسرا کوئی وارث نہیں ہے، اور قاتل نے شہادت سے ثابت کیا کہ مقتول کا وارث اس کا لڑکا ہے، تو قاضی کو فیصلہ میں توقف کرنا چاہیے،

رَجُلٌ قُتِلَ عَمْدًا فَاَقَامَ اَخُ الْمَقْتُوْلِ بَيِّنَةً عَلٰى اَنَّهٗ وَارِثُهٗ وَلَا وَارِثَ لَهٗ غَيْرُهٗ وَ

ایک شخص مار ڈالا گیا اور اس کے بھائی نے شہادت سے ثابت کیا کہ وہ مقتول کا وارث ہے، اور

أَقَامَ الْقَاتِلُ بَيِّنَةً عَلَى أَنَّهُ لَهُ ابْنًا
فَإِنَّ الْقَاضِيَ لَا يَقْضِي
بِبَيِّنَةِ الْأَخِ وَيَتَأَنَّى فِي ذٰلِكَ وَإِنْ أَقَامَ
الْقَاتِلُ بَيِّنَةً عَلَى أَنَّ لَهُ ابْنًا وَرِثَهُ قَدْ
صَالَحَهُ عَلَى الدِّيَةِ وَقَبَضَهَا مِنْهُ أَوْ أَقَامَ
بَيِّنَةً أَنَّ الْابْنَ قَدْ عَفَا عَنْهُ قُبِلَتْ بَيِّنَةُ
الْقَاتِلِ فَإِنْ جَاءَ الْابْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَنْكَرَ
الْعَفْوَ وَالصُّلْحَ كُلِّفَ الْقَاتِلُ أَنْ يُعِيدَ الْبَيِّنَةَ
عَلَى الْابْنِ وَلَا يَقْضِي عَلَى الْبَيِّنَةِ الَّتِي أَقَامَهَا
الْقَاتِلُ عَلَى الْأَخِ وَلَوْ كَانَ لِلْمَقْتُولِ
أَخَوَانِ وَأَقَامَ الْقَاتِلُ الْبَيِّنَةَ عَلَى
أَحَدِهِمَا أَنَّ الْأَخَ الْغَائِبَ صَالَحَهُ
عَلَى خَمْسَةِ آلَافٍ جَازَ ذٰلِكَ فَإِنْ
حَضَرَ الْغَائِبُ وَأَنْكَرَ الصُّلْحَ لَا يُكَلَّفُ
الْقَاتِلُ بِإِعَادَةِ الْبَيِّنَةِ وَإِذَا لَمْ
يُكَلَّفِ الْقَاتِلُ إِعَادَةَ الْبَيِّنَةِ هٰهُنَا
يَكُونُ لِلْحَاضِرِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَلَا شَيْءَ
لِلْغَائِبِ ۔ (قاضی خاں)

اوس کے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے اور قاتل نے
شہادت سے ثابت کیا کہ مقتول کا وارث اس کا لڑکا
ہے تو قاضی کو چاہیئے کہ توقف کرے اور مقتول کے
بھائی کے گواہوں کے بیان کے بموجب قاتل کے
متعلق فیصلہ نہ کرے اور اگر قاتل نے یہ شہادت
پیش کی کہ مقتول کا وارث اس کا لڑکا ہے اور
اس نے صلح کرلی ہے اور دیت لے لی ہے یا معافی
پر گواہ پیش کیا تو اس صورت میں بھی قاتل کے
گواہ مقبول ہونگے اور جب مقتول کا لڑکا حاضر ہو اور
اور صلح یا معافی کا انکار کرے تو قاتل کو چاہیے کہ
مقتول کے لڑکے کے سامنے دوبارہ گواہ پیش کرے اور جن
گواہوں نے مقتول کے بھائی کے سامنے شہادت دی ہے
ان کے بیان پر فیصلہ نہ ہوگا اور مقتول کے وارث اس کے
دو بھائی ہوں اور ان میں سے ایک غائب اور ایک حاضر ہو اور
قاتل اس پر گواہ پیش کرے کہ غائب بھائی نے صلح کرلی ہے
تو قاتل کے گواہ مقبول ہوں گے اور جب غائب بھائی
حاضر ہو اور صلح کا انکار کرے تو قاتل کو دوبارہ گواہ پیش
کرنا نہ ہوگا اور غائب بھائی کا حق قاتل کے ذمہ سے
ساقط ہو جائیگا اور جو نصف دیت حاضر بھائی کا حق ہے وہ قاتل

۷۳۹۔ اس صورت میں اگر قاتل نے کہا کہ غائب کی معافی پر میرے گواہ ہیں لیکن وہ دوسرے شہر میں ہیں تو قاضی تین دن یا مناسب مدت تک قصاص لینے میں توقف کریگا،

وَلَوْ قَالَ الْقَاتِلُ لِيْ بَيِّنَةٌ حَاضِرَةٌ فِي الْمِصْرِ عَلٰى عَفْوِ الْغَائِبِ فَإِنَّهُ يُؤَجَّلُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَسْتَوْفِيْ مِنْهُ الْقِصَاصُ لِلْحَالِ هٰكَذَا ذَكَرَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ فِيْ شَرْحِهٖ وَذَكَرَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ الْحَلْوَانِيُّ فِيْ شَرْحِهٖ اَنَّ الْقَاضِيْ يُؤَجِّلُهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَيْسَ بِتَقْدِيْرٍ لَازِمٍ فَإِنْ قَالَ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ شُهُوْدِيْ غُيَّبٌ اَوْ قَالَ مِنَ الْاِبْتِدَاءِ شُهُوْدِيْ غُيَّبٌ فَالْقِيَاسُ اَنْ يُسْتَوْفٰى مِنْهُ الْقِصَاصُ وَلَا يُؤَخَّرُ وَفِي الْاِسْتِحْسَانِ لَا يُسْتَوْفٰى مِنْهُ الْقِصَاصُ اِلَّا اَنْ يَقَعَ فِيْ عِلْمِ الْقَاضِيْ اَنَّهُ لَوْ كَانَ بَيِّنَةٌ لَاَقَامَهَا۔ (المحیط)

اور اگر قاتل نے کہا کہ میں غائب کی معافی پر گواہ رکھتا ہوں لیکن میرے گواہ دوسری جگہ ہیں اس صورت میں شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ تین روز تک توقف کیا جائیگا اور شمس الائمہ فرماتے ہیں کہ قاضی بقدر مناسب تاخیر کریگا اور اگر مہلت کے بعد قاتل نے کہا کہ میرے گواہ مفقود الخبر ہیں یا ابتداہی سے کہا کہ میرے گواہ غائب ہیں تو اس صورت میں قیاس کے موافق کوئی وجہ تاخیر نہیں ہے اور قاتل سے قصاص لیا جائیگا لیکن استحسان کے موافق اس وقت قصاص لیا جائیگا جب قاضی کو یہ معلوم ہوجائے کہ اگر قاتل کے پاس گواہ ہوتے تو وہ ان کو حاضر کرتا،

۷۴۰۔ اگر مقتول کے دو وارث ہوں اور ان میں سے ایک وارث دوسرے وارث کے متعلق شہادت دے کہ اس نے معاف کر دیا ہے تو اس کی پانچ صورتیں ہیں اور پانچوں صورتوں میں معافی صحیح ہوگی،

اِثْنَانِ شَهِدَ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ اَنَّهٗ عَفٰى وَهُوَ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ اِمَّا اِنْ صَدَّقَهٗ صَاحِبُهٗ وَالْقَاتِلُ جَمِيْعًا اَوْ كَذَّبَاهُ اَوْ كَذَّبَهٗ صَاحِبُهٗ وَصَدَّقَهُ الْقَاتِلُ اَوْ عَلٰى عَكْسِهٖ اَوْ سَكَتَا جَمِيْعًا فَالْعَفْوُ وَاقِعٌ فِى الْفُصُوْلِ كُلِّهَا (محیط سرخسی)

اگر مقتول کے وارث دو شخص ہوں اور ان میں سے ایک وارث دوسرے وارث کے متعلق شہادت دے کہ اس نے قاتل کو معاف کر دیا ہے تو اس کی پانچ قسمیں ہیں ایک یہ کہ دوسرا وارث اور قاتل دونوں معافی کی تصدیق کریں دوسرے یہ کہ دونوں تکذیب کریں تیسرے یہ کہ دوسرا وارث تکذیب کرے اور قاتل اس کی تصدیق کرے چوتھے یہ کہ قاتل تکذیب کرے اور دوسرا وارث اس کی تصدیق کرے پانچویں یہ کہ دونوں سکوت کریں اور ان پانچوں صورتوں میں معافی صحیح ہوگی اور قصاص ساقط ہو جائیگا،

۱۴۱۔ اگر مقتول کے ورثہ کے متعلق دو وارث معافی کی گواہی دیں تو جب وہ دیت میں سے اپنا حصہ نہ لے چکے ہوں ان کی گواہی مقبول ہے۔

وَلَوْ شَهِدَا عَلٰى بَعْضِهِمْ اَنَّهٗ عَفٰى مِنْ حِصَّتِهٖ مِنَ الدِّيَةِ فِى الْقَتْلِ الْخَطَاءِ فَشَهَادَتُهُمَا جَائِزَةٌ اِذَا لَمْ يَقْبِضَا الشَّاهِدَانِ نَصِيْبَهُمَا مِنَ الدِّيَةِ (محیط سرخسی)

اگر مقتول کے دو وارث اس کے کسی وارث کے متعلق معافی کی گواہی دیں تو جب وہ گواہ اپنا حصہ نہ لے چکے ہوں تو اُن کی گواہی مقبول ہے،

۱۴۲۔ قتل عمد میں اگر گواہ دیت سے کم پر صلح کی گواہی دیکر پھر جائیں تو انپر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور دیت سے زیادہ پر صلح کی گواہی دیکر پھر جائیں اور قاتل انکار کر جائے تو اس زیادتی کا تاوان ان کو دینا ہوگا،

وَلَوْ شَهِدَا أَنَّهُ صَالَحَهُ عَنْ دَمٍ عَلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ رَجَعَا لَمْ يَضْمَنَا شَيْئًا وَلَوْ شَهِدَا أَنَّهُ صَالَحَهُ عَلَى عِشْرِيْنَ أَلْفٍ وَالْقَاتِلُ يَجْحَدُ ثُمَّ رَجَعَا عَنْ شَهَادَتِهِمَا ضَمِنَا الْفَضْلَ عَلَى الدِّيَةِ هٰذَا فِيْ مَا دُوْنَ النَّفْسِ

(المبسوط)

اگر قتل عمد میں گواہ دیت سے کم پر صلح کی گواہی دے کر پھر جائیں تو گواہوں پر تاوان عائد نہ ہوگا کیونکہ ان کی گواہی کوئی نقصان واقع نہیں ہوا اور اگر دیت سے زیادہ پر صلح کی گواہی دیکر پھر جائیں، اور قاتل انکار کرے تو جو رقم دیت سے زیادہ ہوگی اس کا تاوان ان پر عائد ہوگا اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب جرم کا ارتکاب اعضاے بدن کے متعلق ہو،

۳۸۷- جس جرم میں مالی تاوان عائد ہوتا ہے اس کے متعلق اگر گواہ معافی کی شہادت دے کر فیصلہ کے بعد اس سے رجوع کر جائیں تو گواہوں پر دیت واجب ہوگی،

وَإِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ عَفَى عَنْ دَمٍ خَطَاءٍ أَوْ جِرَاحَةِ خَطَاءٍ أَوْ عَمْدٍ فِيْهَا أَرْشٌ وَقَضَى الْقَاضِيْ بِذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَا عَنْ شَهَادَتِهِمَا ضَمِنَا الدِّيَةَ وَأَرْشَ تِلْكَ الْجِرَاحَةِ وَيَكُوْنُ الدِّيَةُ عَلَيْهِمَا فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَمَا بَلَغَ مِنْ أَرْشِ الْجِرَاحَةِ خَمْسَمِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَى ثُلُثِ الدِّيَةِ فَفِيْ سَنَةٍ وَمَا زَادَ عَلَى الثُّلُثَيْنِ

جس جرم میں مال واجب ہوتا ہے جیسے قتل خطاء، یا جراحت خطاء یا جراحت عمد کہ یہ سبب موجب تاوان ہوتے ہیں، اس کے متعلق اگر گواہ معافی کی گواہی دیں اور فیصلہ کے بعد اس سے پھر جائیں تو گواہوں پر اوس کی دیت یا اس کا تاوان عائد ہوگا، اگر پوری دیت ہوگی تو تین سال میں دینی ہوگی اور پانچسو درم سے تہائی دیت تک ایک سال

فِی سَنَةٍ اُخْرٰی وَمَا کَانَ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِمِائَةٍ ضَمِنَاهُ حَالًا وَاِنْ کَانَتِ الدِّیَةُ قَدْ وَجَبَتْ حَالًا وَلَمْ یُوْجَدْ مِنْهُمَا شَیْئٌ وَشَهِدَ شَاهِدَانِ اَنَّهٗ اَبْرَءَ مِنْهُمَا وَقُضِیَ بِالْبَرَاءَةِ ثُمَّ رَجَعَا ضَمِنَا ذٰلِكَ حَالًا۔

(الحاوی)

ہیں اور دو ثلث تک دو سال میں اور اگر پانچسو درم سے کم ہوگا، تو وہ فوراً ادا کرینگے اور جو رقم مجرم پر فی الفور عائد ہوئی ہے، اگر گواہ یہ گواہی دیں کہ وہ اس سے بری کردیا گیا ہے، پھر اپنی گواہی سے پھر جائیں تو اس کا تاوان گواہوں پر فوراً عائد ہوگا۔

ساتواں باب

اعضا کے قصاص کے بیان میں

۷۴۴۔ اعضا میں شبہ عمد نہیں ہے،

لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ شِبْهُ الْعَمَدِ اِنَّمَا هُوَ عَمَدٌ اَوْ خَطَاءٌ (قدوری)

اعضا میں شبہ عمد نہیں ہوتا اس میں یا تو عمد ہے یا خطا،

۷۴۵۔ اعضا کے قصاص میں مساوات شرط ہے،

یُعْتَبَرُ الْمُسَاوَاةُ فِی الْبَدَلِ فَلَا یُقْطَعُ الْیُمْنٰی بِالْیُسْرٰی وَلَا الْیُسْرٰی بِالْیُمْنٰی وَلَا الصَّحِیْحَةُ بِالشَّلَاءِ وَلَا یَدُ الْمَرْاَةِ بِیَدِ الرَّجُلِ وَلَا یَدُ الرَّجُلِ بِیَدِ الْمَرْاَةِ وَلَا یُقْطَعُ یَدُ الْحُرِّ بِیَدِ الْعَبْدِ وَلَا یَدُ الْعَبْدِ بِیَدِ الْعَبْدِ فَاِنَّ الْوَاجِبَ فِیْ یَدِ الْعَبْدِ نِصْفُ قِیْمَتِهٖ وَالْقِیْمَةُ مُخْتَلِفَةٌ (قاضی خان)

اعضا کے قصاص میں مساوات شرط ہے اسلیے بائیں ہاتھ کے عوض داہنا ہاتھ اور داہنے ہاتھ کے عوض بایاں ہاتھ اور شل ہاتھ کے عوض صحیح ہاتھ اور مرد کے ہاتھ کے عوض عورت کا ہاتھ اور عورت کے ہاتھ کے عوض مرد کا ہاتھ اور غلام کے ہاتھ کے بدلے آزاد کا ہاتھ اور آزاد کے ہاتھ کے عوض غلام کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا، نیز غلام کے

ہاتھ کے عوض غلام کا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائیگا کیونکہ غلام کے ہاتھ کی دیت اس کی قیمت کا نصف ہے، لیکن چونکہ غلاموں کی قیمتیں مختلف ہوتی ہیں اس لیے مساوات باقی نہیں رہتی،

۷۴۶۔ لیکن اعضا کی مقدار میں مساوات شرط نہیں ہے،

وَفِيمَا يَجِبُ الْقِصَاصُ لَا يُعْتَبَرُ الْمُسَاوَاةُ بَيْنَ الْأَعْضَاءِ فِي الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَيُقْطَعُ الطَّوِيلُ بِالْقَصِيرِ وَيَدُ الْكَبِيرِ بِيَدِ الصَّغِيرِ (قاضی خاں)

لیکن قصاص میں اعضا کی مقدار میں مساوات شرط نہیں ہے، اس لیے بڑا ہاتھ چھوٹے ہاتھ کے عوض میں اور جوان کا ہاتھ بچے کے ہاتھ کے عوض میں کاٹا جائے گا،

۷۴۷۔ اگر جوڑ سے کسی کا عضو کاٹا ہے تو اسی جوڑ سے اس کے عوض وہ عضو کاٹا جائے گا اور اگر جوڑ سے نہیں کاٹا ہے تو قصاص واجب نہ ہوگا،

كُلُّ قَطْعٍ مِنْ مَفْصَلٍ فَفِيهِ الْقِصَاصُ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَأَمَّا كُلُّ قَطْعٍ لَا يَكُونُ مِنْ مَفْصَلٍ بَلْ يَكُونُ بِكَسْرِ الْعَظْمِ فَإِنَّهُ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ عِنْدَنَا، (المبسوط)

اگر جوڑ سے کوئی عضو کاٹا گیا ہے تو قصاص میں مجرم کا بھی وہی جوڑ کاٹا جائے گا، اگر جوڑ سے نہیں کاٹا گیا ہے، بلکہ ہڈی توڑی گئی ہے تو اس میں قصاص واجب نہ ہوگا،

۷۴۸۔ چمڑے کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ فِي جِلْدَةِ الرَّأْسِ وَالْبَدَنِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُمَا شَيْءٌ وَكَذَا فِي لَحْمِ الْخَدَّيْنِ

اگر سر یا بدن کے چمڑے کا کوئی حصہ کاٹ ڈالا جائے یا گال، پیٹھ اور شکم کا گوشت کاٹ دیا جائے تو

وَالظَّعْنِ وَالْبَطْنِ اِذَا قُطِعَ مِنْهُمَا شَيْءٌ وَكَذَا فِي الذَّقَنِ، (المحیط)

اس میں قصاص نہیں ہے، یہی حال ٹھوڑی کا بھی ہے،

۷۴۹- ہڈیوں کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ فِي الْعَظْمِ اِلَّا فِي السِّنِّ (الکافی)

ہڈیوں کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے، البتہ دانتوں کے توڑنے سے قصاص واجب ہوتا ہے،

۷۵۰- بالوں میں کسی قسم کا قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ فِي شَيْءٍ مِنَ الشُّعُوْرِ (الذخیرہ)

بدن کے بالوں میں کسی قسم کا قصاص نہیں ہے،

۷۵۱- لات گھونسے میں قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ بِاللَّطْمَةِ وَاللَّكْمَةِ وَالْوَطَاءَةِ وَالدَّقَّةِ (الجوہرۃ النیرہ)

طمانچہ اور گھونسا مارنے اور پاؤں سے روندنے اور کوٹنے میں قصاص نہیں ہے،

۷۵۲- بائیں آنکھ کے عوض داہنی آنکھ کا اور داہنی آنکھ کے عوض بائیں آنکھ کا قصاص نہیں لیا جائیگا

لَا يُقْتَصُّ مِنَ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى بِالْيُسْرٰى وَلَا مِنَ الْيُسْرٰى بِالْيُمْنٰى (المحیط)

بائیں آنکھ کے عوض داہنی آنکھ کا اور داہنی آنکھ کے عوض بائیں آنکھ کا قصاص نہیں لیا جائے گا،

۷۵۳- اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر اسطرح مارا کہ روشنی جاتی رہی اور آنکھ باقی رہی تو اسی طرح اس کی آنکھ کی روشنی بھی زائل کر دیجائے گی اور آنکھ باقی رکھی جائیگی،

وَمَنْ ضَرَبَ عَيْنَ رَجُلٍ فَذَهَبَ ضَوْءُهَا وَهِيَ بَاقِيَةٌ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ بِاَنْ يُحْمٰى مِرْاٰةٌ ثُمَّ يُقَرَّبُ مِنْهَا وَيُرْبَطُ عَلٰى عَيْنِهِ الْاُخْرٰى وَعَلٰى وَجْهِهِ قُطْنٌ رَطْبٌ وَيُقَابِلُ عَيْنَهُ

اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر مارا اور اس کی آنکھ کی روشنی جاتی رہی لیکن اسکی آنکھ باقی رہگئی تو مجرم سے اس طرح قصاص لینگے کہ ایک آتشی شیشہ کو سورج سے گرم کرینگے اور اس کو مجرم کی آنکھ کے سامنے کرینگے تا کہ اسکی آنکھ کی روشنی بھی جاتی رہے

بالمرآة فيذهب ضوءها (الكافی) اور روئی کو تر کرکے اس کی دوسری آنکھ اور اس کے منہ پر رکھیں گے تاکہ وہ محفوظ رہیں۔

۷۵۴۔ مجرم کی آنکھ چھوٹی ہو یا بڑی، قصاص میں اسکا لحاظ نہیں کیا جائیگا

وإن كان عين المقتص منه أكبر من عين الجاني أو أصغر فهو سواء ويقتص له (المحيط)

چاہے مجرم کی آنکھ چھوٹی ہو یا بڑی۔

۷۵۵۔ مجرم کی آنکھ میں نور باقی نہ رہنے کی پہچان،

وتكلموا في معرفة ذهاب البصر قال محمد بن مقاتل الرازي تقابل عينه بالشمس مفتوحة فإن دمعت علم أن الضوء باق وإن لم تدمع علم أن الضوء قد ذهب وذكر الطحاوي أنه يلقى بين يديه حية فإن هرب من الحية علم أنه لم يذهب وقال محمد ينظر إلى البصر وإن لم يعلم ذلك يعتبر فيه الدعوى والإنكار والقول قول الجاني مع يمينه على البتات (الظهيرية)

یہ فیصلہ کیونکر کیا جائیگا کہ مجرم کی آنکھ میں نور باقی ہے؟ محمد بن مقاتل رازی کہتے ہیں کہ مجرم سورج کے سامنے آنکھ کھولے اگر اسکی آنکھ سے آنسو نکلیں تو نور باقی ہے ورنہ نور نہیں ہے اور طحاوی نے بیان کیا ہے کہ سانپ اس کے سامنے پھینکیں اگر وہ اس سے ڈرے تو معلوم ہوگا کہ اسکی آنکھ میں نور ہے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ اسکی آنکھ کو دیکھیں اگر یہ ثابت نہ ہو کہ اسکی آنکھ میں نور ہے یا نہیں تو مدعی کی طرف سے دعویٰ کیا جائیگا اگر مجرم انکار کریگا یعنی مدعی اپنے دعوی کو گواہوں سے ثابت کرے گا یا مدعا علیہ انکار پر اس طرح قسم کھائے گا کہ مدعی کی آنکھ درحقیقت بے نور نہیں ہے نہ اپنے علم کے انکار پر،

۷۵۶۔ اگر آنکھ نکل پڑے یا پھوٹ گئی تو اس میں قصاص نہیں ہے،

ذكر الكرخي أنه لا قصاص إذا برزت أو انخسفت (المحيط)

اگر آنکھ نکل پڑے یا پھوٹ گئی تو اس میں قصاص نہیں ہے۔

۷۵۷۔ اگر آنکھ کا پپوٹا کٹ پڑے تو اس میں قصاص نہیں ہے،

قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدٌ لَا قِصَاصَ فِیْ قَلْعِ الْحَدَقَةِ فَاِنْ قَلَعَ حَدَقَةَ اِنْسَانٍ فَقَالَ الْمَقْلُوْعُ حَدَقَةٌ اَنَا رَاضٍ بِاَنْ تَخْسِفَ عَیْنَ هٰذَا اَوْ تَقْلَعُ حَدَقَةَ اٰخُذُ دُوْنَ حَقِّیْ ذَكَرَ فِی الْمُنْتَقٰی قَالَ مُحَمَّدٌ لَیْسَ لَهٗ ذٰلِكَ (المحیط)

امام ابو حنیفہ اور امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر پپوٹا کٹ پڑے تو اس میں قصاص نہیں ہے اگر کسی نے کسی کا پپوٹا نکال لیا اور مدعی نے کہا کہ میں اس پر راضی ہوں کہ مدعا علیہ کی آنکھ کو بے نور کر دیں اور اسکی آنکھ نہ نکالیں میں اپنے حق سے کم چاہتا ہوں تو یہ جائز نہیں ہے۔

۷۵۸۔ اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر مار دیا اور وہ اندھا ہو گیا تو اس میں قصاص نہیں ہے،

وَاِنْ ضَرَبَ عَیْنَ اِنْسَانٍ عَمَدًا فَابْیَضَّتْ وَعَلَتْ لَا یُبْصِرُ بِهَا لَا یَجِبُ الْقِصَاصُ عِنْدَ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ وَفِیْ كُلِّ مَوْضِعٍ یَجِبُ الْقِصَاصُ لَا فَرْقَ بَیْنَ مَا حَصَلَ الضَّرْبُ بِالسِّلَاحِ اَوْ شَیْءٍ اٰخَرَ غَیْرِ السِّلَاحِ كَالْاِصْبَعِ وَنَحْوِهَا (الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر قصداً مار دیا اور وہ سفید ہو گئی اور اندھا ہو گیا تو اس سے قصاص واجب نہ ہو گا اور جہاں کہیں قصاص واجب ہوتا ہے وہاں اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ جرم کا ارتکاب ہتھیار سے کیا گیا ہے یا ہتھیار کے علاوہ کسی دوسری چیز یعنی انگلی وغیرہ سے،

۷۵۹۔ اگر کسی نے کسی کی سفید آنکھ کا نور ضائع کر دیا تو اس میں قصاص نہیں ہے،

اِذَا جَنٰی عَلٰی عَیْنٍ فِیْهَا بَیَاضٌ یُبْصِرُ بِهَا وَعَیْنُ الْجَانِیْ اَیْضًا فِیْهَا بَیَاضٌ یُبْصِرُ بِهَا لَا قِصَاصَ بَیْنَهُمَا (المحیط)

اگر کسی کی آنکھ سفید تھی لیکن وہ اس سے دیکھتا تھا اور دوسرے شخص کی آنکھ بھی اسی قسم کی تھی اور ایک نے دوسرے کا نور ضائع کر دیا تو اس میں قصاص نہیں ہے،

۷۶۰۔ اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر مار دیا اور وہ بے نور ہو گئی، پھر بصارت عود کر آئی تو مجرم پر تاوان و قصاص نہیں ہے،

ضَرَبَ عَيْنَ رَجُلٍ فَابْيَضَّتْ مِنْ ضَرْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ الْبَيَاضُ وَالْبَصَرُ لَا شَيْءَ عَلَى الضَّارِبِ لٰكِنْ هٰذَا إِذَا عَادَ الْبَصَرُ كَمَا كَانَ أَمَّا إِذَا عَادَ دُوْنَ الْأَوَّلِ فَفِيْهِ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی نے کسی کی آنکھ کو اس طرح مار دیا کہ سفید ہو گئی پھر سفیدی اس کی آنکھ سے زائل ہو گئی اور بصارت اصلی حالت میں عود کر آئی، تو مجرم پر تاوان اور قصاص نہیں ہے، اور اگر بصارت اصلی حالت سے کم عود کر آئی تو مجرم پر حکومت عدل ہے،

۶۱۷۔ اگر آنکھ کی پتلی کسی قدر کم سفید ہوئی یا زخم اور ورم پیدا ہو گیا جس سے بصارت کم ہو گئی تو مجرم پر قصاص نہیں ہے،

وَإِنْ ضَرَبَ الْعَيْنَ ضَرْبَةً فَابْيَضَّ بَعْضُ النَّاظِرِ أَوْ أَصَابَهَا قَرْحٌ أَوْ رِيْحٌ يَسِيْلُ شَيْءٌ مِمَّا هَيَّجَ بِالْعَيْنِ فَنَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ قِصَاصٌ إِنَّمَا يَجِبُ فِيْهِ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی کے مارنے سے کسی کی آنکھ کی پتلی کسی قدر سفید ہو گئی یا آنکھ میں زخم یا ریح یا ورم پیدا ہو گیا جس سے بینائی کم ہو گئی تو مجرم پر قصاص نہیں ہے اور حکومت عدل واجب ہوتی ہے،

۶۱۸۔ ایک شخص نے جس کی داہنی آنکھ سفید تھی ایک شخص کی داہنی آنکھ کو جو صحیح تھی اندھا کر دیا، پھر اس کی آنکھ کی سفیدی جاتی رہی تو وہ مجرم کی داہنی آنکھ سے قصاص لے سکتا ہے،

فِيْ نَوَادِرِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ إِذَا كَانَ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى بَيْضَاءَ فَجَنٰى عَلٰى إِنْسَانٍ فِيْ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى فَذَهَبَ عَيْنُهُ ثُمَّ ذَهَبَ الْبَيَاضُ عَنْ عَيْنِ الْجَانِيْ كَانَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ أَنْ يَقْتَصَّ عَنْ عَيْنِ الْجَانِيْ (المحیط)

اگر ایک شخص کی داہنی آنکھ سفید ہو اور وہ کسی کی داہنی آنکھ کو جو صحیح ہو اندھا کر دے پھر اس کی آنکھ کی سفیدی زائل ہو جائے تو مضروب اس سے قصاص لے سکتا ہے،

۷۶۳۔ اگر کوئی بھینگا ہو لیکن اس کی بصارت میں کوئی نقصان نہ ہو اور وہ کسی کی آنکھ کو اندھا کر دے تو اس سے قصاص لیا جائیگا،

عَنِ الْحَسَنِ اِذَا فَقَاءَ عَيْنَ رَجُلٍ وَكَانَتْ عَيْنُهُ حَوْلَاءَ اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ لَا يَضُرُّ بِبَصَرِهٖ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا فَقَاءَ هَا اِنْسَانٌ عَمْدًا يُقْتَصُّ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ الْحَوَلُ شَدِيْدًا يَضُرُّ بَصَرَهٗ فَفَقَاءَ عَيْنًا لَيْسَ بِهَا حَوَلٌ كَانَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اقْتَصَّ وَرَضِيَ بِالنُّقْصَانِ وَاِنْ شَاءَ ضَمَّنَ نِصْفَ الدِّيَةِ فِيْ مَالِهٖ (فتاوی قاضی خاں)

اگر کوئی شخص احول ہو لیکن اسکی بینائی میں کسی قسم کا نقصان نہ ہو اور وہ کسی کی آنکھ کو اندھا کر دے تو مجرم پر قصاص ہے اور اگر اس کی بصارت میں نقصان ہو تو مجرم پر حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر کوئی شخص صحیح و سالم ہو اور اسکی آنکھ کو ایسا شخص اندھا کر دے جو خود احول چشم ہو تو مضروب کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو مجرم کی ناقص آنکھ سے قصاص لے یا اس سے نصف دیت لے،

۷۶۴۔ اگر کسی کی داہنی آنکھ سفید اور ناقص ہو اور وہ کسی کی داہنی آنکھ کو جو صحیح ہو اندھا کر دے تو اگر مجرم کی آنکھ میں کچھ نور ہے تو مضروب کو اختیار ہے کہ اس کی ناقص آنکھ سے قصاص لے یا دیت لیلے اور اگر اس کی آنکھ بالکل بے نور ہو تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے،

وَاِذَا كَانَتِ الْعَيْنُ الْيُمْنٰى بَيْضَاءَ فَاَذْهَبَ الْعَيْنَ الْيُمْنٰى مِنْ رَجُلٍ اٰخَرَ فَالْمَفْقُوْءَةُ يُمْنَاهُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ عَيْنَهُ النَّاقِصَةَ اِذَا كَانَ يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ بِاَنْ يُبْصِرَ شَيْئًا قَلِيْلًا وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ دِيَةَ عَيْنِهٖ وَاِذَا كَانَتْ شَحْمَةً بَيْضَاءَ لَا يُبْصِرُ شَيْئًا اَصْلًا لَا قِصَاصَ

اگر کسی کی داہنی آنکھ سفید اور ناقص ہو اور وہ کسی کی داہنی آنکھ کو جو صحیح ہو اندھا کر دے تو اگر مجرم کی آنکھ میں کچھ نور ہو تو مضروب کو اختیار ہے کہ چاہے تو اسکی ناقص آنکھ سے قصاص لے یا اس سے اپنی آنکھ کی دیت لیلے اور اگر مجرم کی آنکھ بالکل سفید اور بے نور ہو تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے اور اگر مدعی نے ابھی کوئی صورت اختیار

فِيْهِمَا فَإِنْ لَمْ يَخْتَرْ شَيْئًا حَتّٰى فَقَاءَ رَجُلٌ عَيْنَ الْفَاقِي فَقَدْ بَطَلَ حَقُّ الْاَوَّلِ فِيْ عَيْنِهٖ ،

(خزانۃ المفتین)

نہیں کی تھی کہ دوسرے نے مجرم کی وہی آنکھ اندھی کر دی تو مدعی اوّل کا حق ساقط ہو جائیگا ،

۷۶۵۔ اگر کسی نے کسی کی داہنی آنکھ اندھی کر دی اور اس کی داہنی آنکھ صحیح وسالم ہے لیکن بائیں آنکھ اندھی ہے تو اس کی داہنی آنکھ سے قصاص لیا جائیگا ،

رَجُلٌ اَذْهَبَ الْعَيْنَ الْيُمْنٰى مِنْ رَجُلٍ وَيُسْرٰى الْجَانِيْ ذَاهِبَةٌ وَيُمْنَاهُ صَحِيْحَةٌ يُقْتَصُّ لَهٗ مِنْ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى وَتُتْرَكُ اَعْمٰى عَيْنُهٗ ،

(الظہیریہ)

اگر ایک شخص کسی کی داہنی آنکھ کو اندھا کر دے اور مجرم کی بائیں آنکھ اندھی ہو اور اسکی داہنی آنکھ صحیح وسالم ہو تو اس کی داہنی آنکھ سے قصاص لیا جائے گا گو وہ دونوں آنکھوں کا اندھا ہو جائے ،

۷۶۶۔ اگر کوئی شخص کسی کا کان اکھیڑ لے تو اس پر تاوان مالی عائد ہو گا ،

وَاِنْ جَذَبَ اُذُنَهٗ وَانْتَزَعَ مِنْهَا شَحْمَةً لَا قِصَاصَ فِيْهِ وَعَلَيْهِ الْاَرْشُ فِيْ مَالِهٖ

(محیط سرخسی)

اگر کوئی شخص کسی کا کان اس طرح مروڑے کہ کان کی لو نکل آئے تو مجرم پر قصاص نہیں ہے اور اس کے مال سے تاوان دلایا جائیگا ،

۷۶۷۔ کان کے کاٹنے سے قصاص واجب ہو گا ۔

وَاِذَا قَطَعَ الْاُذُنَ كُلَّهَا عَمَدًا فَفِيْهِ الْقِصَاصُ وَاِنْ قَطَعَ بَعْضَهَا فَفِيْهِ الْقِصَاصُ اِذَا كَانَ يُسْتَطَاعُ وَيُعْرَفُ هٰذَا لَفْظُ الْكَرْخِيِّ وَكَانَ اَبُوْ يُوْسُفَ يَقُوْلُ لِلْاُذُنِ مَفَاصِلُ فَاِذَا قَطَعَ مِنْهَا شَيْئٌ وَعُلِمَ اَنَّ الْقَطْعَ مِنَ الْمَفْصِلِ

اگر کوئی شخص قصداً کسی کے پورے کان کو کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص واجب ہو گا ، اور اگر تھوڑا سا کان کاٹ لے تو اس میں بھی قصاص ہے بشرطیکہ وہ مقدار معلوم ہو سکے جو کٹے ہوئے کان کی مقدار کے برابر ہو اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ کان کے جوڑ ہیں، اگر تھوڑا سا کان کاٹا جائے اور یہ معلوم ہو سکے کہ جوڑ سے کاٹا

انتقص منہ (الظہیرۃ) گیا ہے تو کاٹنے والے پر قصاص ہے،

۷۶۸- اگر مجرم کا کان اس شخص سے چھوٹا ہو جس کا کان کاٹا گیا ہے تو اس کو اختیار ہے چاہے مجرم کا کان کاٹے یا اس سے اپنے کان کی دیت لے،

وفی الاجناس اذا کان اذن القاطع صغیر الخلقۃ واذن المقطوع کبیرۃ الخلقۃ کان المقطوع اذنہ بالخیار ان شاء ضمن نصف الدیۃ وان شاء قطعھا علی صغرھا وکذالک لو کانت خرقاء مشقوقۃ فان کانت الناقصۃ ھی التی قطعت کان لہ حکومۃ عدل،

اگر خلقۃً مجرم کے کان چھوٹے ہوں اور جس شخص کا کان کاٹا گیا ہے اس کے کان بڑے ہوں تو اسکو اختیار ہے چاہے مجرم سے اپنے کان کی دیت لے یا اس کے چھوٹے کان کو کاٹے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب مجرم کے کان پھٹے ہوئے ہوں اور اگر جس شخص کا کان کاٹا گیا ہے اس کا کان ناقص ہو تو مجرم پر حکومت عدل واجب ہو گی،

(الذخیرۃ)

۷۶۹- اگر کوئی شخص جڑ سے کسی کی ناک کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص نہیں ہے،

والانف اذا قطع من اصلہ فلا قصاص فیہ لانہ عظم لیس بمفصل، (خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے جڑ سے کسی کی ناک کاٹ ڈالی تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے کیونکہ ناک ہڈی ہے جوڑ نہیں ہے،

۷۷۰- اگر کوئی شخص کسی کی ناک کی نوک کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص ہے،

واذا قطع کل المارن عمدا یجب القصاص واذا قطع بعضہ لا یجب واذا قطع بعض قصبۃ الانف لا یجب القصاص بالاتفاق لانہ عظم (الذخیرۃ)

اگر کوئی شخص کسی کی ناک کے پورے نوک کو قصداً کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص واجب ہو گا، اور اگر ناک کی تھوڑی سی ہڈی کاٹ ڈالے تو اس میں بھی قصاص نہیں ہے کیونکہ وہ ہڈی ہے،

۱،، ۔نتھنوں کے کاٹنے میں حکومت عدل ہے،

وَقِيلَ فِي اَرْنَبَةِ الْاَنْفِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَهُوَ الصَّحِيحُ (خزانۃ المفتیین)

اور نتھنوں کے کاٹنے میں حکومت عدل ہو،

۲،، ۔اگر ناک کاٹنے والے کی ناک میں کوئی نقص ہو تو جس شخص کی ناک کاٹی گئی ہو اُسکو اختیار ہے خواہ چاہے اس کی ناقص ناک کاٹ لے یا اپنی ناک کی دیت لے،

اِذَا كَانَ قَاطِعُ الْاَنْفِ اَخْشَمَ لَا يَجِدُ الرِّيحَ اَوْ اَخْرَمَ الْاَنْفِ اَوْ كَانَ بِاَنْفِهِ نُقْصَانٌ مِنْ شَيْءٍ اَصَابَهُ خُيِّرَ الْمَقْطُوعُ اَنْفُهُ بَيْنَ قَطْعِ اَنْفِ الْقَاطِعِ وَبَيْنَ اَنْ يُضَمِّنَهُ دِيَةَ اَنْفِهِ (الظہیریہ)

اگر ناک کاٹنے والا اخشم ہو یعنی اسکو کسی چیز کی بو نہ معلوم ہوتی ہو یا اوسکی ناک ٹیڑھی ہو یا اسکی ناک کو کوئی دوسرا نقصان پہنچا ہو اس صورت میں جسکی ناک کاٹی گئی ہے اس کو اختیار ہے خواہ چاہے اس کی ناقص ناک کاٹے چاہے اس سے اپنی ناک کی دیت لے،

۳،، ۔اگر ناک کاٹنے والے کی ناک چھوٹی ہو تو اس صورت میں بھی اسی قسم کا اختیار ہے

اِذَا كَانَ اَنْفُ الْقَاطِعِ اَصْغَرَ كَانَ الْمَقْطُوعُ اَنْفُهُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ قَطَعَ اَنْفَهُ وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ اَرْشَهُ (المحیط)

اگر ناک کاٹنے والے کی ناک چھوٹی ہو تو جس شخص کی ناک کاٹی گئی ہو اسکو اختیار ہے چاہے اسکی ناک کاٹے چاہے اپنی ناک کی دیت لے،

۴،، ۔پورے ہونٹھ کے کاٹنے میں قصاص ہے،

ذَكَرَ الطَّحَاوِيُّ فِي شَرْحِهِ رِوَايَةً عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ اَنَّهُ اِذَا قَطَعَ شَفَةَ رَجُلٍ السُّفْلَى اَوِ الْعُلْيَا اِنْ كَانَ يُسْتَطَاعُ اَنْ يُقْتَصَّ مِنْهُ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ الْعُلْيَا

ہونٹھ کے کاٹنے میں قصاص ہو اوپر کا ہونٹھ اوپر کے ہونٹھ اور نیچے کا ہونٹھ نیچے کے ہونٹھ کے عوض کاٹا جائیگا لیکن اگر پورا ہونٹھ کاٹا گیا ہے، تو قصاص واجب ہوگا اور اگر ہونٹھ کا تھوڑا سا حصہ کاٹا گیا ہے تو

بِالْعُلْيَا وَالسُّفْلَى بِالسُّفْلَى وَفِي الْقُدُورِ هِيَ	قصاص واجب نہ ہوگا،
إِذَا قُطِعَ كُلُّ الشَّفَةِ يَجِبُ الْقِصَاصُ وَإِنْ	
قُطِعَ بَعْضُهُ لَا يَجِبُ (المحیط)	

۷۷۵- زبان کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ فِي قَطْعِ اللِّسَانِ عَمْدًا سَوَاءٌ	زبان کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے چاہے تمام
قُطِعَ الْبَعْضُ أَوِ الْكُلُّ (الظہیریہ)	زبان کاٹی جائے یا اس کا تھوڑا سا حصہ،

۷۷۶- دانت اوکھاڑنے میں قصاص ہے،

وَفِي السِّنِّ الْقِصَاصُ وَإِنْ كَانَ سِنُّ	دانت اوکھیڑنے سے قصاص واجب ہوتا ہے گو مجرم
مَنْ يُقْتَصُّ مِنْهُ أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ (الہدایہ)	کے دانت اسکے دانت سے بڑے ہوں،

۷۷۷- جو دانت اوکھاڑا گیا ہے اس کے بدلے میں اس دانت سے قصاص لیا جائیگا،

وَلَا يُؤْخَذُ الْيُمْنَى بِالْيُسْرَى وَالْيُسْرَى	داہنے دانت سے بائیں دانت کے عوض یا بائیں دانت
بِالْيُمْنَى يُؤْخَذُ الثَّنِيَّةُ بِالثَّنِيَّةِ وَالنَّابُ	سے داہنے دانت کے عوض قصاص نہیں لیا جائیگا، آگے
بِالنَّابِ وَالضِّرْسُ بِالضِّرْسِ لَا يُؤْخَذُ	کے دانت کے عوض آگے کے دانت سے، داڑھ کے
الْأَعْلَى بِالْأَسْفَلِ وَلَا الْأَسْفَلُ بِالْأَعْلَى	عوض داڑھ سے قصاص لیا جائیگا، اور اوپر کے دانت سے نیچے کے دانت
(الجوہرة النیرہ)	کے عوض اور نیچے کے دانت سے اوپر کے دانت کے عوض قصاص لیا جائیگا

۷۷۸- لیکن مجرم کا دانت نہیں اوکھیڑا جائے گا بلکہ ریتی سے ریتا جائیگا،

وَإِنْ قُلِعَ لَا يُقْلَعُ مِنْهُ لَكِنْ يُؤْخَذُ بِالْمِبْرَدِ	اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا ہے تو اس کے عوض مجرم کا
وَمِنْهُ إِلَى أَنْ يَنْتَهِيَ اللَّحْمَ وَيَسْقُطَ مَا	دانت نہیں اوکھیڑینگے بلکہ اس کے دانت کو ریتی سے ریتینگے یہاں تک
سِوَاهُ (فتاوی صغری)	کہ اسکے گوشت تک پہنچ جاوے اور جو کچھ باقی رہگیا ہے وہ گر جاوے

۷۹۔ اگر کسی نے کسی کا دانت مار کر توڑ ڈالا تو قصاص لینے میں اسقدر تاخیر کرنی چاہیے کہ دانت کی جگہ اچھی ہو جاوے،

وَاِنْ ضَرَبَ سِنَّ رَجُلٍ فَقَطَعَتْ يَنْتَظِرُ حَتّٰى يَبْرَءَ مَوْضَعَ السِّنِّ وَلَا يُنْتَظَرُ حَوْلًا اِلَّا فِي رِوَايَةِ الْمُجَرَّدِ وَالصَّحِيْحُ هُوَ الْاَوَّلُ لِاَنَّ نَبَاتَ سِنِّ الْبَالِغِ نَادِرٌ (الظهيريه)

اگر کسی نے کسی کے دانت پر مارا اور وہ دانت گر پڑا تو قصاص لینے میں اس قدر انتظار کرنا چاہیے کہ اسکے دانت کی جگہ اچھی ہو جاوے لیکن ایک سال تک انتظار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بلوغ کے بعد بہت کم دانت نکلتے ہیں اور یہی حکم صحیح ہے اور بعض روایتوں میں ہے کہ ایکسال تک انتظار کرنا چاہیئے،

۸۰۔ لیکن اگر کسی نے لڑکے کا دانت ادکھیڑا ہے تو قصاص لینے میں ایکسال کا انتظار کرنا چاہیئے،

وَاِذَا انْتَزَعَ سِنَّ صَبِيٍّ يَتَاَنّٰى حَوْلًا (السراجيه)

اگر کسی نے لڑکے کا دانت ادکھیڑا ہو تو قصاص لینے میں ایکسال کا انتظار کرنا چاہیئے،

۸۱۔ اور مناسب یہ ہے کہ مجرم سے ضمانت لیجائے پھر اگر بچے کا ویسا ہی دانت نکل آیا تو مجرم پر قصاص اور دیت نہیں ہے،

وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَاخُذَ لَهٗ مِنَ الْجَانِيْ ضَمِيْنًا فَاِنْ نَبَتَتْ مَكَانَهَا كَمَا كَانَتْ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَلَوْ لَمْ يَنْبُتْ سِنُّ الصَّبِيِّ حَتّٰى مَاتَ قَبْلَ تَمَامِ الْحَوْلِ لَا شَيْءَ عَلَى الْجَانِيْ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (الظهيريه)

اور مناسب ہے کہ مجرم سے ضامن لیا جائے پھر اگر اسکے دانت پہلے دانت کی طرح نکل آے تو مجرم پر قصاص اور دیت نہیں ہے اور اگر اسکے دانت نہیں نکلے اور ابھی ایکسال نہیں گذرا تھا کہ وہ لڑکا مرگیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک مجرم پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور امام ابویوسف کے نزدیک حکومت عدل ہے،

۷۸۲- اگر مجرم کا دانت اوکھیڑ لیا گیا پھر وہ دانت نکل آیا تو دوبارہ وہ اکھیڑا نہیں جائیگا

اِذَا قَلَعَ الرَّجُلُ ثَنِیَّةَ رَجُلٍ عَمَدًا فَاقْتَصَّ لَہٗ مِنْ ثَنِیَّۃِ الْقَالِعِ ثُمَّ نَبَتَتْ سِنُّ الْمُقْتَصِّ مِنْہُ لَمْ یَکُنْ لِلْمُقْتَصِّ لَہٗ اَنْ یَقْلَعَ تِلْکَ الثَّنِیَّۃَ الَّتِیْ نَبَتَتْ لِلْقَالِعِ ثَانِیًا (المحیط)

اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور اس کے عوض مجرم کا دانت اوکھیڑ ڈالا گیا پھر اوسکا دانت نکل آیا تو وہ دوسری مرتبہ اوکھیڑا نہ جائے گا،

۷۸۳- اگر کسی نے کسی کا تھوڑا سا دانت توڑ دیا پھر بقیہ دانت گر پڑا تو اس پر قصاص نہیں ہے

وَاِذَا کَسَرَ سِنَّ رَجُلٍ بَعْضَہَا وَسَقَطَ مَا بَقِیَ لَا قِصَاصَ فِی الْمَشْہُوْرِ (خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے کسی کا تھوڑا سا دانت توڑ ڈالا اور بقیہ ٹوٹا ہوا دانت خود بخود گر پڑا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے،

۷۸۴- اگر کسی نے اپنے دانت کے بدلے مجرم کا دانت اوکھیڑ لیا پھر اس کا دانت نکل آیا تو وہ مجرم کے دانت کی دیت یا پانسو درم ادا کریگا،

وَلَوْ نَزَعَ سِنَّ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ الْمَنْزُوْعَۃُ مِنْہُ سِنَّ النَّازِعِ قِصَاصًا ثُمَّ نَبَتَتْ سِنُّ الْاَوَّلِ کَانَ عَلَی النَّازِعِ الثَّانِیْ اَرْشُ سِنِّ النَّازِعِ الْاَوَّلِ خَمْسَمِائَۃٍ وَلَوْ نَبَتَتْ سِنُّہٗ مُعْوَجًّا کَانَ فِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ وَلَوْ نَبَتَتْ نِصْفُ السِّنِّ کَانَ عَلَیْہِ نِصْفُ الْاَرْشِ، (قاضی خان)

اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور اس نے قصاص میں مجرم کا دانت اکھیڑ لیا پھر مدعی کا دانت نکل آیا تو اسکو چاہئے کہ مدعا علیہ کے دانت کی دیت پانسو درم ادا کرے اور اگر مدعی کا دانت ٹیڑھا نکلا تو وہ مجرم کو دیت دیدے اور اس سے حکومت عدل لے اور اگر مدعی کا دانت آدھا نکلا تو آدھی دیت مجرم کو دے،

۷۸۵- اگر کسی کا تھوڑا سا دانت توڑ دیا اور بقیہ دانت سیاہ یا سرخ یا سبز ہو گیا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے دیت ہے،

وَلَوْ كُسِرَ بَعْضُهَا فَاسْوَدَّتِ الْبَاقِيَةُ أَوْ احْمَرَّتْ أَوْ اخْضَرَّتْ أَوْ دَخَلَهَا عَيْبٌ بِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ بِالْكَسْرِ لَا قِصَاصَ فِيهِ وَيَجِبُ الدِّيَةُ (الخلاصہ)

اگر کسی نے کسی کا تھوڑا سا دانت توڑ ڈالا اور بقیہ ٹوٹا ہوا دانت سیاہ، یا سرخ یا سبز ہو گیا یا اس کے ٹوٹے ہوئے دانت کو کوئی دوسرا عیب لاحق ہو گیا تو اس صورت میں قصاص نہیں بلکہ دیت واجب ہو گی،

۷۸۶۔ اگر کسی کا نصف یا ثلث یا ربع دانت ہموار طور پر توڑ دیا گیا تو قصاص ورنہ دیت لیجائے گی،

إِنْ كُسِرَ نِصْفُ سِنَّهِ أَوْ ثُلُثُهَا أَوْ رُبُعُهَا كَسْرًا مُسْتَوِيًا يُسْتَطَاعُ مِثْلُهَا الْقِصَاصُ اقْتُصَّ بِمِقْدَارِ وَإِنْ كَانَ كَسْرًا مُثَلَّثًا لَيْسَ بِمُسْتَوٍ بِحَيْثُ لَا يُسْتَطَاعُ أَنْ يُقْتَصَّ مِنْهُ فَعَلَيْهِ أَرْشٌ۔ (الظہیریہ)

اگر کسی کا آدھا یا تہائی یا چوتھائی دانت ہموار طور پر کہ اس طرح قصاص لیا جا سکتا ہے توڑ دیا گیا تو قصاص لینگے اور اسی قدر مجرم کا دانت ریتی سے ریت دینگے اور اگر دانت مثلث اور ناہموار طور پر ٹوٹا اس طور پر کہ اس طرح قصاص نہیں لے سکتے تو مجرم پر دیت واجب ہو گی،

۷۸۷۔ قصاص میں مدعی اور مدعا علیہ کے دانت کی چھوٹائی اور بڑائی کا لحاظ نہیں ہے، بلکہ جتنا دانت مدعی کا ٹوٹا ہے اتنا ہی دانت مدعا علیہ کا توڑا جائیگا،

وَالْقِصَاصُ فِي السِّنِّ لَا يَكُونُ عَلَى اعْتِبَارِ قَدْرِ سِنِّ الْكَاسِرِ وَالْمَكْسُورِ صِغَرًا أَوْ كِبَرًا بَلْ عَلَى قَدْرِ مَا كُسِرَتْ مِنَ السِّنِّ إِنْ نِصْفًا أَوْ ثُلُثًا أَوْ رُبُعًا فَكَذَلِكَ (الذخیرہ)

اور دانت کے قصاص میں مدعی اور مدعا علیہ کے دانت کی چھوٹائی اور بڑائی معتبر نہیں ہے بلکہ بقدر دانت کے توڑا جائیگا مثلاً نصف دانت توڑا ہے تو مجرم کا نصف دانت تراشینگے اور اگر تہائی یا چوتھائی دانت ٹوٹا ہے تو مجرم کا اسی قدر دانت تراشینگے،

۷۸۸- اگر تھوڑا سا دانت ٹوٹا ہے تو ایک سال تک انتظار کریں گے اگر اس مدت میں کوئی تغیر نہ ہوا تو مجرم کا اتنا ہی دانت ریتی سے تراشیں گے۔

وَفِي الْمُنْتَقَى إِذَا كُسِرَ مِنْ سِنِّ رَجُلٍ طَائِفَةٌ مِنْهَا انْتُظِرَ بِهَا حَوْلًا فَإِذَا تَمَّ الْحَوْلُ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ يُبْرَدُ بِالْمِبْرَدِ (المحیط)	اگر تھوڑا سا دانت ٹوٹا ہو تو ایک سال تک انتظار کرینگے اگر ایک سال میں دانت میں تغیر نہ ہو تو مجرم کا اسی قدر دانت ریتی سے تراشینگے۔

۷۸۹- اگر کسی نے کسی کے دانت پر مارا اور وہ ہل گیا تو ایک سال تک انتظار کیا جائیگا اگر ایک سال میں دانت نہیں گرا تو قصاص اور دیت نہیں ہے اور اگر اسی مار کے صدمے سے سال کے درمیان میں دانت گر گیا تو عمد کی صورت میں قصاص اور خطاء کی صورت میں دیت ہے۔

وَإِذَا ضُرِبَ سِنُّ إِنْسَانٍ وَتَحَرَّكَ بِسَبَبِ ضَرْبِهِ ذُكِرَ فِي الْأَصْلِ أَنَّهُ يَنْتَظِرُ بِهَا حَوْلًا سَوَاءٌ كَانَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ بَالِغًا أَوْ صَبِيًّا ثُمَّ إِذَا وَجَبَ الْإِنْتِظَارُ حَوْلًا فَإِنْ لَمْ يَسْقُطْ فَلَا شَيْءَ عَلَى الضَّارِبِ وَإِنْ سَقَطَ السِّنُّ فِي السَّنَةِ مِنْ تِلْكَ الضَّرْبَةِ فَإِنْ كَانَ عَمَدًا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَإِنْ كَانَ خَطَاءً يَجِبُ الدِّيَةُ۔ (المحیط)	اگر کسی نے کسی کے دانت کو مار دیا اور اس کے مارنے سے اسکا دانت ہل گیا تو چاہے وہ لڑکا ہو یا بالغ ایک سال تک انتظار کریں گے اگر ایک سال میں اسکا دانت نہیں گرا تو مارنے والے پر قصاص اور دیت نہیں ہے۔ اور اگر ایک سال کے درمیان میں اسکا دانت اسی ضرب کے صدمے سے گر پڑا تو اگر مار بالقصد ہوگی تو مجرم پر قصاص ہے۔ اور اگر خطاءً ہوگی تو دیت ہے۔

۷۹۰۔ اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور پھر اس کا نصف دانت نکل آیا تو مجرم پر قصاص نہیں ہے، البتہ آدھے دانت کی دیت ہے،

روی حسن بن زیاد عن ابی حنیفۃ اذا نزع الرجل سن رجل فنبتت لنصفھا فعلیہ نصف ارشھا ولا قصاص فی ذلک (المحیط)

اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا پھر اس کا آدھا دانت نکل آیا تو مجرم پر قصاص نہیں ہے، اور اس پر آدھی دیت واجب ہو گی،

۷۹۱۔ اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور مجرم کا وہ دانت عیب دار ہے تو مدعی کو اختیار ہے چاہے مجرم کا وہی دانت اوکھیڑ ڈالے یا اس سے اپنے دانت کی دیت لے لے،

اذا نزع سن رجل وسن الجانی سوداء او صفراء او حمراء او خضراء خیر المجنی علیہ ان شاء نزعھا بنقصانھا وان شاء ضمنہ ارش سنہ خمسمائۃ وان کان العیب فی سن المجنی علیہ ففیہ حکومۃ عدل (الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کے دانت کو اوکھیڑ لیا اور مجرم کا وہ دانت عیب دار سیاہ یا زرد یا سرخ یا سبز ہے تو مدعی کو اختیار ہے چاہے قصاص میں مجرم کا وہی عیب دار دانت اکھاڑ لے یا مدعی سے پانچسو درم لیلے اور اگر مدعی کے دانت میں کوئی عیب ہو تو اس صورت میں حکومت عدل ہے،

۷۹۲۔ اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور مجرم کے منھ میں دانت نہیں پھر اس کے منھ میں وہ دانت نکل آیا تو مجرم پر قصاص نہیں بلکہ دیت واجب ہو گی،

ولو قلع رجل ثنیۃ رجل وثنیۃ القالع مقلوعۃ فنبتت ثنیتہ بعد القلع فلا قصاص فیہ وللمقلوعۃ ثنیتہ ارشھا (المحیط)

اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ لیا اور مجرم کے منھ میں وہ دانت نہیں تھا پھر وہ دانت نکل آیا تو اب پر قصاص نہیں البتہ مدعی کو دیت ملے گی،

۷۹۳۔ اگر کسی نے کسی کا زائد دانت اکھیڑ لیا تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا

وَلَا قِصَاصَ فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ وَاِنَّمَا يَجِبُ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (الجوہرة النيرہ)

اگر کسی کے منہ میں زائد دانت ہو اور کسی نے اس کا وہی زائد دانت اکھیڑ لیا تو مجرم پر قصاص نہیں بلکہ حکومت عدل ہے۔

۷۹۴۔ اگر کسی نے کسی کا ہاتھ دانت سے کاٹا اور اس نے ہاتھ چھڑانے کے لیے ہاتھ کو جھٹکا دیا جس سے اس کا دانت ٹوٹ گیا تو اس پر کوئی قصاص واجب نہ ہوگا۔

وَلَوْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ صَاحِبُ الْيَدِ يَدَهٗ وَقَلَعَ سِنَّ الْعَاضِّ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی شخص کے ہاتھ کو دانت سے کاٹا اور اس شخص نے اپنے ہاتھ کو چھڑایا جس سے اس کے دانت ٹوٹ گئے تو اس شخص پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۷۹۵۔ اگر کسی کے طمانچہ سے کسی کا دانت ٹوٹ گیا تو مجرم پر دانت کا قصاص واجب ہوگا

رَجُلٌ ضَرَبَ لَطْمَةً فَسَقَطَ سِنٌّ مِنْهُ يَجِبُ الْقِصَاصُ (الحاديہ)

اگر کسی نے کسی کے منہ پر طمانچہ مارا جس سے اس کا دانت گر پڑا تو مجرم پر دانت کا قصاص واجب ہوگا۔

۷۹۶۔ اگر کسی نے قصداً کسی کا ہاتھ جوڑ سے کاٹ دیا تو گو اس کا ہاتھ مدعی کے ہاتھ سے بڑا ہو لیکن وہ اس کے عوض کاٹا جائے گا۔

وَمَنْ قَطَعَ يَدَ غَيْرِهٖ مِنَ الْمَفْصَلِ عَمَدًا قُطِعَتْ يَدُهٗ وَلَوْ كَانَتْ اَكْبَرَ مِنْ يَدِ الْمَقْطُوْعِ وَهٰذَا اِنَّمَا كَانَ بَعْدَ الْبُرْءِ وَلَا قِصَاصَ قَبْلَ الْبُرْءِ (الجوہرة النيرہ)

اگر کسی نے کسی کے ہاتھ کو قصداً جوڑ سے کاٹ دیا تو کاٹنے والے کا ہاتھ گو مدعی کے ہاتھ سے بڑا ہو لیکن قصاص میں کاٹا جائیگا، البتہ قصاص اس وقت واجب ہوگا جب مدعی کا زخم اچھا ہو جائیگا۔

۷۹۷۔ یہی حکم انگلی کے قصاص کا بھی ہے۔

كَذَا فِي الْاَصَابِعِ الْقِصَاصُ اِذَا قُطِعَتْ

یہی حکم انگلی کے قصاص کا بھی ہے بشرطیکہ جوڑ سے کاٹی

مِنْ مَفَاصِلِهَا وَلَا قِصَاصَ فِيمَا اِذَا کَانَ انْقَطَعَ لَا مِنَ الْمَفْصَلِ (خزانۃ المفتیین)

جائے لیکن اگر مدعی کی انگلی جوڑ سے نہیں کاٹی گئی ہو تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۷۹۸۔ اگر کسی کا ہاتھ نصف کلائی سے یا کسی کا پانوں نصف پنڈلی سے کاٹا گیا تو کاٹنے والے پر قصاص واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ قَطَعَ رَجُلٌ یَدَ رَجُلٍ مِنْ نِصْفِ السَّاعِدِ اَوْ رِجْلَهُ مِنْ نِصْفِ السَّاقِ عَمْدًا لَمْ یَکُنْ عَلَیْهِ فِیْ ذٰلِکَ الْقِصَاصُ (المحیط)

اگر کسی کا ہاتھ قصداً نصف کلائی سے یا کسی کا پانوں قصداً نصف پنڈلی سے کاٹا گیا ہو تو کاٹنے والے پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۷۹۹۔ مدعی کی داہنی انگلی کے عوض مجرم کی بائیں انگلی نہ کاٹی جائیگی،

لَا یُقْطَعُ السَّبَّابَةُ الْیُمْنٰی اِلَّا بِالسَّبَّابَةِ الْیُمْنٰی وَلَا السَّبَّابَةُ الْیُسْرٰی اِلَّا بِالْیُسْرٰی فَکَذٰلِکَ لَا یُقْطَعُ الْاِبْهَامُ بِالسَّبَّابَةِ وَلَا السَّبَّابَةُ بِالْوُسْطٰی وَالْحَاصِلُ اَنَّهُ لَا یُؤْخَذُ شَیْئٌ مِنَ الْاَعْضَاءِ اِلَّا بِمِثْلِهِ مِنَ الْقَاطِعِ، (الذخیرہ)

مدعی کی داہنی انگلی کے عوض مجرم کی بائیں انگلی نہیں کاٹی جائیگی قصاص مجرم کی اسی انگلی سے لیا جائیگا جو انگلی مدعی کی اس نے کاٹی ہو دوسرے انگلی پر قصاص نہیں ہے، حاصل یہ کہ اعضاء کے قصاص میں مجرم سے اسی عضو کا مواخذہ ہوگا جو عضو مدعی کا کاٹا گیا ہے،

۸۰۰۔ اگر کسی کے کوئی انگلی یا ہاتھ نہ ہو اور وہ کسی کی وہی انگلی یا ہاتھ کاٹ ڈالے تو اسپر قصاص نہیں ہے،

مَقْطُوْعُ الْاِبْهَامِ مِنْ یَدِهِ الْیُمْنٰی اِذَا قَطَعَ مِثْلَهُ لَا قِصَاصَ بَیْنَهُمَا وَکَذَا مَقْطُوْعُ الْیَدِ الْیُمْنٰی اِذَا قَطَعَ سَاعِدَ مِثْلِهِ لَا قِصَاصَ (محیط السرخسی)

اگر کسی کے کوئی انگلی یا ہاتھ نہ ہو اور وہ کسی کی وہی انگلی یا وہی ہاتھ کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۸۰۱۔ پانوں کے بدلے ہاتھ یا ہاتھ کی انگلی کے بجائے پانوں کی انگلی نہیں کاٹی جائیگی

وَلَا يُقْطَعُ الْيَدُ بِالرِّجْلِ وَلَا إِصْبَعٌ مِنْ يَدٍ بِإِصْبَعٍ مِنْ رِجْلٍ، (المبسوط)

پانوں کے بدلے ہاتھ اور ہاتھ کی انگلی پانوں کی انگلی کے عوض کاٹی نہیں جائے گی،

۸۰۲۔ اگر دو شخص کسی کے ہاتھ کو کاٹ ڈالیں تو دونوں پر قصاص واجب نہ ہوگا بلکہ ان پر نصف دیت واجب ہوگی،

إِذَا قَطَعَ رَجُلَانِ يَدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَلَا قِصَاصَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ (الہدایہ)

اگر دو شخص کسی کے ہاتھ کو کاٹ ڈالیں تو دونوں پر قصاص واجب نہ ہوگا، بلکہ ان پر نصف دیت واجب ہوگی،

۸۰۳۔ صحیح ہاتھ اس شخص کے ہاتھ کے عوض نہ کاٹا جائیگا جس کی انگلیاں کم ہوں،

لَا يُقْطَعُ الْيَدُ الصَّحِيحَةُ بِمَنْقُوصَةِ الْأَصَابِعِ (محیط سرخسی)

جو ہاتھ صحیح ہو وہ اس ہاتھ کے عوض نہ کاٹا جائیگا، جس کی انگلی کم ہو،

۸۰۴۔ جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کے ہاتھ میں ایسا زخم ہو جس سے مٹھی باندھنے میں کوئی خلل واقع نہ ہو اور اس سے دیت کا نقصان نہ ہو تو یہ قصاص کے لیے مانع نہیں ہے

وَإِنْ كَانَ جِرَاحَةً لَا يُوجِبُ نُقْصَانَ دِيَةِ يَدِهِ بِأَنْ كَانَ نُقْصَانًا لَا يُوهِنُ فِي الْبَطْشِ فَإِنَّهُ لَا يَمْنَعُ وُجُوبَ الْقِصَاصِ وَيُجْعَلُ وُجُودُ هَذَا الْعَيْبِ وَعَدَمِهِ بِمَنْزِلَةٍ وَإِنْ كَانَ نُقْصَانًا يُوهِنُ فِي الْبَطْشِ حَتَّى يَجِبُ بِقَطْعِهِ

جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کے ہاتھ میں زخم ہو اور وہ زخم مٹھی باندھنے اور ہاتھ کے دوسرے افعال میں خلل انداز نہ ہو اور اس سے دیت کا نقصان بھی نہ ہو تو وہ مانع قصاص نہیں ہے کیونکہ اس قسم کے زخم کا وجود اور عدم برابر ہے لیکن اگر زخم سے ہاتھ کے کاموں کا نقصان ہو تو ہاتھ کاٹنے

حُكُومَةُ عَدْلٍ لَا نِصْفُ الدِّيَةِ كَانَ بِمَنْزِلَةِ السِّنِّ الشَّاغِيَةِ (المحيط)

پر قصاص نہیں ہے اور اس کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۰۵ ۔ جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کے ہاتھ میں زائد انگلی ہو اور اس سے ہاتھ کے کام میں خلل نہ واقع ہوتا ہو تو ہاتھ کاٹنے والے پر قصاص ہے،

وَلَوْ قَطَعَ الْكَفَّ وَفِيهِ إِصْبَعٌ زَائِدَةٌ تُوهِنُ الْكَفَّ فَلَا قِصَاصَ فِيهِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تُوهِنُ الْكَفَّ يَجِبُ الْقِصَاصُ (محیط سرخسی)

جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کے ہاتھ میں زائد انگلی ہو اور اس سے کام میں خلل واقع ہوتا ہو تو ہاتھ کاٹنے والے پر قصاص نہیں ہے لیکن اگر کام میں کوئی خلل واقع ہوتا ہو تو قصاص واجب ہوگا،

۸۰۶ ۔ اگر کسی نے کسی کی زائد انگلی کاٹ ڈالی تو گو اس کے ہاتھ میں زائد انگلی ہو لیکن وہ قصاص میں کاٹی نہ جائے گی،

وَإِذَا قَطَعَ الرَّجُلُ مِنْ يَدِ رَجُلٍ إِصْبَعًا زَائِدَةً لَا قِصَاصَ فِيهِ سَوَاءٌ كَانَ لِلْقَاطِعِ إِصْبَعٌ زَائِدَةٌ أَوْ لَمْ تَكُنْ (محیط برہانی)

اگر کسی کے ہاتھ میں زائد انگلی ہو اور کسی نے وہ زائد انگلی کاٹ ڈالی تو اس پر قصاص نہیں ہے گو کاٹنے والے کے ہاتھ میں زائد انگلی موجود ہو،

۸۰۷ ۔ اگر کسی کے ہاتھ کا قصاص میں کاٹا جانا واجب ہو گیا پھر بسبب مرض کے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا یا کسی نے ظلماً اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا تو اس سے قصاص اور دیت ساقط ہو جائینگے

وَإِذَا قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ عَمْدًا حَتَّى وَجَبَ الْقِصَاصُ فَقُطِعَ يَدُ الْقَاطِعِ بِآكِلَةٍ أَوْ ظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَبْطُلُ الْقِصَاصُ وَلَا يَنْتَقِلُ إِلَى الْأَرْشِ وَلَوْ قُطِعَ يَدُ الْقَاطِعِ بِقِصَاصِ رَجُلٍ آخَرَ

اگر کسی کے ہاتھ کاٹنے کی وجہ سے کسی کے ہاتھ پر قصاص واجب ہو گیا لیکن اسکا ہاتھ بسبب مرض کے کٹ گیا یا اس کے ہاتھ کو بطریق ظلم کے کسی نے کاٹ ڈالا تو اس سے قصاص اور دیت ساقط ہو جائینگے لیکن اگر مجرم کا ہاتھ

اَوْ فِی سَرِقَةٍ کَانَ عَلَیٰ مَنْ عَلَیْهِ الْقِصَاصُ — دوسرے ہاتھ کے قصاص میں یا چوری کی وجہ سے کاٹ
کَاَرْشٌ لِصَاحِبِ الْقِصَاصِ الْاَوَّلِ، — لیا گیا تو پہلے شخص کے ہاتھ کی دیت اوس پر
(قاضی خان) — واجب ہو گی،

۸۰۹۔ جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کا ہاتھ صحیح اور کاٹنے والے کا ہاتھ شل یا عیب دار ہو تو اس کو اختیار ہے چاہے اسکا وہی عیب دار ہاتھ کاٹ لے یا اپنے ہاتھ کی دیت لے لے،

اِذَا کَانَتْ یَدُ الْمَقْطُوْعِ صَحِیْحَةً وَیَدُ الْقَاطِعِ شَلَّاءَ اَوْ نَاقِصَةَ الْاَصَابِعِ فَالْمَقْطُوْعُ یَدُهٗ بِالْخِیَارِ اِنْ شَاءَ قَطَعَ الْیَدَ الْمَعِیْبَةَ وَلَا شَیْءَ لَهٗ غَیْرُهَا وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ الْاَرْشَ کَامِلًا (الکافی)

جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کا ہاتھ صحیح اور ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ شل ہو یا اسکی انگلی میں کوئی نقص ہو تو اس کو اختیار ہے چاہے تو اس کے عیب دار ہاتھ کو کاٹ لے اور ہاتھ کاٹنے کے بعد کوئی تاوان اسپر نہ ہوگا اور چاہے تو اس سے اپنے ہاتھ کی دیت لے لے،

۸۱۰۔ لیکن یہ اختیار اس وقت ہے جب ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ اس کے لیے کارآمد ہو اور اگر کارآمد نہ ہو تو وہ محل قصاص نہیں بلکہ اُسپر دیت عائد ہو گی،

وَکَانَ الصَّدْرُ الشَّهِیْدُ بُرْهَانُ الْاَئِمَّةِ اِنَّمَا یَثْبُتُ الْخِیَارُ لِلْمَقْطُوْعِ فِیْ هٰذِهِ الصُّوَرِ اِذَا کَانَتِ الشَّلَّاءُ مِمَّا یَنْتَفِعُ بِهَا مَعَ ذٰلِكَ وَاَمَّا اِذَا کَانَتْ غَیْرَ مُنْتَفِعٍ بِهَا فَهِیَ لَیْسَتْ بِمَحَلِّ الْقِصَاصِ فَلَا تُخَیَّرُ الْمَجْنِیُّ عَلَیْهِ بَلْ لَهٗ دِیَةٌ صَحِیْحَةٌ ثُمَّ اِنْ لَمْ یَکُنْ لِلْقَاطِعِ تِلْكَ الْیَدُ اَصْلًا وَبِهٖ یُفْتٰی (المحیط)

لیکن جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اس کو یہ اختیار اس وقت ہے جب ہاتھ کاٹنے والے کو اسکے ناقص ہاتھ سے کوئی فائدہ پہنچتا ہو لیکن اگر اس کو اس کے ہاتھ سے کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہو تو وہ محل قصاص نہ ہوگا، کیونکہ غیر مفید ہاتھ عدم کا حکم رکھتا ہے اور اس صورت میں اسکو اختیار نہ ہوگا اور اس کے ہاتھ کی دیت ہاتھ کاٹنے والے پر عائد ہو گی،

۵۱۰- اگر ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ عیب دار ہو اور جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے ابھی اس نے قصاص یا دیت میں سے کسی کو اختیار نہیں کیا تھا کہ کسی نے ہاتھ کاٹنے والے کے ہاتھ کو ظلماً کاٹ دیا تو اس صورت میں اوسکا حق باطل ہو جائیگا،

وَلَوْ ذَهَبَتِ الْمَعِيبَةُ قَبْلَ اخْتِيَارِ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ اَوْ قُطِعَتْ ظُلْمًا بَطَلَ حَقُّ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ عِنْدَنَا بِخِلَافِ مَا اِذَا قُطِعَتْ بِحَقٍّ عَلَيْهِ مِنْ قَوَدٍ اَوْ سَرِقَةٍ فَاِنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ اَرْشُ الْيَدِ الْمَقْطُوْعَةِ، (الکافی)

اگر ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ عیب دار ہو اور جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہو اُسنے ابھی قصاص یا دیت کو اختیار نہیں کیا تھا کہ اسی حالت میں ہاتھ کاٹنے والے کے عیب دار ہاتھ کو کسی نے ظلم سے کاٹ لیا تو اس صورت میں اُسکا حق باطل ہو جائیگا لیکن اگر اوسکا عیب دار ہاتھ کسی دوسرے قصاص یا چوری کیوجہ سے کاٹا گیا تو اس صورت میں اس کے ہاتھ کی دیت اس پر واجب ہو گی،

۵۱۱- اگر کسی نے کسی کی دو انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے ہاتھ میں اس کی انگلی جیسی صرف ایک ہی انگلی ہے تو اس کی ایک انگلی کاٹی جائے گی، اور ایک انگلی کی دیت لیجائے گی،

وَاِذَا قُطِعَ لَهُ اِصْبَعَيْنِ وَلَيْسَ لِلْقَاطِعِ اِلَّا اِصْبَعٌ وَاحِدَةٌ فَاِنَّهُ يَقْطَعُهَا وَيَاْخُذُ اَرْشَ الْاٰخَرِ (الجوہرۃ النیرہ)

اگر کسی نے کسی کی دو انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے ہاتھ میں اسکے مثل صرف ایک انگلی ہو تو اس صورت میں ہاتھ کاٹنے والے کی صرف ایک انگلی کاٹی جائیگی اور ایک انگلی کی دیت لیجائیگی،

۵۱۲- اگر کسی نے کسی کا داہنا ہاتھ کاٹ لیا اور اس کے داہنا ہاتھ نہیں ہو تو اس سے داہنے ہاتھ کی دیت لیجائے گی،

رَجُلٌ قَطَعَ يَمِيْنَ رَجُلٍ وَلَا يَمِيْنَ لِلْقَاطِعِ حَقُّ الْمَقْطُوْعِ يَدُهُ فِي الْاَرْشِ فِي مَالِهٖ (خزانۃ المفتیین)

اگر کوئی شخص کسی کے داہنے ہاتھ کو کاٹ لے اور اس کے داہنا ہاتھ نہ ہو تو اس کے داہنے ہاتھ کے کاٹنے کے بدلے اس پر دیت واجب ہو گی،

۸۱۳- اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کلائی سے کاٹ لیا، پھر دوسرے کا ہاتھ کہنی سے کاٹا اور یہ دونوں قصاص لینا چاہتے ہیں تو پہلے اس کا ہاتھ کلائی سے کاٹا جائیگا، پھر کہنی والے کو اختیار ہوگا چاہے اس کے بقیہ ہاتھ کو کاٹ لے یا اس سے دیت لے،

وَلَوْ قَطَعَ كَفَّ رَجُلٍ مِنْ مَفْصَلٍ ثُمَّ قَطَعَ يَدَ اٰخَرَ مِنَ الْمِرْفَقِ ثُمَّ اجْتَمَعَا فَاِنَّ الْكَفَّ تُقْطَعُ بِصَاحِبِ الْكَفِّ ثُمَّ يُخَيَّرُ صَاحِبُ الْمِرْفَقِ فَاِنْ شَاءَ قَطَعَ مَا بَقِيَ لِحَقِّهٖ وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ الْاَرْشَ (شرح المبسوط)

اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کلائی سے کاٹ ڈالا پھر اسی نے دوسرے شخص کا ہاتھ کہنی سے کاٹا اور دونوں بالاتفاق قصاص لینا چاہتے ہیں تو اس صورت میں پہلے اسکا ہاتھ کلائی سے کاٹا جائیگا اس کے بعد کہنی والے کو اختیار ہے چاہے اس کے بقیہ ہاتھ کو کاٹ لے یا اس سے دیت لے،

۸۱۴- اگر کسی نے ایک شخص کا داہنا ہاتھ، پھر دوسرے کا بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس صورت میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے،

لَوْ قَطَعَ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ الْيُمْنٰى وَالْيُسْرٰى مِنْ اٰخَرَ قُطِعَتْ يَدَاهُ بِهِمَا وَكَذٰلِكَ اِنْ قَطَعَهُمَا مِنْ وَاحِدٍ (المبسوط)

اگر کسی نے کسی کا داہنا ہاتھ اور دوسرے کا بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس صورت میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب وہ کسی کے دونوں ہاتھ کو کاٹ ڈالے یعنی قصاص میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹے جائینگے،

۸۱۵- اگر کسی نے دو شخصوں کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالے تو اسکا داہنا ہاتھ کاٹ لیا جائیگا اور ایک ہاتھ کی دیت لے کر دونوں پر تقسیم کر دیجائے گی،

وَلَوْ قَطَعَ رَجُلٌ يُمْنٰى رَجُلَيْنِ قُطِعَتْ يَمِيْنُهٗ بِهِمَا وَغَرِمَ دِيَةَ وَاحِدٍ بَيْنَهُمَا (المبسوط)

اگر کوئی شخص دو آدمیوں کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالے تو اس صورت میں اسکا داہنا ہاتھ کاٹ لیا جائیگا اور ایک ہاتھ کی دیت لیکر دونوں پر تقسیم کر دیجائے گی،

۸۱۶۔ اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی پھر اس کے اچھے ہونے سے پہلے جوڑ سے اسکا ہاتھ کاٹ ڈالا تو قصاص میں اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور انگلی کا قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَلَوْ قَطَعَ اَصَابِعَ رَجُلٍ عَمَدًا ثُمَّ قَطَعَ كَفَّهُ عَنِ الْمَفْصَلِ قَبْلَ الْبُرْءِ يُقْطَعُ يَدُ الْقَاطِعِ دُوْنَ اَصَابِعِهِ۔ (محیط سرخسی)

اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اس کے بعد اس کے ہاتھ کو جوڑ سے اسکی صحت پانے سے پہلے کاٹ ڈالا تو اس صورت میں اسکا ہاتھ کاٹ لیا جائے گا اور انگلی کا قصاص ساقط ہو جائیگا،

۸۱۷۔ لیکن اس صورت میں اگر صحت کے بعد ہاتھ کاٹا ہو تو انگلی کا قصاص واجب ہوگا اور باقی ہاتھ میں حکومت عدل ہوگی،

وَاِنْ تَخَلَّلَ بَيْنَهُمَا بُرْءٌ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْاَصَابِعِ وَحُكُوْمَةُ عَدْلٍ فِي الْكَفِّ (المحیط)

اگر انگلی کاٹنے کے بعد صحت ہو گئی اس کے بعد اس نے ہاتھ کو کاٹا تو اس صورت میں انگلی کا قصاص واجب ہوگا اور بقیہ ہاتھ میں حکومت عدل ہوگی،

۸۱۸۔ اگر کسی نے کسی کی ایک انگلی کاٹ ڈالی پھر اس کے اثر سے اس کے پاس کی انگلی بھی گر گئی، تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں انگلیوں کی دیت دینی پڑے گی،

فِي نَوَادِرِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ اِنْ قَطَعَ اِصْبَعَ اِنْسَانٍ فَسَقَطَ اِصْبَعٌ اُخْرٰى بِجَنْبِهِ عَلٰى قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ يَجِبُ دِيَةُ الْاِصْبَعَيْنِ وَعَنْ اَبِي يُوْسُفَ اَنَّهُ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْاِصْبَعِ الْاُوْلٰى وَالدِّيَةُ فِي الْاِصْبَعِ الثَّانِيَةِ

اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے پاس کی دوسری انگلی بھی زخم کے اثر یا ورم سے گر پڑی تو اس صورت میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی انگلی کا قصاص نہ لیا جائیگا بلکہ دونوں انگلی کی دیت واجب ہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک پہلی انگلی کے عوض میں قصاص لیا جائے گا اور دوسری انگلی کے عوض دیت لی جائیگی

وَعَنْ مُحَمَّدٍ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْاِصْبَعَيْنِ (الذخیرہ)

اور امام محمد کے نزدیک دونوں انگلی کے عوض قصاص لیا جاے گا،

۸۱۹۔ اگر کسی نے قصداً کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کا ہاتھ شل ہو گیا تو اس صورت میں انگلی کے عوض قصاص نہیں لیا جائیگا بلکہ ہاتھ کی دیت واجب ہو گی،

وَلَوْ قَطَعَ اِصْبَعَ رَجُلٍ عَمَدًا فَشَلَّتِ الْكَفُّ فَلَا قِصَاصَ فِي الْاِصْبَعِ وَفِي الْيَدِ دِيَةٌ فِي قَوْلِ اَصْحَابِنَا جَمِيْعًا (الذخیرہ)

اگر کسی نے قصداً کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کا ہاتھ شل ہو گیا تو اس صورت میں انگلی کے عوض قصاص نہیں ہے بلکہ ہاتھ کی دیت واجب ہو گی،

۸۲۰۔ اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے پاس کی دوسری انگلی شل ہو گئی تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں انگلیوں کی دیت واجب ہو گی،

وَاِنْ قَطَعَ اِصْبَعًا فَشَلَّتْ بِجَنْبِهَا اُخْرٰى قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا قِصَاصَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ دِيَةُ الْاِصْبَعَيْنِ وَقَالَا يُقْتَصُّ مِنَ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ اَرْشُهَا (الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے پاس کی دوسری انگلی شل ہو گئی تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی انگلی کا قصاص نہیں لیا جائیگا اور دونوں انگلیوں کی دیت واجب ہو گی اور صاحبین کے نزدیک پہلی انگلی کا قصاص لیا جائیگا اور دوسری انگلی کی دیت دلوائی جائیگی،

۸۲۱۔ اگر کسی نے کسی کی زائد انگلی کاٹ ڈالی تو اس پر قصاص نہیں ہے

وَاِذَا قَطَعَ الرَّجُلُ مِنْ يَدِ رَجُلٍ اِصْبَعًا زَائِدَةً فَلَا قِصَاصَ فِيْهِ سَوَاءٌ كَانَ لِلْقَاطِعِ اِصْبَعٌ زَائِدَةٌ اَوْ لَمْ يَكُنْ، (محیط البرہانی)

اگر کسی نے کسی کی زائد انگلی کاٹ ڈالی تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا چاہے اس کے زائد انگلی ہو یا نہ ہو،

۴۲۲۔ اگر کسی نے کسی کی ایک انگلی قصداً کاٹی لیکن چھری دوسری انگلی پر بھی چل گئی اور وہ کٹ گئی، تو پہلی انگلی کا قصاص اور دوسری انگلی کی دیت لیجائے گی،

إذا قطع الرجل اصبع انسان عمداً فانسل السكين إلى الاصبع الاخرى يجب القصاص في الاصبع الاولى والدية في الاصبع الثانية بلا خلاف (المحيط)

اگر کسی نے قصداً کسی کی ایک انگلی کاٹ ڈالی اور دوسری انگلی پر بھی چھری چل گئی اور اس نے اس کو کاٹ دیا تو اس صورت میں پہلی انگلی کے لئے قصاص اور دوسری انگلی کے لیے دیت ہے،

۴۲۳۔ اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس کے عوض اسکا ہاتھ کاٹا گیا، پھر پہلا زخمی اس زخم کے اثر سے مرگیا تو دوسرے کو اس کے قصاص میں قتل کیا جائیگا، اور اگر ہاتھ کاٹنے سے دوسرا مرگیا تو پہلے زخمی کے عاقلہ پر امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک کوئی قصاص عائد نہ ہوگا،

لو ان رجلاً قطع يد رجل فاقتص له فمات المقطوع الاول قتل المقطوع الثاني به وهو القاطع الاول قصاصا ولو مات المقتص وهو المقطوع قصاصا من القطع فديته على عاقلة المقتص له عند ابي حنيفة وقال ابو يوسف ومحمد لا شيء عليه،

(التبیین)

اگر کسی نے کسی کے ہاتھ کو کاٹ ڈالا اور اس کا ہاتھ قصاص میں کاٹ لیا گیا پھر پہلا زخمی اسی زخم سے مرگیا تو اس صورت میں دوسرا شخص جس کا ہاتھ قصاص میں کاٹا گیا ہے اقصاصاً قتل کیا جائے گا اور اگر دوسرا شخص ہاتھ کاٹنے کے زخم سے ہلاک ہوگیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک پہلے زخمی کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۸۲۴۔ اگر کسی نے کسی کی انگلی یا ہاتھ کاٹ لیا پھر دوسرے نے اس کا بقیہ حصّہ کاٹ لیا اور وہ اس زخم سے ہلاک ہو گیا تو اس صورت میں دوسرا شخص یعنی جس نے بقیہ ہاتھ کاٹا ہے قصاصاً قتل کیا جائیگا اور پہلے شخص کی انگلی یا ہاتھ کاٹا جائیگا۔

لَوْ قَطَعَ اِصْبَعَهٗ اَوْ يَدَهٗ ثُمَّ قَطَعَ الْاٰخَرُ مَا بَقِيَ مِنْ يَدِهٖ فَمَاتَ كَانَ الْقِصَاصُ عَلَى الثَّانِيْ فِي النَّفْسِ دُوْنَ الْاَوَّلِ وَ يُقْطَعُ اِصْبَعُ الْاَوَّلِ اَوْ يَدُهٗ، (محیط سرخسی)

اگر کسی نے کسی کی انگلی یا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر دوسرے نے اسکے بقیہ ہاتھ کو کاٹ ڈالا اور وہ اس زخم سے مر گیا تو اس صورت میں جس نے بقیہ ہاتھ کاٹا ہے وہ قصاصاً قتل کیا جائیگا اور پہلے انگلی یا ہاتھ کاٹنے والے کی انگلی یا ہاتھ کاٹا جائے گا،

۸۲۵۔ اگر کسی نے کسی کا ہات کاٹ ڈالا پھر اس کے بعد اس کو قتل کر دیا تو مجرم پر دونوں جرموں کا مواخذہ ہوگا،

مَنْ قَطَعَ يَدَهٗ فَقَتَلَهٗ اُخِذَ بِهِمَا سَوَاءٌ كَانَ عَمَدَيْنِ اَوْ خَطَائَيْنِ اَوْ مُخْتَلِفَيْنِ تَخَلَّلَ بُرْءٌ اَوْ لَا اِلَّا فِيْ خَطَائَيْنِ لَمْ يَتَخَلَّلْ بُرْءٌ فَيَجِبُ دِيَةٌ وَاحِدَةٌ فَاِنْ كَانَتِ الْاُوْلٰى خَطَاءً يَجِبُ دِيَةُ الْيَدِ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَيُقْتَلُ قِصَاصًا وَاِنْ كَانَتِ الثَّانِيَةُ خَطَاءً فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ فِي الْيَدِ وَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ فِي النَّفْسِ، (شرح المبسوط)

اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹ کر پھر اس کو قتل کر دیا تو اس پر دونوں جرموں کا مواخذہ ہوگا چاہے دونوں جرم قصداً ہوں یا دونوں خطاءً ہوں یا ان میں سے ایک عمداً ہو اور دوسرا خطاءً عمد میں قصاص اور خطاء میں اوس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی چاہے پہلا زخم اچھا ہوا ہو یا نہ ہوا ہو البتہ جس صورت میں دونوں جرم خطاءً واقع ہوئے ہونگے اور پہلا زخم اچھا نہ ہوا ہوگا تو اس صورت میں ایک دیت واجب ہوگی،

۸۲۶۔ اگر کسی نے کسی کے بدن پر دو جرم کئے اور وہ ایک جنس سے تھے یعنی دونوں بالقصد یا بالخطاء تھے تو دونوں ایک جرم خیال کئے جائیں گے، اور اگر دونوں مختلف جنس کے ہوئے یعنی ایک بالعمد اور دوسرا بالخطاء، تو اگر پہلے سے صحت واقع ہوگئی ہو تو ہر ایک کو مستقل جرم خیال کیا جائے گا،

وَاِنْ جَنٰی جِنَایَتَیْنِ عَلٰی شَخْصٍ وَاحِدٍ فَاِنِ اتَّحَدَ جِنْسًا بِاَنْ کَانَ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً وَمَاتَ اِعْتُبِرَتَا وَاحِدَۃً وَاِنْ تَخَلَّلَ الْبُرْءُ اَوِ اخْتَلَفَا بِاَنْ کَانَ اَحَدُھُمَا عَمَدًا وَالْاٰخَرُ خَطَاءً وَالْجَانِیْ وَاحِدٌ اَوِ اثْنَانِ فَلِکُلٍّ وَاحِدٍ حُکْمُ نَفْسِہٖ (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی نے کسی کے بدن پر دو جرم کئے تو اگر دونوں جرم ایک جنس سے ہوں یعنی دونوں بالقصد ہوں یا دونوں بالخطاء ہوں، اور وہ شخص ہلاک ہوگیا تو اس صورت میں دونوں جرموں کا حکم ایک ہوگا اور اگر دونوں جرم مختلف جنس سے ہوں یعنی ایک ان میں سے بالقصد ہو اور دوسرا بالخطاء، تو اگر ان میں سے پہلے زخم کے اچھے ہونے کے بعد واقع ہو تو اس صورت میں ہر ایک کے لیے وہی حکم ہوگا جو اس جرم کا ہے چاہے دونوں جرم ایک شخص سے واقع ہوں یا دو شخص سے!

۸۲۷۔ اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹ کر اس کے اچھے ہونے سے پہلے اس کو قتل کر دیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک امام چاہے تو پہلے اس کا ہاتھ کاٹے پھر اس کو قتل کرے اور چاہے تو بغیر ہاتھ کاٹے ہوئے قتل کر دے لیکن صاحبین کے نزدیک وہ اس کو صرف قتل کر سکتا ہے،

وَاِنْ کَانَ قَطَعَ یَدَہٗ عَمَدًا ثُمَّ قَتَلَہٗ عَمَدًا قَبْلَ اَنْ یَبْرَأَ فَاِنْ شَاءَ الْاِمَامُ قَالَ اقْطَعُوْہُ ثُمَّ اقْتُلُوْہُ وَاِنْ شَاءَ قَالَ فَاقْتُلُوْہُ

اگر کسی نے قصداً کسی کا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر ہاتھ کے اچھے ہونے سے پہلے اس کو قصداً قتل کر دیا تو اس صورت میں امام اگر چاہے تو پہلے اسکے ہاتھ کو قطع کرے پھر اس کو قتل کرے اور اگر چاہے

وَهٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَالَا یُقْتَلُ وَلَا یُقْطَعُ (الہدایہ)

تو اس کو بغیر ہاتھ کاٹے ہوئے قتل کر دے لیکن صاحبین کے نزدیک صرف اس کو قتل کیا جائیگا اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

۸۲۸۔ عمداً پورے حشفہ کے کاٹنے میں قصاص ہے، اور تھوڑے سے حشفہ کے کاٹنے میں قصاص نہیں

وَاِذَا قَطَعَ الْحَشَفَۃَ کُلَّھَا عَمَدًا فَفِیْہِ الْقِصَاصُ وَاِنْ قَطَعَ بَعْضَھَا فَلَا قِصَاصَ (المحیط)

اگر قصداً پورا حشفہ کاٹ لیا جائے تو قصاص واجب ہوگا اور اگر تھوڑا سا حشفہ کاٹ لیا جائے تو قصاص واجب نہ ہوگا

۸۲۹۔ اگر اعضاء تناسل کا تھوڑا سا حصہ یا تمام اعضاء تناسل کو کسی نے کاٹ لیا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے۔

وَلَوْ قَطَعَ بَعْضَ الذَّکَرِ فَلَا قِصَاصَ وَلَوْ قَطَعَ کُلَّ الذَّکَرِ ذُکِرَ فِی الْاَصْلِ اَنَّہٗ لَا قِصَاصَ وَعَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ اَنَّ فِیْہِ الْقِصَاصُ وَھُوَ الصَّحِیْحُ (ظاہر الروایۃ المعتزات)

اگر کسی نے عضوِ تناسل کا تھوڑا سا حصہ کاٹ لیا تو اس پر قصاص نہیں ہے اور اگر پورا عضوِ تناسل کاٹ لیا تو اس میں بھی قصاص نہیں ہے اور یہی صحیح ہے اور امام ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ پورے عضوِ تناسل کے کاٹنے سے قصاص واجب ہوتا ہے۔

۸۳۰۔ خواجہ سرا اور عنین کے عضوِ تناسل کے کاٹنے میں حکومت عدل ہے۔

وَاَمَّا فِیْ ذَکَرِ الْخَصِیِّ وَالْعِنِّیْنِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ وَفِیْ ذَکَرِ الْمَوْلُوْدِ اِنْ تَحَرَّکَ یَجِبُ الْقِصَاصُ اِنْ کَانَ عَمَدًا اَوِ الدِّیَۃُ اِنْ کَانَ خَطَاءً وَاِنْ لَمْ یَتَحَرَّکْ کَانَتْ فِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ (قاضی خاں)

خواجہ سرا اور عنین کے عضوِ تناسل کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی اور لڑکے کا عضوِ تناسل اگر حرکت کرتا ہو اور قصداً کاٹا گیا ہو تو قصاص واجب ہوگا اور اگر خطاءً کاٹا گیا ہو تو دیت واجب ہوگی، لیکن اگر حرکت نہیں کرتا تو حکومت عدل واجب ہوگی۔

۸۳۱۔ فوطہ کے کاٹنے کے متعلق ظاہر الروایہ کی کتابوں سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس میں قصاص ہے۔

وَلَمْ یُوجَدْ فِی الْکُتُبِ الظَّاھِرَۃِ اَنَّہٗ ھَلْ یَجِبُ فِی قَطْعِ الْاُنْثَیَیْنِ الْقِصَاصُ حَالَۃَ الْعَمَدِ (الظہیریہ)

ظاہر الروایہ کتابوں میں یہ لکھا ہوا نہیں ہے کہ قصدًا فوطہ کے کاٹنے سے قصاص واجب ہوتا ہے۔

۴۳۲۔ اگر پاؤں کے جوڑ یا سرین کے جوڑ سے کسی کا پاؤں کاٹا جائے تو قصاص ہے ورنہ نہیں

وَفِی الرِّجْلِ فِی الْعَمَدِ الْقِصَاصُ اِذَا قُطِعَ مِنْ مَفْصَلِ الْقَدَمِ اَوْ مِنْ مَفْصَلِ الْوَرِکِ بِخِلَافِ مَا اِذَا قُطِعَ مِنْ غَیْرِ مَفْصَلٍ وَکَذَالِکَ الْحُکْمُ فِی اَصَابِعِ الرِّجْلِ اِنْ قُطِعَتْ مِنَ الْمَفْصَلِ عَمَدًا یَجِبُ الْقِصَاصُ وَاِنْ قُطِعَتْ مِنْ غَیْرِ مَفْصَلٍ لَا یَجِبُ (المحیط)

اگر کوئی شخص کسی کے پاؤں کو قدم کے جوڑ سے یا سرین کے جوڑ سے کاٹ ڈالے تو قصاص واجب ہوگا اور اگر جوڑ سے نہ کاٹے تو قصاص واجب ہوگا یہی حکم پاؤں کی انگلی کے کاٹنے کا بھی ہے یعنی اگر جوڑ سے کاٹے تو قصاص ہے ورنہ نہیں۔

۴۳۳۔ ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنے میں قصاص نہیں ہے

وَلَوْ قَطَعَ اَظْفَارَ الْیَدَیْنِ اَوِ الرِّجْلَیْنِ رَوَی الْحَسَنُ عَنْ اَبِی حَنِیْفَۃَ رح اَنَّہٗ لَا قِصَاصَ فِیْہِ وَفِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ (قاضی خاں)

ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنے میں قصاص نہیں ہے اور اس میں حکومت عدل واجب ہوگی۔

آٹھواں باب

دیتوں کے بیان میں

۸۳۴۔ دیت اور ارش میں فرق

اَلدِّیَۃُ اَلْمَالُ الَّذِیْ ھُوَ بَدَلُ النَّفْسِ وَالْاَرْشُ اِسْمٌ لِلْوَاجِبِ بِالْجِنَایَۃِ عَلٰی مَادُوْنَ النَّفْسِ (الکافی)

دیت وہ مال ہے جو جان کے بدلے واجب ہوتا ہے اور ارش اس مال کو کہتے ہیں جو اعضاء کے نقصان پہنچانے کے عوض واجب ہوتا ہے،

۸۳۵۔ دیت کس چیز سے ادا کیجاتی ہے،

وَکُلُّ دِیَۃٍ وَجَبَتْ بِنَفْسِ الْقَتْلِ یُقْضٰی مِنْ ثَلٰثَۃِ اَشْیَاءٍ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح مِنَ الْاِبِلِ وَالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ (شرح الطحاوی)

اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دیت اونٹ، دینار اور درہم سے ادا کیجاتی ہے،

۸۳۶۔ دیت کی تعداد

قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ مِنَ الْاِبِلِ مِأَۃٌ وَمِنَ الْعَیْنِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَمِنَ الْوَرِقِ عَشَرَۃٌ

دیت کامل سو اونٹ یا ہزار دینار یا دس ہزار درہم ہے اور قاتل کو اختیار ہے کہ ان تینوں قسموں میں سے جونسی

الآلاف وللقاتل الخيار يؤدي اي نوع شاء (محيط سرخسی) — قسم چاہے ادا کرے،

وقالا ومن البقرة مائتا بقرة ومن الغنم الفاشاة ومن الحلل مائتا حلة كل حلة ثوبان (الهداية) — اور صاحبین کے نزدیک دو سو گائے یا دو ہزار بکریاں یا دو سو حلے بھی دیت ہوتے ہیں اور ہر حلہ دو کپڑوں کو کہتے ہیں ایک تہ بند اور ایک چادر،

۴۳۷ - اگر قاتل دیت میں بکریاں دینا چاہے تو ہر ایک کی قیمت پانچ درم ہونی چاہیئے،

واما الغنم فيجب ان تكون قيمة كل خمسة دراهم (جامع الرموز) — اگر قاتل بکریوں کا دینا منظور کرے تو ہر ایک بکری کی قیمت پانچ درم ہونی چاہیئے،

۴۳۸ - دیت میں کیسے اونٹ دینے چاہئیں اور کیونکر دینے چاہئیں،

ثم لا يجب الابل كلها من سن واحد بل من اسنان مختلفة ففي الخطاء المحض يجب المائة اخماسا عشرون ابنة مخاض وعشرون ابن مخاض وعشرون ابنة لبون وعشرون حقة وعشرون جذعة وفي شبه العمد يجب المائة ارباعا عند ابي حنيفة وابي يوسف خمسة وعشرون ابنة مخاض وخمسة وعشرون ابنة لبون وخمسة وعشرون حقة وخمسة وعشرون جذعة (محيط) — اور جب قاتل اونٹوں کا ادا کرنا منظور کرے تو تمام اونٹوں کو ایک سن کا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ مختلف سن کے ہونے چاہئیں اور قتل خطاء میں جب سو اونٹ ادا کیے جائیں تو ان کے پانچ حصے کرنے چاہئیں، بیس اونٹنیاں ایک سال کی بیس نر اونٹ ایک سال کے اور بیس اونٹنیاں دو سال کی اور بیس اونٹنیاں تین سال کی اور بیس اونٹنیاں چار سال کی اور شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہوتی ہے یعنی ان کے چار حصے کرتے ہیں پچیس اونٹنیاں ایکسال کی پچیس اونٹنیاں دو سال کی پچیس اونٹنیاں تین سال کی اور پچیس اونٹنیاں چار سال کی،

۸۳۹۔ اگر قاتل حلے یا گائے دینا چاہے تو ان کی قیمت کیا ہونی چاہیے،

وَقَالَ اَقْضِیْ عَلٰی اَھْلِ الْحُلَلِ بِمِائَتَیْ حُلَّۃٍ کُلُّ حُلَّۃٍ قِیْمَتُھَا خَمْسُوْنَ دِرْھَمًا وَعَلٰی اَھْلِ الْبَقَرِ بِمِائَۃِ بَقَرَۃٍ قِیْمَتُہٗ کُلُّ بَقَرَۃٍ خَمْسُوْنَ دِرْھَمًا (محیط البرہانی)

اگر قاتل حلہ دینا منظور کرے تو ہر حلے کی قیمت پچاس درم ہونی چاہیے، اور اگر گائے دینا منظور کرے تو ہر گائے کی قیمت پچاس درم ہونی چاہیے،

۸۴۰۔ کن کن صورتوں میں قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے،

ثُمَّ الدِّیَۃُ تَجِبُ فِیْ قَتْلِ الْخَطَاءِ وَمَا یَجْرِیْ مَجْرَاہُ وَفِیْ شِبْہِ الْعَمَدِ وَفِی الْقَتْلِ بِسَبَبٍ وَفِیْ قَتْلِ الصَّبِیِّ وَالْمَجْنُوْنِ وَھٰذِہِ الدِّیَاتُ کُلُّھَا عَلَی الْعَاقِلَۃِ (الجوہرۃ النیرہ)

قتل خطاء، قتل قائمقام خطاء، قتل شبہ عمد، قتل بالسبب اور لڑکے اور مجنون کے قتل میں قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے،

۸۴۱۔ قتل عمد میں لڑکے سے قصاص نہیں لیا جاتا اس کے مال سے دیت لیجاتی ہے

لَا قِصَاصَ فِیْمَا بَیْنَ الصِّبْیَانِ وَعَمَدُ الصَّبِیِّ وَخَطَاءُہٗ سَوَاءٌ عِنْدَنَا حَتّٰی یَجِبُ الدِّیَۃُ فِیْ حَالَیْنِ وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ فِیْ مَالِہٖ فِیْ فَصْلِ الْعَمَدِ وَفِی الزِّیَادَاتِ اَنَّ الدِّیَۃَ فِیْ فَصْلِ الْعَمَدِ یَجِبُ عَلَی الْعَاقِلَۃِ اَیْضًا (محیط البرہانی)

قتل میں بچوں پر قصاص واجب نہیں ہوتا اور ان کے قتل عمد اور قتل خطاء کا حکم یکساں ہے البتہ قتل عمد میں دیت اس کے مال سے واجب ہوتی ہے لیکن امام محمد فرماتے ہیں کہ قتل عمد کی صورت میں بھی دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوتی ہے،

۸۴۲۔ اگر قتل عمد میں بوجہ شبہ کے قصاص ساقط ہو جائے تو قاتل کے مال سے تین سال میں دیت واجب ہوتی ہے۔

وَكُلُّ عَمْدٍ سَقَطَ الْقِصَاصُ فِيهِ بِشُبْهَةٍ فَالدِّيَةُ فِي مَالِ الْقَاتِلِ وَكُلُّ اَرْشٍ وَجَبَ بِالصُّلْحِ فَهُوَ فِي مَالِ الْقَاتِلِ غَيْرَ اَنَّ الْاَوَّلَ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَالثَّانِيْ يَجِبُ حَالًا (الہدایہ)	اگر قتل عمد میں بوجہ شبہ کے قصاص ساقط ہو جائے تو قاتل کے مال سے تین سال میں دیت واجب ہوگی اور جو مال بوجہ صلح کے واجب ہو وہ قاتل کے مال سے سروست ادا کیا جائے گا،

۴۴۳۔ کن صورتوں میں قاتل پر اور کن صورتوں میں اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے

اَلْعَمْدُ الْمَحْضُ اِذَا وَجَبَ الدِّيَةُ يَجِبُ فِي مَالِهِ فِي النَّفْسِ وَفِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ وَالْخَطَاءِ فِيْهِمَا عَلَى الْعَاقِلَةِ وَشِبْهُ الْعَمْدِ فِي النَّفْسِ يُوْجِبُ الدِّيَةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَفِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ يَجِبُ عَلَى الْجَانِيْ وَاِنْ بَلَغَ دِيَةً تَامَّةً، (الخلاصۃ)	عمد کی صورت میں چاہے کسی کو قتل کرے یا اس کے اعضاء کو نقصان پہنچائے دیت مجرم کے مال پر واجب ہوتی ہے، اور خطاء کی صورت میں دونوں حالتوں میں مجرم کے عاقلہ پر واجب ہوتی ہے، اور شبہ عمد میں اگر قتل ذات کا ہو تو مجرم کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے اور اگر اعضاء کو نقصان پہنچایا جائے تو دیت مجرم پر واجب ہوتی ہے گو دیت کاملہ ہو،

۴۴۴۔ کونسی دیت تین سال میں اور کونسی سردست ادا کیجاتی ہے،

وَكُلُّ دِيَةٍ وَجَبَتْ بِنَفْسِ الْقَتْلِ فِي خَطَاءٍ اَوْ شِبْهِ عَمْدٍ اَوْ عَمْدٍ دَخَلَهُ الشُّبْهَةُ فَهُوَ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ عَلٰى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ الثُّلُثُ وَكَذَا مَنْ اَقَرَّ بِقَتْلٍ خَطَاءٍ كَانَتِ الدِّيَةُ فِي مَالِهِ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَلَوْ صَالَحَ مِنَ الْجِنَايَةِ عَلٰى مَالٍ فَهُوَ فِي مَالِ الْجَانِيْ	قتل خطاء، قتل شبہ عمد اور قتل عمد کی دیت جس میں شبہ سے قصاص ساقط ہو جائے جس شخص پر واجب ہوتی ہے اس سے تین سال میں لیجاتی ہے اسی طرح جس صورت میں قاتل نے قتل خطاء کا اقرار کیا ہے اس سے دیت تین سال میں لیتے ہیں اور قاتل پر جو مال بوجہ صلح کے واجب ہوتا ہے اگر مدت کی شرط نہ ہو تو اس کو

حالًا إلا أن يشترط الأجل (الذخیرہ) — فوراً ادا کرنا چاہیے،

۸۷۵۔ دیت کے ادا کرنے کی مختلف مدتیں،

وإذا كان الواجب بالفعل ثلث دية النفس أو أقل كان في سنة واحدة وما زاد على الثلث إلى تمام الثلثين في السنة الثانية وما زاد على ذلك إلى تمام الدية في السنة الثالثة (الهدایہ)

اگر ثلث دیت یا اس سے کم واجب ہو تو ایک سال میں لینگے اور اگر اس سے زیادہ واجب ہو تو دو ثلث تک کی زیادتی کو دوسرے سال لیں گے اور اگر دو ثلث سے زیادہ ہو تو پوری دیت تک کی زیادتی کو تیسرے سال لیں گے،

۸۷۶۔ قتل خطاء کا اقرار کر کے اگر کسی نے چند سال کے بعد رجوع کیا تو دیت قاتل کے مال سے تین سال میں قاضی کے فیصلہ کے دن سے دلوائی جائیگی،

ومن أقر بالقتل خطاءً ولم يرفع إلى القاضي إلا بعد سنين يقضى عليه بالدية في ماله في ثلث سنين من يوم يقضى (الکافی)

اگر کوئی شخص قتل خطاء کا اقرار کرے پھر چند سال کے بعد قاضی کے پاس رجوع کر جائے تو قاتل کے مال سے تین سال میں قاضی کے فیصلہ کے دن سے دیت دلوائی جائے گی،

۸۷۷۔ بالغ اور نابالغ کی جان کی دیت میں کوئی فرق نہیں،

الصبي كالبالغ في دية النفس (محیط البرہانی)

لڑکے اور بالغ دونوں کی جان کی دیت برابر ہے،

۸۷۸۔ مسلم، ذمی، اور مستامن کی دیت برابر ہے،

دية المسلم والذمي والمستأمن سواء (الکافی)

مسلمان، ذمی اور مستامن سب کی دیت برابر ہے

۸۷۹۔ عورت کی جان اور اعضاء کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہوتی ہے،

دِيَةُ الْمَرْأَةِ فِي نَفْسِهَا وَمَادُونَهَا نِصْفُ دِيَةِ الرَّجُلِ وَإِنْ كَانَتْ جِنَايَةٌ لَيْسَ لَهَا أَرْشٌ مُقَدَّرَةٌ وَالْوَاجِبُ فِيهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ اِخْتَلَفَ الْمَشَائِخُ فِيهِ قِيْلَ يَسْتَوِي الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ فِيهِ وَقِيْلَ يُنَصَّفُ (محیط سرخسی)	عورت کی جان اور اعضاء کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہوا کرتی ہے اور جس جرم کا تاوان مقرر نہیں ہے اور اس میں حکومت عدل لازم آتی ہے اس میں عورت کے باب میں اختلاف ہے بعضوں کا قول ہے کہ حکومت میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں اور بعضوں کے نزدیک جو کچھ مرد کے لیے واجب ہوتا ہے، اس کا نصف عورت کے لئے واجب ہوتا ہے،

۸۵۰۔ عورت کی دیت کے نصف ہونے کی وجہ

وَهُوَ الْقِيَاسُ عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْمِيرَاثِ فَقَدْ أُقِيمَ كُلُّ امْرَأَتَيْنِ مَقَامَ نِصْفِ رَجُلٍ فِي الْمِيرَاثِ وَالشَّهَادَةِ فَكَذَا فِي الدِّيَةِ (المحيط البرهاني)	عورت کی دیت کے نصف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عورت میراث اور شہادت میں بمنزلہ نصف مرد کے ہے، اس لیے دیت کے بارے میں بھی مرد کا نصف ہوگی،

۸۵۱۔ کن جرائم میں حکومت عدل واجب ہوتی ہے

كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ أَرْشٌ مَعْلُومٌ فَفِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الحمادیہ)	جس چیز کی دیت مقرر نہیں ہے اس میں حکومت عدل واجب ہوتی ہے،

۸۵۲۔ حکومت عدل کی تعریف،

وَاخْتَلَفُوا فِي تَفْسِيرِ حُكُومَةِ الْعَدْلِ فَقَالَ الطَّحَاوِيُّ السَّبِيلُ إِلَى ذَلِكَ أَنْ يُقَوَّمَ لَوْ كَانَ مَمْلُوكًا بِدُونِ هَذَا الْأَثَرِ وَيُقَوَّمَ مَعَ هَذَا الْأَثَرِ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى	حکومت عدل کے معنی یہ ہیں کہ مدعی کو اس عیب کے بغیر جو اس کو لاحق ہوا ہے غلام فرض کر کے اس کی قیمت تجویز کریں پھر اس عیب کے ساتھ اسکی قیمت تجویز کریں، جو کچھ پہلی قیمت سے کم ہو وہی اس کے حق میں حکومت عدل

تفاوت ما بين القيمتين فان كان نصف عشر الدية وان كان بقدر ربع العشر يجب ربع عشر الدية وعليه الفتوىٰ ،

ہوگی ،

(الکافی)

۵۳ ۸ ۔ اعضاء کے نقصان پہنچانے میں دیت کاملہ کے واجب ہونے کا قاعدہ کلیہ

والاصل فی الاطراف اذا فات جنس منفعة علی الکمال او ازال جمالا مقصودا فی الادمی علی الکمال یجب کل الدیة

(الکافی)

جرائم متعلقہ اعضاء کے متعلق قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر اُنکا پورا فائدہ زائل ہوجائے یا جو کمل حسن انسان میں مقصود ہے وہ زائل ہوجائے تو دیت کاملہ واجب ہوتی ہے ،

۵۴ ۸ ۔ اگر مقتول کی وراثت کی وجہ سے باپ مع اپنے چھوٹے بچے کی دیت کے لینے میں شریک ہو تو وہ پوری دیت لے سکتا ہے ،

ان کان القتل خطاءً فان کان الشریک الکبیر ابا کان له ان یستوفی جمیع الدیة حصة نفسه بحکم الملك وحصة الصغیر بحکم الولایة وان کان الشریک الکبیر اخا او عما ولم یکن وصیا للصغیر یستوفی حصة نفسه ولا یستوفی فی حصة الصغیر

(المحیط)

اگر کوئی شخص مقتول کی وراثت کی وجہ سے دیت کے لینے میں اپنے نابالغ بچے کیساتھ شریک ہو تو وہ پوری دیت لے سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے حصے کا مالک ہے اور اپنے نابالغ بچے کا ولی ہے اور اگر بالغ شخص نابالغ کا اس طرح شریک ہو کہ وہ نابالغ کا بھائی یا چچا ہو اور وہ نابالغ کا وصی نہ ہو تو بالغ کو مقتول کی دیت میں سے بقدر اپنے حصے کے لے لینا چاہیئے لیکن اسکو نابالغ کے حصہ لینے کا حق نہیں ہے

۵۵ ۸۔ اگر کوئی شخص کسی کا خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بالغ ہو یا نابالغ بال مونڈ ڈالے اور پھر اس کے بال نہ نکلیں تو بال کے عوض اسپر دیت کاملہ واجب ہوگی،

اِذَا حَلَقَ شَعْرَ رَاسِ اِنْسَانٍ وَلَمْ يَنْبُتْ يَجِبُ فِيْهِ الدِّيَةُ الْكَامِلَةُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالصَّغِيْرُ وَالْكَبِيْرُ فِيْهِ سَوَاءٌ اِلَّا اَنَّهُ لَا يُخَاطَبُ بِالدِّيَةِ حَالَ الْحَلْقِ بَلْ يُؤَجَّلُ سَنَةً فَاِنْ اُجِّلَ سَنَةً وَمَاتَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ فِي السَّنَةِ وَالشَّعْرُ لَمْ يَنْبُتْ بَعْدُ لَا شَيْءَ عَلَى الْجَانِيْ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَفِيْ قَوْلِ اَبِيْ يُوْسُفَ يَجِبُ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ (الذخیرہ)	اگر کوئی شخص کسی کے سر کے بال کو مونڈ ڈالے اور پھر اس کے سر کے بال نہ نکلیں تو بال کے عوض اسپر دیت کاملہ واجب ہوگی چاہے وہ مرد ہو یا عورت، نابالغ ہو یا بالغ البتہ سر مونڈنے کے وقت دیت کا حکم نہ دیا جائیگا بلکہ ایک سال تک تاخیر کیجائیگی اور اگر وہ شخص جسکا بال مونڈا گیا ہو اسی سال مر گیا اور اس کے سر کے بال نہ نکلے تو مجرم پر امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کی رائے کے موافق حکومت عدل واجب ہوگی،

۵۶ ۸۔ سینہ اور کلائی وغیرہ کے بال مونڈنے سے کوئی تاوان عائد نہیں ہوتا

لَا يَلْزَمُ شَيْءٌ بِقَطْعِ شَعْرِ الصَّدْرِ وَالسَّاعِدَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ (جامع الرموز)	سینہ، کلائی اور پنڈلی کے بال سے حسن کو کوئی تعلق نہیں ہے اس لیے اس کے مونڈنے سے کوئی تاوان عائد نہیں ہوتا

۵۷ ۸۔ اگر کوئی شخص کسی کے ابرو کو مونڈ دے اور وہ پھر نہ نکلیں تو اس میں دیت واجب ہوگی،

وَفِي الْحَاجِبَيْنِ اِذَا حَلَقَهُمَا عَلٰى وَجْهٍ اَفْسَدَ الْمَنْبَتَ اَوْ نَتَفَ فَاَفْسَدَ الْمَنْبَتَ يَجِبُ فِيْهِمَا الدِّيَةُ وَفِيْ اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ (المبسوط)	اگر کسی نے کسی کے ابرو مونڈ ڈالے یا اوکھاڑ ڈالے اور پھر وہ نہ نکلے تو دونوں ابروؤں میں دیت کاملہ اور ایک ابرو میں نصف دیت واجب ہوگی،

۵۸ ۸۔ پلکوں کی دیت

وَفِی الاِثْنَیْنِ مِنَ الاَھْدَابِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی اَحَدِھِمَا رُبُعُ الدِّیَۃِ الکَامِلَۃِ (المحیط)

ایک آنکھ کے اوپر اور نیچے کی پلکوں کی دیت، دیت کاملہ کی آدھی اور صرف ایک پلک کی دیت، دیت کاملہ کی چوتھائی ہے،

۵۹ ۸۔ داڑھی مونڈ ڈالنے کی دیت

وَاِذَا حَلَقَ لِحْیَۃَ رَجُلٍ وَلَمْ یَنْبُتْ مَکَانَھَا اُخْرٰی فَفِیْھَا کَمَالُ الدِّیَۃِ (الذخیرہ)

اگر کسی نے کسی کی داڑھی مونڈ ڈالی اور پھر اسکی داڑھی نہ نکلی تو دیت کاملہ واجب ہو گی،

۶۰ ۸۔ سر کے بال اور داڑھی مونڈنے میں عمد و خطا برابر ہیں،

وَیَسْتَوِیْ الْعَمْدُ وَالْخَطَاءُ فِیْ حَلْقِ شَعْرِ الرَّاْسِ وَاللِّحْیَۃِ (الکافی)

داڑھی اور سر کے بال مونڈنے میں عمد اور خطا دونوں برابر ہیں یعنی دونوں صورتوں میں دیت واجب ہو گی،

۶۱ ۸۔ آدھی داڑھی کے مونڈنے سے آدھی دیت واجب ہو گی،

وَلَوْ حَلَقَ نِصْفَ اللِّحْیَۃِ یَجِبُ نِصْفُ الدِّیَۃِ اِذَا عُلِمَ اَنَّہٗ نِصْفٌ وَاِنْ لَمْ یُعْلَمْ اَنَّ الفَائِتَ کَمْ ھُوَ یَجِبُ حُکُوْمَۃُ الْعَدْلِ (الخلاصہ)

آدھی داڑھی کے مونڈنے سے آدھی دیت واجب ہو گی بشرطیکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ آدھی ہے اور اگر یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کس قدر داڑھی ضائع ہوئی ہے تو حکومت عدل واجب ہو گی،

۶۲ ۸۔ آدھی داڑھی سے کم مونڈنے میں حکومت عدل ہے،

اَلْوَاجِبُ فِیْ بَعْضِ اللِّحْیَۃِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ اِذَا کَانَ دُوْنَ النِّصْفِ اِمَّا اِذَا کَانَ النِّصْفُ فَالْوَاجِبُ نِصْفُ الدِّیَۃِ (منح الغفار)

آدھی داڑھی سے کم میں حکومت عدل ہے اور آدھی داڑھی میں آدھی دیت واجب ہوتی ہے،

۶۳ ۔ بعضوں کے نزدیک تھوڑی سے داڑھی مونڈنے کی دیت پوری داڑھی کے تناسب سے واجب ہوگی،

فِی فَتَاوٰی الْفَضْلِیِّ اِذَا نُتِفَ بَعْضُ لِحْیَۃِ رَجُلٍ تُقَسَّمُ الدِّیَۃُ عَلٰی مَا ذَھَبَ وَعَلٰی مَا بَقِیَ فَیَجِبُ عَلَی الْجَانِیْ بِحِسَابِ ذٰلِکَ

تھوڑی سی داڑھی کے متعلق بعض فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ پوری داڑھی کی دیت کا لحاظ کرکے جس قدر داڑھی کا نقصان ہوا ہو اسی قدر دیت دلوائیں گے،

(الخلاصہ)

۶۴ ۔ اگر پوری اور خوبصورتی پیدا کرنے والی داڑھی نہ ہو تو اس کے مونڈنے سے دیت واجب نہ ہوگی،

وَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرِ الْھِنْدُوَانِیُّ اَنَّ اللِّحْیَۃَ عَلٰی تَدْرِیْجَۃِ اَوْجُہٍ اِنْ کَانَتْ وَافِرَۃً فَفِیْہِ دِیَۃٌ کَامِلَۃٌ وَاِنْ کَانَتْ طَاقَاتٍ لَا یَتَجَمَّلُ بِھَا فَلَا شَیْئَ فِیْہِ وَکَذٰلِکَ فِیْ لِحْیَۃِ الْمَرْاَۃِ وَاِنْ کَانَتْ لِحْیَۃٌ یَقَعُ بِھَا الْجَمَالُ فِی الْجُمْلَۃِ فَفِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ

(قاضی خان)

اور فقہاء کا قول ہے کہ اگر داڑھی پوری ہو اور اس سے حسن پیدا ہوتا ہو تو پوری دیت واجب ہوگی اور اگر داڑھی پوری نہ ہو اور اس سے حسن نہ پیدا ہوتا ہو تو اس کے مونڈنے سے کچھ تاوان عائد نہ ہوگا، اور یہی حکم اس داڑھی کا بھی ہے جو بعض عورتوں کو نکل آتی ہے کہ اس کے مونڈنے سے کوئی تاوان عائد نہیں ہوتا اور اگر داڑھی زیادہ نہ ہو لیکن فی الجملہ اس سے حسن پیدا ہوتا ہو تو اس کے مونڈنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۶۵ ۔ داڑھی مونڈنے کے بعد تھوڑی سی داڑھی نکل آئی اور تھوڑی سی نہ نکلی تو حکومت عدل واجب ہوگی،

وَاِنْ حَلَقَ لِحْیَۃَ الْاِنْسَانِ فَنَبَتَ بَعْضُھَا

اگر کسی نے کسی کی داڑھی مونڈ ڈالی اور تھوڑی سی داڑھی

دُوْنَ الْبَعْضِ فَفِيْهَا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ ،

(قاضی خاں)

نکل آئی اور تھوڑی سی نہیں نکلی تو اس میں بھی حکومت عدل واجب ہو گی ،

۸۶۶ - مونڈنے کے بعد اگر داڑھی سفید نکلی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک آزاد کے لیے کچھ نہیں اور غلام کے لیے حکومت عدل ہے ۔

وَاِذَا نَبَتَ مَكَانَهٗ اَبْيَضَ لَمْ يُذْكَرْ هٰذَا فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ وَقَدْ ذُكِرَ فِيْ غَيْرِ رِوَايَةِ الْاُصُوْلِ وَقَالَ عَلٰى قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِنْ كَانَ حُرًّا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا فَحُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ فِيْهِمَا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (المحیط)

اگر مونڈنے کے بعد داڑھی سفید نکلی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک آزاد کے لیے کچھ نہیں اور غلام کے لیے حکومت عدل ہے لیکن صاحبین کے نزدیک دونوں کے لیے حکومت عدل ہے ،

۸۶۷ - کوسج کی داڑھی کی دیت ۔

وَتَكَلَّمُوْا فِيْ لِحْيَةِ الْكَوْسَجِ وَالْاَصَحُّ فِيْ ذٰلِكَ مَا فَصَّلَهٗ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْهِنْدُوَانِيُّ اِنْ كَانَتِ النَّابِتُ عَلٰى ذَقَنِهٖ شَعَرَاتٌ مَعْدُوْدَةٌ فَلَيْسَ فِيْ حَلْقِ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ عَلَى الذَّقَنِ وَالْخَدِّ جَمِيْعًا وَلٰكِنَّهٗ غَيْرُ مُتَّصِلٍ فَفِيْهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَاِنْ كَانَتْ مُتَّصِلَةً فَفِيْهِ كَمَالُ الدِّيَةِ فَاِنْ نَبَتَ حَتّٰى اسْتَوٰى كَمَا كَانَ لَا يَجِبُ

کوسج کی داڑھی میں یعنی جس شخص کی داڑھی ناقص ہو اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ اگر اس کی ٹھوڑی پر چند گنتی کے بال ہوں تو ان کے مونڈنے سے دیت واجب نہیں ہوتی اگر بہت بال ہوں لیکن باہم ملے ہوئے نہ ہوں تو حکومت عدل واجب ہو گی اگر ملے ہوئے ہوں تو پوری دیت واجب ہو گی اور اگر پہلے ہی کی طرح اس کے بال نکل آئیں تو کوئی تاوان عائد نہ ہو گا البتہ مجرم کو تعزیری سزا دی جائے گی ،

فِيْهِ شَیْءٌ وَّلٰكِنَّهٗ يُؤَدَّبُ عَلٰى ذٰلِكَ (المبسوط)

۸۶۸۔ اگر اس طرح مونچھ مونڈ دی جائے کہ دوبارہ نہ نکلے تو حکومت عدل واجب ہوگی

وَاِذَا حَلَقَ الشَّارِبَ فَلَمْ يَنْبُتْ يَجِبُ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کی مونچھ مونڈ ڈالی اور پھر اسکی مونچھ نہ نکلی تو حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۶۹۔ اگر کسی نے کسی کے سر کا بال مونڈ دیا اور دوبارہ وہ نہ نکلا لیکن مجرم کہتا ہے کہ گنجہ تھا یعنی اس کے سر کے بال کم تھے تو اس کے خیال میں جسقدر بال تھے اس کی دیت واجب ہوگی

ذَكَرَ الْهَارُوْنِيُّ لَوْ حَلَقَ رَاْسَ رَجُلٍ فَقَالَ كَانَ اَصْلَعَ فَلَمْ يَنْبُتْ عَلَيْهِ مِنَ الدِّيَةِ بِقَدْرِ مَا زَعَمَ الْحَالِقُ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ رَاْسِهٖ مِنَ الشَّعْرِ وَكَذَا اللِّحْيَةُ لَوْ حَلَقَهَا وَقَالَ كَانَ كَوْسَجًا لَمْ يَكُنْ فِيْ عَارِضِهٖ شَعْرٌ وَكَذٰلِكَ فِي الْحَاجِبَيْنِ وَالْاَشْفَارِ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهٗ مَعَ يَمِيْنِهٖ اِلَّا اَنْ تُقِيْمَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ اِنْ كَانَ صَحِيْحًا (محیط سرخسی)

اگر کسی نے کسی کا بال مونڈ دیا اور پھر اس کے سر کا بال نہیں نکلا لیکن مجرم کہتا ہے کہ وہ گنجہ تھا یعنی اس کے سر پر بال کم تھے تو جس قدر بال اس کے خیال میں تھے اتنی ہی دیت واجب ہوگی یہی حکم داڑھی مونڈنے کا بھی اس صورت میں ہے جب مجرم کہے کہ وہ کوسج تھا اور ابرو اور مژگاں کے متعلق بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ مجرم ان کے بال کا انکار کرے البتہ مجرم پر قسم واجب ہوگی لیکن جس شخص کے ساتھ یہ جرائم کئے گئے ہیں اگر وہ اپنی صحت پر گواہ پیش کرے تو مجرم پر قسم واجب نہ ہوگی،

۸۷۰۔ لیکن مونڈنے کے بعد اگر بال نکل آئے تو مجرم کو صرف تعزیری سزا دیجائیگی،

وَهٰذَا كُلُّهَا اِذَا فَسَدَ الْمَنْبَتُ فَاِنْ نَبَتَ حَتّٰى اسْتَوٰى كَمَا كَانَ لَا يَجِبُ شَیْءٌ لِاَنَّهٗ لَمْ يَبْقَ اَثَرُ الْجِنَايَةِ وَيُؤَدَّبُ عَلٰى ارْتِكَابِهٖ

بالوں میں دیت یا حکومت عدل اس وقت ہے جب دوبارہ بال نہ نکلیں اور اگر پہلے کی طرح بال نکل آئے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا البتہ مجرم کو تعزیری سزا دیجائیگی

مَا لَا یَحِلُّ (الہدایہ)

۸۷۱ - اگر کسی نے کسی کے کان پر مار دیا اور وہ بہرا ہو گیا تو دیت واجب ہو گی،

وَاِذَا ضَرَبَ اُذُنَ اِنْسَانٍ حَتّٰی ذَهَبَ سَمْعُهٗ یَجِبُ الدِّیَةُ (الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کے کان پر مار دیا اور وہ بہرا ہو گیا اور اسکی قوت سماعت زائل ہو گئی تو اُسپر دیت واجب ہو گی،

۸۷۲ - خطاءً دونوں کانوں کے کاٹنے سے پوری اور ایک کان کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوتی ہے،

وَفِي الْاُذُنَيْنِ اِسْتَاصَلَتَيْنِ فِي الْخَطَاءِ الدِّیَةُ کَامِلَةٌ وَفِي اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّیَةِ وَاِذَا اَیْبَسَتِ الْاُذُنُ وَاخْتَنَقَتْ فَفِیْهَا حُکُوْمَةُ عَدْلٍ (المحیط)

اگر کسی نے کسی کے دونوں کان خطاءً کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہو گی اور ایک کان کے لیے آدھی دیت واجب ہو گی اور اگر کسی کا کان خشک اور ناقص ہو جائے تو اسمیں حکومت عدل واجب ہو گی،

۸۷۳ - دونوں آنکھوں کے پھوڑنے سے پوری دیت اور ایک آنکھ کے پھوڑنے سے آدھی دیت واجب ہو گی،

وَفِي الْعَيْنَيْنِ اِذَا فَقَئَتَا خَطَاءً کَمَالُ الدِّیَةِ وَفِي اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّیَةِ وَکَذٰلِكَ اِذَا لَمْ تُفْقَاْ وَلٰکِنَّهُمَا اُخْسِفَتَا اَوْ ذَهَبَ بَصَرُهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ یَجِبُ کَمَالُ الدِّیَةِ وَنِصْفُ الدِّیَةِ فِي اَحَدِهَا

اگر کوئی شخص خطاءً کسی کی دونوں آنکھیں پھوڑ ڈالے یا ناقص کر دے یا اسکا نور ضائع کر دے لیکن آنکھ باقی ہو تو پوری دیت واجب ہو گی اور ایک آنکھ کیلئے آدھی دیت واجب ہو گی اور کانے آدمی کی آنکھ کے لیے بھی آدھی دیت ہو گی،

وَفِي عَیْنِ الْاَعْوَرِ نِصْفُ الدِّیَةِ (الظہیریہ)

۸۷۴ - جس شخص کے مژگان نہ ہوں اس کے پپوٹے کے کاٹنے میں حکومت عدل ہے

وَفِي قَطْعِ الْجُفُونِ الَّتِي لَا شُعُورَ عَلَيْهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ وَإِنْ كَانَ الْجَانِي عَلَى الْأَهْدَابِ وَاحِدًا وَعَلَى الْجُفُونِ وَاحِدًا كَانَ عَلَى الَّذِي جَنَى عَلَى الْأَهْدَابِ تَمَامُ الدِّيَةِ وَعَلَى الَّذِي جَنَى عَلَى الْجُفُونِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (المحیط)

جس شخص کے پلکیں نہ ہوں اس کے پپوٹے کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر ایک شخص پلکوں کے نقصان پہنچانے کا مجرم ہو اور دوسرا پپوٹوں کے کاٹنے کا مجرم ہو تو جس نے پلکوں کو نقصان پہنچایا ہے اس پر پوری دیت واجب ہوگی اور جس نے پپوٹوں کو نقصان پہنچایا ہے اس پر حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۷۵- پلکوں سمیت پپوٹے کے کاٹنے سے ایک ہی دیت واجب ہوگی

وَلَوْ قَطَعَ الْجُفُونَ بِأَهْدَابِهَا فَفِيهِ دِيَةٌ وَاحِدَةٌ۔ (الہدایہ)

اگر کسی نے پپوٹوں کو پلکوں کیساتھ کاٹ ڈالا تو ایک ہی دیت واجب ہوگی،

۸۷۶- پوری ناک کے کاٹنے سے پوری دیت واجب ہوگی،

وَفِي قَطْعِ الْأَنْفِ دِيَةُ النَّفْسِ فَكَذَا إِذَا قَطَعَ الْمَارِنَ وَهِيَ مَا لَانَ مِنَ الْأَنْفِ وَإِنْ قَطَعَ نِصْفَ قَصَبَةِ الْأَنْفِ لَا قِصَاصَ فِيهِ وَفِيهِ دِيَةُ النَّفْسِ (قاضی خان)

پوری ناک کے کاٹنے سے پوری دیت واجب ہوگی اور یہی حکم آدمی ناک کے کاٹنے کا بھی ہے لیکن مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا اور ناک کے سرے کے کاٹنے سے بھی پوری دیت واجب ہوگی،

۸۷۷- ایسے شخص کی ناک کاٹنے سے جو ناک سے سانس نہیں لیتا حکومت عدل واجب ہوگی

إِذَا جَنَى عَلَيْهِ فَصَارَ لَا يَتَنَفَّسُ مِنْ أَنْفِهِ وَلَكِنْ يَتَنَفَّسُ مِنْ فَمِهِ فَعَلَيْهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الذخیرہ)

اگر کسی نے ایسے شخص کی ناک کاٹی جو ناک سے سانس نہیں لیتا بلکہ منھ سے لیتا ہے تو اس صورت میں حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۷۸- ناک کے توڑنے سے بھی حکومت عدل واجب ہوگی،

إِذَا كُسِرَ أَنْفُ إِنْسَانٍ فَفِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الظہیریہ)

ناک کے توڑنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۷۹ ہونٹ کی دیت

وَفِي الشَّفَتَيْنِ كَمَالُ الدِّيَةِ وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ الْعُلْيَاءُ وَالسُّفْلَى فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ (المحیط)

دونوں ہونٹوں کے کاٹنے سے پوری دیت اور ایک ہونٹ کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی اوپر اور نیچے کے ہونٹ دیت میں برابر ہیں،

۸۸۰ دانتوں کی دیت

وَيَجِبُ فِي كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ دِيَةٍ وَيَسْتَوِي فِي ذَلِكَ الْأَنْيَابُ وَالضَّوَاحِكُ وَالنَّوَاجِذُ وَالطَّوَاحِينُ (المبسوط)

ہر دانت کے توڑنے سے عشر دیت کا آدھا واجب ہوگا اور سب دانت اس حکم میں برابر ہیں،

۸۸۱ اعضائے انسانی میں صرف دانتوں کی دیت جان کی دیت سے زیادہ ہے،

وَلَيْسَ فِي الْآدَمِيِّ شَيْءٌ مِنَ الْأَعْضَاءِ يَزْدَادُ أَرْشُهُ عَلَى دِيَةِ النَّفْسِ إِلَّا الْأَسْنَانُ (خزانۃ المفتیین)

آدمی کے جسم میں دانت کے سوا کوئی عضو ایسا نہیں جس کی دیت جان کی دیت سے زیادہ ہو،

حَتَّى لَوْ كَانَتْ ثَمَانِيَةً وَعِشْرِينَ فَفِيهِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفًا وَإِنْ كَانَتْ ثَلَاثِينَ فَخَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا (الظہیریہ)

کیونکہ اگر اٹھائیس دانت ہوں تو ان کی دیت ۱۴ ہزار درم ہوگی اور اگر تیس دانت ہوں تو ان کی دیت پندرہ ہزار درم ہوگی،

۸۸۲۔ دانت توڑنے کے بعد اگر پھر دانت نکل آئیں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت ساقط ہو جائے گی،

وَمَنْ قَلَعَ سِنَّ رَجُلٍ فَنَبَتَتْ مَكَانَهَا أُخْرَىٰ سَقَطَ الْأَرْشُ هٰذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ وَ قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الْأَرْشُ كَمَلًا (الجوہرۃ النیرہ)

اگر کسی نے کسی کے دانت اوکھاڑ ڈالے اور پھر اس کے دانت نکل آئے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت ساقط ہو جائیگی اور صاحبین کے نزدیک مجرم پر دیت واجب ہوگی،

۴۸۰۔ لیکن اگر سیاہ دانت نکلے تو دیت ساقط نہ ہوگی،

وَإِنْ نَبَتَتِ الْأُخْرٰى سَوْدَاءَ بَقِيَ الْأَرْشُ عَلٰى حَالِهٖ (المحیط)

اور اگر سیاہ دانت نکلے تو مجرم کے ذمہ دیت باقی رہے گی،

۴۸۱ اگر کسی نے کسی کے دانت پر مارا اور وہ ہل گئے تو دیت لینے میں تاخیر کیجائیگی یعنی اگر دانت سبز اور سرخ ہو گئے تو دیت واجب ہوگی اور اگر زرد ہو گئے تو کچھ واجب نہ ہوگا

لَوْ ضَرَبَ سِنَّ إِنْسَانٍ فَتَحَرَّكَتْ فَأُجِّلَ فَإِنِ اخْضَرَّ أَوِ احْمَرَّ يَجِبُ دِيَةُ السِّنِّ خَمْسُ مِائَةٍ وَإِنِ اصْفَرَّ اخْتَلَفَ الْمَشَائِخُ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنِ اسْوَدَّ يَجِبُ دِيَةُ السِّنِّ إِذَا فَاتَتْ مَنْفَعَةُ الْمَضْغِ وَإِنْ لَمْ تَفُتْ إِلَّا أَنَّهُ مِنَ الْأَسْنَانِ الَّتِيْ يُرٰى حَتّٰى فَاتَتْ جَمَالُهُ فَكَذٰلِكَ وَإِنْ يَكُنْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَفِيْهِ رِوَايَتَانِ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ لَا يَجِبُ شَيْءٌ۔ (قاضی خان)

اگر کسی نے کسی کے دانتوں کو مار دیا اور وہ ہل گئے تو دیت لینے میں تاخیر کیجائے گی اگر اس کے دانت سبز یا سرخ ہو گئے تو دیت واجب ہوگی اور اگر زرد ہو گئے تو دیت واجب نہ ہوگی اور اگر سیاہ ہو گئے تو دیکھیں گے اگر چبانے کا فائدہ جاتا رہا تو دیت واجب ہوگی اور اگر چبانے کی قوت باقی رہی تو دیکھیں گے کہ اس کے دانت ویسے ہی ہیں جیسے لوگوں کو نظر آتے ہیں لیکن اس کا حسن زائل ہو گیا ہے تو اس صورت میں بھی دیت واجب ہوگی اور اگر ویسے نہیں ہیں تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

۸۸۵۔ اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھاڑ لیا اور اس نے پھر دانت کو اس کی جگہ رکھدیا اور اسکے دانت پر گوشت نکل آیا تو مجرم پر دانت کی دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ قَلَعَ سِنَّ غَيْرِهٖ فَرَدَّهَا صَاحِبُهَا مَكَانَهَا وَنَبَتَ عَلَيْهِ اللَّحْمُ فَعَلَى الْقَالِعِ كَمَالُ الْاَرْشِ (الکافی)

اگر کسی نے کسی کے دانت کو اوکھاڑ ڈالا اور اس نے اپنے دانت کو اسکی جگہ رکھدیا اور اس دانت پر گوشت نکل آیا تو مجرم پر دانت کی دیت واجب ہوگی،

۸۸۶۔ زبان کی دیت،

وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَكَذَا فِي قَطْعِ بَعْضِ اللِّسَانِ اِذَا امْتَنَعَ عَنِ الْكَلَامِ الدِّيَةُ وَلَوْ قَدَرَ عَلَى التَّكَلُّمِ بِبَعْضِ الْحُرُوفِ قِيْلَ يُقْسَمُ عَلَى عَدَدِ الْحُرُوْفِ وَقِيْلَ عَلٰى عَدَدِ حُرُوْفٍ مُتَعَلِّقٍ بِاللِّسَانِ وَقِيْلَ اِنْ قَدَرَ عَلَى اَدَاءِ اَكْثَرِ الْحُرُوْفِ يَجِبُ فِيْهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَاِنْ عَجَزَ عَنْ اَدَاءِ الْاَكْثَرِ يَجِبُ كُلُّ الدِّيَةِ (الکافی)

زبان کے کاٹنے میں پوری دیت ہے اور اگر تھوڑی سی زبان کوئی کاٹ لے تو جس صورت میں کہ وہ بات چیت کرنے سے معذور ہو جائے پوری دیت ہے اور اگر بعض حروف کے ادا کرنے پر قادر ہو تو اس صورت میں اختلاف ہے بعضوں کا قول ہے کہ دیت حروف پر تقسیم کیجائے گی اور بعضوں کے نزدیک ان حروف پر تقسیم کیجائے گی جنکا ادا کرنا زبان سے تعلق رکھتا ہے، اور جس قدر حروف کا ادا کرنا فوت ہوا ہی اسکی دیت ادا کیجائے گی اور بعضوں کے نزدیک اگر اکثر حروف کے ادا کرنے پر قادر ہو تو حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر اکثر حروف کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو دیت کامل واجب ہوگی

۸۸۷۔ لڑکے کی زبان کی دیت،

لَوْ قَطَعَ لِسَانَ صَبِيٍّ اِنِ اسْتَهَلَّ يَجِبُ

اگر کسی نے لڑکے کی زبان کاٹ ڈالی تو اگر وہ

حُکُوْمَةُ الْعَدْلِ وَاِنْ تَکَلَّمَ فَفِیْہِ الدِّیَةُ (شرح جامع الصغیر)	بات نہیں کرتا تھا تو حکومتِ عدل واجب ہوگی اور اگر بات کرتا تھا تو دیت واجب ہوگی،

۸۸۸- گونگے آدمی کی زبان کی دیت،

وَفِیْ لِسَانِ الْاَخْرَسِ حُکُوْمَةُ عَدْلٍ (المحیط)	اور گونگے آدمی کی زبان کاٹنے سے حکومتِ عدل واجب ہوگی،

۸۸۹- کلہ کی دیت

وَفِی اللَّحْیَتَیْنِ کَمَالُ الدِّیَةِ وَفِیْ اَحَدِھِمَا نِصْفُھَا (المحیط)	دونوں کلوں کے کاٹنے سے پوری دیت اور ایک کلہ کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی،

۸۹۰- ہاتھوں کی دیت

وَفِی الْیَدَیْنِ اِذَا قُطِعَتْ خَطَاءً کَمَالُ الدِّیَةِ وَفِیْ اَحَدِھِمَا نِصْفُ الدِّیَةِ وَلَا یُفَضَّلُ الْیَمِیْنُ عَلَی الشِّمَالِ وَاِنْ کَانَ الْیَمِیْنُ اَکْثَرَ بَطْشًا مِنَ الشِّمَالِ (الذخیرہ)	اگر کوئی شخص کسی کے دونوں ہاتھوں کو غلطی سے کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہوگی اور ایک ہاتھ کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی لیکن داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر کوئی فضیلت نہیں ہے گو پکڑنے کی قوت داہنے ہاتھ میں زیادہ ہے،

۸۹۱- انگلیوں کی دیت

وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ مِنْ اَصَابِعِ الْیَدَیْنِ اَوِ الرِّجْلَیْنِ عُشْرُ الدِّیَةِ وَالْاَصَابِعُ کُلُّھَا سَوَاءٌ وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ فِیْھَا ثَلٰثُ مَفَاصِلَ فَفِیْ اَحَدِھَا ثُلُثُ دِیَةِ الْاِصْبَعِ	ہاتھ پانوں کی انگلیوں کی دیت، دیت کا دسواں حصہ ہے اور تمام انگلیاں دیت میں برابر ہیں اور جس انگلی کے تین جوڑ ہیں اس کے ایک جوڑ کے کاٹنے سے انگلی کی تہائی دیت واجب ہوگی اور

وَمَا فِيهَا مَفْصِلَانِ فَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ دِيَةِ الْأُصْبُعِ (الهدایہ)

جس انگلی میں دو جوڑ ہیں اس کے ایک جوڑ کے کٹنے سے انگلی کی آدھی دیت واجب ہوگی،

۸۹۲- زائد انگلی کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي الْأُصْبُعِ الزَّائِدَةِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الجوہرۃ النیرہ)

زائد انگلی کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۹۳- شل ہاتھ کے کاٹنے سے بھی حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (المحیط)

شل ہاتھ کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۹۴- کسی کے ہاتھ شل کرنے کی دیت

وَإِذَا ضَرَبَ رَجُلٌ عَلَى يَدِ رَجُلٍ فَشَلَّتِ الْيَدُ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً (خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے کسی کے ہاتھ پر مارا جس کے صدمہ سے وہ شل ہوگیا تو پوری دیت واجب ہوگی،

۸۹۵- اوپر کے جوڑ سے اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ لی اور اس کے اثر سے باقی انگلیاں یا پورا ہاتھ شل ہوگیا تو اوپر کے جوڑ کی دیت واجب ہوگی اور باقی نقصان کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَإِنْ قَطَعَ أُصْبُعَ رَجُلٍ مِنَ الْمَفْصِلِ الْأَعْلَى فَشَلَّ مَا بَقِيَ مِنَ الْأُصْبُعِ وَالْيَدِ كُلِّهَا لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَيَنْبَغِي أَنْ يَجِبَ الدِّيَةُ فِي الْمَفْصِلِ الْأَعْلَى وَفِيمَا بَقِيَ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَكَذَا فِي الزَّنْدِ إِذَا كُسِرَ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الذخیرہ)

اگر کسی نے اوپر کے جوڑ سے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور بقیہ انگلیاں یا پورا ہاتھ شل ہوگیا تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا بلکہ اوپر کے جوڑ کی دیت اور بقیہ نقصان کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی اسی طرح کلائی کے توڑنے سے بھی حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۹۶۔ آدھی کلائی سے ہاتھ کاٹنے کی دیت،

وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ مِنْ نِصْفِ السَّاعِدِ دِيَةُ الْيَدِ وَحُكُومَةُ عَدْلٍ فِيمَا بَيْنَ الْكَفِّ إِلَى السَّاعِدِ وَإِنْ كَانَ إِلَى الْمِرْفَقِ كَانَ فِي الذِّرَاعِ بَعْدَ دِيَةِ الْيَدِ حُكُومَةُ عَدْلٍ أَكْثَرُ مِنْ ذَٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ (المبسوط)

نصف کلائی سے ہاتھ کاٹنے کی صورت میں ہاتھ کی دیت واجب ہوگی اور ہتھیلی سے کلائی تک کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر ہاتھ کہنی سے کاٹ ڈالا جائے تو ہاتھ کی دیت دینی ہوگی اور جو کچھ مذکور ہوا جو کچھ اس سے زائد ہوگا اس کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۹۷ انگلی کے سرے اور ناخن کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي الْأَنْمُلَةِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَالظُّفْرُ إِذَا نَبَتَ كَمَا كَانَ لَا شَيْءَ فِيهِ كَمَا فِي غَيْرِهِ وَإِنْ لَمْ يَنْبُتْ فَفِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَإِنْ نَبَتَ عَلَى عَيْبٍ فَحُكُومَةٌ دُونَ الْأَوَّلِ (خزانۃ المفتیین)

انگلی کے سرے کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر ناخن کاٹ لیے جائیں اور پھر دوبارہ ویسے ہی ناخن نکل آئیں تو کوئی تاوان واجب نہ ہوگا اور اگر دوبارہ نہ نکلیں تو حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر عیب دار نکلیں تب بھی حکومت عدل واجب ہوگی لیکن پہلے سے کم،

۸۹۸ پسلی اور سینے کی ہڈی کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي الضِّلَعِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَفِي التَّرْقُوَةِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الذخیرہ)

پسلی اور سینے کی ہڈی کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۹۹۔ مرد کی دونوں چھاتیوں کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي ثَدْيَيِ الرَّجُلِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَفِي

مرد کی دونوں پستان کے کاٹنے سے حکومت عدل

حُلمتیہ حُکُومَۃٌ مَادُوْنَ الْاَوَّلِ ، (الظہیریہ)

واجب ہوگی اور عورت کے دونوں سر پستان کے کاٹنے میں بھی حکومت عدل ہے لیکن پہلے سے کم۔

۹۰۰ - مرد کے ایک پستان کے کاٹنے سے اسکا آدھا واجب ہوگا،

وَفِی اِحْدٰی ثَدْیِ الرَّجُلِ نِصْفُ ذٰلِکَ (المحیط)

مرد کی ایک پستان کے کاٹنے سے اس کا نصف واجب ہوگا،

۹۰۱ - عورت کی پستان کی دیت

وَفِی ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ الدِّیَۃُ وَکَذَا فِی حُلْمَتَیْ ثَدْیِہِمَا وَحْدَہَا وَفِی اَحَدِہِمَا وَحْدَہَا وَفِی اَحَدِہِمَا نِصْفُ الدِّیَۃِ وَلَمْ یُوْجَدْ فِی الْکُتُبِ الظَّاہِرَۃِ وُجُوْبُ الْقِصَاصِ فِی ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اِذَا قُطِعَتْ عَمَدًا وَالصَّغِیْرَۃُ وَالْکَبِیْرَۃُ فِی ذٰلِکَ سَوَاءٌ (الظہیریہ)

عورت کی دونوں چھاتیوں کے کاٹنے سے دیت واجب ہوگی اور عورت کی دونوں چھاتیوں کی نوک کے کاٹنے سے بھی دیت واجب ہوگی اور ایک چھاتی کی دیت آدھی ہوگی، چھاتیوں کے کاٹنے سے قصاص واجب نہیں ہوتا، اور چھوٹی اور بڑی چھاتیوں کا حکم ایک ہے،

۹۰۲ - اگر کسی نے کسی کی پیٹھ پر اس طرح مار دیا کہ قوت جماع زائل ہوگئی، یا وہ کبڑا ہوگیا تو پوری دیت واجب ہوگی،

وَاِنْ ضَرَبَ عَلَی الظَّہْرِ فَفَاتَ مَنْفَعَۃُ الْجِمَاعِ اَوْصَارَ اَحْدَبَ یَجِبُ دِیَۃُ النَّفْسِ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کی پیٹھ پر مار دیا جس سے جماع کا فائدہ جاتا رہا یا وہ کبڑا ہوگیا تو پوری دیت واجب ہوگی۔

۹۰۳ - لیکن اگر ایسا نہ ہوا بلکہ صرف زخم باقی رہا تو حکومت عدل واجب ہوگی،

وَاِذَا لَمْ یُحْدِثْ بِہٖ وَلَمْ یَمْنَعْہُ عَنِ الْجِمَاعِ فَاِنْ بَقِیَ لِلْجِرَاحَۃِ اَثَرٌ فَفِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ (المحیط)

اور اگر یہ مار مانع جماع نہ ہوئی اور وہ کبڑا نہ ہوا اور زخم کا اثر باقی رہ گیا تو حکومتِ عدل واجب ہوئی،

۹۰۴۔ اگر زخم کا نشان بھی باقی نہ رہا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان واجب نہ ہوگا

وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ اَثَرُ الضَّرْبِ فَلَا شَیْءَ وَقَالَا اُجْرَۃُ الطَّبِیْبِ، (خزانۃ المفتین)

اور اگر مار کا نشان بھی باقی نہ رہا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان واجب نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک طبیب کی فیس دینی پڑے گی،

۹۰۵۔ اگر کسی نے عورت کا سینہ توڑ دیا اور منی کا پیدا ہونا بند ہو گیا تو دیت واجب ہوگی

وَصَدْرُ الْمَرْاَۃِ اِذَا انْکَسَرَ وَانْقَطَعَ الْمَاءُ فَفِیْہِ الدِّیَۃُ (الذخیرہ)

اگر کسی نے عورت کے سینے کو توڑ دیا اور منی کا پیدا ہونا بند ہو گیا تو دیت واجب ہوگی،

۹۰۶۔ عضو تناسل کی دیت،

وَفِی الذَّکَرِ کَمَالُ الدِّیَۃِ وَفِیْ ذَکَرِ الْخَصِیِّ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ عِنْدَنَا سَوَاءٌ کَانَ یَتَحَرَّکُ اَوْ لَا یَتَحَرَّکُ یَقْدِرُ الْخَصِیُّ عَلَی الْوَطْیِ اَوْ لَا یَقْدِرُ وَھُوَ الْحُکْمُ فِیْ ذَکَرِ الْعِنِّیْنِ (الذخیرہ)

عضوِ تناسل کے کاٹنے سے پوری دیت واجب ہوگی اور خصی کے عضوِ تناسل کے کاٹنے سے حکومتِ عدل واجب ہوگی چاہے اس کے عضو میں حرکت ہو یا نہ ہو وہ جماع پر قادر ہو یا نہ ہو اور یہی حکم عنین کے عضو کے کاٹنے کا بھی ہے،

۹۰۷۔ سرِ ذکر کے کاٹنے سے پوری دیت واجب ہوگی،

وَاِذَا قَطَعَ الْحَشْفَۃَ یَجِبُ کَمَالُ الدِّیَۃِ (المحیط)

سرِ ذکر کے کاٹنے سے بھی پوری دیت واجب ہوگی

۹۰۸۔ خصیہ کے کاٹنے سے بھی پوری دیت واجب ہوگی،

وَفِی الْاُنْثَیَیْنِ کَمَالُ الدِّیَۃِ (المحیط)

خصیہ کے کاٹنے سے بھی پوری دیت واجب ہوگی

۹۰۹۔ عضوِ تناسل اور خصیہ کو یکے بعد دیگرے کاٹنے کی دیت،

وَاِذَا قَطَعَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثَیَیْنِ مِنَ الرَّجُلِ الصَّحِیْحِ خَطَاءً اِنْ بَدَءَ بِقَطْعِ الذَّکَرِ فَفِیْہِ دِیَتَانِ وَلَوْ بَدَءَ بِالْاُنْثَیَیْنِ ثُمَّ بِالذَّکَرِ فَفِی الْاُنْثَیَیْنِ الدِّیَۃُ کَامِلَۃٌ وَفِی الذَّکَرِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ وَاِنْ قَطَعَہُمَا مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ مَعًا فَعَلَیْہِ دِیَتَانِ (الذخیرہ)

اگر کسی نے کسی کے عضوِ تناسل اور خصیہ کو غلطی سے کاٹ ڈالا تو اگر پہلے عضوِ تناسل کو کاٹا پھر خصیہ کو تو اس پر دو دیت واجب ہوگی اور اگر پہلے خصیہ کو کاٹا پھر عضوِ تناسل کو تو اس صورت میں خصیہ کے لیے دیت واجب ہوگی اور عضوِ تناسل کے لیے حکومت عدل اور اگر دونوں کو ایک ساتھ کاٹا تو اس صورت میں بھی دو دیت واجب ہوگی

۹۱۰۔ ایک خصیہ کے کاٹنے سے اگر منی کا پیدا ہونا بند ہوگیا اور مجرم اس کا اقرار بھی کرتا ہو، تو دیت واجب ہوگی،

لَوْ قَطَعَ اَحَدَ اُنْثَیَیْہِ فَانْقَطَعَ مَاءُ ہٗ فَفِیْہِ الدِّیَۃُ وَلَا یُعْلَمُ ذٰلِکَ اِلَّا بِاَنْ یُّقِرَّ الْجَانِیْ بِہٖ (خزانۃ المفتیین)

ایک خصیہ کے کاٹنے سے بشرطیکہ منی کا پیدا ہونا بند ہوگیا ہو اور مجرم اس کا اقرار کرے دیت واجب ہوگی

۹۱۱۔ خطاءً سرین کے کاٹنے کی دیت

وَفِی الْاَلْیَتَیْنِ اِذَا قُطِعَتَا خَطَاءً کَمَالُ الدِّیَۃِ وَفِیْ اَحَدِہِمَا نِصْفُ الدِّیَۃِ، (المحیط)

اور غلطی سے دونوں سرینوں کے کاٹنے سے پوری دیت اور ایک سرین کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی،

۹۱۲۔ پیٹ چاک کرنے کی دیت،

وَلَوْ طَعَنَ بَطْنَهُ بِرُمْحٍ فَصَارَ بِحَالٍ لَا يَسْتَمْسِكُ الطَّعَامُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ (الخلاصہ)

اگر کسی نے کسی کے پیٹ پر نیزہ مارا اور اسوجہ سے اسکے پیٹ میں کھانا نہیں ٹھہرتا تو دیت واجب ہوگی،

۹۱۳- اگر کسی نے کسی کی مقعد میں نیزہ مارا اور اسوجہ سے اس کے پیٹ میں کھانا نہیں ٹھہرتا تو پوری دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ طَعَنَ بِرُمْحٍ اَوْ غَيْرِهٖ فِي الدُّبُرِ فَلَا يَسْتَمْسِكُ الطَّعَامُ فِيْ جَوْفِهٖ فَعَلَيْهِ دِيَةٌ كَامِلَةٌ وَكَذٰلِكَ لَوْ ضَرَبَهُ فَسَلَسَ بَوْلُهُ وَلَا يَسْتَمْسِكُ الْبَوْلُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ (فتاوی قاضیخان)

اگر کسی نے کسی کی مقعد میں نیزہ مارا اور اس وجہ سے اس کے پیٹ میں کھانا نہیں ٹھہرتا تو پوری دیت واجب ہوگی، اور اس صورت میں بھی یہی حکم ہے جب ضرب سلس البول کا سبب ہو جائے، یعنی پوری دیت واجب ہوگی،

۹۱۴- اگر کسی نے عورت کی شرمگاہ کاٹ ڈالی اور اس کو سلس البول ہو گیا تو دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ قَطَعَ فَرْجَ امْرَاَةٍ وَصَارَتْ بِحَالٍ لَا يَسْتَمْسِكُ الْبَوْلُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ (الخلاصہ)

اگر کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ کاٹ ڈالی اور وہ ہو سلس البول ہو گئی تو دیت واجب ہوگی،

۹۱۵- اگر کسی نے عورت کی شرمگاہ کاٹ ڈالی اور قابل جماع نہ رہی تو دیت واجب ہوگی،

وَاِذَا قَطَعَ فَرْجَ امْرَاَةٍ وَصَارَتْ بِحَالٍ لَا يُسْتَطَاعُ وِقَاعُهَا فَفِيْهِ الدِّيَةُ، (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ کاٹ ڈالی اور وہ قابل جماع نہ رہی تو دیت واجب ہوگی،

۹۱۶- اگر کسی نے کسی عورت کو اس طرح مار دیا کہ وہ مستحاضہ ہو گئی تو ایکسال تک انتظار کیا جائیگا، اگر اس مدت میں اصلی حالت پر آگئی تو دیت واجب نہ ہوگی،

وَاِذَا ضَرَبَ امْرَأَةً فَصَارَتْ مُسْتَحَاضَةً يُنْتَظَرُ حَوْلًا فَاِنْ بَرَأَتْ وَاِلَّا يُقْضٰى بِالدِّيَةِ وَفِي مَسْئَلَةِ سَلَسِ الْبَوْلِ يَجِبُ اَنْ يُنْتَظَرَ حَوْلًا اَيْضًا بِخِلَافِ مَسْئَلَةِ الطَّعْنِ فِي الْبَطْنِ (المحیط)

اگر کسی نے کسی عورت کو مار دیا اور وہ مستحاضہ ہوگئی تو ایک سال تک انتظار کیا جائیگا اگر اس مدت میں اپنی اصلی حالت پر آگئی تو کچھ واجب نہ ہوگا ورنہ دیت واجب ہوگی مسئلہ سلس البول میں بھی ایک سال تک انتظار کیا جائیگا اور پیٹ پر اس طرح نیزہ مارنے کی صورت میں کہ کھانا نہ ٹھہر سکے انتظار نہیں ہے،

۹۱۷- اگر کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ کو اس طرح وسیع کر دیا کہ پیشاب کو ضبط نہیں کر سکتی تو دیت واجب ہوگی،

فِي الْمُتَفَرِّقَاتِ وَاِنْ اَفْضٰى امْرَأَةً فَلَا تَسْتَمْسِكُ الْبَوْلَ فَفِيْهَا الدِّيَةُ وَاِنْ كَانَتْ تَسْتَمْسِكُ فَهِيَ جَائِفَةٌ يَجِبُ فِيْهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ کو وسیع [illegible] وہ پیشاب کو ضبط نہیں کر سکتی [illegible] ہوگی اور اگر پیشاب کو ضبط کر سکتی ہو تو [illegible] جائفہ کا ہے جسمیں ثلث دیت واجب ہوگی،

۹۱۸- اگر کسی نے کسی کے سرین پر مار دیا اور اس سے سلس البول پیدا ہو گیا تو دیت واجب ہوگی

فَاِذَا ضَرَبَ اِنْسَانًا عَلٰى عَجُزٍ فَسَلَسَ بَوْلُهٗ وَصَارَ لَا يَسْتَمْسِكُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ

اگر کسی نے کسی کے سرین پر مار دیا جس سے سلس البول پیدا ہو گیا اور وہ پیشاب کو ضبط نہیں کر سکتا تو دیت واجب ہوگی

۹۱۹- نابالغ عورت کیساتھ جو قابل جماع نہیں اگر کسی نے مباشرت کی اور وہ ہلاک ہوگئی تو اس کی دیت کی دو صورتیں ہیں،

رَجُلٌ جَامَعَ صَغِيْرَةً (وَلَا يُجَامَعُ مِثْلُهَا) فَمَاتَتْ اِنْ كَانَتْ اَجْنَبِيَّةً يَجِبُ الدِّيَةُ

اگر ایک مرد نے ایک نابالغ عورت کیساتھ جو قابل جماع نہیں مباشرت کی اور وہ ہلاک ہوگئی تو عورت اگر

عَلَی الْعَاقِلَۃِ وَاِنْ کَانَتْ مَنْکُوْحَۃً فَالدِّیَۃُ عَلَی الْعَاقِلَۃِ وَالْمَھْرُ عَلَی الزَّوْجِ (الخلاصہ)

غیر ہو یعنی اسکی بی بی نہیں ہے تو مرد کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر اسکی منکوحہ ہو تو دیت اسکے عاقلہ پر اور مہر اس پر واجب ہوگا

٩٢٠۔ اگر کسی کے ڈھکیلنے سے ایک عورت کی بکارت زائل ہوگئی تو اس کا مہر مثل واجب ہوگا،

اِذَا دَفَعَ اَجْنَبِیَّۃً فَسَقَطَتْ وَذَھَبَ عُذْرَتُھَا فَعَلَی الدَّافِعِ مَھْرُ مِثْلِھَا وَالتَّعْزِیْرُ (بزازیہ)

اگر کسی مرد نے کسی غیر کی عورت کو ڈھکیل دیا اور وہ گر پڑی اور اسکی بکارت زائل ہوگئی تو اس پر اسکا مہر مثل واجب ہوگا اور اسکو تعزیر بھی دیجائیگی،

٩٢١۔ خطاءً پانوں کے کاٹنے کی دیت

وَفِی الرِّجْلَیْنِ کَمَالُ الدِّیَۃِ فِی الْخَطَاءِ وَفِیْ اَحَدِھِمَا النِّصْفُ (المحیط)

خطاءً دونوں پانوں کے کاٹنے سے دیت کاملہ واجب ہوگی اور ایک پانوں کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی

٩٢٢۔ نصف پنڈلی سے پانوں کاٹنے کا حکم

وَاِذَا قَطَعَ الرِّجْلَ خَطَاءً مِنْ نِصْفِ السَّاقِ یَجِبُ الدِّیَۃُ لِاَجْلِ الْقَدَمِ وَحُکُوْمَۃُ الْعَدْلِ فِیْ مَاوَرَاءِ الْقَدَمِ (الذخیرہ)

اگر کسی نے کسی کے پانوں کو خطاءً نصف پنڈلی سے کاٹ ڈالا تو اس صورت میں اسپر پانوں کی دیت واجب ہوگی اور پانوں سے زیادہ جو کچھ کاٹا ہے اس کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی۔

٩٢٣۔ ناقص اور کج پانوں کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِیْ قَطْعِ الرِّجْلِ الْعَوْجَاءِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ (ینابیع)

ناقص اور کج پانوں کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی

٩٢٤۔ اگر کسی نے کسی کی ران توڑ ڈالی اور پھر وہ اچھی ہوگئی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَاِنْ کَسَرَ فَخِذَہٗ وَبَرَأَتْ وَاسْتَقَامَتْ فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَفِیْ قَوْلِ اَبِیْ یُوْسُفَ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ (محیط)

اگر کسی نے کسی کی ران توڑ ڈالی اور اسکی ران پھر صحیح ہوگئی اور وہ شخص اٹھنے لگا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک حکومت عدل واجب ہوگی،

۹۲۵- جو لڑکا اٹھ بیٹھ نہیں سکتا اس کے ہاتھ پاؤں کے توڑنے [illegible]
واجب ہوگی،

وَفِي يَدِ الصَّغِيرِ وَرِجلِهِ حُكُومَةُ عَدلٍ إِذَا لَمْ يَمْشِ وَلَمْ يَقْعُدْ وَلَمْ يُحَرِّكْهُمَا أَمَّا إِذَا كَانَ يُحَرِّكُهُمَا فَفِيهِمَا الدِّيَةُ كَامِلَةً (السراج الوہاج)	چھوٹا بچہ اگر اٹھ نہیں کو جنبش نہیں دے سکتا [illegible]

۹۲۶- اگر کسی نے کسی کو سو کوڑے مار
پائی اور دس کوڑوں کی مار سے مرگیا تو مجرم پر نوے لوردں
صرف ایک دیت واجب ہوگی۔

وَمَنْ ضَرَبَ رَجُلًا مِائَةَ سَوْطٍ فَبَرَءَ مِنْ تِسْعِينَ وَمَاتَ مِنْ عَشَرَةٍ فَعَلَيْهِ دِيَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَيْسَ عَلَيْهِ بِضَرْبِ تِسْعِينَ شَيْءٌ (الکافی)	اگر کسی نے کسی کو سو کوڑے مارے اور وہ نوے کی مار سے اچھا ہوگیا اور دس کوڑوں کی مار سے مرگیا تو اس صورت میں مجرم پر ایک دیت واجب ہوگی اور نوے کوڑوں کے عوض کچھ واجب نہ ہوگا،

۹۲۷- اگر کسی نے کسی کو سو کوڑے مارے اور زخم مندمل ہوگئے لیکن ان کا اثر باقی رہا تو حکومت عدل واجب ہوگی،

إِنْ ضَرَبَ رَجُلًا مِائَةَ سَوْطٍ فَجَرَحَهُ فَبَرَءَ مِنْهَا وَبَقِيَ لَهُ أَثَرٌ يَجِبُ حُكُومَةُ الْعَدْلِ لِبَقَاءِ الْأَثَرِ، (الکافی)	اگر کسی نے کسی کو سو کوڑے مارے اور زخم بھر گئے لیکن ان کا نشان باقی رہا تو حکومت عدل واجب ہوگی،

نواں باب

زخموں کے بیان میں

۹۲۸ - شجہ اور جراحت میں فرق

يَخْتَصُّ الشَّجَّةُ بِمَا يَكُوْنُ بِالْوَجْهِ وَالرَّأْسِ لُغَةً وَمَا يَكُوْنُ بِغَيْرِهِمَا فَجِرَاحَةٌ (منح الغفار)

جو زخم کہ چہرے اور سر پر لگے اس کو شجہ، اور جو باقی بدن پر لگے اس کو جراحت کہتے ہیں۔

۹۲۹ - شجہ کی قسمیں

اَلشِّجَاجُ عَشْرَةٌ اَلْخَارِصَةُ وَهِيَ الَّتِيْ تَخْرِصُ الْجِلْدَ اَيْ تَخْدِشُهُ وَلَا تُخْرِجُ الدَّمَ وَالدَّامِعَةُ وَهِيَ الَّتِيْ تُظْهِرُ الدَّمَ وَلَا تُسِيْلُهُ كَالدَّمْعِ وَالدَّامِيَةُ وَهِيَ الَّتِيْ تُسِيْلُ الدَّمَ وَالْبَاضِعَةُ وَهِيَ الَّتِيْ تَبْضَعُ الْجِلْدَ اَيْ تَقْطَعُهُ وَالْمُتَلَاحِمَةُ وَهِيَ الَّتِيْ تَاْخُذُ فِي اللَّحْمِ وَالسِّمْحَاقُ وَهِيَ الَّتِيْ تَصِلُ اِلَى السِّمْحَاقِ وَهِيَ جِلْدَةٌ رَقِيْقَةٌ بَيْنَ اللَّحْمِ وَعَظْمِ الرَّأْسِ وَالْمُوْضِحَةُ

شجہ دس ہیں: ایک حارصہ، دوسرا دامعہ، تیسرا دامیہ، چوتھا باضعہ، پانچواں متلاحمہ، چھٹا سمحاق، ساتواں موضحہ، آٹھواں ہاشمہ، نواں منقلہ، دسواں آمہ، حارصہ وہ ہے جس سے چمڑے میں خراش آجائے لیکن خون نہ نکلے، دامعہ وہ ہے جس میں خون نکلے لیکن بہے نہیں دامیہ وہ ہے جس میں خون بہنے لگے باضعہ وہ ہے جس میں چمڑا کٹ جائے متلاحمہ وہ ہے جو چمڑے کو کاٹ کر گوشت تک پہنچ جائے سمحاق وہ ہے جو گوشت سے گذر کر سمحاق تک پہنچ جائے یعنی اس باریک چمڑے تک

وَهِيَ الَّتِي تُوضِحُ الْعَظْمَ أَيْ تُبَيِّنُهُ وَالْهَاشِمَةُ وَهِيَ الَّتِي تَكْسِرُ الْعَظْمَ وَالْمُنَقِّلَةُ وَهِيَ الَّتِي تُنَقِّلُ الْعَظْمَ بَعْدَ الْكَسْرِ أَيْ تُحَوِّلُهُ وَالْآمَّةُ وَهِيَ الَّتِي تَصِلُ إِلَى أُمِّ الرَّأْسِ وَهُوَ الَّذِي فِيهِ الدِّمَاغُ (الهدایہ)

جو گوشت اور ہڈی کے درمیان ہے، موضحہ وہ ہے جو ہڈی کو ظاہر کر دے، ہاشمہ وہ ہے جو ہڈی کو توڑ دے منقلہ وہ ہے جو ہڈی کو توڑ کر اس کی جگہ سے سرکا دے، آمہ وہ ہے جو ام دماغ تک پہنچ جائے، اور ام دماغ وہ جھلی ہے جس کے اندر دماغ رہتا ہے،

۹۳۰- جائفہ

ثُمَّ الْجَائِفَةُ وَهِيَ الَّتِي تَخْرِقُ الْجِلْدَ وَتَصِلُ إِلَى الدِّمَاغِ وَلَمْ يَذْكُرْهَا مُحَمَّدٌ لِأَنَّ الْإِنْسَانَ لَا يَعِيشُ مِنْهَا (محیط سرخسی)

جائفہ وہ ہے جو چمڑے سے گذر کر دماغ تک پہنچ جائے لیکن اس کو امام محمدؒ نے شجہ کے اقسام میں شمار نہیں کیا کیونکہ انسان دماغ کے جائفہ سے زندہ نہیں رہتا

۹۳۱- شجہ کی جگہ

مَوْضِعُ الشَّجَّةِ الرَّأْسُ وَالْوَجْهُ إِلَى الذَّقَنِ وَتَحْتَ الذَّقَنِ لَيْسَ بِمَوْضِعِ الشَّجَّةِ

(خزانۃ المفتیین)

شجہ کی جگہ سر اور چہرہ ہے ٹھوڑی تک اور ٹھوڑی سے نیچے شجہ کی جگہ نہیں ہے،

۹۳۲- آمہ

وَلَا تَكُونُ الْآمَّةُ إِلَّا فِي الرَّأْسِ أَوْ فِي الْوَجْهِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يَخْلُصُ مِنْهُ إِلَى الدِّمَاغِ (المحیط)

آمہ سر اور چہرے کے ساتھ مخصوص ہے جو ام دماغ تک پہنچے،

۹۳۳- اچھے ہونے کی صورت میں شجہ کا تاوان

وَفِي هٰذَا كُلِّهِ إِذَا بَرِئَ وَلَمْ يَبْقَ لَهَا أَثَرٌ

اور شجہ جب اچھا ہو گیا اور اس کا کوئی نشان باقی نہ رہا تو

لَایَجِبُ شَیْءٌ اِلَّا عِنْدَ مُحَمَّدٍ فَاِنَّهٗ قَالَ یَجِبُ مِقْدَارُ مَا اَنْفَقَ اِلٰی اَنْ یَبْرَءَ (الذخیرہ)

امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک کوئی تاوان واجب نہ ہوگا اور امام محمد کے نزدیک زخمی پر جس قدر خرچ ہوا ہوگا وہ زخم لگانے والے کو دینا پڑیگا،

۹۲۴- موضحہ اگر عمداً ہو تو اس میں قصاص ہے

وَ فِی الْمُوْضِحَةِ الْقِصَاصُ اِنْ کَانَ عَمْدًا (التبیین)

موضحہ اگر عمداً ہو تو اس میں قصاص واجب ہوتا ہے،

۹۲۵- موضحہ کے علاوہ شجہ کے دوسرے اقسام میں قصاص نہیں ہے،

وَلَا قِصَاصَ فِیْ غَیْرِ الْمُوْضِحَةِ ذَکَرَهٗ مُحَمَّدٌ فِی الْاَصْلِ وَهُوَ الْاَصَحُّ (التبیین)

موضحہ کے علاوہ شجہ کے دوسرے اقسام میں امام محمد کے قول کے موافق قصاص نہیں ہے،

۹۲۶- جو شجہ موضحہ سے زیادہ ہو اس میں بالاتفاق قصاص نہیں ہے

وَمَا فَوْقَهَا مِنَ الشِّجَاجِ لَا قِصَاصَ فِیْهِ بِالْاِجْمَاعِ وَاِنْ کَانَ عَمْدًا کَالْهَاشِمَةِ وَالْمُنَقِّلَةِ (جوہرۂ نیرہ)

اور جو شجہ موضحہ سے زائد ہو گو وہ عمداً ہو لیکن اس میں بالاتفاق قصاص نہیں،

۹۲۷- اگر موضحہ سے کم ہو اور خطاءً ہو تو اس میں حکومت عدل ہے،

وَفِیْمَا دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ مِنَ الشِّجَاجِ الثَّلٰثَةِ اِذَا کَانَتْ خَطَاءً حُکُوْمَةُ عَدْلٍ (المحیط)

اور جو شجہ موضحہ سے کم ہو اور خطاءً ہو اس میں حکومت عدل ہے،

۹۲۸- شجہ کے جن اقسام میں قصاص نہیں ان میں عمداً اور خطاءً کا حکم یکساں ہے،

وَ فِیْ کُلِّ مَا ذُکِرَ مِنَ الشِّجَاجِ اَنَّهٗ لَا یَجِبُ الْقِصَاصُ فَحُکْمُهَا عَمْدًا وَحُکْمُ الْخَطَاءِ

شجہ کے جن اقسام میں قصاص واجب نہیں ہوتا ایس میں عمد و خطاء کا حکم یکساں ہے یعنی جو کچھ قصد کی صورت

سَوَاءٌ یَجِبُ فِیْهِمَا اِذَا کَانَتْ عَمَدًا مَا یَجِبُ فِیْهِمَا اِذَا کَانَتْ خَطَاءً (المحیط)

میں واجب ہوتا ہے وہی خطاء کی صورت میں واجب ہوتا ہے،

۹۳۹ - شجہ کے مختلف اقسام کی دیت

وَفِی الْمُوْضِحَةِ اِنْ کَانَتْ خَطَاءً نِصْفُ عُشْرِ الدِّیَةِ وَفِی الْهَاشِمَةِ عُشْرُ الدِّیَةِ وَفِی الْمُنَقِّلَةِ عُشْرُ الدِّیَةِ وَنِصْفُ عُشْرِ الدِّیَةِ وَفِی الْاٰمَّةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ وَفِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ فَاِنْ نَفَذَتْ فَهُمَا جَائِفَتَانِ فَفِیْهِمَا ثُلُثَا الدِّیَةِ (الہدایہ)

شجہ موضحہ میں اگر خطاءً ہو تو عشر دیت کا نصف اور ہاشمہ میں عشر دیت اور منقلہ میں عشر اور نصف عشر دیت اور آمہ میں ثلث دیت واجب ہوگی اور اگر نفوذ کر کے جائفہ ہو جائے تو ثلث دیت واجب ہوگی،

۹۴۰ - شجہ منقلہ میں صحت یاب ہونے کے بعد اگر زخم کا نشان باقی رہے تو دیت ساقط نہ ہوگی،

شَجَّ رَجُلًا مُنَقِّلَةً فَبَرَأَ وَبَقِیَ شَیْءٌ مِنْ اَثَرِهَا بَعْدَ الْبُرْءِ وَاِنْ قَلَّ فَعَلَیْهِ اَرْشُ الْمُنَقِّلَةِ لِاَنَّ الْاَرْشَ اِذَا وَجَبَ لَا یَسْقُطُ اِلَّا اِذَا زَالَ وُجُوْبُهُ مِنْ کُلِّ وَجْهٍ (المحیط)

اگر کسی نے کسی کو شجہ منقلہ لگایا اور وہ اچھا ہو گیا لیکن اچھے ہونے کے بعد تھوڑا سا زخم کا نشان باقی رہ گیا تو زخم لگانے والے پر منقلہ کی دیت واجب ہوگی کیونکہ جب تک ہر حیثیت سے زخم کا اثر زائل نہ ہو جائے اس کی دیت ساقط نہیں ہوگی،

۹۴۱ - شجہ موضحہ کے قصاص لینے کا طریقہ،

وَقِصَاصُ الشَّجَّةِ یُسْتَوْفٰی عَلٰی مَسَاحَةِ الشَّجَّةِ فِیْ طُوْلِهَا وَعَرْضِهَا فَاِذَا کَانَتْ فِیْ مُقَدَّمِ الرَّاْسِ اَوْ فِیْ مُؤَخَّرِهٖ اَوْ فِیْ

شجہ کا قصاص اسی جگہ جہاں شجہ وسط یا پہلوئے سر میں لگایا گیا ہے شجہ کے مقدار کے طول و عرض کے موافق لیا جائے گا،

وَسْطِهٖ اَوْ جَنْبِهٖ فَعَلٰی مِثْلِ ذٰلِكَ فِی الشِّجَاجِ فِی ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ بِالرَّاْسِ (الذخیرہ)

۹۴۲- اگر مجروح کی پوری پیشانی پر زخم لگا ہے اور اس قدر زخم، زخم لگانے والے کی پیشانی پر نہیں لگایا جاسکتا تو وہ یا تو اپنے زخم کے طول کے برابر پیشانی کے جس مقام پر چاہے قصاصاً زخم لگا سکتا ہے یا اپنے زخم کی دیت لے سکتا ہے،

وَلَوْ شَجَّهٗ مُوْضِحَةً فَاَخَذَتْ مَابَیْنَ قَرْنَیِ الْمَشْجُوْجِ وَھِیَ لَا تَاْخُذُ مَابَیْنَ قَرْنَیِ الشَّاجِّ خُیِّرَ الْمَشْجُوْجُ اِنْ شَاءَ اقْتَصَّ وَبَدَاءَ مِنْ اَیِّ جَانِبٍ شَاءَ حَتّٰی یَبْلُغَ مِقْدَارَ طُوْلِ الْاُوْلٰی اِلٰی حَیْثُ یَبْلُغُ ثُمَّ یَکُفُّ وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ الْاَرْشَ وَاِنْ کَانَتْ اَخَذَتْ مَابَیْنَ قَرْنَیِ الشَّاجِّ وَلَا یَزِیْدُ (المحیط)

اگر مجروح کی پوری پیشانی پر زخم لگ گیا اور اس قدر زخم، زخم لگانے والے کی پوری پیشانی پر نہیں لگایا جاسکتا تو مجروح کو اختیار ہے وہ چاہے تو اپنے زخم کے طول کے برابر اس جگہ کے جس طرف سے چاہے قصاص لے لے یا اپنے زخم کی دیت لے لے اگر مجروح کا وہ زخم، زخم لگانے والے کی پیشانی سے زیادہ ہو تب بھی مجروح کو اختیار ہے چاہے اپنے زخم کی دیت لیلے یا زخم لگانیوالے کی پیشانی کے بقدر قصاص

۹۴۳- اگر کسی نے کسی کے ابرو پر زخم لگایا اور اس کے بال گر پڑے اور پھر نہ نکلے تو ابرو کے عوض نصف دیت واجب ہو گی اور زخم کی دیت بھی اسی میں شامل ہو جائے گی،

وَلَوْ شَجَّ رَجُلًا فِی حَاجِبِهٖ مُوْضِحَةً خَطَاءً وَسَقَطَ الشَّعْرُ وَلَمْ یَنْبُتْ کَانَ عَلَیْهِ نِصْفُ الدِّیَةِ وَدَخَلَ اَرْشُ الْمُوْضِحَةِ فِی ذٰلِكَ (سراج الوہاج)

اگر کسی نے کسی کے ابرو پر خطاءً زخم لگایا اور اس کے بال گر پڑے اور دوبارہ نہ نکلے تو اس پر ابرو کے عوض نصف دیت واجب ہو گی اور زخم کی دیت مجروح کے ابرو کی دیت میں شامل ہو جائے گی،

۹۴۴ - اگر زخم لگنے سے کسی کی قوتِ سماعت البصارت وقوتِ کلام زائل ہوگئی تو اس کی دیت زخم کی دیت کے ساتھ واجب ہوگی،

وَاِنْ ذَهَبَ سَمْعُهٗ اَوْ بَصَرُهٗ اَوْ كَلَامُهٗ فَعَلَيْهِ اَرْشُ الْمُوْضِحَةِ مَعَ الدِّيَةِ قَالَ هٰذَا قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَعَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ الشَّجَّةُ يَدْخُلُ فِىْ دِيَةِ السَّمْعِ وَالْكَلَامِ وَلَا يَدْخُلُ فِىْ دِيَةِ الْبَصَرِ (الہدایہ)

اگر زخم کے پہنچنے سے قوتِ سماعت، یا قوتِ بصارت یا قوتِ کلام زائل ہوگئی تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اس کی دیت زخم کی دیت کے ساتھ واجب ہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک زخم کی دیت سماعت اور کلام کی دیت کو بھی شامل ہوجائے گی لیکن بصارت کی دیت زخم

۹۴۵ - اگر کسی نے کسی کو زخم لگایا اور اس کی عقل زائل ہوگئی یا اس کے سر کے تمام بال گر پڑے اور پھر نہ نکلے تو زخم کی دیت بھی شامل دیت ہوجائے گی،

وَمَنْ شَجَّ رَجُلًا مُوْضِحَةً فَذَهَبَ عَقْلُهٗ اَوْ شَعْرُ جَمِيْعِ رَاْسِهٖ فَلَمْ يَنْبُتْ دَخَلَ اَرْشُ الْمُوْضِحَةِ فِى الدِّيَةِ وَلَمْ يَدْخُلْ اَرْشُ الْمُوْضِحَةِ فِىْ غَيْرِ هٰذَيْنِ وَاِنْ تَنَاثَرَ بَعْضُ الشَّعْرِ اَوْ شَيْءٌ يَسِيْرٌ مِنْهُ فَعَلَيْهِ اَرْشُ الْمُوْضِحَةِ وَدَخَلَ فِيْهِ الشَّعْرُ وَهٰذَا اِذَا لَمْ يَنْبُتْ شَعْرُ رَاْسِهٖ اَمَّا اِذَا نَبَتَ وَرَجَعَ كَمَا كَانَ لَا يَلْزَمُهٗ شَيْءٌ (جوہرۃ النیرہ)

اگر کسی نے کسی کو شجہ موضحہ لگایا جس سے اس کی عقل زائل ہوگئی یا سر کے تمام بال گر پڑے اور پھر نہ نکلے تو موضحہ کی دیت بھی دیت میں شامل ہوجائیگی لیکن دوسری دیتوں میں شامل نہ ہوگی لیکن اگر تھوڑے سے سر کے بال نکل آئے تو موضحہ کی دیت واجب ہوگی اور بال کا نقصان اس میں داخل نہ ہوگا اور اگر سر کے بال بدستور نکل آئے تو کچھ تاوان واجب نہ ہوگا،

۹۴۶ - اگر کسی نے کسی کو شجہ موضحہ لگایا اور اس سے اس کی دونوں آنکھیں ضائع ہوگئیں، تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک آنکھوں کا قصاص نہیں لیا جائیگا بلکہ دونوں کی دیت واجب ہوگی،

وَمَنْ شَجَّ رَجُلاً مُوْضِحَةً عَمَدًا فَذَهَبَ عَيْنَاهُ فَلَا قِصَاصَ فِي شَيْءٍ مِنْهُ عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ وَيَجِبُ الدِّيَةُ فِيْهِمَا وَقَالَا فِي الْمُوْضِحَةِ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ فِي الْبَصَرِ وَرَوَى ابْنُ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْمُوْضِحَةِ وَالْعَيْنَيْنِ (الكافی)	اگر کسی نے کسی کو شجہ موضحہ لگایا اور اس سے اسکی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں آنکھوں کا قصاص نہیں لیا جائیگا، بلکہ دونوں کی دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک موضحہ کا قصاص لیا جائیگا اور آنکھ کی دیت لیجائے گی، اور امام محمد سے ایک روایت ہے کہ دونوں کا قصاص لیا جائیگا،

۹۴۷ گنجے کے موضحہ کی دیت اس شخص کے موضحہ سے کم ہوگی جو گنجہ نہیں ہے،

مُوْضِحَةُ الْأَصْلَعِ أَنْقَصُ مِنْ مُوْضِحَةِ غَيْرِهِ فَكَانَ الْأَرْشُ أَنْقَصَ أَيْضًا وَفِي الْهَاشِمَةِ يَسْتَوِيَانِ (واقعات الناطفی)	گنجے کا موضحہ اس شخص کے موضحہ سے کم درجہ رکھتا ہے جو گنجہ نہیں ہے اس لیے اسکی دیت بھی اس سے کم ہوگی لیکن دونوں کا ہاشمہ برابر درجہ رکھتا ہے،

۹۴۸ - اگر بوجہ پیری کے کسی کے سر میں بال نہیں ہیں اور کسی نے اس کو شجہ موضحہ لگایا تو اسپر قصاص واجب نہ ہوگا، دیت واجب ہوگی،

رَجُلٌ أَصْلَعُ ذَهَبَ شَعْرُهُ مِنْ كِبَرٍ فَشَجَّهُ مُوْضِحَةً إِنْسَانٌ مُتَعَمِّدًا قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُقْتَصُّ وَعَلَيْهِ الْأَرْشُ وَإِنْ قَالَ الشَّاجُّ رَضِيْتُ أَنْ يُقْتَصَّ مِنِّي لَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ وَالشَّاجُّ وَإِنْ كَانَ أَيْضًا أَصْلَعَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ، (محیط سرخسی)	اگر کسی نے ایسے شخص کو شجہ موضحہ لگایا جس کے سر میں بڑھاپے کی وجہ سے بال نہیں ہیں تو اسپر قصاص واجب نہ ہوگا بلکہ دیت واجب ہوگی اور اگر زخم لگانے والا قصاص دینے پر راضی ہو تب بھی جائز نہیں ہے اور اگر زخم لگانے والا بھی گنجہ ہو تو اسپر قصاص واجب ہوگا،

۹۴۹ - سر اور چہرے کے علاوہ جو زخم ہیں ان میں حکومت عدل واجب ہوگی،

وَالْجِرَاحَاتُ الَّتِي هِيَ فِي غَيْرِ الرَّاسِ وَالْوَجْهِ فَفِيهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ إِذَا وَضَحَتِ الْعَظْمَ أَوْ كَسَرَتْهُ إِذَا بَقِيَ لَهَا أَثَرٌ وَإِنْ لَمْ يَبْقَ لِلْجِرَاحَةِ أَثَرٌ فَعِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَعَنْ مُحَمَّدٍ يَلْزَمُهُ قِيمَتُهُ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ إِلَى أَنْ يَبْرَأَ (محیط السرخسی)

سر اور چہرے کے علاوہ جو زخم ہوں ان میں حکومت عدل واجب ہوگی چاہے ہڈی نکل آئے یا ٹوٹ جائے لیکن یہ اس صورت میں جبکہ زخم کا نشان باقی رہے اور اگر زخم کا کوئی نشان باقی نہ رہے تو امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور امام محمد کے نزدیک صحتیاب ہونے

۹۵۰ - جائفہ کی تعریف

وَالْجَائِفَةُ مَا تَصِلُ إِلَى الْجَوْفِ مِنَ الْبَطْنِ أَوِ الظَّهْرِ أَوِ الصَّدْرِ أَوْ مَا يَتَوَصَّلُ مِنَ الرَّقَبَةِ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي إِذَا وَصَلَ إِلَيْهِ الشَّرَابُ كَانَ مُفْطِرًا فَذَالِكَ كُلُّهُ جَائِفَةٌ وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِجَائِفَةٍ وَلَا تَكُونُ فِي الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَالْفَخِذِ وَالْفَمِ وَالرَّاسِ جَائِفَةٌ وَإِنْ كَانَتْ لِجِرَاحَةٍ بَيْنَ الْأُنْثَيَيْنِ وَالذَّكَرِ حَتَّى يَصِلَ إِلَى الْجَوْفِ فَهِيَ جَائِفَةٌ

(السراج الوہاج)

جائفہ اس زخم کو کہتے ہیں جو جوف بدن تک پہنچ جائے مثلاً پیٹ، پیٹھ، سینہ اور گردن اور اگر جوف بدن تک نہ پہنچے تو وہ جائفہ نہیں ہے اور جو زخم ہاتھ پاؤں، ران، منہ اور سر میں لگے وہ بھی جائفہ نہیں ہے اور اگر زخم خصیہ اور عضوِ تناسل سے جوف بدن میں پہنچ جائے تو وہ بھی جائفہ ہے

۹۵۱ - اگر کسی نے کسی کے کان میں نیزہ مارا اور وہ دوسرے کان سے نکل گیا تو حکومت عدل واجب ہوگی،

رَجُلٌ طَعَنَ رَجُلاً فِی اُذُنِہٖ فَخَرَجَ مِنَ الْاُخْرٰی قَالَ مُحَمَّدٌ فِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ وَاِنْ طَعَنَ فِی فِیْہِ فَخَرَجَ مِنْ دِمَاغِہٖ حَتّٰی نَفَذَتْ مِنَ الْفَمِ اِلَی الدِّمَاغِ قَالَ مُحَمَّدٌ فِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ وَمِنَ الدِّمَاغِ اِذَا نَفَذَتْ اِلَی الْفَوْقِ فَفِیْہِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَلَوْ رَمٰی الرُّمْحَ اَوِالسَّھْمَ فِی عَیْنَیْہِ وَاَنْفَذَھَا فِی قَفَاہُ فَفِی عَیْنَیْہِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْبَاقِی حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ وَاِنْ اَصَابَ الدِّمَاغَ وَنَفَذَتْ فَعَلَیْہِ فِی الْعَیْنِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَمِنْھَا اِلٰی مَا اتَّصَلَ الدِّمَاغَ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ وَفِی الدِّمَاغِ حَتّٰی نَفَذَتْ اِلَی الْفَوْقِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ

(محیط سرخسی)

اگر کسی نے کسی کے کان میں نیزہ مارا اور وہ دوسرے کان سے نکل گیا تو حکومتِ عدل واجب ہوگی اور اگر اس کے منہ میں نیزہ مارا اور وہ اسکے دماغ سے باہر نکل گیا، تو منھ کے لیے دماغ تک حکومتِ عدل اور دماغ سے اوپر تک کے لیے ثلث دیت واجب ہوگی اور اگر اس کی آنکھ میں نیزہ مارا اور گردن کے راستہ سے نکل گیا تو آنکھ کے لیے نصف دیت اور آنکھ سے دماغ تک پہنچنے کے لیے حکومتِ عدل اور دماغ سے اوپر تک جہاں تک وہ نفوذ کر گیا ہے ثلث دیت واجب ہوگی،

۹۵۲- زخموں میں صرف جائفہ کی دیت مقرر ہے،

وَلَیْسَ فِی شَیْءٍ مِنَ الْجِرَاحَاتِ اَرْشٌ مُقَدَّرٌ اِلَّا فِی الْجَائِفَۃِ وَلَا یُقْتَصُّ فِی شَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ قَبْلَ الْبُرْءِ وَکَذٰلِکَ لَا یُحْکَمُ بِاَرْشِھَا قَبْلَ الْبُرْءِ (المحیط البرہانی)

جائفہ کے سوا کسی زخم کے لیے دیت مقرر نہیں ہے اور مجرم پر کسی زخم کا قصاص مجروح کے اچھے ہونے سے پہلے واجب نہ ہوگا اور اس کے اچھے ہونے سے پہلے مجرم کو دیت کا حکم بھی نہ دیا جائے گا۔

دسواں باب

جرم کے حکم دینے اور بچوں اور جنین کے بیان میں

۹۵۳ اگر کسی نے کسی کو اپنے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو قاتل پر قصاص اور دیت واجب نہ ہوگی،

رَجُلٌ اَمَرَ غَیْرَہٗ بِاَنْ یَقْتُلَہٗ فَقَتَلَہٗ بِسَیْفٍ فَلَا قِصَاصَ فِیْہِ وَلَا یَلْزَمُہُ الدِّیَۃُ فِیْ صَحِیْحِ الرِّوَایَتَیْنِ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رح وَلَوْ اَمَرَہٗ اَنْ یَقْطَعَ یَدَہٗ اَوْ یَفْقَاءَ عَیْنَہٗ فَفَعَلَ فَلَا ضَمَانَ عَلَیْہِ فِی الْوَجْھَیْنِ (ظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کو حکم دیا کہ مجھکو مار ڈال اور اس نے اسکو تلوار سے مار ڈالا تو اس صورت میں قاتل پر قصاص اور دیت واجب نہ ہوگی اور یہی حکم اعضا کے کاٹنے کا بھی ہے، یعنی اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ کو کاٹ ڈالے یا کسی کی آنکھ کو اس کی اجازت سے اندھا کرے تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۹۵۴۔ اگر کسی نے کسی کے حکم سے اس کے لڑکے کو مار ڈالا تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا

رَجُلٌ قَالَ لِاٰخَرَ اُقْتُلْ اِبْنِیْ اَوْ اقْطَعْ یَدَ اِبْنِیْ وَھُوَ صَغِیْرٌ یَجِبُ عَلَیْہِ الْقِصَاصُ وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ قَالَ اَسْتَحْسِنُ فِیْ

اگر کسی نے کسی سے کہا کہ میرے لڑکے کو مار ڈال یا میرے لڑکے کے ہاتھ کو کاٹ ڈال اور اس کا لڑکا نابالغ ہو تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا لیکن امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں

ذٰلِكَ دَاعِيَ مِنْهُ الدِّيَةَ (واقعات الحسامیہ) کہ استحساناً اس سے دیت لیجائے گی،

۹۵۵- اگر کسی نے کسی کو اپنے بھائی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور وہ اس کا وارث تھا تو قاتل سے استحساناً دیت لیجائے گی،

وَلَوْ قَالَ اُقْتُلْ اَخِيْ فَقَتَلَهُ وَالْاٰمِرُ وَارِثُهُ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اَسْتَحْسِنُ اَنْ اٰخُذَ الدِّيَةَ مِنَ الْقَاتِلِ وَلَوْ اَمَرَهُ اَنْ يَشُجَّهُ فَشَجَّهُ فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِ فَاِنْ مَاتَ كَانَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ، (الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی سے کہا کہ میرے بھائی کو مار ڈال اور وہ اس بھائی کا وارث ہے اور اس شخص نے اس کو مار ڈالا تو امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ قاتل سے استحساناً دیت لیجائیگی اور اگر اس نے کہا کہ میرے بھائی کے سر اور چہرے پر زخم لگا اور اس نے اسکے بھائی کو زخمی کر دیا تو اوسپر کوئی تاوان عائد نہوگا اور اگر وہ مر گیا

۹۵۶- اگر کسی کے حکم سے کسی نے اس کے باپ کو مار ڈالا تو قاتل پر دیت واجب ہو گی

وَلَوْ قَالَ الرَّجُلُ اُقْتُلْ اَبِيْ فَقَتَلَهُ فَعَلَى الْقَاتِلِ الدِّيَةُ لِاِبْنِهِ وَلَوْ قَالَ لِرَجُلٍ اِقْطَعْ يَدَ اَبِيْ فَقَطَعَهُ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ (واقعات الحسامیہ)

اگر کسی نے کسی کو اپنے باپ کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اس کے باپ کو مار ڈالا تو قاتل پر دیت واجب ہو گی اور اگر اس نے کہا کہ میرے باپ کے ہاتھ کو کاٹ ڈال اور اس نے اسکے ہاتھ کو کاٹ ڈالا تو اس پر قصاص واجب ہو گا،

۹۵۷- اگر کسی نے کسی کے حکم سے اس کے غلام کو مار ڈالا تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہو گا

وَلَوْ قَالَ اُقْتُلْ عَبْدِيْ اَوْ اِقْطَعْ يَدَهُ فَفَعَلَ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، (واقعات حسامی)

اگر کسی نے کسی سے کہا کہ میرے غلام کو مار ڈال یا اسکے ہاتھ کو کاٹ ڈال اور اس نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی تو اسپر کوئی تاوان عائد نہ ہو گا،

۹۵۸- اگر ایک لڑکے نے ایک لڑکے کے حکم سے کسی کو قتل کر دیا، تو قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہو گی،

وَلَوْ اَمَرَ صَبِيٌّ صَبِيًّا بِقَتْلِ اِنْسَانٍ فَقَتَلَهُ

اگر ایک لڑکے نے ایک لڑکے کے حکم سے کسی کو قتل کر دیا تو

وَجَبَ الدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَةِ الْقَاتِلِ وَلَا يَرْجِعُ عَاقِلَةُ الصَّبِيِّ عَلٰى عَاقِلَةِ الْاٰمِرِ (قاضی خان)

قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور وہ لوگ اس لڑکے کے عاقلہ سے جسنے مار ڈالنے کا حکم دیا تھا کوئی مواخذہ نہیں کر سکتے

۹۵۹- اگر کسی نے کسی کے غلام کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو اس کے آقا کو اختیار ہے چاہے غلام کو مدعی کے حوالہ کر دے یا تاوان دے، اور تاوان اور غلام کی قیمت میں جو کم ہو وہ حکم دینے والے کے عاقلہ سے لے لے،

وَاِنْ كَانَ الْمَامُوْرُ عَبْدًا مَحْجُوْرًا صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا يُخَيَّرُ مَوْلَاهُ بَيْنَ الدَّفْعِ وَالْفِدَاءِ وَاَيًّا مَا اخْتَارَ يَرْجِعُ بِالْاَقَلِّ عَلَى الْاٰمِرِ (شرح الزیادات)

اگر کسی نے کسی کے غلام کو کسی کے قتل کرنیکا حکم دیا اور اس نے اسکو قتل کر دیا تو اس کے آقا کو اختیار ہے چاہے غلام کو مدعی کے حوالہ کر دے یا تاوان دے اور قیمت اور تاوان میں جو کم ہو وہ حکم دینے والے کے عاقلہ سے لے لے

۹۶۰- اگر کسی کے کہنے سے کسی کے غلام نے اپنے آپ کو مار ڈالا تو اس شخص کو غلام کی قیمت دینی ہوگی،

رَجُلٌ قَالَ لِعَبْدِ الْغَيْرِ اُقْتُلْ نَفْسَكَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَعَلَيْهِ قِيْمَتُهُ (محیط البرہانی)

اگر کسی نے کسی کے غلام سے کہا اپنے آپکو مار ڈال اور اس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا تو اس صورت میں اس شخص پر اس غلام کی قیمت واجب ہوگی

۹۶۱- اگر کسی کے حکم سے کسی لڑکے نے کسی کو قتل کر دیا تو حکم دینے والے کے عاقلہ پر اس کی دیت واجب ہوگی،

رَجُلٌ اَمَرَ صَبِيًّا بِقَتْلِ رَجُلٍ فَقَتَلَهُ كَانَتِ الدِّيَةُ عَلَى الْاٰمِرِ (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی نے کسی لڑکے کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اسکو مار ڈالا تو حکم دینے والے کے عاقلہ پر اسکی دیت واجب ہوگی،

۹۶۲- اگر ایک بالغ شخص نے ایک بالغ شخص کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا تو اس کا تاوان قاتل پر عائد ہوگا،

وَلَوْ اَمَرَ بَالِغٌ بِالْقَتْلِ الْبَالِغَ كَانَ الضَّمَانُ عَلَى الْقَاتِلِ وَلَا شَيْئَ عَلَى الْاٰمِرِ، (قاضی خاں)

اگر ایک بالغ نے ایک بالغ کو کسی کو مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اسکو مار ڈالا تو اسکا تاوان قاتل پر عائد ہوگا حکم دینے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۹۶۳۔ ایک لڑکا باپ کے ہاتھ میں تھا اور اس کو کسی نے اس کے ہاتھ سے کھینچا اور وہ مر گیا تو اس صورت میں اس لڑکے کی دیت اسپر واجب ہوگی اور اسکا باپ اسکا وارث ہوگا،

صَبِیٌّ فِیْ یَدِ اَبِیْهِ فَجَذَبَهٗ اِنْسَانٌ مِنْ یَدِهٖ وَالْاَبُ مُتَمَسِّكٌ حَتّٰی مَاتَ فَدِیَةُ الصَّبِیِّ عَلَی الْجَاذِبِ وَیَرِثُ مِنْهُ الْاَبُ وَلَوْ جَذَبَا حَتّٰی مَاتَ فَالدِّیَةُ عَلَیْهِمَا وَلَا یَرِثُ الْاَبُ (الواقعات الحسامیہ)

ایک لڑکا اپنے باپ کے ہاتھ میں تھا اور اس کو کسی نے اس کے ہاتھ سے کھینچ لیا اور وہ مر گیا تو اس صورت میں لڑکے کی دیت اس شخص پر واجب ہوگی اور اسکا باپ اسکا وارث ہوگا اور اگر اس لڑکے کو اس کے باپ اور اس شخص دونوں نے کھینچا اور وہ لڑکا اس کشمکش میں مر گیا تو اس صورت میں دونوں پر دیت واجب ہوگی اور اس کا باپ اسکا وارث نہ ہوگا،

۹۶۴۔ ایک ماں نے اپنے شیر خوار بچے کو اس کے باپ کے حوالہ کیا اور خود چلی گئی، بچہ دوسری عورت کا دودھ پیتا ہے لیکن باپ نے اس کے لیے دایہ مقرر نہیں کی اور وہ بھوک سے مر گیا تو باپ پر گناہ کفارہ اور توبہ واجب ہوگی،

اَلْاُمُّ اِذَا تَرَكَتِ الصَّبِیَّ عِنْدَ الْاَبِ وَذَهَبَتْ وَالصَّبِیُّ یَقْبَلُ ثَدْیَ غَیْرِهَا فَلَمْ یَاْخُذِ الْاَبُ لِلصَّبِیِّ ظِئْرًا حَتّٰی مَاتَ جُوْعًا فَالْاَبُ اٰثِمٌ وَعَلَیْهِ الْكَفَّارَةُ وَالتَّوْبَةُ وَاِنْ كَانَ لَا یَقْبَلُ ثَدْیَ

اگر ماں لڑکے کو اس کے باپ کے سپرد کر کے چلی گئی اور لڑکا دوسری عورت کا دودھ قبول کرتا ہے لیکن اس کے باپ نے اس کے لیے دایہ مقرر نہیں کی اور وہ لڑکا بھوک سے مر گیا تو اس کے باپ پر گناہ، کفارہ اور توبہ واجب ہوگی اور اگر لڑکا دوسری عورت کا دودھ پینا قبول نہیں کرتا

غَيْرُهَا وَهِيَ تَعْلَمُ بِذَالِكَ فَالْاِثْمُ عَلَيْهِمَا وَهِيَ — اور اس کی ماں اس کی عادت سے واقف ہو تو گناہ

الَّتِي ضَيَّعَتْهُ دَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ (المحیط) — اور کفارہ اس کی ماں پر ہوگا،

۹۶۵- اگر کسی نے لڑکے کو غصب کر لیا اور اس کو خطرے میں ڈال دیا اور وہ مر گیا تو غاصب پر اس کی دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ غَصَبَ صَبِيًّا وَقَرَّبَهُ إِلَى الْمَهَالِكِ فَهَلَكَ كَانَ عَلَيْهِ دِيَةٌ إِنْ كَانَ حُرًّا (قاضی خاں) — اگر کسی نے کسی لڑکے کو غصب کرکے خطرے میں ڈال دیا اور وہ لڑکا مر گیا تو اگر لڑکا آزاد ہوگا تو غاصب پر اس کی دیت واجب ہوگی،

۹۶۶- اگر مغصوب لڑکے کو کسی اور نے قتل کر دیا تو اس کا باپ اگر چاہے تو قاتل سے قصاص لے اور اگر چاہے تو غاصب کے عاقلہ سے تاوان لے،

وَلَوْ قَتَلَهُ أَجْنَبِيٌّ فِي يَدِهِ كَانَ لِلْأَبِ بِالْخِيَارِ فَإِنْ قَتَلَ الْقَاتِلَ بَرِئَ الْغَاصِبُ وَعَاقِلَتُهُ وَإِنْ ضَمِنَ عَاقِلَةُ الْغَاصِبِ الدِّيَةَ رَجَعُوا بِهَا فِي مَالِ الْقَاتِلِ، (محیط البرہانی) — اگر مغصوب لڑکے کو کسی دوسرے نے قتل کر دیا تو اس کے باپ کو اختیار ہے چاہے تو قاتل سے قصاص لے اور اس صورت میں غاصب بری الذمہ ہو جائیگا اور اگر چاہے تو غاصب کے عاقلہ سے تاوان لے لے اور اس صورت میں غاصب کے عاقلہ نے جو کچھ دیا ہے اسکو قاتل سے لے سکتے ہیں

۹۶۷- حجام، فصاد اور ختنے کرنے سے جو زخم ہو جاتا ہے اگر اس کے سرایت کرنے سے کوئی مر گیا بشرطیکہ یہ چیزیں ولی کی اجازت سے ہوں تو ان لوگوں پر کوئی تاوان عائد نہیں ہوتا۔

اَلْحَجَّامُ وَالْفَصَّادُ وَالْبَزَّاغُ وَالْخَتَّانُ إِذَا فَصَدَ أَوْ بَزَغَ أَوْ خَتَنَ بِإِذْنِ صَاحِبِهِ — اگر حجام نے کسی کو ولی کی اجازت سے پچھنا لگایا یا فصاد نے فصد کھولی یا بزاغ نے داغا یا ختنہ کرنے والے نے ختنہ

فَسَرَىٰ اِلَى النَّفْسِ وَمَاتَ لَمْ يُضَمَّنْ
(السراجيہ)

کیا اور زخم سرایت کر گیا اور وہ شخص ہلاک ہو گیا تو تاوان عائد نہ ہوگا۔

اَلْبَزَّاغُ اَوِ الْفَصَّادُ اَوِ الْحَجَّامُ اِذَا بَزَغَ اَوْ فَصَدَ اَوْ حَجَمَ وَكَانَ بِاِذْنِ الْمَوْلٰى فِى الْعَبْدِ اَوْ بِاِذْنِ الْوَلِيِّ فِى الصَّبِيِّ وَسَرَىٰ اِلَى النَّفْسِ وَمَاتَ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِمْ وَكَذٰلِكَ الْخَتَّانُ فِى هٰذَا فَهٰؤُلَاءِ لَا يُضَمَّنُوْنَ لِلسِّرَايَةِ بِلَا خِلَافٍ
(المحيط)

اگر ولی کی اجازت سے کسی لڑکے کو یا آقا کی اجازت سے کسی غلام کو حجام، نصاد، بزاغ اور ختان نے پچھنا لگایا یا فصد کھولی یا داغا یا ختنہ کیا اور ان کا زخم سرایت کر کے موجب ہلاکت ہو گیا تو تاوان عائد نہ ہوگا۔

۵۷۸ - اگر کسی نے بادشاہ کے جبر سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو بادشاہ سے اس کا قصاص لیا جائیگا

اِذَا اَكْرَهَ السُّلْطَانُ رَجُلًا بِالْقَتْلِ عَلٰى اَنْ يَقْطَعَ يَدَ نَفْسِهِ وَسِعَهُ اَنْ يَقْطَعَ يَدَهٗ اِنْ شَاءَ فَاِنْ قَطَعَ يَدَهٗ ثُمَّ خَاصَمَ الْمُكْرَهُ فِى ذٰلِكَ فَعَلَى الْمُكْرِهِ الْقَوَدُ دُوْنَ الْمُكْرَهِ وَلَوْ اَكْرَهَهٗ بِالْقَتْلِ عَلٰى اَنْ يَقْتُلَ نَفْسَهٗ لَا يَسَعُهٗ اَنْ يَقْتُلَ نَفْسَهٗ وَلَوْ قَتَلَ نَفْسَهٗ لَا شَيْءَ عَلَى الْمُكْرِهِ
(المحيط)

اگر سلطان کسی سے جبراً کہے کہ تو اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈال ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا تو اگر اس شخص نے اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈالا تو بادشاہ پر تاوان واجب ہوگا اور اگر بادشاہ کسی کو جبر کے کہ تو اپنے آپکو مار ڈال اور اس نے اپنے آپ کو مار ڈالا تو بادشاہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۵۷۹ - اگر کسی نے کسی کے جبر کرنے سے کسی کو مار ڈالا یا اس کا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جبر کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا۔

وَاِنْ اُكْرِهَ بِقَتْلٍ اَوْ اِتْلَافِ عُضْوٍ فَفَعَلَ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ رح يَصِحُّ الْاِكْرَاهُ فَيَجِبُ الْقِصَاصُ عَلَى الْمُكْرِهِ دُوْنَ الْمَامُوْرِ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رح يَصِحُّ الْاِكْرَاهُ وَلَا يَجِبُ الْقِصَاصُ عَلٰى اَحَدٍ وَكَانَ عَلَى الْاٰمِرِ دِيَةُ الْمَقْتُوْلِ مِنْ مَالِهٖ فِىْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ (قاضی خاں)	اگر کوئی شخص کسی پر جبر کرے اور کہے کہ فلاں شخص کو مار ڈال یا اس کا عضو کاٹ ڈال اور اس نے ایسا کر دیا تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جبر کرنے والے پر قصاص واجب ہو گا مجرم پر واجب نہ ہو گا لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک کسی پر قصاص واجب نہ ہو گا البتہ جبر کرنے والے پر دیت واجب ہو گی جو تین سال میں ادا کیجائے گی،

۹۷۰- اگر کسی نے کسی سے کہا کہ فلاں شخص کو مار ڈال ورنہ میں تجھے جان سے مار ڈالونگا اور اس نے جان کے خوف سے اس کو مار ڈالا تو اس پر دیت واجب ہو گی،

لَا يَجِبُ عَلَى الْمُكْرِهِ دِيَةُ الْمُكْرَهِ عَلَى الْقَتْلِ اِذَا قَتَلَهُ الْاٰخَرُ دَفْعًا عَنْ نَفْسِهٖ، (الاشباہ والنظائر)	اگر ایک شخص کسی سے کہے کہ فلاں شخص کو مار ڈال ورنہ میں تجھکو مار ڈالونگا اور اس نے اپنی جان کے خوف سے اس کو مار ڈالا تو قاتل پر دیت واجب نہ ہو گی،

۹۷۱- اگر بادشاہ نے کسی سے کہا کہ فلاں شخص کو مار ڈال ورنہ میں تجھے جان سے مار ڈالونگا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو بادشاہ پر قصاص اور قاتل پر تعزیر واجب ہو گی،

وَلَوْ اَكْرَهَ السُّلْطَانُ رَجُلًا عَلٰى قَتْلِ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ وَوَاعَدَهُ بِقَتْلِهٖ فَالْقِصَاصُ عَلَى السُّلْطَانِ وَالتَّعْزِيْرُ عَلَى الْقَاتِلِ عِنْدَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح (قاضی خاں)	اگر بادشاہ کسی پر جبر کرے اور کہے کہ فلاں شخص کو مار ڈال ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا اور اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس صورت میں بادشاہ پر قصاص اور قاتل پر تعزیر واجب ہو گی،

۹۷۲- اگر بادشاہ نے کسی سے کہا کہ فلاں شخص کے ہاتھ کو کاٹ ڈال ورنہ میں تجھے مار ڈالونگا اور اس نے اس کے ہاتھ کو کاٹ دیا یا دیدیا تو بادشاہ پر قصاص واجب ہو گا

وَلَوْ قَالَ السُّلْطَانُ لِرَجُلٍ اقْطَعْ يَدَ فُلَانٍ وَإِلَّا لَأَقْتُلَنَّكَ وَسِعَهُ أَنْ يَقْطَعَ يَدَ فُلَانٍ وَإِذَا قَطَعَ كَانَ الْقِصَاصُ عَلَى الْآمِرِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح (المحیط)	اگر بادشاہ کسی سے کہے کہ فلاں شخص کے ہاتھ کو کاٹ ڈال ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا اور اس نے اس کے ہاتھ کو کاٹ دیا تو اس صورت میں بادشاہ پر قصاص واجب ہوگا،

۹۷۳۔ باپ اگر اپنے لڑکے کو تادیباً یا وصی یتیم کو تادیباً مارے اور وہ مرجائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک تاوان عائد ہوگا،

الْأَبُ إِذَا ضَرَبَ الْابْنَ فِي أَدَبٍ وَالْوَصِيُّ ضَرَبَ الْيَتِيمَ فَمَاتَ يُضَمَّنُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِنْ ضَرَبَهُ الْمُعَلِّمُ إِنْ كَانَ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا فَلَا ضَمَانَ عَلَى أَحَدٍ زَوْجٌ ضَرَبَ زَوْجَتَهُ فِي أَدَبٍ فَمَاتَتْ ضُمِّنَ وَعَلَى الْأَبِ الْكَفَّارَةُ وَالدِّيَةُ وَعَلَى الْمُؤَدِّبِ الْكَفَّارَةُ دُونَ الدِّيَةِ وَعَلَى الزَّوْجِ الْكَفَّارَةُ وَالدِّيَةُ جَمِيعًا (الواقعات الحسامی)	باپ نے اگر اپنے لڑکے کو تادیباً یا وصی نے یتیم کو تادیباً مارا اور وہ مرگیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک تاوان عائد ہوگا، اگر معلم لڑکے کو باپ کی اجازت کے بغیر مارے یا شوہر اپنی بیوی کو تادیباً مارے اور وہ ہلاک ہوجائے تو باپ پر دیت اور کفارہ واجب ہوگا اور مودب پر کفارہ ہے دیت نہیں اور شوہر پر کفارہ اور دیت دونوں واجب ہوگا،

۹۷۴۔ اگر ماں اپنے لڑکے کو تادیباً مارے اور وہ مرجائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ماں پر تاوان واجب ہوگا،

الْوَالِدَةُ إِذَا ضَرَبَتْ وَلَدَهَا الصَّغِيرَ لِلتَّادِيبِ فَلَا شَكَّ أَنَّهَا تَضْمَنُ عَلَى	اگر ماں اپنے لڑکے کو تادیباً مارے اور وہ مرجائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ماں پر تاوان عائد ہوگا،

قولِ ابی حنیفۃ وقد اختلف فیہ المشائخ علیٰ قولہما بعضہم قالوا لا تضمن و بعضہم قالوا ہی ضامنۃ (المحیط)

اور صاحبین کے قول میں مشائخ کا اختلاف ہے بعضوں کا قول ہے کہ اس صورت میں تاوان نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک تاوان ہے،

۹۷۵- اگر معلم نے لڑکے کو اس قدر مارا جس قدر تعلیم کے لیے معمولاً مارتے ہیں تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

الاب والوصی اذا سلم الصغیر الی معلم یعلمہ القرآن او عملاً اخر فضربہ المعلم للتعلیم ان ضربہ باذن الاب حیث یضرب مثل ما یضرب للتعلیم فلا ضمان لا علی المعلم ولا علی الاب والوصی،

(محیط البرہانی)

اگر چھوٹے بچے کو باپ یا وصی نے تعلیم کیلئے معلم کے حوالے کیا اور معلم نے اس کو اس قدر زدوکوب کی جسقدر لوگ تعلیم کیلئے زدوکوب کرتے ہیں تو اس کا تاوان کسی پر واجب نہ ہوگا،

۹۷۶- اگر معمول سے زیادہ زدوکوب کی تو معلم پر اس کا تاوان واجب ہوگا،

وان ضربہ حیث لا یضرب او فوق ما یضرب للتعلیم فالمعلم ضامن (محیط البرہانی)

اگر معمول سے زیادہ زدوکوب کی تو معلم پر تاوان عائد ہوگا،

۹۷۷- باپ نے اگر لڑکے کو تادیباً معمول سے زیادہ مارا تو اس پر دیت و کفارہ واجب ہوگا

الاب اذا ضرب ابنہ الصغیر تادیباً فعطب من ذلک ینظر ان ضربہ بحیث لا یضرب للتادیب او حیث یضرب ولکن فوق ما یضرب التادیب فانہ یضمن

باپ نے اگر لڑکے کو ادب دینے کے لیے معمول سے زیادہ زدوکوب کیا اور وہ مرگیا تو اس پر دیت اور کفارہ واجب ہوگا،

الدِّيَةِ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ (محیط البرہانی)

۹۷۸- اگر کسی نے حاملہ عورت کے پیٹ پر مارا اور اس کے پیٹ سے مردہ بچہ گر پڑا تو اس صورت میں مارنے والے کے عاقلہ پر غرہ واجب ہوگا،

اِذَا ضَرَبَ بَطْنَ امْرَأَةٍ حَامِلٍ مُسْلِمَةٍ اَوْ كَافِرَةٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنًا مَيِّتًا حُرًّا ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى فَعَلٰى عَاقِلَتِهِ الْغُرَّةُ وَهِيَ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ اَوْ فَرَسٌ قِيْمَتُهٗ خَمْسُ مِأَةِ دِرْهَمٍ وَيَكُوْنُ مَوْرُوْثًا عَنِ الْوَلَدِ وَلَوْ كَانَ الضَّارِبُ وَارِثًا لَمْ يَرِثْ وَلَا كَفَّارَةَ فِيْهِ (السراجیہ)

اگر کسی نے حاملہ عورت کے پیٹ پر خواہ وہ مسلمان ہو یا کافرہ مارا اور اس کے پیٹ سے مردہ بچہ گر پڑا اور وہ بچہ خواہ مرد ہو یا عورت لیکن آزاد تھا تو اس صورت میں مارنے والے کے عاقلہ پر غرہ واجب ہوگا یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی یا ایک گھوڑا جسکی قیمت پانچسو درہم ہوگی اور وہ غرہ بچے کے وارثوں کو ملے گا اور وہ اسکی وراثت ہوگا اور اگر مارنے والا بچے کا وارث ہوگا تو اس کو بچے کی وراثت نہ ملیگی اور اس قسم کے بچے میں کفارہ نہیں۔

۹۷۹- اگر دو مردہ بچے گر پڑے تو دو غرہ واجب ہوگا،

وَاِنْ اَلْقَتْ مَيِّتَيْنِ فَغُرَّتَانِ (خزانۃ المفتین) اور اگر دو مردہ بچے گر پڑے تو دو غرہ واجب ہوگا۔

۹۸۰- جس بچے کے ناخن اور بال نہیں نکلے ہیں اسکا حکم صحیح بچے کا ہے،

وَالْجَنِيْنُ الَّذِيْ قَدِ اسْتَبَانَ بَعْضُ خَلْقِهٖ كَالظُّفْرِ وَالشَّعْرِ بِمَنْزِلَةِ الْجَنِيْنِ التَّامِّ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْكَامِ (الکافی)

جس بچے کے بعض اجزاء مثلاً ناخن اور بال کا نکلنا باقی ہو ان کا حکم صحیح الخلقۃ بچے کا ہے۔

۹۸۱- اگر بچہ پیٹ سے زندہ نکلا پھر مر گیا تو مارنے والے پر دیت کاملہ اور کفارہ واجب ہوگا،

وَاِنْ خَرَجَ الْجَنِيْنُ بَعْدَ الضَّرْبَةِ حَيًّا ثُمَّ مَاتَ فَفِيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً وَالْكَفَّارَةُ (المبتغی)

اگر بچہ مارنے کے بعد زندہ نکلا پھر مر گیا تو مارنے والے پر دیت کاملہ اور کفارہ واجب ہوگا۔

۹۸۲۔ اگر بچہ مردہ نکلا اور اس سے اس کی ماں بھی مر گئی تو اس صورت میں جنین کے عوض غرہ اور ماں کے قتل کے عوض دیت واجب ہو گی۔

اِنْ اَلْقَتْ مَیِّتًا ثُمَّ مَاتَتِ الْاُمُّ فَعَلَیْهِ دِیَةٌ بِقَتْلِ الْاُمِّ وَغُرَّةٌ بِاِلْقَائِهَا وَاِنْ مَاتَتِ الْاُمُّ مِنَ الضَّرْبَةِ ثُمَّ خَرَجَ الْجَنِیْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ حَیًّا ثُمَّ مَاتَ فَعَلَیْهِ دِیَةٌ فِی الْاُمِّ وَدِیَةٌ فِی الْجَنِیْنِ وَاِنْ کَانَتْ ثُمَّ اَلْقَتْ مَیِّتًا فَعَلَیْهِ دِیَةٌ فِی الْاُمِّ وَلَا شَیْئَ فِی الْجَنِیْنِ

اگر بچہ مردہ نکلا اور اس سے اسکی ماں بھی مر گئی تو اس صورت میں بچے کے عوض غرہ اور اسکی ماں کے قتل کے عوض مارنے والے پر دیت واجب ہو گی اور اگر مارنے سے اسکی ماں مر گئی پھر بچہ زندہ نکلا اور پھر مر گیا تو اس صورت میں مارنے والے پر بچے اور ماں دونوں کی دیت واجب ہو گی اور اگر ماں مر گئی پھر بچہ مردہ نکلا تو اس صورت میں مارنے والے پر ماں کی دیت واجب ہو گی اور بچے کے عوض کچھ واجب نہ ہو گا۔ (الہدایہ)

۹۸۳۔ اگر ایک بچہ مردہ اور ایک بچہ زندہ نکلا اور پھر زندہ مر گیا تو مارنے والے پر مردہ بچے کے عوض غرہ اور زندہ بچے کے عوض دیت کاملہ واجب ہو گی۔

رَجُلٌ ضَرَبَ بَطْنَ امْرَاَةٍ فَاَلْقَتْ جَنِیْنًا اَحَدُهُمَا مَیِّتٌ وَالْاٰخَرُ حَیٌّ فَمَاتَ الْحَیُّ بَعْدَ الْاِنْفِصَالِ مِنْ ذٰلِكَ الضَّرْبِ عَلَی الضَّارِبِ فِی الْمَیِّتِ مِنْهُمَا الْغُرَّةُ وَفِی الْحَیِّ الدِّیَةُ کَامِلَةٌ (الظہیریہ)

اگر ایک بچہ مردہ اور دوسرا زندہ نکلا پھر زندہ بچہ بھی اسی سے مر گیا تو اس صورت میں مارنے والے پر مردہ بچے کے عوض غرہ اور زندہ بچے کے عوض دیت کاملہ واجب ہو گی۔

۹۸۴۔ اگر کسی نے ایک لونڈی کے پیٹ پر مارا اور اس کے پیٹ سے بچہ گر پڑا تو اگر وہ آزاد ہو گا تو اس پر غرہ واجب ہو گا اور اگر غلام ہو گا تو اس کا شکل کے زندہ بچے کی قیمت تجویز کر لیں گے پھر اگر وہ مرد ہو گا تو اس کے نصف عشر اور اگر عورت ہو گا تو اس کا عشر مارنے والے پر واجب ہو گا۔

اذا ضرب بطن امة والقت جنينا ميتا وكانت حية ينظر ان كان هذا الحمل حرا بان كان الحمل من المولى يجب الغرة ذكرا كان او انثى وان كان الجنين رقيقا ذكر في ظاهر رواية اصحابنا انه يقوم على الصفة واللون الذي انفصل لو كان حيا ثم اذا ظهر قيمته ينظر ان كان ذكرا يجب عليه نصف عشر قيمته وان كان انثى يجب عليه عشر قيمتها ولو ضاع الجنين ولم يمكن تقويمه باعتبار لونه وقع التنازع في قيمته بين الضارب ومولى الامة	اگر کسی نے کسی لونڈی کے پیٹ پر مارا اور اس کے پیٹ مردہ بچہ گر پڑا اور اسکی ماں زندہ ہو تو اگر بچہ آزاد ہو گا یعنی حمل آقا سے ہو گا تو مارنے والے پر غرہ واجب ہو گا، خواہ بچہ مرد ہو یا عورت اور اگر بچہ آزاد نہ ہو تو زندہ رہنے کی صورت میں اس کی قیمت اسی رنگ و روپ کے مطابق تجویز کرینگے اگر وہ مرد ہو گا تو اس کے عشر کا آدھا اور اگر عورت ہو گا، تو اس کا عشر مارنے والے پر واجب ہو گا اور اگر بچہ ضائع ہو جائے اور اس کی قیمت کا تجویز کرنا ممکن نہ ہو اور اسکی قیمت میں مارنے والے اور لونڈی کے آقا کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے تو اس صورت میں قسم کیساتھ مارنے والے کا قول معتبر ہو گا،

۹۰۵- اگر ایک لونڈی کے مارنے سے اس کے پیٹ سے بچہ مردہ گر جائے اور وہ خود مر جائے تو اسکی قیمت تین سال میں مارنے والے سے لیجائے گی،

وفي المنتقى رجل ضرب بطن امة والقت جنينا ميتا وماتت الام قال ابو حنيفة على الضارب قيمة الام في ثلث سنين (الخ)	اگر بچے کی ماں لونڈی ہو اور کسی کے مارنے سے اس کے پیٹ کا بچہ گر جائے اور وہ خود بھی مر جائے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک مارنے والے سے اسکی قیمت تین سال میں لیجائیگی،

۹۰۶- لونڈی کے پیٹ کے بچے کا تاوان مارنے والے کے مال سے بغیر میعاد لیا جائیگا اور آزاد عورت کے پیٹ کے بچے کا تاوان مارنے والے کے عاقلہ سے ایک سال میں لیا جائیگا،

وما وجب في جنين الأمة في مال الضارب يؤخذ منه حالاً في سنة وما وجب في جنين الحرة فهو على عاقلة الضارب إلى سنة (شرح الطحاوي)

جو تاوان لونڈی کے پیٹ کے بچے کے عوض عائد ہوگا وہ مارنے والے کے مال سے بغیر مہلت کے لیا جائیگا اور جو تاوان آزاد عورت کے پیٹ کے بچہ کے عوض لیا جائیگا وہ مارنے والے کے عاقلہ سے ایک سال میں لیا جائیگا۔

۹۸۷- اگر ایک عورت نے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر خود حمل گرا دیا اور بچہ اس کے پیٹ سے مردہ نکلا اسکے عاقلہ پر تاوان عائد ہوگا۔

والمرأة إذا ضربت بطن نفسها أو شربت دواء لتطرح الولد متعمدة أو عالجت فرجها حتى سقط الولد ضمن عاقلتها الغرة إن فعلت بغير إذن الزوج وإن فعلت بإذنه لا يجب شيء (الكافي)

اگر ایک عورت نے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے پیٹ کو ضرب پہنچایا یا دوا سے قصداً اپنا حمل ساقط کر دیا اور بچہ اسکے پیٹ سے مردہ نکلا تو اسکے عاقلہ پر تاوان عائد ہوگا اور اگر اپنے شوہر کی اجازت سے اسقاط حمل کیا تو اسپر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۹۸۸- اگر کسی عورت نے بغیر قصد حمل گرانے کے سقط حمل دوا کھالی تو اسپر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

امرأة شربت دواء ولم تتعمد به إسقاط الولد فلا شيء عليها (الظهيرية)

اگر کسی عورت نے بغیر قصد حمل گرانے والی دوا کھالی تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۹۸۹- ایک عورت نے جس سے خلع کیا گیا ہو اگر عدت کے زائل کرنے کیلئے حمل گروا دیا تو اسپر غرہ واجب ہوگا اور وہ شوہر کا حق ہوگا۔

في فتاوى النسفي سئل عن مختلعة وهي حاملة احتالت لإسقاط العدة بإسقاط الولد قال إن أسقطت بفعلها وجب عليها غرة لأبيه

اگر ایک عورت نے جس سے خلع کیا گیا ہو اسقاط عدت کیلئے حمل گروا دیا تو اسکا غرہ اس پر واجب ہوگا اور وہ شوہر کا حق ہوگا۔

۹۹۰- اگر کسی نے حاملہ عورت کے پیٹ پر چھرا مارا اور اس سے بچے کا ہاتھ کٹ گیا اور وہ زندہ پیدا ہوا تو اسکی نصف دیت اسکے عاقلہ پر واجب ہوگی

ضرب رجل بطن حامل بسكين فأصاب يد الولد في بطنها فقطعها ثم ولدته حياً فنصف الدية على عاقلته لأنه خطأ

اگر کسی شخص نے کسی عورت کے پیٹ پر چھرا مارا اور اس سے اسکے پیٹ کے بچے کا ہاتھ کٹ گیا اسکے بعد بچہ زندہ پیدا ہوا تو اس صورت میں حکم غلطی کا ہوگا اور آدھی دیت اس شخص کے عاقلہ پر واجب ہوگی۔

گیارہواں باب

دیوار اور کنوئیں وغیرہ کے حوادث کے بیان میں

۹۹۱۔ اگر کسی نے ابتدا ہی سے ٹیڑھی دیوار بنائی اور وہ کسی کے اوپر گر پڑی اور وہ مر گیا تو مالک دیوار پر تاوان عائد ہوگا۔

يَجِبُ أَنْ يُعْلَمَ بِأَنَّ الْحَائِطَ الْمَائِلَ إِنْ بَنَاهُ صَاحِبُهُ مَائِلًا فِي الْابْتِدَاءِ ثُمَّ سَقَطَ عَلَى إِنْسَانٍ فَقَتَلَهُ أَوْ تَلَفَ مَالُ إِنْسَانٍ فَإِنَّهُ يُضَمَّنُ سَوَاءٌ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ بِالنَّقْضِ أَوْ لَمْ يَتَقَدَّمْ (الذخیرہ)

اگر صاحب خانہ نے شروع ہی سے کج دیوار بنائی اور اس دیوار نے گر کر کسی کو ہلاک کر دیا یا کسی کے مال کو ضائع کر دیا تو اس صورت میں دیوار کے مالک پر تاوان عائد ہوگا خواہ اس سے دیوار کے منہدم کرنے کی درخواست کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو۔

۹۹۲۔ کج دیوار کے گرنے سے اگر جان کا نقصان ہوگا تو صاحب دیوار کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر مال کا نقصان ہوگا تو خود صاحب دیوار پر تاوان عائد ہوگا۔

ثُمَّ مَا تَلِفَ بِهِ مِنَ النُّفُوسِ تَتَحَمَّلُهُ الْعَاقِلَةُ وَمَا تَلِفَ بِهِ مِنَ الْأَمْوَالِ فَضَمَانُهُ عَلَيْهِ (البسیں)

کج دیوار کے گرنے سے اگر جان کا نقصان ہوگا تو صاحب دیوار کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر مال کا نقصان ہوگا تو صاحب دیوار پر تاوان عائد ہوگا۔

۹۹۳- بادشاہ اور بادشاہ کے علاوہ دوسرے کے سامنے صاحب دیوار سے مواخذہ کیا جا سکتا ہے،

وَالتَّقَدُّمُ اِلَيْهِ صَحِيْحٌ عِنْدَ السُّلْطَانِ وَ عِنْدَ غَيْرِ السُّلْطَانِ (الکافی)

مالک دیوار سے بادشاہ یا غیر بادشاہ کے حضور مواخذہ کرنا صحیح ہے،

۹۹۴- مواخذہ کرنے کا طریقہ

وَتَفْسِيْرُ التَّقَدُّمِ اَنْ يَّقُوْلَ صَاحِبُ الْحَقِّ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اِنَّ حَائِطَكَ مُخَوِّفٌ اَوْ يَقُوْلُ مَائِلٌ فَانْقُضْهُ حَتّٰى لَا يَسْقُطَ وَلَا يُتْلِفَ شَيْئًا (المحیط)

اور صاحب حق کو مالک دیوار سے اسطرح مواخذہ کرنا چاہیے کہ تمہاری دیوار خطرناک ہے اس کو گرا دو کہیں وہ گر نہ پڑے اور کسی کا نقصان نہ کر دے،

وَلَوْ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ حَائِطَكَ مَائِلٌ يَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تَهْدِمَهٗ كَانَ ذٰلِكَ مَشُوْرَةً لَا يَكُوْنُ طَلَبًا (فتاوی قاضی خاں)

اگر صاحب حق نے کہا کہ تمہاری دیوار کج ہو گئی ہے مناسب یہ ہے کہ تم اس کو منہدم کر دو تو یہ قول بمنزلہ مشورہ کے ہوگا، مواخذہ نہ ہوگا،

۹۹۵- مواخذہ شرط ہے لیکن مواخذہ کے گواہ شرط نہیں ہیں،

وَالشَّرْطُ الطَّلَبُ وَالْاِشْهَادُ لَيْسَ بِشَرْطٍ حَتّٰى لَوْ طَلَبَ بِالتَّفْرِيْغِ مِنْ غَيْرِ اِشْهَادٍ وَلَمْ يُفَرِّغْ مَعَ التَّمَكُّنِ حَتّٰى سَقَطَ وَتَلِفَ بِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ يُقِرُّ بِمَا يُطْلَبُ ضَمِنَ وَفَائِدَةُ الْاِشْهَادِ اِمْكَانُ اِثْبَاتٍ عِنْدَ الْجُحُوْدِ (الکافی)

مواخذہ شرط ہے اور مواخذہ پر گواہ بنانا شرط نہیں ہے کیونکہ اگر صاحب حق نے مالک دیوار سے درخواست کی کہ اپنی دیوار کو منہدم کر دے اور اس کے مالک نے باوجود قدرت کے اس کو منہدم نہیں کیا اور دیوار گر پڑی اور کسی کا نقصان کر دیا اور دیوار کے مالک نے صاحب حق کے مطالبہ کا اقرار کیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا

البتہ گواہ بنانے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر مالک دیوار مواخذہ کا انکار کرے تو اس کو مناسب ہے کہ حق گواہوں کے ذریعہ سے ثابت کر دے،

۹۹۶- مواخذہ کا ثبوت،

وَاِنْ شَهِدَ بِالطَّلَبِ رَجُلَانِ اَوْ رَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ فَتَثْبُتُ الْمُطَالَبَةُ وَيَثْبُتُ اَيْضًا بِكِتَابِ الْقَاضِيْ (قاضی خاں)

اور مواخذہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے اور نیز قاضی کے خط سے بھی ثابت ہوتا ہے،

۹۹۷- مواخذہ کے صحت کی شرط،

وَيُشْتَرَطُ لِصِحَّةِ التَّقَدُّمِ وَالطَّلَبِ اَنْ يَكُوْنَ التَّقَدُّمُ اِلٰى مَنْ لَهٗ وِلَايَةُ النَّقْضِ حَتّٰى لَوْ تَقَدَّمَ اِلٰى مَنْ سَكَنَ الدَّارَ بِاِجَارَةٍ اَوْ اِعَارَةٍ فَلَمْ يَنْقُضِ الْحَائِطَ حَتّٰى سَقَطَ عَلٰى اِنْسَانٍ لَا ضَمَانَ عَلٰى اَحَدٍ (الذخیرہ)

اور مواخذہ کی شرط یہ ہے کہ ایسے شخص سے درخواست کرے جسکو دیوار کے منہدم کرنے کا اختیار حاصل ہو اور کرایہ دار یا ایسے شخص سے جس نے اس کو عاریۃً لیا ہو مواخذہ کرنا صحیح نہیں ہے،

وَيُشْتَرَطُ دَوَامُ تِلْكَ الْوِلَايَةِ اِلٰى وَقْتِ السُّقُوْطِ حَتّٰى لَوْ خَرَجَ عَنْ مِلْكِهٖ بِالْبَيْعِ بَعْدَ الْاِشْهَادِ وَبَرِئَ عَنِ الضَّمَانِ (التبیین)

نیز یہ بھی شرط ہے کہ انہدام کی درخواست ایسے شخص سے کیجائے جو دیوار کے گرنے تک اسکا مالک ہو اگر مواخذہ کے بعد دیوار اس کی ملکیت سے بیع کرنے کیوجہ سے نکل جائے تو تاوان اس سے ساقط ہو جائیگا،

۹۹۸- مکان کی بیع کے بعد جبتک خریدار سے مواخذہ نہ کیا جائے وہ تاوان سے بری ہوگا،

وَلَا ضَمَانَ عَلَى الْمُشْتَرِيْ فَإِنْ أُشْهِدَ عَلَى الْمُشْتَرِيْ بَعْدَ شِرَائِهِ فَهُوَ ضَامِنٌ۔ (الکافی)

اور مشتری پر تاوان عائد نہ ہوگا البتہ اگر مشتری سے مکان خریدنے کے بعد مواخذہ کیا گیا پھر دیوار گر پڑی اور کسی کا نقصان ہوگیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

۹۹۹۔ مواخذہ کے بعد تاوان کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اس قدر مدت گذر جائے جس میں دیوار کا انھدام ممکن ہو،

وَيُشْتَرَطُ لِلضَّمَانِ أَنْ يَمْضِيَ مُدَّةٌ يَتَمَكَّنُ فِيهَا مِنَ النَّقْضِ بَعْدَ الْإِشْهَادِ حَتَّى إِذَا أُشْهِدَ عَلَيْهِ فَسَقَطَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ التَّمَكُّنِ مِنْ نَقْضِهِ لَا يَضْمَنُ مَا تَلِفَ فِيهِ (التبیین)

نیز یہ بھی شرط ہے کہ مواخذہ کے بعد اس قدر مدت گذر جائے جس میں دیوار کا انھدام ممکن ہو کیونکہ اگر مواخذہ کے بعد فوراً دیوار گر پڑی تو تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۰۰۔ مواخذہ کے لیے یہ شرط ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہو،

وَيُشْتَرَطُ أَنْ يَكُونَ التَّقَدُّمُ وَالطَّلَبُ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ وَالْحَقُّ فِي طَرِيقِ الْعَامَّةِ لِلْعَامَّةِ وَيُكْتَفَى بِطَلَبِ وَاحِدٍ مِنَ الْعَامَّةِ (الذخیرہ)

نیز مواخذہ کے لیے یہ شرط ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہو اور جس شخص کا کوئی حق نہیں ہے اس کا مواخذہ معتبر نہیں ہے اور گذرگاہ عام میں ہر شخص کا حق ہے اور ان میں سے ایک شخص کا مواخذہ کافی ہے،

۱۰۰۱۔ مواخذہ کے بعد اگر وہ مدت گذر گئی جس میں کج دیوار کا انھدام ممکن تھا اور وہ دیوار گر پڑے تو صاحب دیوار اس کے نقصان کا ضامن ہوگا،

وَلَوْ مَالَ حَائِطٌ وَطُولِبَ أَنْ يَنْقُضَهُ وَأُشْهِدَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَنْقُضْهُ فِي الْمُدَّةِ مَعَ الْإِمْكَانِ فَسَقَطَ ضَمِنَ مَا أَتْلَفَ (مجمع البحرین)

اگر کسی کی دیوار کج ہو اور باوجود مواخذہ کے اس نے اس مدت میں جس میں دیوار کا انہدام ممکن تھا اسکو منہدم نہیں کیا اور وہ دیوار گر پڑی تو جو کچھ اس سے نقصان ہوگا اسکا تاوان صاحب دیوار پر عائد ہوگا

۱۰۰۲ خاص گلی میں مواخذہ کا حق اس گلی کے باشندوں کو حاصل ہے،

فِي السِّكَّةِ الْخَاصَّةِ الْحَقُّ لِصَاحِبِ السِّكَّةِ فَيَكْتَفِي بِطَلَبِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَفِي الدَّارِ يُشْتَرَطُ طَلَبُ الْمَالِكِ أَوِ السَّاكِنِ، (الذخیرہ)

خاص گلی میں اس گلی کے باشندوں کو مواخذہ کا حق ہے اور ان میں ایک شخص کا موخذہ بھی کافی ہے اور مکان میں مواخذہ کا حق یا تو مالک مکان کو ہے یا اس مکان کے رہنے والوں کو

۱۰۰۳ مواخذہ کے بعد اگر کسی نے کج دیوار نہیں گرائی اور اس کی دیوار کے گرنے سے ہمسایہ کی دیوار گر پڑی تو ہمسایہ کی دیوار کا تاوان اس پر عاید ہوگا،

رَجُلٌ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ فِي حَائِطٍ مَائِلٍ لَهُ فَلَمْ يَنْقُضْهُ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَائِطِ الْجَارِ فَهَدَمَهُ فَهُوَ ضَامِنٌ لِحَائِطِ الْجَارِ (المحیط)

اگر کسی نے کج دیوار کا مواخذہ کیا اور مالک دیوار نے دیوار کو منہدم نہیں کیا اور دیوار گر پڑی اور اس دیوار کے گرنے سے ہمسایہ کی دیوار بھی گر پڑی تو ہمسایہ کی دیوار کا تاوان اس پر عاید ہوگا

۱۰۰۴ البتہ اگر گھر کے مالک یا گھر کے رہنے والوں نے اس کو مہلت دی یا مواخذہ سے بری کیا تو اس پر تاوان عاید نہ ہوگا،

وَلَوْ أَجَّلَهُ رَبُّ الدَّارِ أَوْ أَبْرَأَهُ مِنَ الْمُطَالَبَةِ أَوْ فَعَلَ ذَٰلِكَ سُكَّانُهَا صَحَّ وَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ فِيمَا تَلِفَ بِالْحَائِطِ (الکافی)

اگر گھر کے مالک یا گھر کے رہنے والوں نے مہلت دی یا مواخذہ سے بری کیا تو یہ جائز ہوگا اور مالک دیوار پر نقصان کا تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۰۵ اگر زمانۂ مہلت کے گذر جانے پر دیوار گر پڑے تو مالک دیوار پر تاوان عائد ہوگا،

وَلَوْ سَقَطَ الْحَائِطُ بَعْدَ مُضِيِّ مُدَّةِ الْأَجَلِ كَانَ ضَامِنًا (المحیط)

اگر بعد گذرنے زمانہ مہلت کے دیوار گر پڑے تو مالک دیوار پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۰۶ مواخذہ کے بعد صاحب دیوار کو قاضی کا مہلت دینا جائز نہیں ہے،

وَلَوْ اُشْهِدَ عَلَيْهِ فِي الطَّرِيْقِ ثُمَّ اسْتَمْهَلَ مِنَ الْقَاضِيْ فَاَجَّلَهُ فَهُوَ بَاطِلٌ، (خزانۃ المفتیین)

اگر گذرگاہ عام میں لوگوں کے مواخذہ کرنے کے بعد مالک دیوار کی درخواست سے قاضی نے اسکو چند روز کی مہلت دیدی تو یہ جائز نہیں ہے،

۱۰۰۷- گذرگاہ عام میں مواخذہ کرنے والے کو بھی مہلت دینے کا حق حاصل نہیں ہے،

وَكَذٰلِكَ لَوْ لَمْ يُؤَخِّرْهُ الْقَاضِيْ وَلٰكِنْ اَخَّرَهُ الَّذِيْ اُشْهِدَ عَلَيْهِ لَا يَصِحُّ لَا فِيْ حَقِّ غَيْرِهِ وَلَا فِيْ حَقِّ نَفْسِهِ (المحیط)

گذرگاہ عام میں اس شخص کا مہلت دینا بھی جائز نہیں ہے جس نے مواخذہ کیا ہو نہ دوسرے کے حق کے لیے نہ اپنے حق کے لیے،

۱۰۰۸- دیوار مرہونہ کا مواخذہ مرتہن سے جائز نہیں ہے،

وَلَوْ كَانَ الْحَائِطُ رَهْنًا فَتَقَدَّمَ اِلَى الْمُرْتَهِنِ فِيْهِ لَمْ يَضْمَنْهُ الْمُرْتَهِنُ وَلَا الرَّاهِنُ وَاِنْ تَقَدَّمَ فِيْهِ اِلَى الرَّاهِنِ كَانَ ضَامِنًا (شرح المبسوط)

دیوار مرہونہ کا مواخذہ مرتہن سے جائز نہیں ہے اور تاوان راہن اور مرتہن پر عائد نہ ہوگا البتہ اگر راہن سے مواخذہ کریں تو جائز ہے اور نقصان کا تاوان اس پر عائد ہوگا،

۱۰۰۹- اگر دیوار کا مالک نابالغ ہو تو باپ یا اس کے وصی سے مواخذہ کرنا جائز ہے،

وَلَوْ كَانَتِ الدَّارُ لِلصَّغِيْرِ فَاُشْهِدَ عَلَى الْاَبِ اَوِ الْوَصِيِّ صَحَّ الْاِشْهَادُ فَاِنْ سَقَطَ الْحَائِطُ وَاَتْلَفَ شَيْئًا كَانَ الضَّمَانُ عَلَى الصَّغِيْرِ، (قاضی خاں)

اگر دیوار کا مالک نابالغ ہو تو اس کے باپ یا اس کے وصی سے مواخذہ کرنا جائز ہے، اور نقصان کا تاوان اس نابالغ بچے پر عائد ہوگا،

۱۰۱۰- اس کی ماں سے مواخذہ کرنا بھی جائز ہے،

وَيَصِحُّ عَلٰى اُمِّهِ اَيْضًا (الکافی)

اس کی ماں سے مواخذہ کرنا بھی جائز ہے،

۱۰۱۱- اگر دیوار کا مواخذہ بعض ورثہ سے کیا تو اس صورت میں قیاس کے موافق کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَاِذَا تَقَدَّمَ فِي الْحَائِطِ اِلَى بَعْضِ الْوَرَثَةِ فَالْقِيَاسُ اَنْ لَا ضَمَانَ عَلَى اَحَدٍ مِنْهُمْ وَ لٰكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَ نُضَمِّنُ هٰذَا الَّذِيْ اُشْهِدَ عَلَيْهِ بِحِصَّةِ نَصِيْبِهٖ بِمَا اَصَابَهُ الْحَائِطُ	اگر دیوار کا مواخذہ بعض وارثوں سے کیا تو اس صورت میں قیاس کے موافق کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا اور استحسان کے موافق جس شخص سے مواخذہ کیا ہے اس کے حصہ کے مطابق اسپر تاوان عائد ہوگا،

(المبسوط)

۱۰۱۲۔ مسجد کی کج دیوار کا مواخذہ اس کے بانی سے کیا جائیگا،

مَسْجِدٌ مَالَ حَائِطُهٗ فَالْاِشْهَادُ عَلَى الَّذِيْ بَنَاهُ (خزانۃ المفتیین)	اگر مسجد کی دیوار کج ہو تو اس کا مواخذہ اس کے بانی سے کیا جائے گا،

۱۰۱۳۔ اگر دیوار قبل از مطالبہ گر پڑے اس کے بعد اس سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ اینٹ اور پتھر کو راستے سے ہٹائے اور اس نے نہیں ہٹایا اور اس سے ٹھوکر کھا کر کوئی مر گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

حَائِطٌ لِرَجُلٍ فَسَقَطَ قَبْلَ الْاِشْهَادِ ثُمَّ اُشْهِدَ عَلٰى صَاحِبِهٖ فِيْ رَفْعِ النَّقْضِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَلَمْ يَرْفَعْ حَتّٰى عَثَرَ بِهٖ اٰدَمِيٌّ اَوْ دَابَّةٌ فَعَطَبَ كَانَ ضَامِنًا (قاضی خاں)	اگر کسی کی دیوار قبل از مطالبہ گر پڑے اس کے بعد اس سے مواخذہ کیا گیا کہ اپنی دیوار کے اینٹ اور پتھر کو راستے سے ہٹائے لیکن اس نے نہیں ہٹایا اور اس سے کوئی شخص ٹھوکر کھا کر مر گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۱۴۔ ایک دیوار ایک شخص کے قبضہ میں ہے اور اس نے مواخذہ کرنے پر اس کو منہدم نہیں کیا اور وہ گر پڑی اور اس سے کوئی مر گیا لیکن اس کے عاقلہ اس کی ملکیت کا انکار کرتے ہیں تو اس صورت میں ان پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

اِذَا اُشْهِدَ عَلَى الرَّجُلِ فِيْ حَائِطٍ مَائِلٍ مِنْ دَارٍ	اگر ایک شخص کے قبضہ میں ایک کج دیوار ہو اور اس سے

فِي يَدِهٖ فَلَمْ يَهْدِمْهُ حَتّٰى سَقَطَ عَلٰى رَجُلٍ
فَقَتَلَهٗ فَاَنْكَرَتِ الْعَاقِلَةُ اَنْ تَكُوْنَ الدَّارُ
لَهٗ اَوْ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ اَنَّ الدَّارَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ
فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُقِيْمَ الْبَيِّنَةَ عَلٰى اَنَّ
الدَّارَ لَهٗ فَاِنْ اَقَرَّ ذُو الْيَدِ اَنَّ الدَّارَ
لَهٗ لَمْ يُصَدَّقْ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا يَجِبُ
الضَّمَانُ عَلَيْهِ قِيَاسًا وَفِي الْاِسْتِحْسَانِ
عَلَيْهِ دِيَةُ الْقَتِيْلِ اِنْ اَقَرَّ بِالْاِشْهَادِ
عَلَيْهِ (قاضی خان)

مواخذہ کیا گیا اور اس نے اس کو منہدم نہیں کیا اور وہ
دیوار کسی پر گر پڑی اور اس نے اسکو ہلاک کر دیا اور اسکے
عاقلہ نے اس کی ملکیت کا انکار کیا یا اپنی عدم واقفیت
ظاہر کی اس صورت میں عاقلہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا
جبتک کہ اس شخص کی ملکیت کا ثبوت نہ پیش کیا جائے
اور اگر اس نے خود اپنی ملکیت کا اقرار کیا تو یہ عاقلہ پر
حجت نہ ہوگا اور موافق قیاس کے اسپر تاوان عائد نہ ہوگا
لیکن اگر اس نے مواخذہ کا بھی اقرار کیا تو اس پر
استحساناً دیت واجب ہوگی،

۱۰۱۵ دیوار عام گذرگاہ کی طرف جھکی ہوئی ہو اس کا مواخذہ ہر مسلمان اور ذمی بشرطیکہ بالغ اور آزاد ہو کر سکتا ہے،

وَفِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ لَوْ كَانَ مَائِلًا اِلَى
الطَّرِيْقِ الْعَامِّ فَاِنَّ الْخُصُوْمَةَ فِيْهِ اِلَى
النَّاسِ مُسْلِمًا كَانَ اَوْ ذِمِّيًّا بَعْدَ اَنْ كَانَ
حُرًّا بَالِغًا عَاقِلًا اَوْ كَانَ صَغِيْرًا اَذِنَ لَهٗ
وَلِيُّهٗ بِالْخُصُوْمَةِ فِيْهِ اَوْ كَانَ عَبْدًا
اَذِنَ لَهٗ مَوْلَاهُ بِالْخُصُوْمَةِ (الکفایہ)

جو دیوار عام گذرگاہ کی طرف جھکی ہوئی ہو اس کا مواخذہ
سب لوگ کر سکتے ہیں، خواہ مسلمان ہوں خواہ ذمی
لیکن ان کو آزاد اور بالغ ہونا چاہئے اور اگر لڑکا ہے
ولی کی اجازت سے یا غلام اپنے آقا کی اجازت سے
مواخذہ کرے تو یہ بھی جائز ہے،

۱۰۱۶ اگر امام کی اجازت کے بغیر کوئی شخص عام گذرگاہ میں کوئی چیز بنائے تو ہر شخص اسکو منہدم کر سکتا ہے،

فِي الجَامِعِ الصَّغِيرِ رَجُلٌ أَخْرَجَ إِلَى الطَّرِيقِ كَنِيفًا أَوْ مِيزَابًا أَوْ يَبْنِي دُكَّانًا أَوْ جُرْصُنًا فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ عَرْضِ النَّاسِ أَنْ يَقْلَعَ ذٰلِكَ وَيَهْدِمَهُ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ يَضُرُّ ذٰلِكَ بِالْمُسْلِمِينَ أَوْ لَمْ يَضُرَّ وَيَسْتَوِي فِي هٰذَا الْحَقِّ الْمُسْلِمُ وَالْكَافِرُ وَالْمَرْأَةُ وَلَيْسَ لِلْعَبْدِ حَقُّ نَقْضِ الدَّارِ الْمَبْنِيَّةِ عَلَى الطَّرِيقِ (الخلاصہ)

اگر امام کی اجازت کے بغیر کسی نے عام گذرگاہ میں کوئی چیز بنائی تو ہر شخص کو اس کے منہدم کرنے کا حق ہے خواہ وہ مسلمانوں کے لیے مضر ہو یا نہ ہو اور مسلمان اور کافر اور عورت گذرگاہ عام کے حق میں برابر ہیں البتہ غلام کو انہدام کا حق حاصل نہیں ہے۔

۱۰۱۷۔ اگر کسی نے امام کی اجازت کے بغیر گذرگاہ عام میں کوئی چیز بنائی تو اس کے نقصان کا تاوان اسی پر عائد ہوگا۔

ذَكَرَ الْمَسْأَلَةَ فِي الْأَصْلِ مُطْلَقًا وَإِنَّمَا عَلَى التَّفْصِيلِ إِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ يَضْمَنُ وَإِنْ فَعَلَ بِإِذْنِ الْإِمَامِ لَا يَضْمَنُ قَالَ مَشَايِخُنَا وَإِنَّمَا يَجُوزُ لِلْإِمَامِ أَنْ يَأْذَنَ بِذٰلِكَ إِذَا كَانَ لَا يَضُرُّ بِالْعَامَّةِ بِأَنْ كَانَ فِي الطَّرِيقِ سَعَةٌ فَأَمَّا إِذَا كَانَ يَضُرُّ بِالْعَامَّةِ بِأَنْ كَانَ فِي الطَّرِيقِ ضِيقٌ لَا يُبَاحُ لَهُ ذٰلِكَ (الذخیرہ)

اگر کسی نے عام گذرگاہ میں امام کی اجازت کے بغیر کوئی چیز بنائی تو اس کے نقصان کا تاوان اس پر عائد ہوگا اور اگر امام کی اجازت سے بنائی تو تاوان عائد نہ ہوگا اور امام کو اجازت دینے کا حق اس وقت ہے کہ راہ کشادہ ہو لیکن اگر راہ میں تنگی ہو اور وہ لوگوں کیلئے مضر ہو تو امام کو اجازت دینے کا حق حاصل نہیں ہے۔

۱۰۱۸۔ اگر گذرگاہ عام میں کوئی پرانی چیز بنی ہو تو کسی کو اس کے انہدام کا حق حاصل نہیں ہے

وَاِنْ کَانَتْ ھٰذِہٖ الْاَشْیَاءُ قَدِیْمَۃً لَا یَکُوْنُ لِاَحَدٍ حَقُّ الرَّفْعِ وَاِنْ کَانَ لَایُدْرٰی حَالُھَا فَاِنَّھَا تُجْعَلُ حَدِیْثَۃً حَتّٰی کَانَ لِلْاِمَامِ حَقُّ الرَّفْعِ (المحیط)

گذرگاہ عام میں جو پرانی چیز ہو کسی کو اس کے انہدام کا حق حاصل نہیں ہے لیکن اگر اس کا حال معلوم نہ ہو کہ وہ پرانی ہے یا نئی تو اس صورت میں امام اس کو منہدم کر سکتا ہے۔

۱۰۱۹ انہدام کا حق اس وقت حاصل ہوتا ہے جب گذرگاہ عام میں کوئی چیز شخصی فائدہ کے لیے بنائی جائے۔

ھٰذَا اِذَا بَنٰی عَلَی الطَّرِیْقِ الْعَامَّۃِ بِنَاءً لِنَفْسِہٖ وَاِنْ بَنٰی شَیْئًا لِلْعَامَّۃِ کَالْمَسْجِدِ وَغَیْرِہٖ وَلَا یَضُرُّ لَا یُنْقَضُ کَذَا رُوِیَ عَنْ مُحَمَّدٍ (النھایہ)

انہدام کا حق اس وقت حاصل ہوتا ہے جب گذرگاہ عام میں کوئی چیز اپنی ذات کے لیے بنائی جائے لیکن اگر وہ رفاہ عام کے لیے ہو اور کسی کے لیے مضر نہ ہو تو اس کا انہدام جائز نہ ہوگا۔

۱۰۲۰ اگر خاص گلی میں کوئی چیز بنائی جائے تو اُس گلی کے تمام باشندوں کو اس کے انہدام کا حق حاصل ہے۔

وَاِنْ اَخْرَجَ فِی الطَّرِیْقِ الْخَاصِّ فِیْ سِکَّۃٍ غَیْرِ نَافِذَۃٍ فَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ السِّکَّۃِ اِذَا کَانَ لَہُ الْمُرُوْرُ تَحْتَ ھٰذِہِ الْاَشْیَاءِ حَقُّ النَّزْعِ وَاِنْ کَانَ ھٰذِہِ الْاَشْیَاءُ قَدِیْمَۃً فَلَیْسَ لِاَحَدٍ حَقُّ النَّزْعِ وَاِنْ کَانَ لَایُدْرٰی حَالُ ھٰذِہِ الْاَشْیَاءِ تُجْعَلُ قَدِیْمَۃً (المحیط)

اور جو چیز خاص گلی میں بنائی جائے تو اس گلی کے تمام باشندوں کو جنکا گذر اس سے ہوتا ہے اسکے منہدم کرنے کا حق ہے اور جسکا گذر اس سے نہیں ہوتا اسکو حق نہیں ہے اور خاص گلی میں جو چیز پرانی بنی ہوئی ہو کسی کو اس کے منہدم کرنے کا حق حاصل نہیں ہے اور اگر اس کا حال معلوم نہ ہو کہ قدیم ہے یا جدید تو اس کا حکم پرانی چیز کا ہوگا۔

۱۰۲۱۔ اگر کوئی راستے میں برآمدہ بنائے تو ہر شخص کو مواخذے کا حق حاصل ہے،

لِکُلِّ وَاحِدٍ التَّعَرُّضُ عَلٰی مَنْ شَرَعَ جَنَاحًا فِی الطَّرِیْقِ وَلَا یَاثَمُوْنَ بِالسُّکُوْتِ عَنْہُ (الاشباہ والنظائر)

اگر کوئی شخص راہ میں برآمدہ بنائے تو ہر شخص کو مواخذہ کا حق حاصل ہے اور جو شخص مواخذہ نہ کرے وہ گنہگار نہ ہوگا،

۱۰۲۲۔ اگر کوئی شخص گذرگاہ عام میں سائبان بنائے تو ہر شخص کو روکنے اور گرانے کا حق حاصل ہے،

اِذَا اَرَادَ اِحْدَاثَ ظُلَّۃٍ فِیْ طَرِیْقِ الْعَامَّۃِ وَذٰلِکَ لَا یَضُرُّ بِالْعَامَّۃِ فَالصَّحِیْحُ مِنْ مَذْھَبِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْ اٰحَادِ الْمُسْلِمِیْنَ حَقُّ الْمَنْعِ وَحَقُّ الطَّرْحِ وَاِنْ اَرَادَ اِحْدَاثَ الظُّلَّۃِ فِیْ سِکَّۃٍ غَیْرِ نَافِذَۃٍ لَا یُعْتَبَرُ فِیْہِ الضَّرَرُ وَعَدَمُہٗ عِنْدَنَا بَلْ یُعْتَبَرُ فِیْہِ الْاِذْنُ مِنْ اَھْلِ السِّکَّۃِ (فصول عمادیہ)

اگر کوئی شخص گذرگاہ عام میں سائبان بنائے تو ہر مسلمان اسکو روک سکتا ہے اور گرا سکتا ہے خواہ لوگوں کے لیے مضر ہو یا نہ ہو اور اگر خاص گلی میں سائبان بنائے تو اہل محلہ کی اجازت چاہیئے،

۱۰۲۳۔ خاص گلی میں تمام باشندوں کی اجازت کے بغیر کوئی شخص کوئی چیز نہیں بنا سکتا،

وَلَیْسَ لِاَحَدٍ مِنْ اَھْلِ الدَّرْبِ الَّذِیْ ھُوَ غَیْرُ نَافِذَۃٍ اَنْ یَشْرَعَ کَنِیْفًا وَلَا مِیْزَابًا اِلَّا بِاِذْنِ جَمِیْعِ اَھْلِ الدَّرْبِ یَضُرُّ ذٰلِکَ بِھِمْ اَوْ لَمْ یَضُرَّ (الخلاصہ)

خاص گلی میں کسی کو کسی چیز کے بنانے کا حق اس کے باشندوں کی اجازت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا چاہے وہ ان کے لئے نقصان رساں ہو یا نہ ہو،

۱۰۲۴۔ اس میں اہل محلہ کی اجازت کا اختیار نہیں ہے،

وَلَا اعْتِبَارَ بِرِضَاءِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ فِی سِکَّةٍ نَافِذَۃٍ (الاشباہ والنظائر)
عام گلی میں اہل محلہ کی اجازت کا اعتبار نہیں ہے،

۱۰۲۵- اگر کسی نے دیوار گرانے کے لیے مزدور مقرر کئے اور دیوار گرنے سے کوئی شخص مرگیا تو اس کا تاوان مزدوروں پر عائد ہوگا،

اِذَا اسْتَاجَرَ رَجُلٌ قَوْمًا یَهْدِمُوْنَ لَهٗ حَائِطًا فَقَتَلَ الْهَدْمُ مِنْ فِعْلِهِمْ رَجُلًا مِنْهُمْ اَوْ مِنْ غَیْرِهِمْ فَالضَّمَانُ وَالْکَفَّارَۃُ عَلَیْهِمْ دُوْنَ رَبِّ الدَّارِ (المبسوط)
اگر کسی نے دیوار کے منہدم کرنے کے لیے چند مزدور مقرر کئے اور دیوار کے منہدم ہونے سے ان میں سے یا ان کے علاوہ کوئی ہلاک ہوگیا تو تاوان اور کفارہ مزدوروں پر ہوگا مالک پر نہ ہوگا،

۱۰۲۶- اگر کسی مزدور کے ہاتھ سے کوئی چیز گر پڑی اور اس سے کوئی ہلاک ہوگیا تو اسپر کفارہ واجب ہوگا اور اس کے عاقلہ پر دیت،

وَلَوْ سَقَطَ مِنْ اَیْدِیْهِمْ اٰجُرٌّ اَوْ حِجَارَۃٌ اَوْ خَشَبَۃٌ فَاَصَابَ اِنْسَانًا فَقَتَلَهٗ فَاِنَّهٗ یَجِبُ الدِّیَةُ عَلٰی عَاقِلَةِ مَنْ سَقَطَ ذٰلِكَ مِنْ یَدِهٖ وَعَلَیْهِ الْکَفَّارَۃُ (سراج الوہاج)
اگر مزدوروں کے ہاتھ سے کوئی چیز گر پڑی اور کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا کفارہ اس مزدور پر واجب ہوگا جس کے ہاتھ سے وہ چیز گری ہو اور دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوگی،

۱۰۲۷- اگر کوئی شخص راستے میں آگ جلاے تو نقصان کا تاوان اُسپر عاید ہوگا،

وَلَوْ وَضَعَ فِی الطَّرِیْقِ جَمْرًا فَاحْتَرَقَ بِهٖ شَیْءٌ کَانَ ضَامِنًا (قاضی خاں)
اگر کوئی شخص راہ میں آگ جلاے تو نقصان کا تاوان اُسپر عاید ہوگا،

۱۰۲۸- اگر کوئی شخص راستے میں لکڑی رکھے اور اس سے کوئی پھسل کر مرجاے تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا،

وَلَوْ وَضَعَ خَشَبَةً عَلَى الطَّرِيْقِ فَتَعَقَّلَ بِهِ رَجُلٌ فَهُوَ ضَامِنٌ لَهُ فَإِنْ وَطِئَ الْمَارُّ عَلَى الْخَشَبَةِ وَوَقَعَ فَمَاتَ كَانَ ضَامِنًا لَهُ بَعْدَ اَنْ لَا يَتَعَمَّدَ الزَّلْقَةَ قَالَ وَهٰذَا إِذَا كَانَتِ الْخَشَبَةُ كَبِيْرَةً يُوْطَاءُ عَلٰى مِثْلِهَا فَإِنْ كَانَتْ صَغِيْرَةً لَا تُوْطَأُ عَلٰى مِثْلِهَا فَلَا ضَمَانَ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَهَا (المبسوط)	اگر کوئی شخص راستے میں لکڑی رکھدے اور اس سے کوئی گر کر مرجائے تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا بشرطیکہ لکڑی پر چلکر قصداً نہ گرا ہو اور یہ اس وقت ہے کہ لکڑی بڑی اور گرنے کے قابل ہو اور اگر لکڑی چھوٹی ہو جس سے آدمی نہیں گرتے تو تاوان واجب نہ ہوگا،

۱۰۲۹۔ خاص گلی میں ہر شخص کو لکڑی رکھنے اور مویشی باندھنے کا حق حاصل ہے، اگر کوئی شخص ان سے مرجائے تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ، إِذَا كَانَ الطَّرِيْقُ غَيْرَ نَافِذَةٍ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ الطَّرِيْقِ اَنْ يَضَعَ فِيْهِ الْخَشَبَةَ وَيَرْبِطَ فِيْهِ الدَّابَّةَ وَيَتَوَضَّاءُ فِيْهِ فَإِنْ عَطَبَ بِذٰلِكَ إِنْسَانٌ لَا يَضْمَنُ وَإِنْ بَنٰى فِيْهِ بِنَاءً اَوْ حَفَرَ فِيْهِ بِئْرًا فَعَطَبَ بِهِ إِنْسَانٌ كَانَ ضَامِنًا (قاضی خاں)	خاص گلی میں اسکے تمام باشندوں کو لکڑی رکھنے، مویشی باندھنے اور وضو کرنے کا حق حاصل ہے، اگر کوئی شخص ان چیزوں سے ہلاک ہو جائے تو ان پر تاوان عائد نہ ہوگا لیکن اگر کوئی شخص اس میں کوئی عمارت بنائے، یا کنواں کھودے اور اس سے کوئی ہلاک ہو جائے تو تاوان عائد ہوگا،

۱۰۳۰۔ اگر مسجد میں کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو اور اس سے ٹھوکر کھا کر کوئی گر پڑے تو اگر وہ شخص نماز میں ہوگا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

اِنْ جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَعَطَبَ بِهٖ رَجُلٌ اِنْ کَانَ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوۃِ ضَمِنَ وَ اِنْ کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ لَایَضْمَنُ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَالَا لَایَضْمَنُ فِیْ کُلِّ حَالٍ (ذکافی)	اگر مسجد میں کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو اور اس سے کوئی شخص ٹھوکر کھا کر گر پڑے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر وہ شخص نماز میں ہوگا تو تاوان عائد نہ ہوگا ورنہ تاوان عائد ہوگا، اور صاحبین کے نزدیک کسی حال میں تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۳۱- اگر کوئی شخص مسجد میں جا رہا تھا اور اس سے کچل کر کوئی شخص ہلاک ہو گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

لَاخِلَافَ فِیْ اَنَّهٗ اِذَا مَشٰی فِی الْمَسْجِدِ فَاَوْطَأَ اِنْسَانًا اَوْنَامَ فِیْهِ وَانْقَلَبَ عَلٰی اِنْسَانٍ فَهُوَ ضَامِنٌ (المبسوط)	اگر کوئی شخص مسجد میں چلا اور اس سے کچل کر کوئی شخص ہلاک ہو گیا یا کوئی شخص مسجد میں سو رہا تھا اور وہ کسی پر الٹ گیا اور وہ مر گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۳۲- اگر لوہار اپنی دوکان میں گرم لوہا کوٹ رہا ہو اور اس کی چنگاری اڑ کر راستے میں کسی کو جلا دے تو اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

اَلْحَدَّادُ اِذَا اَخْرَجَ الْحَدِیْدَ مِنَ الْکِیْرِ وَذٰلِكَ فِیْ حَانُوْتِهٖ فَوَضَعَهَا عَلَی الْعَلَاةِ وَضَرَبَهَا بِمِطْرَقَةٍ فَخَرَجَ شَرَرُهَا اِلَی الطَّرِیْقِ الْعَامَّةِ فَاَحْرَقَتْ رَجُلًا اَوْ فَقَاَءَتْ عَیْنَهٗ فَدِیَتُهٗ عَلٰی عَاقِلَتِهٖ وَلَوْ اَحْرَقَتْ ثَوْبَ اِنْسَانٍ فَقِیْمَتُهٗ فِیْ مَالِهٖ لَوْلَمْ یَضْرِبْهَا بِالْمِطْرَقَةِ وَلٰکِنَّ الرِّیْحَ	اگر لوہار گرم لوہا اپنی دوکان میں پیٹے اور اس کی چنگاری اڑ کر کسی کو جلا دے یا کسی کی آنکھ کو ضائع کر دے تو لوہار کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی، اور اگر کسی کے مال کا نقصان کر دے تو لوہار پر تاوان عائد ہوگا اور اگر لوہا پیٹنے کے بغیر چنگاری ہوا سے اڑ جائے تو تاوان عائد نہ ہوگا،

اُخرجتْ شررہا فاصابَ ما اصابَ فھُوَ

ھَدَرٌ (الخلاصہ)

۱۰۳۳۔ اگر لوہار اپنی دوکان کے کنارے آگ جلائے اور وہ یہ جانتا ہو کہ آگ راستے تک پہنچ سکتی ہے تو آگ سے جو نقصان ہوگا اس کا تاوان لوہار پر عائد ہوگا،

وَلَوْ کَانَ الحدّادُ اَوْقَدَ النَّارَ عَلٰی طَرَفِ حانُوتِہٖ اِلٰی جَانِبِ طَرِیْقٍ عَلٰی مَا یُحِیْدُا نعلم بِاَنَّ تِلْکَ النَّارَ تَشْتَعِلُ اِلٰی جَانِبِھَا فِی الطَّرِیْقِ حَتّٰی اَحْرَقَتْ کَانَ ضَامِنًا،

اگر لوہار اپنی دوکان کے کنارے آگ جلائے، اور وہ یہ جانتا ہو کہ آگ راستے تک پہنچ سکتی ہے تو آگ سے کسی کا جو کچھ نقصان ہوگا اس کا تاوان لوہار پر عائد ہوگا،

۱۰۳۴۔ اگر کوئی شخص بوجھ لیے ہوئے بازار میں جارہا ہے اور بوجھ اس کے سر سے گر کر کسی کا نقصان کردے تو اس کا تاوان اس پر عائد ہوگا،

رَجُلٌ مَرَّ فِی الطَّرِیْقِ وَھُوَ یَحْتَمِلُ حِمْلًا فَوَقَعَ الحِمْلُ عَلٰی اِنْسَانٍ فَاَتْلَفَہٗ کَانَ ضَامِنًا وَلَوْ عَثَرَ اِنْسَانٌ بِالحِمْلِ الوَاقِعِ فِی الطَّرِیْقِ ضَمِنَ اَیْضًا (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص سر پر بوجھ لئے ہوئے بازار میں جارہا ہے اور بوجھ نے اس کے سر سے گر کر کسی کا نقصان کر دیا یا وہ اپنے بوجھ کو عام گذرگاہ میں چھوڑ دے اور اس سے کوئی شخص ٹھوکر کھا جائے اور اسکو نقصان پہنچ جائے تو اسکا تاوان اس شخص پر عائد ہوگا،

۱۰۳۵۔ اگر کسی نے عام گذرگاہ میں کنواں کھودا اور کسی نے اپنے آپ کو قصداً اس کوئیں میں گرا دیا تو اسپر تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ حَفَرَ بِئْرًا فِی الطَّرِیْقِ فَجَاءَ اِنْسَانٌ وَاَلْقٰی فِیْھَا نَفْسَہٗ مُتَعَمِّدًا لَا یَضْمَنُ الحَافِرُ (قاضی خاں)

اگر ایک شخص نے عام راستے میں کنواں کھودا اور کوئی شخص قصداً اس کوئیں میں گر پڑا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا

۱۰۳۶۔ اگر کنوئیں میں گرنے والے کے وارث کہتے ہیں کہ وہ نادانستہ کنوئیں میں گر پڑا اور کنواں کھودنے والا کہتا ہے کہ وہ قصداً کنوئیں میں گرا تو اس کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا،

فِي حَفْرِ الْبِيْرِ لَوْ قَالَ الْوَلِيُّ سَقَطَ وَ قَالَ الْحَافِرُ اَسْقَطَ نَفْسَهٗ فَالْقَوْلُ لِلْحَافِرِ (الاشباہ والنظائر)

اگر ایک شخص کنوئیں میں گر کر مرگیا اور اس کے ورثہ کہتے ہیں کہ نادانستہ کنوئیں میں گر پڑا اور جس شخص نے کنواں کھودا تھا وہ کہتا ہے کہ وہ قصداً کنوئیں میں گرا تو اسکا قول قسم کیساتھ معتبر ہوگا،

۱۰۳۷۔ اگر کوئی شخص عام گذرگاہ میں کنواں کھودے اور کوئی اسمیں گر پڑے تو تاوان اس کے عاقلہ پر عائد ہوگا اور کفارہ اور وراثت سے محرومی نہ ہوگی،

اِذَا حَفَرَ الرَّجُلُ بِئْرًا فِي طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي غَيْرِ فِنَائِهٖ فَوَقَعَ فِيْهَا اِنْسَانٌ وَمَاتَ مِنَ الْوُقُوْعِ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّهٗ يَجِبُ الدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَا يُحْرَمُ مِنَ الْمِيْرَاثِ عِنْدَنَا وَاِنْ حَفَرَ فِي فِنَاءِ دَارٍ اِنْ كَانَ الْفِنَاءُ مَمْلُوْكَةً اَوْ كَانَ لَهٗ حَقُّ الْحَفْرِ فِي الْقَدِيْمِ لَا يَضْمَنُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مِلْكًا لَهٗ لٰكِنْ كَانَ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ مُشْتَرَكًا بِاَنْ كَانَ فِي سِكَّةٍ غَيْرِ نَافِذَةٍ يَضْمَنُ (المحیط)

اگر کوئی شخص عام گذرگاہ میں کنواں کھودے اور کوئی اس میں گر پڑے تو اس کے عاقلہ پر تاوان عائد ہوگا، اور اس پر کفارہ واجب نہ ہوگا، اور اس کو وارثت سے محرومی نہ ہوگی اور اگر اپنی مملوکہ زمین میں کنواں کھودے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر زمین مسلمانوں کی ہو یا وہ اس میں شریک ہو مثلاً خاص گلی ہو تو تاوان عائد ہوگا،

۱۰۳۸۔ تین شخص ایک مکان کی دیوار کے مالک تھے اور ان میں سے ایک نے اور

شرکاء کی اجازت کے بغیر کنواں کھودا یا دیوار بنائی اور اس سے کوئی شخص مرگیا تو اس پر ثلث دیت واجب ہوگی،

دَارٌ بَيْنَ ثَلٰثَةِ نَفَرٍ حَفَرَ اَحَدُهُمْ بِئْرًا اَوْ بَنٰى حَائِطًا بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِهٖ فَعَطِبَ بِهٖ اِنْسَانٌ فَعَلَيْهِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ نِصْفُ الدِّيَةِ (شرح جامع الصغیر)

تین شخص ایک مکان کے مالک تھے اور ان میں سے ایک نے اور شرکاء کی اجازت کے بغیر کنواں کھودا یا دیوار بنائی اور اس سے کوئی مرگیا تو اس صورت میں اس پر تہائی دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک آدھی دیت واجب ہوگی

۱۰۳۹۔ لیکن اگر اور شرکاء کی اجازت سے لی تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا

وَاِنْ كَانَ الْحَفْرُ وَالْبِنَاءُ بِاِذْنِ الْبَاقِيْنَ لَا يَكُوْنُ جِنَايَةً (سراج الوہاج)

اگر کنواں یا دیوار اور شرکاء کی اجازت سے بنایا تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۴۰۔ اگر کوئی کنواں راستہ میں ہو اور اس میں کوئی گر پڑے اور ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے کنواں کھودا تھا تو اس کے مال سے تین سال میں دیت واجب ہوگی،

لَوْ وَقَعَ اِنْسَانٌ فِيْ بِئْرٍ فِي الطَّرِيْقِ فَاَقَرَّ رَجُلٌ اَنَّهٗ هُوَ الَّذِيْ حَفَرَ الْبِئْرَ كَانَ مُصَدَّقًا عَلٰى نَفْسِهٖ دُوْنَ عَاقِلَتِهٖ وَيَكُوْنُ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ، (للمبسوط)

اگر ایک راستے میں ایک کنواں ہو اور اس میں کوئی شخص گر پڑے اور ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے اس کنوئیں کو کھودا ہے تو تین سال میں دیت اس کے مال سے واجب ہوگی اُس کے عاقلہ پر واجب نہ ہوگی کیونکہ اقرار کا حکم اقرار کرنے والے کی ذات پر ہوگا

۱۰۴۱۔ اگر ایک شخص نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا اور اس میں گر کر کوئی شخص مرگیا اور صاحب زمین نے کہا کہ اس نے میری اجازت سے کنواں کھودا تھا تو قیاس کے موافق اس کا قول مقبول نہ ہوگا،

رجل حفر بئرا فی ملك غیرہ فوقع فیها انسان فقال صاحب الارض انا امرته بذلك وانكر اولیاء الواقع فالقیاس ان لا یصدق صاحب الارض وفی الاستحسان یصدق (الظهیریہ)

ایک شخص نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا اور اس کنوئیں میں گر کر کوئی شخص مرگیا اور صاحب زمین نے کہا کہ اس نے میری اجازت سے کنواں کھودا تھا تو قیاس کے موافق اس کا قول مقبول نہ ہوگا لیکن استحساناً مقبول ہوگا،

۱۰۴۲- ایک شخص نے عام گذرگاہ میں کنواں کھودا اور اس کنوئیں میں کوئی شخص گر پڑا اور بسبب بھوک یا پیاس یا حبس ہوا کے مرگیا تو اس شخص پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا،

حفر بئرا فی الطریق فجاء انسان وتردی فیها ومات جوعا او عطشا او غما لا ضمان علی الحافر فی قول ابی حنیفة رح (الظهیریہ)

ایک شخص نے عام گذرگاہ میں کنواں کھودا اور اس کنوئیں میں کوئی شخص گر پڑا اور بسبب بھوک یا پیاس یا ہوا بند ہو جانے کی وجہ سے مرگیا تو اوسکا تاوان اس شخص پر عائد نہ ہوگا،

۱۰۴۳- اگر ایک شخص نے کنواں کھودا اور کوئی اس میں گر پڑا لیکن ہلاک نہیں ہوا اور لوگوں نے اس کو باہر نکالنا چاہا لیکن کنوئیں کے وسط میں پہنچکر وہ پھر گر پڑا اور مرگیا تو اس صورت میں اس شخص پر تاوان عائد نہ ہوگا،

اذا حفر بئرا فی قاعة الطریق فوقع فیها انسان وسلم من الوقعة وطلب الخروج منها فتعلق حتی اذا کان فی وسطها سقط وعطب فلا ضمان، (الذخیرہ)

اگر کسی نے راستے میں کنواں کھودا اور کوئی شخص اس میں گر پڑا لیکن ہلاک نہیں ہوا اور لوگوں نے اس کو باہر نکالنا چاہا لیکن وہ کنوئیں کے وسط تک پہنچکر پھر گر پڑا اور ہلاک ہو گیا تو اوس صورت میں اس شخص پر تاوان ع

۱۰۴۴۔ اگر کسی نے امام کی اجازت کے بغیر صحرا میں جہیں لوگوں کی آمد و رفت نہ ہو کنواں کھودا اور اس کنوئیں میں گر کر کوئی شخص مر گیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ حَفَرَ بِئْرًا فِي الْمَفَازَةِ فِي مَوْضِعٍ لَيْسَ يُمَرُّ وَلَا طَرِيقَ لِلْإِنْسَانِ بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ فَوَقَعَ فِيهَا إِنْسَانٌ لَا يَضْمَنُ الْحَافِرُ وَكَذٰلِكَ لَوْ قَعَدَ إِنْسَانٌ فِي الْمَفَازَةِ أَوْ نَصَبَ خَيْمَةً فَعَثَرَ بِهَا رَجُلٌ لَا يَضْمَنُ الْقَاعِدُ وَالنَّاصِبُ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ فِي الطَّرِيقِ ضَمِنَ (قاضی خاں)

اگر کسی شخص نے صحرا میں امام کی اجازت کے بغیر کنواں کھودا اور وہاں لوگوں کی آمد و رفت نہیں ہے اور اس کنوئیں میں گر کر کوئی شخص مر گیا تو تاوان عائد نہ ہوگا اور چارپایہ رکھنے اور خیمہ نصب کرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر عام راستے میں ہو تو تاوان عائد ہوگا

۱۰۴۵۔ اگر کسی شخص نے کسی کو کنوئیں میں ڈال دیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

فَإِذَا أَوْقَعَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي بِئْرٍ فِي مِلْكِهِ أَوْ فِي الطَّرِيقِ فَالضَّمَانُ عَلَى الدَّافِعِ، (المبسوط)

اگر کسی نے کسی کو کنوئیں میں ڈال دیا تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا، کنواں اوس کی ملک میں ہو یا نہ ہو،

۱۰۴۶۔ اگر کسی نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا اور کسی نے کسی کو اس کنوئیں میں گرا دیا تو تاوان کنوئیں میں گرانے والے پر عائد ہوگا،

إِذَا اجْتَمَعَ الْمُبَاشِرُ وَالْمُتَسَبِّبُ أُضِيفَ الْحُكْمُ إِلَى الْمُبَاشِرِ وَلَا ضَمَانَ عَلَى حَافِرِ الْبِئْرِ تَعَدِّيًا بِمَا تَلِفَ بِإِلْقَاءِ غَيْرِهِ (الاشباہ والنظائر)

اگر کسی نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا اور دوسرے نے کسی کو اس کنوئیں میں گرا دیا تو جس شخص نے کنوئیں میں گرایا ہے اسی پر تاوان عائد ہوگا، کنوئیں کھودنے والے پر عائد نہ ہوگا،

۱۰۴۷۔ اگر کسی نے کنواں کھودنے کے لیے چار مزدور مقرر کئے اور ان میں سے ایک پر کنواں گر پڑا اور وہ مرگیا تو دیت کا چوتھائی حصہ ہر مزدور پر واجب ہوگا اور چوتھا حصہ ساقط ہو جائے گا،

إِذَا اسْتَأْجَرَ الرَّجُلُ أَرْبَعَةً رَهْطًا يَحْفِرُونَ لَهُ بِئْرًا وَوَقَعَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ حَفْرِهِمْ فَقَتَلَتْ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الثَّلَاثَةِ الْبَاقِينَ رُبْعُ دِيَتِهِ وَسَقَطَ الرُّبْعُ وَكَذَلِكَ لَوْ كَانُوا أَعْوَانًا لَهُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يَحْفِرُ وَاحِدًا فَانْهَدَمَتْ عَلَيْهِ مِنْ حَفْرِهِ فَدَمُهُ هَدَرٌ (المبسوط)

اگر کسی نے کنواں کھودنے کیلئے چار مزدور مقرر کئے اور ان سب نے کنواں کھودا اور ان میں سے ایک پر کنواں گر پڑا اور وہ مرگیا تو اس صورت میں دیت کا چوتھائی حصہ ہر ایک مزدور پر واجب ہوگا اور چوتھا حصہ ساقط ہو جائیگا اور اگر ایک مزدور نے کنواں کھودا اور کنواں اس پر گر پڑا اور وہ مرگیا تو اس کا خون رائگاں جائے گا،

۱۰۴۸۔ اگر کوئی شخص حالت خواب یا غفلت میں کسی پر گر پڑا اور وہ مرگیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَكَذَلِكَ إِنْ تَغَفَّلَ فَسَقَطَ أَوْ نَامَ فَانْقَلَبَ فَسَقَطَ فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَ الْأَسْفَلَ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ فِي ذَلِكَ وَكَذَلِكَ لَوْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ عَلَى رَجُلٍ فَقَتَلَهُ فَعَلَيْهِ ضَمَانُهُ مِلْكُهُ وَغَيْرُ مِلْكٍ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ وَكَذَلِكَ لَوْ سَقَطَ فِي بِئْرٍ احْتَفَرَهَا فِي مِلْكِهِ وَفِيهَا إِنْسَانٌ فَقَتَلَ ذَلِكَ الْإِنْسَانَ

اگر کوئی شخص غفلت سے یا نیند کی حالت میں یا بلندی سے کسی پر گر پڑا اور وہ مرگیا تو اس پر تاوان و کفارہ عائد ہوگا، چاہے اس کی ملک میں ہو یا دوسرے کی ملک میں اور اگر اپنی ملک میں کنواں کھدا ہوا ور اس میں کوئی شخص گر پڑا اور کنوئیں کا مالک بھی اس میں گر پڑا اور اس کے گرنے سے پہلا شخص مرگیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

كَانَ ضَامِنًا لِدِيَتِهٖ (المبسوط)

۱۴۲۹. اگر دو شخص ایک رسی کھینچ رہے تھے اور اس کے ٹوٹ جانے سے دونوں چت گر کر مر گئے تو کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا،

مِنْدِيْلٌ اَوْ حَبْلٌ طَرَفَاهُ فِيْ يَدِ رَجُلَيْنِ يَتَجَاذَبَانِ فَانْقَطَعَ الْمِنْدِيْلُ اَوِ الْحَبْلُ وَسَقَطَا وَمَاتَا قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رح اِنْ سَقَطَا مُتَقَلِّبَيْنِ عَلٰى قَفَاهُمَا فَلَا دِيَةَ لِاَحَدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَاتَ بِفِعْلِ نَفْسِهٖ وَاِنْ سَقَطَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى وَجْهِهٖ يَجِبُ الدِّيَةُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِاَنَّهٗ مَاتَ بِفِعْلِ صَاحِبِهٖ وَاِنْ سَقَطَ اَحَدُهُمَا مُسْتَلْقِيًا وَالْاٰخَرُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَدِيَةُ الَّذِيْ سَقَطَ عَلٰى وَجْهِهٖ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمُسْتَلْقِيْ وَلَا شَيْءَ لِلْمُسْتَلْقِيْ لِاَنَّهٗ مَاتَ بِفِعْلِ نَفْسِهٖ وَاِنْ قَطَعَ اَجْنَبِيٌّ هٰذَا الْحَبْلَ فَوَقَعَا عَلٰى قَفَاهُمَا وَمَاتَا لَا يَضْمَنَانِ شَيْئًا وَيَضْمَنُ الْقَاطِعُ دِيَتَهُمَا وَقِيْمَةَ الْحَبْلِ وَلَوْ وَقَعَا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا قَالَ مُحَمَّدٌ رح فَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ مِنْ قَطْعِ الْحَبْلِ (تاتارخانیہ)

اگر دو شخصوں نے رسی کھینچی اور اس کے ٹوٹ جانے سے دونوں چت گرے اور مر گئے تو کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا کیونکہ دونوں اپنے فعل سے مرے ہیں، اور اگر دونوں منہ کے بل گر کر مرے تو ہر ایک کی دیت دوسرے پر واجب ہوگی کیونکہ ہر ایک دوسرے کے فعل سے گرا ہے اور اگر ایک چت اور دوسرا منہ کے بل گر کر مرا تو جو شخص منہ کے بل گرا ہے اسکی دیت چت گرنے والے کے عاقلہ پر واجب ہوگی، اگر کسی دوسرے نے رسی کو کاٹ دیا اور دونوں چت گر کر مر گئے تو دونوں کی دیت رسی کاٹنے والے پر عائد ہوگی لیکن اگر منہ کے بل گرے تو اس کو رسی کاٹنے کی طرف منسوب نہیں کر سکتے،

۱۰۵۰- اگر کسی نے کسی دوسرے کی ملک میں نہر کھودی اور اس کی طغیانی سے دوسرے کی ملک ڈوب گئی تو اوس پر تاوان عائد ہوگا،

إذا حفر الرجل نهرًا في غير ملكه فانشق من ذلك النهر ماء فغرق أرضًا أو قرية كان ضامنًا ولو كان في ملكه لا۔

اگر کسی نے دوسرے کی زمین میں نہر کھودی اور اس کے پانی کی طغیانی نے دوسرے کی ملک کو ڈبو دیا تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا اور اگر اپنی ملک میں نہر کھودی ہے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا

۱۰۵۱- اگر کسی کی زمین میں سوراخ یا چوہے کی بل ہو اور وہ باوجود علم کے اس کو بند نہ کرے اور اس کی وجہ سے دوسرے کی زمین ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

وإن كان في أرضه نقب أو جحر فأرة إن علم بذلك ولم يسده حتى فسدت أرض جاره كان ضامنًا وإن كان لا يعلم لا يكون ضامنًا (قاضی خاں)

اگر کسی کی زمین میں سوراخ یا چوہے کی بل ہو اور وہ باوجود علم کے اسکو بند نہ کرے اور اس سوراخ کی وجہ سے کسی کی زمین ضائع ہو جائے تو اوسپر تاوان عائد ہوگا لیکن اگر اس سوراخ سے اسکو واقفیت نہ ہو تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۵۲- اگر کوئی شخص اپنی زمین میں آگ جلائے اور وہ آگ دوسرے کی زمین تک پہنچے اور اسکا نقصان کر دے تو اس صورت میں اگر ہوا تیز نہ ہوگی تو اوسپر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

لو أحرق حشيشًا في أرضه أو حصائد له أو أجمته فخرجت النار إلى أرض غيره وأحرقت شيئًا لا يكون ضامنًا قيل هذا إذا كانت الرياح ساكنة حين أوقد النار فأما إذا كان اليوم ريحًا يعلم أن الريح يذهب النار إلى أرض جاره كان ضامنًا استحسانًا لمن صب الماء في ميزاب وتحت الميزاب متاع الإنسان يفسد به كان ضامنًا ولو أوقد النار في داره أو تنوره

اگر کوئی شخص اپنی زمین میں آگ روشن کرے اور کوڑا کرکٹ جلا اور وہ آگ کسی زمین تک پہنچ کر کسیکا نقصان کر دے تو اس صورت میں اگر ہوا تند نہ ہو تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر ہوا تند ہو اور وہ جانتا ہے کہ آگ دوسرے کی زمین پہنچیگی تو اوسپر تاوان عائد ہوگا جیسے کوئی شخص اپنے پرنالہ میں پانی گرا اور وہ جانتا ہے کہ دوسرے کا مال پرنالے کے نیچے ہے تو اگر وہ مال ضائع ہو جائیگا تو اوسپر تاوان عائد ہوگا اور اگر اپنے گھر یا اپنے تنور میں آگ جلا اور اس سے کوئی چیز جل جائے تو اوسپر تاوان عائد نہ ہوگا،

بارھواں باب

جانوروں کے جرائم کے بیان میں

۱۰۵۳- جو شخص کسی جانور پر سوار ہو وہ اس کے نقصانات کا ذمہ دار ہے ۔

اَلرَّاكِبُ ضَامِنٌ لِمَا وَطِئَتِ الدَّابَّةُ وَمَا اَصَابَتْ بِيَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا اَوْ رَاسِهَا اَوْ كَدَمَتْ اَوْ خَبَطَتْ وَكَذَا اِذَا اصْدَمَتْ (الهدايه)

جو شخص کسی جانور پر سوار ہو وہ اس نقصان کا تاوان دیگا جو اس کے جانور کے ہاتھ یا پاؤں یا سر یا ہاتھ پاؤں مارنے یا دانت کاٹنے یا ٹھوکر لگانے سے پہنچے ۔

۱۰۵۴- چارپایہ کے پاؤں یا دم مارنے سے جو نقصان پہنچے سوار پر اسکا تاوان عائد نہ ہوگا ۔

لَا يَضْمَنُ مَا نَفَحَتْ بِرِجْلِهَا اَوْ ضَرَبَتْ بِذَنَبِهَا (الذخيره)

اگر چارپایہ اپنے پاؤں یا دم سے مار کر کسی چیز کو نقصان پہنچائے تو سوار پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا ۔

۱۰۵۵- جو شخص چارپایہ کو آگے سے ہانکتا ہے تاوان دینے میں اس کا اور سوار کا حکم ایک ہے ۔

وَالْجَوَابُ فِيمَا اِذَا كَانَ قَائِدًا اَنْهَا نَظِيرُ الْجَوَابِ فِيمَا اِذَا كَانَ رَاكِبًا عَلَيْهَا اَمَّا السَّائِقُ هَلْ يَضْمَنُ النَّفْحَةَ اِخْتَلَفَ الْمَشَائِخُ

قائد یعنی جو شخص چارپایہ کو آگے سے کھینچکر لے چلتا ہو اسکا اور سوار کا حکم ایک ہے اور سائق یعنی اس شخص کی نسبت جو چارپایہ کو پیچھے سے ہانکتا ہو اس چیز کے تاوان کے

فیہ (الذخیرہ) — متعلق جو چارپایہ اپنے پانوں سے پہنچاے اختلاف ہے بعض فقہاء کے نزدیک اسپر تاوان عائد ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک عائد نہیں ہوتا،

۱۰۵۶- لیکن صحیح یہ ہے کہ اس پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا

والصحیح ان السائق لا یضمن النفحۃ، (الکافی)

اور صحیح یہ ہے کہ چارپایہ اپنے پانوں سے جو نقصان پہنچاے پیچھے سے ہانکنے والے پر اوسکا تاوان عائد نہوگا

۱۰۵۷- اگر چارپایہ کے لئے سوار اور سائق دونوں ہوں اور چارپایہ کسی کو پانوں سے کچل دے تو بعضوں کے نزدیک سائق پر تاوان عائد نہ ہوگا،

ولو کان راکب وسائق قیل لا یضمن السائق ما وطئت الدابۃ وقیل الضمان علیہما (النہایہ)

اگر چارپایہ کے لیے سوار اور پیچھے سے ہانکنے والے دونوں ہوں اور چارپایہ کسی کو پانوں سے کچلدے تو بعضوں کے نزدیک پیچھے سے ہانکنے والے پر تاوان عائد نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوسپر اور سوار دونوں پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۵۸- اگر چارپایہ نے کسی کو کچل دیا تو سوار پر کفارہ واجب ہوگا اور وہ اس کی وراثت اور وصیت سے محروم رہے گا،

وعلی الراکب الکفارۃ فی الایطاء لا علی السائق والقائد وکذا متعلق بالایطاء فی حق الراکب حرمان المیراث والوصیۃ دون السائق والقائد۔ (التبیین)

اگر چارپایہ کسی کو کچل دے تو اس کے سوار پر کفارہ واجب ہوگا اور وہ اوسکی وراثت اور وصیت سے محروم رہیگا لیکن اس کے آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے اسکی وراثت اور وصیت سے محروم نہ ہونگے،

۱۰۵۹ اگر چارپایہ کے ہاتھ یا پانوں سے کنکری یا غبار اڑے اور اس سے کسی کی آنکھ اندھی ہو جائے تو تاوان عائد نہ ہوگا،

وَاِنْ اَصَابَتْ بِیَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا حَصَاةً اَوْ نَوَاةً اَوْ اَثَارَ غُبَارًا اَوْ حَجَرًا صَغِیْرًا فَفَقَاءَ عَیْنَ اِنْسَانٍ اَوْ اَفْسَدَ ثَوْبَهٗ لَمْ یَضْمَنْ وَاِنْ کَانَ حَجَرًا کَبِیْرًا یَضْمَنْ

(المحیط)

اگر چارپایہ کے ہاتھ یا پانوں سے کنکری یا غبار اوڑا اور اس سے کسی کی آنکھ اندھی ہو گئی تو تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر بڑا پتھر اوڑا تو تاوان عائد ہوگا،

۱۰۶۰ چارپایہ کے نقصان کی قسمیں اور اس کے مختلف احکام،

یَجِبُ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ جِنَایَةَ الدَّابَّةِ لَا تَخْلُوْ مِنْ ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ اِمَّا اَنْ تَکُوْنَ فِیْ مِلْکِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ اَوْ فِیْ مِلْکِ غَیْرِهٖ اَوْ فِیْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنْ کَانَتْ فِیْ مِلْکِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ وَلَمْ یَکُنْ صَاحِبُهَا مَعَهَا فَاِنَّهٗ لَا یَضْمَنُ صَاحِبُهَا وَاقِفَةً کَانَتِ الدَّابَّةُ اَوْ سَائِرَةً وَطِئَتْ بِیَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا اَوْ نَفَحَتْ بِیَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا اَوْ ضَرَبَتْ بِذَنَبِهَا اَوْ کَدَمَتْ وَاِنْ کَانَ صَاحِبُهَا مَعَهَا اِنْ کَانَ قَائِدًا لَهَا اَوْ سَائِقًا لَهَا فَکَذٰلِکَ لَا یَضْمَنُ صَاحِبُهَا

جانور کے نقصان کی تین قسمیں ہیں یا وہ جانور کے مالک کی ملک میں ہوگا یا غیر کی ملک میں ہوگا یا عام گذرگاہ میں ہوگا تو جو نقصان جانور کے مالک کی ملک میں ہوگا تو اگر جانور کا مالک جانور کے ساتھ نہ ہو تو کسی صورت میں مالک پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر جانور کا مالک جانور کیساتھ ہو اور آگے سے یا پیچھے سے ہانکنے والا بھی ہو تو جانور کے مالک پر کسی صورت میں تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر جانور کا مالک اسپر سوار ہو اور جانور چل رہا ہو تو اس صورت میں اگر جانور کسی کو ہاتھ سے یا پانوں سے کچل ڈالے تو اس کے سوار پر مال کا تاوان اور قتل کی صورت میں اس کے

فِي الْوُجُوهِ كُلِّهَا وَإِنْ كَانَ صَاحِبُ الدَّابَّةِ رَاكِبًا عَلَى الدَّابَّةِ وَالدَّابَّةُ تَسِيرُ إِنْ وَطِئَتْ بِيَدِهَا أَوْ بِرِجْلِهَا يُضَمَّنُ وَعَلَى عَاقِلَتِهِ الدِّيَةُ وَيَلْزَمُهُ الْكَفَّارَةُ وَيُحْرَمُ عَنِ الْمِيرَاثِ وَإِنْ كَدَمَتْ أَوْ نَفَحَتْ بِرِجْلِهَا أَوْ بِيَدِهَا أَوْ ضَرَبَتْ بِذَنَبِهَا فَلَا ضَمَانَ (الذخیرہ)

عاقلہ پر دیت اور سوار پر کفارہ واجب ہوگا اور وہ مقتول کی میراث سے محروم ہوگا اور اگر جانور دانت سے کاٹے یا ہاتھ یا پاؤں یا دُم سے مارے تو اس کے سوار پر تاوان عائد نہ ہوگا۔

وَإِنْ كَانَتْ فِي مِلْكِ غَيْرِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ فَإِنْ دَخَلَتْ فِي مِلْكِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ إِدْخَالِ صَاحِبِهَا بِأَنْ كَانَتْ مُنْفَلِتَةً فَلَا ضَمَانَ عَلَى صَاحِبِهَا وَإِنْ دَخَلَتْ بِإِدْخَالِ صَاحِبِهَا فَصَاحِبُ الدَّابَّةِ ضَامِنٌ فِي الْوُجُوهِ كُلِّهَا سَوَاءٌ كَانَتْ وَاقِفَةً أَوْ سَائِرَةً وَسَوَاءٌ كَانَ صَاحِبُهَا مَعَهَا يَسُوقُهَا أَوْ يَقُودُهَا أَوْ كَانَ رَاكِبًا عَلَيْهَا أَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا (الذخیرہ)

اور اگر نقصان غیر کی ملک میں ہو تو جس صورت میں جانور غیر کی ملک میں جانور کے مالک کے داخل کرنے کے بغیر داخل ہو تو اس صورت میں جانور کے مالک پر بالکل تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر جانور کو جانور کے مالک نے غیر کی ملک میں داخل کیا ہو تو اُس پر ہر صورت میں تاوان عائد ہوگا چاہے وہ جانور کے ساتھ ہو یا اس پر سوار ہو یا آگے یا پیچھے سے اس کا ہانکنے والا ہو یا اس کے ساتھ نہ ہو۔

وَإِنْ كَانَ بِإِذْنِ مَالِكِهِ فَهُوَ كَمَا لَوْ كَانَ فِي مِلْكِهِ (التبیین)

اور اگر اپنے جانور کو دوسرے کی ملک میں زمین کے مالک کی اجازت سے داخل کیا ہو تو اوسکا حکم خود اپنی زمین کے مثل ہوگا

وَإِنْ كَانَتْ فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ

اور اگر عام گذرگاہ میں ہو تو جس صورت میں کہ جانور کے

اِنْ کَانَتِ الدَّابَّۃُ وَاقِفَۃً فِی طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَوْقَفَہَا صَاحِبُہَا فَصَاحِبُ الدَّابَّۃِ ضَامِنٌ لِمَا اَتْلَفَ بِفِعْلِ الدَّابَّۃِ فِی الْوُجُوْہِ کُلِّہَا وَاِنْ کَانَتْ سَائِرَۃً وَلَمْ یَکُنْ صَاحِبُہَا مَعَہَا فَاِنْ سَارَتْ بِاِرْسَالِ صَاحِبِہَا فَصَاحِبُہَا ضَامِنٌ مَادَامَتْ تَسِیْرُ فِیْ وَجْہِہَا وَلَمْ تَسِرْ یَمِیْنًا وَشِمَالًا ،	مالک نے عام راستے میں جانور کو کھڑا کیا ہے وہ جانور کے اس نقصان کا بہرحال ذمہ دار ہے جس کو اس نے اپنے فعل سے کیا ہو اور اگر جانور راستے میں جا رہا ہو اور جانور کا مالک اس کے ساتھ نہ ہو تو اگر اس نے جانور کو ہانک دیا ہو تو اس پر اس وقت تک تاوان عائد ہوگا جب تک جانور سیدھی راہ جا رہا ہو اور دائیں بائیں نہیں پھرتا
(الذخیرہ)	
فَاِنْ عَطَفَتْ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَہَا طَرِیْقٌ اِلَّا ذٰلِکَ فَالضَّمَانُ عَلَی الْمُرْسِلِ وَاِنْ کَانَ لَہَا طَرِیْقٌ اٰخَرُ لَا یَضْمَنُ وَلَوْ وَقَفَتِ الدَّابَّۃُ ثُمَّ سَارَتْ خَرَجَ السَّائِقُ مِنَ الضَّمَانِ فَاِنْ رَدَّہَا اِذْ لَمْ یَرُدَّہُ وَمَضٰی فِیْ وَجْہِہَا فَالضَّمَانُ عَلَی الْمُرْسِلِ فَاِنْ ارْتَدَّتْ ثُمَّ وَقَفَتْ	اور اگر جانور دائیں بائیں پھرے تو اس صورت میں کہ اس کے سوا دوسرا راستہ نہ ہو اس کے ہانکنے والے ہی پر تاوان عائد ہوگا، اور اگر دوسرا راستہ بھی ہو تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا، اور اگر جانور اپنے مالک کے ہانکنے کے بعد ٹھہر جائے اس کے بعد پھر چلنے لگے تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر اس کو کوئی دوسرا ہانک دے تو اس کا حکم پہلے ہانکنے والے کے حکم کی طرح ہے،

ثُمَّ سَارَتْ فَلَا ضَمَانَ عَلٰی
اَحَدٍ وَ اِنْ اِرْتَدَّتْ وَلَمْ
تَقِفْ وَمَضٰی فِیْ وَجْہِہَا
وَاَصَابَ شَیْئًا ضَمِنَ الرَّادُّ

(محیط سرخسی)

۱۰۶۱۔ اگر جانور پر دو شخص سوار ہوں اور جانور کے آگے پیچھے ہانکنے والے بھی ہوں اور وہ جانور کسی کو مار ڈالے تو ہر ایک پر بحصہ مساوی دیت واجب ہوگی اور سواروں پر کفارہ بھی واجب ہوگا،

وَاِذَا سَارَ الرَّجُلُ عَلٰی دَابَّۃٍ وَخَلْفَہٗ رَدِیْفٌ وَخَلْفَ الدَّابَّۃِ سَائِقٌ وَاَمَامَہَا قَائِدٌ فَوَطِئَتْ اِنْسَانًا فَالدِّیَۃُ عَلَیْہِمْ اَرْبَاعًا وَعَلَی الرَّاکِبِ وَالرَّدِیْفِ الْکَفَّارَۃُ۔

(المحیط)

اگر دو شخص ایک جانور پر سوار ہوں اور جانور کے آگے اور پیچھے کے ہانکنے والے بھی ہوں اور وہ جانور کسی کو مار ڈالے تو ان میں سے ہر ایک پر بحصہ مساوی دیت واجب ہوگی یعنی ہر ایک دیت کا چوتھائی حصہ دیگا لیکن سواروں پر کفارہ بھی واجب ہوگا

۱۰۶۲۔ راستے میں ایک پتھر رکھا ہوا ہے اور ایک شخص کسی جانور پر سوار ہو کر جا رہا ہے جانور پتھر سے ٹھوکر کھا کر گرا اور اس سے کوئی شخص ہلاک ہو گیا تو اگر سوار کو اس پتھر کا علم نہیں ہے تو جس نے راہ میں پتھر رکھا ہے اسپر تاوان عائد ہوگا،

اِذَا سَارَ الرَّجُلُ عَلٰی دَابَّۃٍ فِی الطَّرِیْقِ فَعَثَرَتْ بِحَجَرٍ وَضَعَہٗ رَجُلٌ اَوْبِدُکَّانٍ قَدْ بَنَاہُ رَجُلٌ اَوْبِمَاءٍ صَبَّہٗ رَجُلٌ تَوَقَّعَتْ

ایک شخص جانور پر سوار ہو کر راہ میں جا رہا ہے اور جانور ایک پتھر سے جو راہ میں رکھا ہوا ہے یا ایک دکان سے جو راہ میں بنائی ہوئی ہے ٹھوکر کھا کر یا پانی سے جو راستے میں

عَلٰی اِنْسَانٍ فَمَاتَ فَالضَّمَانُ عَلَی الَّذِیْ اَحْدَثَ ذٰلِکَ فِی الطَّرِیْقِ قَالُوْا ھٰذَا اِذَا لَمْ یَعْلَمِ الرَّاکِبُ بِمَا اَحْدَثَ فِی الطَّرِیْقِ فَاِنْ عَلِمَ بِذٰلِکَ وَسَیَّرَ الدَّابَّۃَ عَلٰی ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ قَصْدًا فَالضَّمَانُ عَلَیْہِ،

گر ایا گیا ہی پھسل کر گر پڑا اور ایک شخص اسکے گرنے سے ہلاک ہو گیا تو تاوان اس شخص پر عائد ہو گا جس نے یہ چیزیں راستے میں رکھی یا بنائی ہیں بشرطیکہ سوار ان سے واقف نہو لیکن اگر جان بوجھکر ان چیزوں سے گذرے تو تاوان سوار پر عائد ہو گا،

(المبسوط)

۱۰۶۳۔ اگر کسی نے جانور کو راستے میں کھڑا کر دیا لیکن باندھا نہیں اور جانور نے اس جگہ سے جنبش کر کے کوئی نقصان کر دیا تو اوسپر تاوان عائد نہ ہو گا،

رَجُلٌ اَوْقَفَ دَابَّۃً فِیْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَمْ یَشُدَّھَا فَسَارَتْ عَنْ ذٰلِکَ الْمَکَانِ وَاَتْلَفَتْ شَیْئًا لَا یَضْمَنُ الرَّجُلُ،

(قاضی خان)

اگر ایک شخص نے اپنے جانور کو راستے میں کھڑا کر دیا لیکن باندھا نہیں اور جانور نے اس جگہ سے جنبش کر کے کسی چیز کا نقصان کر دیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہو گا،

۱۰۶۴۔ اگر کسی نے جانور کو راستے میں باندھ دیا اور جانور کھل گیا اور اس جگہ سے جنبش کر کے کوئی نقصان کر دیا تو اسپر تاوان عائد نہ ہو گا،

وَلَوْ اَوْقَفَھَا فِی الطَّرِیْقِ مَرْبُوْطَۃً فَجَالَتْ فِیْ رِبَاطِھَا فَاَصَابَتْ شَیْئًا اِنْ اَصَابَ بَعْدَ مَا انْحَلَّ الرِّبَاطُ وَزَالَ عَنْ مَکَانِہٖ لَا ضَمَانَ عَلٰی صَاحِبِھَا وَاِنْ اَصَابَتْ وَالرِّبَاطُ عَلٰی حَالِہٖ ضَمِنَ مَا جَنَتْ وَاِنْ زَالَ الشَّغْلُ عَنْ

اگر کسی نے جانور کو راہ میں باندھ کر چھوڑ دیا اور جانور نے کھل کر اس جگہ سے جنبش کی اور کسی چیز کا نقصان کر دیا تو اس شخص پر تاوان عائد نہ ہو گا لیکن اگر کھلا نہیں اور اس جگہ سے جنبش بھی کی تو اس پر تاوان عائد ہو گا،

مُکَانِ الْاِیقَافِ (المحیط)

١٠٦٥۔ اگر کسی نے اپنے جانور کو جانوروں کے احاطہ مثلاً اصطبل وغیرہ میں چھوڑ دیا اور اس نے کسی کو لات مارا تو اسپر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ اَوْقَفَ دَابَّةً فِیْ سُوْقِ الدَّوَابِّ فَرَمَحَتْ فَلَا ضَمَانَ عَلٰی صَاحِبِهَا وَعَلٰی هٰذَا السَّفِیْنَةُ الْمَرْبُوْطَةُ فِی الشَّطِّ (المحیط)

اگر کسی نے اپنے جانور کو جانوروں کے احاطہ مثلاً اصطبل وغیرہ میں چھوڑ دیا اور اس نے کسی کو لات مارا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور یہی حکم اس کشتی کا بھی ہے جو کنارے پر باندھی گئی ہو،

١٠٦٦۔ اگر کسی نے اپنے جانور کو مسجد عام کے دروازہ پر چھوڑ دیا اور اس جانور نے کسی کو لات مار دیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

مَنْ اَوْقَفَ دَابَّةً عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ اَوْ بَابِ مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِیْنَ فَنَفَحَتْ بِرِجْلِهَا اِنْسَانًا فَهُوَ ضَامِنٌ، (المحیط)

اگر کسی نے اپنے جانور کو مسجد عام کے دروازے پر چھوڑ دیا اور اس نے کسی کو لات مارا تو اس صورت میں اس پر تاوان عائد ہوگا،

١٠٦٧۔ لیکن اگر امام نے جانوروں کے کھڑے کرنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کر دی ہے اور جانور اس جگہ کھڑا ہے تو اس کے نقصان کا تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ جَعَلَ الْاِمَامُ مَوْضِعًا لِوُقُوْفِ الدَّوَابِّ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَلَا ضَمَانَ فِیْمَا حَدَثَ مِنَ الْوُقُوْفِ (التبیین)

اگر امام نے مسجد کے دروازہ پر جانوروں کے کھڑے ہونے کے لیے کوئی جگہ مقرر کی ہو اور جانور اس جگہ کھڑا ہو کر کوئی نقصان کرے تو اس سے تاوان عائد نہ ہوگا،

١٠٦٨۔ لیکن اگر اس جگہ کسی نے جانور کو آگے یا پیچھے سے ہانکا یا سوار ہو کر اس کو چلایا اور اس نے

کوئی نقصان ہوگیا تو اسپر تاوان عائد ہوگا،

وَلٰكِنْ اِذَا سَاقَ الدَّابَةَ اَوْ قَادَهَا اَوْ سَارَ فِيْهِ عَلَى الدَّابَةِ ضَمِنَ، (محیط السرخسی)

لیکن اگر کسی نے جانور کو اس جگہ پیچھے سے ہانکا یا آگے سے کھینچا یا سوار ہو کر چلایا تو اس حالت میں اس کے تاوان کا نقصان اوسپر عائد ہوگا،

۱۰۶۹۔ اگر ایک شخص نے اپنے جانور کو بادشاہ کے دروازہ پر کھڑا کیا اور لوگ بھی اس جگہ جانوروں کو کھڑا کرتے ہیں تو امام محمدؒ کے نزدیک اس پر تاوان عائد ہوگا،

فِي الْمُنْتَقٰى عَنْ مُحَمَّدٍ اَوْقَفَ دَابَّةً عَلٰى بَابِ سُلْطَانٍ وَقَدْ يُوْقَفُ الدَّوَابُّ بِبَابِهٖ قَالَ يَضْمَنُ مَا اَصَابَتْ (الحاوی)

اگر کسی نے اپنے جانور کو بادشاہ کے دروازے پر کھڑا کیا اور اس جگہ دوسرے لوگ بھی جانور کھڑا کرتے ہیں تو امام محمدؒ کے نزدیک اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۷۰۔ ایک شخص کسی جانور پر سوار ہو کر جا رہا ہے اور کسی نے اس کی اجازت کے بغیر جانور کو کونچ دیا اور اس نے سوار کو گرا دیا اور وہ ہلاک ہوگیا تو اسپر دیت واجب ہوگی

وَاِنْ كَانَتِ الدَّابَةُ تَسِيْرُ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَنَخَسَهَا رَجُلٌ فَاَلْقَتِ الرَّاكِبَ اِنْ كَانَ النَّخْسُ بِاِذْنِهٖ لَا يَجِبُ عَلَى النَّاخِسِ شَيْئٌ وَاِنْ كَانَ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَعَلَيْهِ كَمَالُ الدِّيَةِ وَاِنْ ضَرَبَ النَّاخِسَ فَمَاتَ فَدَمُهٗ هَدَرٌ وَاِنْ اَصَابَ رَجُلًا اٰخَرَ بِالْيَدِ اَوْ بِالرِّجْلِ اَوْ كَيْفَ مَا اَصَابَ اِنْ كَانَ بِغَيْرِ اِذْنِ الرَّاكِبِ فَالضَّمَانُ عَلَى النَّاخِسِ

ایک شخص کسی جانور پر سوار ہو کر جا رہا ہو اور کسی دوسرے نے اس کے جانور کو کسی چیز سے کونچ دیا اور جانور نے سوار کو گرا دیا اور وہ مر گیا تو اگر اس نے سوار کی اجازت کے بغیر اس کو کونچا ہے تو اسپر دیت واجب ہوگی اور اگر سوار کی اجازت سے کونچا ہے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر کونچنے والے کو جانور نے ہلاک کر دیا تو اس کا خون رائگاں جائے گا اور اگر جانور نے کسی دوسرے کو ہلاک کر دیا تو جس صورت میں کہ اس نے سوار کی

وَاِنْ كَانَ بِاِذْنِہِمَا فَالضَّمَانُ عَلَيْهِمَا اِلَّا فِي النَّفْحَةِ بِالرِّجْلِ وَالذَّنَبِ فَاِنَّهَا جُبَارٌ (المحیط)

اجازت کے بغیر اس کو کونچا ہے اسپر تاوان عاید ہوگا، اور اگر اس کی اجازت سے کونچا ہے تو دونوں پر تاوان عائد ہوگا لیکن اگر جانور لات یا دم سے مارے تو کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۷۱۔ جس جانور کے آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے ہوں اور کسی نے ان کی اجازت کے بغیر کسی چیز سے اس کو کونچ دیا اور اس جانور نے کسی کو لات ماردی تو اس صورت میں اسپر تاوان عائد ہوگا،

دَابَّةٌ لَهَا سَائِقٌ وَقَائِدٌ فَنَخَسَهَا رَجُلٌ بِغَيْرِ اِذْنِ اَحَدِهِمَا فَنَفَحَتْ اِنْسَانًا كَانَ ضَمَانُ النَّفْحِ عَلَى النَّاخِسِ خَاصَّةً وَاِنْ كَانَ النَّخْسُ بِاَمْرِ اَحَدِهِمَا لَا يَجِبُ الضَّمَانُ عَلَى اَحَدٍ (قاضی خاں)

جس جانور کے آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے ہوں اور کسی نے انکی اجازت کے بغیر اسکو کونچ دیا اور اس جانور نے کسی کو لات ماردیا تو اس صورت میں اسپر تاوان عائد ہوگا اور اگر ان کی اجازت سے کونچا ہے تو لات مارنے کا تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۷۲۔ ایک شخص نے جانور کو راہ میں کھڑا کرکے ایک شخص کو اس کے کونچنے کا حکم دیا اور اس نے اس کو کونچ دیا تو اگر اس وجہ سے جانور نے کسی کو ہلاک کردیا تو دونوں پر آدھی آدھی دیت واجب ہوگی،

وَاِنْ كَانَ الْاَمِيْرُ اَوْقَفَهَا فِي الطَّرِيْقِ ثُمَّ اَمَرَ رَجُلًا حَتّٰى نَخَسَهَا فَقَتَلَتْ رَجُلًا فَالدِّيَةُ عَلَى الْاَمِيْرِ وَالنَّاخِسِ نِصْفَانِ (المحیط)

ایک شخص نے جانور کو راستے میں کھڑا کرکے دوسرے کو اس کے کونچنے کا حکم دیا اور اس نے اس کو کونچ دیا اور اس وجہ سے جانور نے کسی کو ہلاک کردیا تو اس صورت میں دونوں پر آدھی آدھی دیت واجب ہوگی

۱۰۷۳- اگر ایک چیز راستے میں کھڑی ہوئی ہے، اور جانور اس سے گذرا اور اس سے اسکو کونچا لگ گیا اور جانور نے کسی کو لات مار کر ہلاک کر دیا تو جس شخص نے راستے میں اس چیز کو کھڑا کیا ہے اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَإِذَا مَرَّتِ الدَّابَّةُ بِشَيْءٍ قَدْ نُصِبَ فِي الطَّرِيقِ فَنَخَسَهَا ذَلِكَ الشَّيْءُ فَنَفَحَتْ إِنْسَانًا فَقَتَلَتْهُ فَالضَّمَانُ عَلَى الَّذِي نَصَبَ ذَلِكَ الشَّيْءَ ۔ (الحاوی)

اگر جانور ایسی چیز سے گذرا جو راستے میں کھڑی کی گئی ہے اور اس چیز سے اس کو کونچا لگ گیا اور اس نے لات مار کر کسی کو ہلاک کر دیا تو جس شخص نے اس چیز کو راستے میں کھڑا کیا ہے اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۷۴- راستے میں پتھر رکھا ہوا ہے اور ایک جانور اس کو دیکھکر بھاگا اور کسی کو ہلاک کر دیا تو جس شخص نے راستے میں پتھر رکھا ہے اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَلَوْ نَفَرَتْ مِنْ حَجَرٍ وَضَعَهُ رَجُلٌ عَلَى الطَّرِيقِ فَالْوَاضِعُ بِمَنْزِلَةِ النَّاخِسِ (محیط سرخسی)

اگر ایک پتھر کے دیکھنے سے جو راہ میں رکھا ہوا ہے ایک جانور بھاگا اور کسی کو ہلاک کر دیا تو تاوان اس شخص پر عائد ہوگا جس نے راستے میں پتھر رکھا ہے،

۱۰۷۵- اگر ایک شخص نے کسی پر اپنا کُتا چھوڑ دیا اور اس نے اس کو کاٹ کھایا تو امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ أَغْرَى كَلْبَهُ عَلَى رَجُلٍ فَعَضَّهُ أَوْ مَزَّقَ ثِيَابَهُ لَا يَكُونُ ضَامِنًا فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَيَضْمَنُ فِي قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ وَالْمُخْتَارُ لِلْفَتْوَى قَوْلُ

اگر کسی نے کسی پر اپنا کتا چھوڑا اور کتے نے اس شخص کو کاٹ کھایا یا اس کے مال کو ضائع کر دیا تو امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق تاوان عائد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کے قول کے موافق تاوان عائد ہوگا اور

اَبِی یُوْسُفَ (قاضی خاں) فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہے،

۱۰۷۶۔ اگر کسی نے اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس کے ساتھ اس کا ہانکنے والا نہ تھا اور کتے نے خود کسی شخص پر حملہ کر دیا تو تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ اَرْسَلَ کَلْبَہٗ اِلٰی صَیْدٍ وَلَمْ یَکُنْ سَائِقًا فَاَصَابَ اِنْسَانًا لَا یَضْمَنُ فِی الرِّوَایَاتِ الظَّاھِرَۃِ (قاضی خاں)

اگر کسی نے اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس کا ہانکنے والا نہ تھا اور کتے نے خود کسی شخص پر حملہ کر دیا تو تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۷۷۔ دیوانے کتے کو جو لوگوں کو اذیت پہنچاتا ہے لوگ مار ڈال سکتے ہیں،

وَلَوْ کَانَ لِلرَّجُلِ کَلْبٌ عَقُوْرٌ یُؤْذِیْ مَنْ مَرَّ بِہٖ فَلِاَھْلِ الْبَلَدِ اَنْ یَقْتُلُوْہُ وَاِنْ اَتْلَفَ یَجِبُ عَلٰی صَاحِبِہِ الضَّمَانُ اِنْ کَانَ تَقَدَّمَ اِلَیْہِ قَبْلَ الْاِتْلَافِ وَاِلَّا فَلَا شَیْئَ عَلَیْہِ کَالْحَائِطِ الْمَائِلِ (التبیین)

اگر کسی کا کتا دیوانہ ہو اور جو لوگ اسکے پاس سے گذریں انکو اذیت پہنچائے تو باشندگان شہر اسکو مار ڈال سکتے ہیں اور اگر اس نے کسی چیز کا نقصان کر دیا تو صاحب مال کو نوٹس دے دیا ہو تو اسپر تاوان عائد ہوگا، ورنہ کچھ عائد نہ ہوگا،

۱۰۷۸۔ اگر کسی کی بلی یا کتے نے کسی کا نقصان کر دیا تو اسپر تاوان عائد نہ ہوگا،

اَلسَّنَانِیْرُ وَالْکِلَابُ اِذَا اَفْسَدَتْ شَیْئًا مِنْ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا ضَمَانَ عَلٰی صَاحِبِھَا (المحیط)

بلی اور کتا اگر کسی کا مال تلف کر دیں تو ان کے مالک پر تاوان عائد نہ ہوگا۔

۱۰۷۹۔ اگر کسی نے درندہ جانور کو چھوڑا اور وہ خود اس کا ہانکنے والا تھا اور اس جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا تاوان اس پر عائد ہوگا،

وَمَنْ اَرْسَلَ بَهِيْمَةً وَكَانَ لَهَا سَائِقٌ فَاَصَابَتْ فِي فَوْرِهَا اِنْسَانًا اَوْ شَيْئًا ضَمِنَهُ وَاِنْ اَرْسَلَ طَيْرًا اَوْ سَاقَهُ فَاَصَابَ فِي فَوْرِهِ لَمْ يَضْمَنْ (السراج الوہاج)

اگر کسی نے درندہ جانور کو چھوڑا اور وہ خود اسکا ہانکنے والا تھا اور اس جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا یا مال کا نقصان کر دیا تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا اور اگر پرند کو چھوڑا اور اس نے کسی چیز پر حملہ کر دیا تو تاوان عائد نہ ہوگا۔

۱۰۸۰۔ اگر جانور نے خود چھوٹ کر کسی کا نقصان کر دیا تو اس کے مالک پر تاوان عائد نہ ہوگا

وَلَوِ انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فَاَصَابَتْ مَالًا اَوْ آدَمِيًّا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا لَا ضَمَانَ عَلٰى صَاحِبِهَا (الہدایہ)

اگر جانور نے خود چھوٹ کر کسی کے مال کا نقصان یا کسی شخص پر دن میں یا رات میں حملہ کر دیا تو اس کے مالک پر تاوان عائد نہ ہوگا۔

۱۰۸۱۔ اگر جانور نے سرکشی کی اور سوار نے اس کو مارا اور اس حالت میں جانور نے کسی کو لات یا دم سے مار دیا تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

اِذَا جَمَحَتِ الدَّابَّةُ فَضَرَبَهَا اَوْ كَبَحَهَا بِاللِّجَامِ فَضَرَبَتْ بِرِجْلِهَا اَوْ بِذَنَبِهَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔ (الحاوی)

اگر جانور نے سرکشی کی اور سوار نے اسکو مارا یا اسکی لگام کھینچی تو اس حالت میں اگر جانور نے کسی کو پاؤں یا دم سے مار دیا تو سوار پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۸۲۔ اگر کوئی شخص جانوروں کے قطار کا ہانکنے والا ہو اور اس قطار کا کوئی جانور کوئی نقصان کر دے تو اس پر اس کا تاوان عائد ہوگا،

قَائِدُ الْقِطَارِ يَضْمَنُ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَاِنْ كَانَ عَظِيْمًا لَا يُمْكِنُهُ ضَبْطُهُ اٰخِرَهُ وَاِنْ

جو شخص جانور کی قطار کا آگے سے ہانکنے والا ہو اس پر قطار کے جانوروں کے نقصان کا تاوان عائد ہوگا

مَعَہٗ سَائِقٌ فَالضَّمَانُ عَلَیْہِمَا وَاِنْ کَانَ ثَالِثٌ وَسْطَ الْقِطَارِ ضَمِنُوْا اَثْلَاثًا (خزانۃ المفتیین)

گو قطار اس قدر بڑی ہو کہ اس کے آخری حصہ کی نگرانی نہ ہو سکے اور اگر قطار کے پیچھے سے ہانکنے والا بھی ہو تو دونوں پر تاوان عائد ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص قطار کے بیچ میں بھی ہو تو تینوں پر بحصۂ مساوی تاوان عائد ہوگا،

۱۰۸۳- اگر ایک شخص آگے سے اونٹوں کو ہانک رہا ہے اور دوسرا قطار کے بیچ میں اپنے پیچھے کے اونٹوں کو لگام پکڑ کر لیجا رہا ہے تو اس کے پیچھے کے اونٹ جو نقصان کریں گے اس کا تاوان آگے سے ہانکنے والے پر عائد نہ ہوگا،

وَاِنْ کَانَ الَّذِیْ فِیْ وَسْطِ الْقِطَارِ اٰخِذٌ بِزِمَامِ بَعِیْرٍ یَقُوْدُ مَا خَلْفَہٗ وَلَا یَسُوْقُ مَا قَبْلَہٗ فَمَا اَصَابَ مِمَّا خَلْفَہٗ فَلَا ضَمَانَ فِیْہِ عَلَی الْقَائِدِ الْاَوَّلِ وَمَا اَصَابَ مِمَّا قَبْلَہٗ فَضَمَانُ ذٰلِکَ عَلَی الْقَائِدِ الْاَوَّلِ وَلَا شَیْءَ فِیْہِ عَلٰی ھٰذَا الَّذِیْ فِیْ وَسْطِ الْقِطَارِ لِاَنَّہٗ لَیْسَ بِسَائِقٍ بِمَا فِیْہِ، (المحیط)

اگر ایک شخص اونٹوں کو آگے سے ہانکتا ہے اور دوسرا شخص قطار کے بیچ میں اپنے پیچھے کے اونٹوں کی لگام پکڑ کر کھینچتا ہے لیکن اپنے آگے کے اونٹوں کو نہیں ہانکتا تو جو نقصان پیچھے کے اونٹوں سے پہنچے گا آگے سے ہانکنے والے پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا، اور جو نقصان آگے کے اونٹوں سے پہنچے گا قطار کے بیچ والے پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا اور اس کا تاوان آگے سے ہانکنے والے پر عائد ہوگا،

۱۰۸۴- ایک شخص قطار کے بیچ میں ایک اونٹ پر سوار ہے لیکن اپنے آگے کے اونٹوں کو ہانکتا نہیں تو جو نقصان اس کے آگے کے اونٹوں سے ہوگا اس کا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا

وَلَوْ کَانَ رَجُلٌ رَاکِبًا وَسْطَ الْقِطَارِ عَلٰی بَعِیْرٍ

اگر ایک شخص قطار کے بیچ میں کسی اونٹ پر سوار ہو

وَلَا يَسُوْقُ مِنْهَا شَيْئًا لَمْ يَضْمَنْ مِمَّا يُصِيْبُ الْإِبِلُ الَّتِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلٰكِنْ هُوَ مَعَهُمْ فِي الضَّمَانِ فِيْمَا أَصَابَ الْبَعِيْرُ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ وَمَا خَلْفَهُ، وَقَالَ بَعْضُ الْمُتَأَخِّرِيْنَ هٰذَا إِذَا كَانَ زِمَامُ خَلْفِهِ بِيَدِهٖ يَقُوْدُهُ وَأَمَّا إِذَا كَانَ نَائِمًا عَلٰى بَعِيْرٍ أَوْ غَيْرِهٖ قَائِدٍ لِمَا خَلْفَهُ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ وَهُوَ فِي حَقِّ مَا خَلْفَهُ بِمَنْزِلَةِ الْمَتَاعِ الْمَوْضُوْعِ عَلٰى بَعِيْرٍ، (المبسوط)

لیکن اپنے آگے کے اونٹوں کو ہانکتا نہ ہو تو جو نقصان اس کے آگے کے اونٹوں سے ہوگا اس کا تاوان اسپر عائد نہ ہوگا لیکن اس کے اونٹ اور اسکے پیچھے کے اونٹوں کا تاوان اسپر عائد ہوگا لیکن بعضوں کا قول ہے کہ یہ اس وقت ہے جب پیچھے کے اونٹ کی باگ اسکے ہاتھ میں ہو اور وہ اپنے پیچھے کے اونٹوں کو کھینچتا ہو اور اگر کسی اونٹ پر سوتا ہو یا پیچھے کے اونٹ کو کھینچتا نہ ہو تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور وہ پیچھے کے اونٹوں کے حق میں اس اسباب کے مثل ہے جو کسی اونٹ پر رکھا ہوا ہو،

۱۰۸۵- اگر کسی نے سانپ کو راستے میں ڈالدیا تو جبتک وہ سانپ اس جگہ ہے اس کے کاٹنے کا تاوان اسپر عائد ہوگا،

رَجُلٌ أَلْقٰى حَيَّةً فِي الطَّرِيْقِ فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَ حَتّٰى يَزُوْلَ عَنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ (قاضی خاں)

اگر کسی شخص نے سانپ کو راستے میں ڈال دیا تو جبتک سانپ اس جگہ سے نہ ہٹے اور کسی کو کاٹ لے تو اس پر اسکا تاوان عائد ہوگا،

۱۰۸۶- اگر کوئی شخص درندہ جانور کو راستے میں باندھ دے اور وہ کسی کا نقصان کر دے تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَمَنْ أَوْقَفَ سَبُعًا فِي الطَّرِيْقِ ضَمِنَ مَا أَتْلَفَ إِذَا كَانَ مَرْبُوْطًا فَأَصَابَ قَبْلَ حَلِّ الرِّبَاطِ

اگر کوئی شخص درندہ جانور کو راستے میں باندھ دے اور وہ کسی کا نقصان کر دے تو اسپر تاوان عائد ہوگا

وَاِذَا اَصَابَ بَعْدَ مَا انْحَلَّ الرِّبَاطُ وَزَالَ عَنْ مَكَانِهٖ لَمْ يُضْمَنْ وَكَذٰلِكَ لَوْ طَرَحَ بَعْضَ الْهَوَامِّ عَلٰى رَجُلٍ فَعَقَرَ يُضْمَنُ وَكَذَا لَوْ سَلَّى كَلْبًا عَقُوْرًا عَلٰى رَجُلٍ (محیط سرخسی)

اور اگر وہ کھل کر اور اس جگہ سے الگ ہو کر کسی کا نقصان کر دے تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص کیڑا مکوڑا یا کاٹنے والے کتے کو کسی پر چھوڑ دے تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۸۷۔ اگر کوئی شخص اپنے ساتھ کسی ایسے لڑکے کو کسی جانور پر سوار کرلے جو نہ خود سوار ہو سکتا نہ جانور کو چلا سکتا اور جانور نے کسی کو کچل کر ہلاک کر دیا تو اس صورت میں صرف اسی شخص کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اسپر کفارہ عائد ہوگا،

اِذَا حَمَلَ الرَّجُلُ مَعَهُ الصَّبِيَّ عَلَى الدَّابَّةِ وَمِثْلُهُ لَا يَضْرِبُ وَلَا يَسْتَمْسِكُ عَلَيْهَا فَوَطِئَتِ الدَّابَّةُ اِنْسَانًا فَقَتَلَهُ فَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَةِ الرَّجُلِ خَاصَّةً وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَوْ كَانَ الصَّبِيُّ يَضْرِبُ الدَّابَّةَ وَيَسِيْرُ عَلَيْهَا فَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهِمَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَجَعَ عَاقِلَةُ الصَّبِيِّ عَلٰى عَاقِلَةِ الرَّجُلِ (المبسوط)

اگر کسی نے کسی لڑکے کو اپنے ساتھ کسی جانور پر سوار کرایا اور وہ لڑکا نہ خود سوار ہو سکتا نہ جانور کو ہانک سکتا اور جانور نے کسی کو اپنے پانوں سے کچل کر ہلاک کر دیا تو اس صورت میں صرف اسی شخص کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اس شخص پر کفارہ واجب ہوگا۔ لیکن اگر لڑکا جانور پر سوار ہو سکتا ہو اور اس کو ہانک سکتا ہے تو اس صورت میں دونوں کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور لڑکے کے عاقلہ جو کچھ دینگے اسکا مطالبہ اس شخص سے کرینگے۔

۱۰۸۸۔ اگر کسی نے ایسے غلام کو جو سوار ہو سکتا ہے کسی جانور پر سوار کرایا اور اس کو اس کے ہانکنے کا حکم دیا اور جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا تاوان غلام پر عائد ہوگا، اور اس کا آقا یا تو خود اس کو مدعی کے حوالے کریگا یا اس کا تاوان خود دے گا،

وَاِذَا حَمَلَ الْحُرُّ الْكَبِيْرُ الْعَبْدَ الصَّغِيْرَ عَلٰى

اگر کسی نے کسی کے غلام کو جانور پر سوار کرایا اور وہ غلام

الدَّابَّةِ وَمِثْلُهُ يَضْرِبُهَا وَيَسْتَمْسِكُ عَلَيْهَا ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَسِيرَ عَلَيْهَا فَأَوْطَأَ إِنْسَانًا فَذَلِكَ فِي عُنُقِ الْعَبْدِ يَدْفَعُهُ بِهِ مَوْلَاهُ أَوْ يَفْدِيهِ أَوْ يَرْجِعُ مَوْلَاهُ بِالْأَقَلِّ مِنْ قِيمَتِهِ وَمِنَ الْأَرْشِ عَلَى الْغَاصِبِ وَلَوْ حَمَلَهُ عَلَيْهَا وَهُوَ لَا يَضْرِبُ الدَّابَّةَ وَلَا يَسْتَمْسِكُ عَلَيْهَا فَسَارَتِ الدَّابَّةُ فَأَوْطَأَتْ إِنْسَانًا فَدَمُهُ هَدَرٌ (المبسوط)

جانور پر سوار ہو سکتا ہے اور اس کو جانور کے ہانکنے کا حکم دیا اور جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا تاوان غلام پر عائد ہوگا اور اس کا آقا یا تو خود اس کو مدعی کے حوالے کریگا یا تاوان دیگا اور تاوان اور غلام کی قیمت میں سے جو کم ہوگا، وہ اس شخص سے لے لے گا اور اگر وہ غلام جانور پر سوار نہیں ہو سکتا ہے اور اس کو کسی نے سوار کر دیا اور جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا خون رائگاں جائیگا،

۱۰۸۹۔ اگر کسی کے غلام نے آزاد لڑکے کو ایک جانور پر سوار کرایا، اور وہ لڑکا گر کر مر گیا تو غلام پر دیت واجب ہوگی اور اس کے آقا کو چاہئے کہ غلام کو لڑکے کے وارثوں کے حوالہ کر دے یا اس کا فدیہ دے،

لَوْ أَنَّ عَبْدًا حَمَلَ صَبِيًّا حُرًّا عَلَى دَابَّةٍ فَوَقَعَ الصَّبِيُّ مِنْهَا وَمَاتَ فَدِيَةُ الصَّبِيِّ يَكُونُ عَلَى عُنُقِ الْعَبْدِ يَدْفَعُهُ الْمَوْلَى بِهَا أَوْ يَفْدِي وَإِنْ كَانَ الْعَبْدُ مَعَ الصَّبِيِّ عَلَى الدَّابَّةِ يَسِيرَانِ عَلَيْهَا فَوَطِئَتِ الدَّابَّةُ إِنْسَانًا وَمَاتَ فَعَلَى عَاقِلَةِ الصَّبِيِّ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي عُنُقِ الْعَبْدِ نِصْفُهَا

(قاضی خاں)

اگر کسی کے غلام نے آزاد لڑکے کو ایک جانور پر سوار کرایا اور وہ لڑکا اس سے گر کر مر گیا تو لڑکے کی دیت غلام پر واجب ہوگی، اس کے آقا کو چاہیئے کہ غلام کو لڑکوں کے وارثوں کے حوالہ کر دیں یا فدیہ دے اور اگر غلام اور لڑکا دونوں جانور پر سوار ہوں اور جانور کسی کو ہلاک کر دے تو آدھی دیت لڑکے کے عاقلہ پر، آدھی غلام پر واجب ہوگی،

تیرہواں باب

قسامت کے بیان میں!

۱۰۹۰ - قسامت کی تعریف

هِيَ الْأَيْمَانُ يُقْسَمُ عَلَى أَهْلِ الْمَحَلَّةِ الَّذِينَ وُجِدَ الْقَتِيلُ فِيهِمْ (الكافي)

قسامت چند آدمیوں کی قسم کو کہتے ہیں جو اس محلہ کے لوگوں پر تقسیم کر دیجاتی ہے جس میں مقتول پایا جاتا ہے،

۱۰۹۱ - قسامت کا سبب

سَبَبُهَا وُجُودُ الْقَتِيلِ فِي الْمَحَلَّةِ أَوْ مَا فِي مَعْنَاهَا مِنَ الدَّارِ أَوِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَقْرُبُ مِنَ الْمِصْرِ بِحَيْثُ يُسْمَعُ الصَّوْتُ مِنْهُ، (النهایه)

قسامت کا سبب مقتول کا محلہ میں یا اس مقام میں جو محلے کے معنی میں ہے مثلاً مکان یا وہ مقام جو شہر سے اس قدر قریب ہو کر وہاں سے آدمی کی آواز پہنچ سکے پایا جاتا ہے،

۱۰۹۲ - اگر لاش محلے میں پائی جائے تو پچاس آدمیوں کو قسم کھانا پڑیگا،

إِذَا وُجِدَ الْقَتِيلُ فِي مَحَلَّةٍ لَا يُعْلَمُ مَنْ قَتَلَهُ يَسْتَحْلِفُ خَمْسُونَ رَجُلًا مِنْهُمْ يَتَخَيَّرُهُمْ

اگر مقتول کی لاش محلے میں پائی جائے اور اسکا قاتل معلوم نہ ہو تو مقتول کے ورثہ کے انتخاب سے محلے کے

انّ وَلِيُّ بِاللّٰہِ مَا قَتَلْنَاہُ وَلَا عَلِمْنَا لَہٗ قَاتِلاً (الہدایہ)

پچاس آدمی اس مضمون کی قسم کھائینگے کہ ہم نے نہ قتل کیا ہے نہ قاتل کو جانتے،

۱۰۹۲۔ لڑکے اور مجنون پر قسامت واجب نہیں ہوتی،

وَلَا يَدْخُلُ فِي الْقَسَامَةِ صَبِيٌّ وَلَا مَجْنُونٌ (السراج الوہاج)

لڑکے اور مجنون پر قسامت واجب نہیں ہوتی،

۱۰۹۴۔ عورت اور غلام قسامت میں داخل نہیں ہیں،

وَلَا يَدْخُلُ فِي الْقَسَامَةِ النِّسَاءُ وَالْمَمَالِيكُ (المبسوط)

عورت اور غلام قسامت میں داخل نہیں ہیں،

۱۰۹۵۔ مقتول کسکو کہتے ہیں،

وَالْقَتِيلُ مَنْ بِهٖ اَثَرُ الْقَتْلِ وَالْمَيِّتُ مَنْ لَا يَكُوْنُ بِهٖ اَثَرُ الْقَتْلِ (الذخیرہ)

اور مقتول وہ ہے جسمیں قتل کا نشان پایا جائے اور میت وہ ہے جسمیں قتل کا نشان نہ ہو،

۱۰۹۶ جس مردہ میں قتل کا نشان نہ ہو اس کے لیے قسامت اور دیت واجب نہیں ہوتی،

وَاِنْ وُجِدَ مَيِّتٌ لَا اَثَرَ بِهٖ فَلَا قَسَامَةَ وَلَا دِيَةَ (خزانۃ المفتین)

اگر ایسا مردہ پایا جائے جن کے جسم پر قتل کا نشان نہ ہو تو قسامت اور دیت واجب نہیں ہوتی،

۱۰۹۷۔ قتل کے نشانات کیا کیا ہیں،

وَالْاَثَرُ بِاَنْ يَكُوْنَ بِهٖ جِرَاحَةٌ اَوْ اَثَرُ ضَرْبٍ اَوْ خَنْقٍ اَوْ خَرَجَ الدَّمُ مِنْ عَيْنِهٖ اَوْ اُذُنِهٖ (خزانۃ المفتین)

اور قتل کا نشان یہ ہے کہ زخم یا مار یا گلا گھونٹنے کا نشان پایا جائے یا آنکھ کان سے خون نکلا ہو،

۱۰۹۸۔ اگر منھ سے خون نکلا ہو تو دیکھیں گے کہ اگر سر سے اوپر آیا ہی تو مقتول ہے۔ اور اگر دماغ سے خون

اترا ہے تو مقتول نہیں ہے،

وَاِنْ خَرَجَ الدَّمُ مِنَ الْفَمِ اِنْ عَلَا مِنَ الْجَوْفِ كَانَ قَتِيْلًا وَاِنْ نَزَلَ مِنَ الرَّأْسِ فَلَا (المحیط)

اگر خون منہ سے نکلا ہو تو دیکھینگے اگر پیٹ سے اوپر آیا ہے تو مقتول ہے اور اگر دماغ سے اترا ہے تو مقتول نہیں ہے،

۱۰۹۹۔ اگر مقعد یا عضوِ تناسل سے خون نکلا ہے تو مقتول نہیں ہے،

وَاِنْ خَرَجَ الدَّمُ مِنْ دُبُرِهٖ اَوْ ذَكَرِهٖ فَلَيْسَ بِقَتِيْلٍ (الاختیار)

اگر خون مقعد یا عضوِ تناسل سے نکلا ہے تو مقتول نہیں ہے،

۱۱۰۰۔ قسامت کے شرائط اور اس کی صورت

وَاِذَا وُجِدَ قَتِيْلٌ فِيْ مَحَلَّةِ قَوْمٍ وَادَّعٰى وَلِيُّ الْقَتِيْلِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ اَنَّهُمْ قَتَلُوْا وَلِيَّهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً وَاَنْكَرَ اَهْلُ الْمَحَلَّةِ فَاِنَّهٗ يَحْلِفُ خَمْسُوْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ يَحْلِفُ كُلُّ رَجُلٍ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْتُهٗ وَلَا عَلِمْتُ لَهٗ قَاتِلًا وَلَا يَحْلِفُ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ، (المحیط)

جب مقتول کسی جماعت کے محلے میں پایا جائے اور مقتول کا وارث تمام محلے والوں پر دعویٰ قتل عمد یا قتل خطاء کا کرے اور محلے والے انکار کریں تو اس محلے کے پچاس آدمیون کو اس طرح قسم کھانا چاہیئے کہ ان میں سے ہر ایک یہ کہے کہ خدا کی قسم میں نے نہ مارا ہے، اور نہ اس کے قاتل کو جانتا اس طرح قسم نہ کھانا چاہیئے کہ خدا کی قسم ہم لوگوں نے نہیں مارا ہے۔

۱۱۰۱۔ اگر محلے میں پچاس آدمی سے زیادہ ہوں تو پچاس آدمیوں کا انتخاب مقتول کا وارث کریگا،

وَالْاِخْتِيَارُ فِي التَّعْيِيْنِ اِلٰى وَلِيِّ الْقَتِيْلِ اِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ خَمْسِيْنَ وَاِنْ كَانُوْا اَقَلَّ

اگر اس محلے میں پچاس آدمی سے زائد ہوں تو ان میں سے پچاس آدمیوں کا انتخاب مقتول کے وارث کی

مِنْ خَمْسِيْنَ فَإِنَّهُ يُكَرَّرُ الْيَمِيْنُ عَلَى بَعْضِهِمْ حَتَّى تَتِمَّ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا (المحیط)

تجویز سے ہوگا، اور اگر اس محلے میں پچاس آدمیوں سے کم ہوں تو بعض اشخاص سے دوبارہ قسم لی جائیگی تاکہ پچاس قسمیں پوری ہوجائیں

۱۱۰۲۔ قسم کے لیے جوان اور بدکار اور بوڑھے اور نیک سب کا انتخاب کیا جاسکتا ہے،

وَلَهُ اَنْ يَخْتَارَ الشُّبَّانَ وَالْفُسَّاقَ وَلَهُ اَنْ يَخْتَارَ الْمَشَائِخَ وَالصُّلَحَاءَ مِنْهُمْ (الکافی)

اس کو قسامت کے لیے جوان، بدکار، بوڑھے اور نیک سب لوگوں کے انتخاب کا اختیار حاصل ہے

۱۱۰۳۔ قسم کے پورے ہوجانے کے بعد اہل محلہ کو دیت ادا کرنی پڑیگی،

فَاِنْ حَلَفُوْا غَرِمُوا الدِّيَةَ وَاِنْ نَكَلُوْا فَاِنَّهُمْ يُحْبَسُوْنَ حَتّٰى يَحْلِفُوْا (المحیط)

جب قسم پوری ہوگئی تو محلہ والے دیت ادا کرینگے اور اگر قسم نہ کھائینگے تو قسم کھانے کیلئے قید کئے جائینگے،

۱۱۰۴۔ قسم کے لیے انتخاب کا اختیار امام کو نہیں ہے،

وَالْخِيَارُ لِوَلِيِّ الْقَتِيْلِ دُوْنَ الْاِمَامِ (قاضی خاں)

پچاس آدمیوں کے انتخاب کا اختیار مقتول کے وارث کو ہے اس معاملے میں امام کو مداخلت کا حق حاصل نہیں ہے

۱۱۰۵۔ اگر مدعی نے دعویٰ کیا کہ اہل محلہ نے قتل کیا ہے تو اسپر قسم واجب نہیں ہے۔

وَلَا يَحْلِفُ الْمُدَّعِيْ اَنَّ اَهْلَ الْمَحَلَّةِ قَتَلُوْا وَلِيَّهُ سَوَاءٌ كَانَ الظَّاهِرُ شَاهِدُ الْمُدَّعِيْ بِاَنْ كَانَ بَيْنَ الْمَقْتُوْلِ وَبَيْنَ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ عَدَاوَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ لَمْ يَكُنْ شَاهِدًا لِّلْمُدَّعِيْ بِاَنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْمَقْتُوْلِ وَبَيْنَ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ عَدَاوَةٌ ظَاهِرَةٌ (المحیط)

اگر مدعی نے دعویٰ کیا کہ اہل محلہ نے قتل کیا ہو تو مقتول اور اہل محلہ کے درمیان عداوت ظاہر ہو یا نہ ہو لیکن اسپر قسم واجب نہ ہوگی،

۱۱۰۶۔ دیت اہل محلہ کے عاقلہ پر واجب ہوگی اور وہ تین سال میں ادا کریں گے،

ثُمَّ تَجِبُ عَلٰی عَاقِلَةِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ (المحیط)

اور دیت جو اہل محلہ کے عاقلہ پر واجب ہوگی اسکو وہ لوگ تین سال میں ادا کریں گے،

۱۱۰۷- جو لوگ محلے میں مستعار یا کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں وہ قسامت میں شریک نہ ہونگے

وَلَا يَدْخُلُ السُّكَّانُ فِي الْقَسَامَةِ مَعَ الْمُلَّاكِ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح، (التبیین)

اور جو لوگ محلہ میں عاریت یا کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں، وہ محلہ کے مالکوں کے ساتھ قسامت میں شریک نہ ہونگے،

۱۱۰۸- اگر مدعی نے اہل محلہ پر بلا تعیین قتل کا دعویٰ کیا تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی

وَاِنِ ادَّعَى الْقَتْلَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ لَا بِاَعْيَانِهِمْ فَكَذَا الْجَوَابُ يَجِبُ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلٰى اَهْلِ الْمَحَلَّةِ وَكَذَا اِذَا ادَّعٰى عَلٰى بَعْضِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ بِاَعْيَانِهِمْ اِسْتِحْسَانًا (المحیط)

اگر مدعی نے اہل محلہ پر بلا تعیین قتل کا دعویٰ کیا تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر اہل محلہ میں سے چند متعین اشخاص پر قتل کا دعویٰ کیا تو اس صورت میں بھی استحساناً یہی حکم ہے،

۱۱۰۹- اگر مدعی نے غیر محلہ کے کسی شخص پر قتل کا دعویٰ کیا تو اہل محلہ پر قسامت واجب نہ ہوگی،

وَاِنِ ادَّعَى الْقَتْلَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ لَمْ يَكُنْ عَلٰى اَهْلِ الْمَحَلَّةِ قَسَامَةٌ وَلَا دِيَةٌ فَيُقَالُ لِلْمُدَّعِي اَلَكَ بَيِّنَةٌ عَلٰى مَا ادَّعَيْتَ فَاِنْ قَالَ نَعَمْ اَقَامَهَا وَثَبَتَ مَا ادَّعَاهُ بِبَيِّنَتِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بَيِّنَةٌ يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ يَمِيْنًا وَاحِدَةً وَلَا يَحْلِفُ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا (المحیط)

اگر مدعی نے کسی غیر محلہ کے شخص پر قتل کا دعویٰ کیا تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب نہ ہوگی بلکہ مدعی اگر اپنے دعویٰ پر گواہ رکھتا ہے تو اس کو گواہوں سے ثابت کریگا اور اگر گواہ نہیں رکھتا تو مدعا علیہ ایک بار قسم کھائے گا نہ کہ پچاس بار،

۱۱۱۰۔ اگر مقتول کے وارث نے محلہ کے ایک شخص پر جہاں مقتول پایا گیا تھا دعویٰ کیا تو اہل محلہ کی شہادت اس کے متعلق مقبول نہ ہوگی،

وَاِنْ ادَّعٰی وَلِیُّ الْقَتِیْلِ عَلٰی وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ بِعَیْنِهٖ فَشَهِدَ شَاهِدَانِ مِنْ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ عَلَیْهِ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمَا بِالْاِجْمَاعِ (سراج الوہاج)

اگر مقتول کے وارث نے محلہ کے ایک شخص پر جہاں مقتول پایا گیا تھا دعویٰ کیا تو اس شخص کے متعلق اہل محلہ کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

لِاَنَّ الْخُصُوْمَةَ قَائِمَةٌ مَّعَ الْکُلِّ (الہدایہ)

کیونکہ دعوے تمام اہل محلہ پر قائم ہے،

۱۱۱۱۔ لیکن اگر غیر محلہ کے شخص پر دعویٰ کیا اور اہل محلہ نے اس کے متعلق قتل کی شہادت دی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی اور اہل محلہ قسامت اور دیت سے بری ہوجائیں گے،

وَاِنْ ادَّعٰی وَلِیُّ الْقَتِیْلِ عَلٰی وَاحِدٍ مِّنْ غَیْرِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ وَشَهِدَ بِذٰلِكَ شَاهِدَانِ مِنْ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ الَّتِیْ وُجِدَ فِیْهَا الْقَتِیْلُ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا اِلَّا اَنَّهٗ یَبْرَءُ اَهْلُ الْمَحَلَّةِ عَنِ الْقَسَامَةِ وَالدِّیَةِ وَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا فِیْ حَقِّ الْقَضَاءِ مَا تُقْبَلُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ (الذخیرہ)

اگر مقتول کے وارث نے غیر محلہ کے ایک شخص پر قتل کا دعویٰ کیا اور اہل محلہ نے اس کے قتل پر گواہی دی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی، البتہ اہل محلہ قسامت اور دیت سے بری ہوجائیں گے اور صاحبین کے نزدیک اس شخص کے متعلق اہل محلہ کی گواہی مقبول ہوگی، اور مدعا علیہ کو اس کی گواہی سے قتل کر سکیں گے،

۱۱۱۲- اگر مقتول ایک محلہ میں پایا گیا اور اہل محلہ نے ایک شخص معین پر قتل کا دعویٰ کیا اور غیر محلہ کے گواہ پیش کئے تو ان کی گواہی مقبول ہو گی اور اہل محلہ قسامت اور دیت سے بری ہونگے،

اِذَا وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِي مَحَلَّةٍ وَادَّعٰى اَهْلُ الْمَحَلَّةِ اَنَّ فُلَانًا قَتَلَهٗ دُوْنَهُمْ وَاَقَامُوْا عَلٰى ذٰلِكَ بَيِّنَةً مِنْ غَيْرِ مَحَلَّتِهِمْ جَازَتِ الشَّهَادَةُ وَوَقَعَتْ لَهُمُ الْبَرَاءَةُ عَنِ الْقَسَامَةِ وَالدِّيَةِ اِدَّعٰى وَلِيُّ الْقَتِيْلِ ذٰلِكَ اَوْلَمْ يَدَّعِ (الذخیرہ)

اگر مقتول ایک محلہ میں پایا جاے اور اہل محلہ ایک شخص معین پر اس کے قتل کا دعویٰ کریں اور غیر محلہ کے گواہ پیش کریں تو اس صورت میں ان کی گواہی مقبول ہو گی اور اہل محلہ قسامت اور دیت سے بری ہو جائیں گے خواہ مقتول کا وارث اس شخص پر دعویٰ کرے یا نہ کرے،

۱۱۱۳- اگر مقتول ایک محلہ میں پایا جاے اور مقتول کا وارث اہل محلہ پر قتل کا دعوےٰ کرتا ہے لیکن اہل محلہ اسپر گواہ پیش کرتے ہیں کہ اسکو غیر محلہ کے فلاں رہنے والے نے قتل کیا ہے تو اہل محلہ بری الذمہ ہونگے،

فِي نَوَادِرِ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اِذَا وُجِدَ قَتِيْلٌ فِي مَحَلَّةٍ وَادَّعٰى اَوْلِيَاءُهٗ عَلَيْهِمْ وَاَقَامَ اَهْلُ الْمَحَلَّةِ بَيِّنَةً عَلٰى اَنَّهٗ قَتَلَهٗ فُلَانُ الرَّجُلُ مِنْ غَيْرِ مَحَلَّتِهِمْ اَوْ جَاءَ جَرِيْحًا حَتّٰى سَقَطَ فِي مَحَلَّتِهِمْ وَمَاتَ قَالَ يَبْرَءُوْنَ مِنَ الدِّيَةِ (المحیط)

اگر مقتول ایک محلہ میں پایا گیا اور مقتول کے وارث نے اہل محلہ پر دعویٰ کیا لیکن اہل محلہ نے اسپر گواہ پیش کیا کہ اس کو غیر محلہ کے رہنے والے فلاں شخص نے قتل کیا ہے، یا اسپر گواہ پیش کیا کہ مقتول اس محلہ میں زخمی ہو کر آیا اور گر کر مر گیا تو اس صورت میں اوس محلہ کے لوگ بری الذمہ ہو جائیں گے،

۱۱۱۴- ایک شخص ایک محلہ میں زخمی ہوا اور اس کو اٹھا کر دوسرے محلہ میں لے گئے اور وہ

اس زخم سے مرگیا تو جس محلے میں وہ زخمی ہوا تھا انھیں پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ جُرِحَ فِي مَحَلَّةٍ اَوْ قَبِيْلَةٍ فَحُمِلَ مَجْرُوْحًا وَمَاتَ فِي مَحَلَّةٍ اُخْرٰى مِنْ تِلْكَ الْجِرَاحَةِ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلٰى اَهْلِ الْمَحَلَّةِ الَّتِيْ جُرِحَ فِيْهَا (محیط سرخسی)

اگر ایک شخص کسی محلے میں زخمی ہوا اور اس کو اٹھا کر دوسرے محلہ میں لیگئے اور وہاں جاکر اس زخم سے مرگیا تو جس محلے میں زخمی ہوا تھا اسی محلہ کے لوگوں پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

۱۱۱۵- اگر ایک شخص کسی قبلیہ میں زخمی ہوکر اپنے گھر گیا اور اس زخم سے ہلاک ہوکر مرگیا تو اگر تا دم مرگ صاحب فراش رہا تو اس قبیلے پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

اِذَا جُرِحَ الرَّجُلُ فِي قَبِيْلَةٍ فَنُقِلَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَمَاتَ مِنْ تِلْكَ الْجِرَاحَةِ فَاِنْ كَانَ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى الْقَبِيْلَةِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَ فِرَاشٍ فَلَا ضَمَانَ فِيْهِ وَلَا قَسَامَةَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ لَا ضَمَانَ فِيْهِ وَلَا قَسَامَةَ فِي الْوَجْهَيْنِ (الکافی)

اگر کوئی شخص کسی قبیلے میں زخمی ہوکر اپنے گھر چلا گیا اور اسی زخم سے مرگیا تو اگر تادم مرگ صاحب فراش رہا تو اس قبیلے پر قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر چل پھر سکتا تھا تو تاوان اور قسامت کچھ واجب نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں صورتوں میں تاوان اور قسامت نہیں ہے،

۱۱۱۶- اگر مقتول کا پورا بدن یا نصف بدن سے زیادہ یا نصف بدن مع سر کے کسی محلے میں پایا جائے تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

اِذَا وُجِدَ بَدَنُ الْقَتِيْلِ اَوْ اَكْثَرُ مِنْ نِصْفِ الْبَدَنِ اَوْ نِصْفُ الْبَدَنِ وَمَعَهُ الرَّاْسُ فِي مَحَلَّةٍ فَعَلٰى اَهْلِهَا الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ وَاِنْ وُجِدَ نِصْفُهٗ مَشْقُوْقًا بِالطُّوْلِ اَوْ

اگر مقتول کا پورا بدن یا نصف بدن سے زیادہ یا نصف بدن مع سر کے کسی محلے میں پایا جائے تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر نصف یا نصف سے کم بدن پایا جائے تو کچھ

أَقَلَّ مِنَ النِّصْفِ وَمَعَهُ الرَّاسُ أَوْ وُجِدَ يَدُهُ أَوْ رَاسُهُ فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِمْ فِيهِ (البدائع)

واجب نہ ہوگا،

۱۱۱۷- اگر کسی محلے میں پیٹ سے گرا ہوا بچہ پایا جاوے اور اس پر ضرب کا نشان نہ ہو تو اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ وُجِدَ فِيهِمْ جَنِينٌ أَوْ سِقْطٌ لَيْسَ بِهِ أَثَرُ الضَّرْبِ فَلَا شَيْئَ عَلَى أَهْلِ الْمَحَلَّةِ وَإِنْ كَانَ بِهِ أَثَرُ الضَّرْبِ وَهُوَ تَامَّةُ الْخِلْقَةِ وَجَبَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ كَانَ نَاقِصَ الْخَلْقِ فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِمْ (الكافی)

اگر پیٹ کا بچہ یا پیٹ سے گرا ہوا بچہ پایا جاوے اور اسکے جسم پر ضرب کا اثر نہ ہو تو اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہوگا اور اگر اس کے جسم پر ضرب کا نشان ہو اور وہ کامل الخلقۃ ہو تو قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر ناقص الخلقہ ہو تو گو اس کے جسم پر ضرب کا نشان پایا جاوے لیکن کچھ واجب نہ ہوگا،

۱۱۱۸- اگر مقتول کسی کے مملوکہ مکان میں پایا جاوے تو اس پر قسامت اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

وَإِنْ وُجِدَ الْقَتِيلُ فِي مَكَانٍ مَمْلُوكٍ كَانَتِ الْقَسَامَةُ عَلَى الْمَالِكِ وَالدِّيَةُ عَلَى عَوَاقِلِهِمْ (قاضی خاں)

اگر کسی کے مملوکہ مکان میں مقتول پایا جاوے تو اس پر قسامت اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی

۱۱۱۹- اگر کسی عورت کے مکان میں مقتول پایا جاوے تو اس پر پچاس قسم اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

وَإِنْ وُجِدَ الْقَتِيلُ فِي دَارِ امْرَأَةٍ كَانَتِ الْقَسَامَةُ عَلَيْهَا تَحْلِفُ هِيَ خَمْسِينَ يَمِينًا

اگر مقتول کسی عورت کے مکان میں پایا جاوے تو اس پر قسامت یعنی ۵۰ قسم اور اس کا عاقلہ پر دیت واجب ہوگی

فِی قَوْلِ اَبِی حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٍ وَالدِّیَۃُ عَلٰی عَاقِلَتِھَا (قاضی خاں)

۱۱۲۰۔ اگر خالی اور مقفل مکان میں مقتول پایا جائے تو مالکِ مکان کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہو گی،

وَاِنْ کَانَتِ الدَّارُ مُفْرَغَۃً وَھِیَ مُقْفَلَۃٌ فَوُجِدَ فِیْھَا قَتِیْلٌ فَالْقَسَامَۃُ وَالدِّیَۃُ عَلٰی عَاقِلَۃِ رَبِّ الدَّارِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِی حَنِیْفَۃَ وَاَبِی یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رحمہم اللہ (المبسوط)

اگر مقتول کسی خالی اور مقفل مکان میں پایا جائے تو مالکِ مکان کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہو گی،

۱۱۲۱۔ اگر کسی نے ایک مکان خریدا اور ابھی تک قبضہ نہیں کیا تھا کہ اس میں ایک مقتول پایا گیا تو اگر بائع اور مشتری کو خیار نہ ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دیت بائع کے عاقلہ پر اور صاحبین کے نزدیک مشتری کے عاقلہ پر واجب ہو گی،

وَمَنِ اشْتَرٰی دَارًا فَلَمْ یَقْبِضْھَا حَتّٰی وُجِدَ فِیْھَا قَتِیْلٌ وَلَیْسَ فِی الشِّرَاءِ خِیَارٌ فَالدِّیَۃُ عَلٰی عَاقِلَۃِ الْبَائِعِ وَاِنْ کَانَ فِی الْبَیْعِ خِیَارٌ لِاَحَدِھِمَا فَھُوَ عَلٰی عَاقِلَۃِ ذِی الْیَدِ وَھٰذَا عِنْدَ اَبِی حَنِیْفَۃَ وَقَالَا اِنْ لَمْ یَکُنْ فِی الشِّرَاءِ خِیَارٌ اَلدِّیَۃُ عَلٰی عَاقِلَۃِ الْمُشْتَرِی وَاِنْ کَانَ فِیْہِ خِیَارٌ فَالدِّیَۃُ عَلٰی عَاقِلَۃِ الَّذِی تَصِیْرُ الدَّارُ

اگر کسی نے ایک مکان کو خریدا اور ابھی تک اس پر قبضہ نہیں کیا تھا کہ اسمیں ایک مقتول پایا گیا تو اگر بائع و مشتری کو خیار کا حق حاصل نہ ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دیت بائع کے عاقلہ پر اور صاحبین کے نزدیک مشتری کے عاقلہ پر واجب ہو گی اور اگر بائع اور مشتری کو خیار کا حق حاصل ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک جس کے قبضے میں مکان ہو اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہو گی اور صاحبین کے نزدیک

الیہ، (الکافی)

مکان جسکے تصرف میں ہے اس میں مقتول کی دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوگی

۱۱۲۲- اگر ایک مکان غیر محلہ کے آدمی نے خریدا ہے اور اس میں مقتول پایا گیا تو اہل محلہ پر قسامت واجب نہ ہوگی، مالکِ خانہ پر واجب ہوگی،

وَاِذَا وُجِدَ الْقَتِیْلُ فِیْ دَارِ رَجُلٍ قَدِ اشْتَرٰی وَهُوَ مِنْ غَیْرِ اَهْلِ الْخِطَّةِ فَاِنَّ اَهْلَ الْخِطِّ بَرِیْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَالْقَسَامَةُ عَلٰی صَاحِبِ الدَّارِ وَالدِّیَةُ عَلٰی عَاقِلَتِهٖ

اگر مقتول اس گھر میں پایا گیا جسکو غیر محلے کے آدمی نے خریدا ہے تو اہل محلہ پر قسامت واجب نہ ہوگی بلکہ قسامت گھر کے مالک پر اور دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوگی،

(المحیط البرہانی)

۱۱۲۳- اگر ایک شخص کسی مکان پر قابض ہو اور اس جگہ مقتول پایا جائے تو جبتک گواہ اس کی ملکیت کی شہادت نہ دیں دیت اس کے عاقلہ پر واجب نہ ہوگی،

وَمَنْ کَانَ فِیْ یَدِهٖ دَارٌ فَوُجِدَ فِیْهَا قَتِیْلٌ لَمْ یَعْقِلْهُ الْعَاقِلَةُ حَتّٰی تَشْهَدَ الشُّهُوْدُ اَنَّهَا لِلَّذِیْ فِیْ یَدِهٖ (خزانۃ المفتین)

اگر کوئی شخص کسی مکان پر قابض ہو اور اس جگہ مقتول پایا جائے تو جبتک گواہ اس کی ملکیت کی شہادت نہ دیں اس کے عاقلہ پر دیت واجب نہ ہوگی،

۱۱۲۴- اگر صاحبِ مکان خود اپنے مکان میں مقتول پایا جائے تو اس کے ورثہ اسکے عاقلہ سے دیت لینگے،

وَلَوْ وُجِدَ الرَّجُلُ قَتِیْلًا فِیْ دَارِ نَفْسِهٖ فَعَلٰی عَاقِلَتِهٖ دِیَتُهٗ لِوَرَثَتِهٖ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَالَا لَا شَیْءَ عَلَیْهِمْ،

(الکافی)

اگر صاحب مکان خود اپنے مکان میں مقتول پایا جائے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسکے ورثہ اس کے عاقلہ سے دیت لینگے اور صاحبین کے نزدیک کچھ واجب نہ ہوگا،

۱۱۲۵- اگر دو شخص ایک مکان میں رہتے ہوں اور ایک ان میں سے مقتول پایا جائے تو امام ابو یوسف کے نزدیک اسکی دیت دوسرے پر واجب ہوگی،

فِي الْمُنْتَقَى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ رح فِي رَجُلَيْنِ فِي بَيْتٍ لَيْسَ مَعَهُمَا أَحَدٌ فَوُجِدَ أَحَدُهُمَا مَقْتُولًا قَالَ أَبُو يُوسُفَ أُضَمِّنُهُ الدِّيَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا أُضَمِّنُهُ لَعَلَّهُ قَتَلَ نَفْسَهُ (خلاصہ)

اگر دو شخص ایک مکان میں رہتے ہوں اور ان میں سے ایک مقتول پایا جائے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسکی دیت دوسرے پر واجب ہوگی اور امام محمد کے نزدیک دیت واجب نہ ہوگی کیونکہ یہ احتمال ہے کہ اس نے خود اپنے آپ کو مار ڈالا ہو،

۱۱۲۶- میدان میں کسی مقتول کے پائے جانے کا حکم اور اس کی دیت،

وَإِذَا وُجِدَ الْقَتِيلُ فِي فَلَاةٍ فِي أَرْضٍ فَإِنْ كَانَتْ مِلْكًا لِإِنْسَانٍ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى الْمَالِكِ وَعَلَى قَبِيلَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِلْكًا لِأَحَدٍ فَإِنْ كَانَ يُسْمَعُ فِيهِ الصَّوْتُ مِنْ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ فَعَلَيْهِمُ الْقَسَامَةُ وَإِنْ كَانَ لَا يُسْمَعُ فِيهِ الصَّوْتُ فَإِنْ كَانَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهَا مَنْفَعَةُ الِاحْتِطَابِ وَالِاحْتِشَاشِ وَالْكَلَإِ فَالدِّيَةُ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَإِنِ انْقَطَعَتْ عَنْهَا مَنْفَعَةُ الْمُسْلِمِينَ فَدَمُهُ هَدَرٌ وَكَذَلِكَ إِذَا وُجِدَ فِي الْمَفَازَةِ

اگر مقتول ایک میدان میں پایا جائے جو کسی کی ملک میں ہو تو اس کے مالک اور اس کے قبیلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر وہ کسی کی ملک میں نہ ہو اور اس جگہ آدمیوں کی آواز کسی گانوں سے پہنچ سکے تو اس گانوں کے باشندوں پر قسامت واجب ہوگی اور اگر کوئی گانوں اسقدر قریب نہ ہو اور اگر مسلمانوں کو اس میدان سے لکڑی اور گھاس کا فائدہ ہو تو مقتول کی دیت بیت المال سے ادا کیجائے گی اور اگر اس میدان سے کوئی فائدہ نہ ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا، اور جس میدان کے پاس آبادی نہ ہو اسکا حکم بھی یہی ہے،

وَلَيْسَ بِقَرُبِهَا عُمْرَانٌ (محیط)

۱۱۲۷۔ اگر دو فوج نے لڑائی کی اور مقتول کو چھوڑ کر چلی گئی تو قسامت اور دیت واجب نہ ہو گی،

اِنْ كَانَ اَهْلُ الْعَسْكَرِ قَدْ لَقُوْا عَدُوًّا مِنَ الْكَفَرَةِ فَاجْلَوْا عَنْ قَتِيْلٍ مُسْلِمٍ فَلَا قَسَامَةَ فِي الْقَتِيْلِ وَلَا دِيَةَ وَاِنْ كَانَ لَا يُدْرٰى مَنْ قَتَلَهُ (المحیط)

اگر دو فوجوں نے باہم لڑائی کی اور مقتول کو چھوڑ کر چلی گئی تو گو اس کا قاتل معلوم نہ ہو لیکن قسامت اور دیت واجب نہ ہو گی،

۱۱۲۸۔ اگر غلام یا مکاتب یا مدبر یا ام ولد یا ایسا غلام جس نے اپنی قیمت کا کچھ حصہ ادا کیا ہو کسی محلے میں مقتول پائے جائیں تو محلے والوں پر قسامت اور ان کے عاقلہ پر ان کی قیمت تین سال میں واجب ہو گی،

اِذَا وُجِدَ الْعَبْدُ اَوِ الْمُكَاتَبُ اَوِ الْمُدَبَّرُ اَوْ اُمُّ الْوَلَدِ وَالَّذِيْ سَعٰى فِيْ بَعْضِ قِيْمَتِهٖ قَتِيْلًا فِيْ مَحَلَّةٍ فَعَلَيْهِمُ الْقَسَامَةُ وَيَجِبُ الْقِيْمَةُ عَلٰى عَوَاقِلِ الْمَحَلَّةِ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ (المحیط)

اگر غلام یا مکاتب یا مدبر یا ام ولد یا وہ غلام جو اپنی قیمت کا ایک حصہ ادا کر چکا ہو کسی محلے میں مقتول پائے جائیں تو اہل محلہ پر قسامت اور ان کے عاقلہ پر تین سال میں ان کی قیمت واجب ہو گی،

۱۱۲۹۔ اگر کوئی مقتول غلام متصرف کے مکان میں پایا جائے تو اس کے آقا کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہو گی،

وَلَوْ وُجِدَ الرَّجُلُ قَتِيْلًا فِيْ دَارِ عَبْدٍ الْمَاذُوْنِ كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ

اگر مقتول غلام متصرف کے مکان میں پایا جائے تو اس کے آقا کے عاقلہ پر قسامت اور دیت

عَلٰی عَاقِلَۃِ الْمَوْلٰی کَانَ الْعَبْدُ مَدْیُوْنًا اَوْ لَمْ یَکُنْ (قاضی خاں) واجب ہوگی،

۱۱۳۰۔ اگر مقتول غلام مکاتب کے گھر میں پایا جاوے تو اس کی قیمت اور دیت میں سے جو کم ہوگا وہ تین سال میں ادا کریگا،

وَلَوْ وُجِدَ قَتِیْلٌ فِیْ دَارِ مُکَاتِبٍ فَعَلَیْہِ اَنْ یَّسْعٰی فِی الْاَقَلِّ مِنْ قِیْمَتِہٖ وَمِنْ دِیَۃِ الْقَتِیْلِ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ وَلَا یَتَحَمَّلُھَا الْعَاقِلَۃُ (الظہیریۃ)

اگر مقتول غلام مکاتب کے گھر میں پایا جاوے تو اپنی قیمت اور دیت سے جو کم ہوگا اس کو تین سال میں ادا کریگا اس کے عاقلہ اس کو ادا نہ کرینگے،

۱۱۳۱۔ اگر مکاتب اپنے مکان میں پایا جاوے تو اس صورت میں کچھ واجب نہ ہوگا،

وَاِنْ وُجِدَ الْمُکَاتَبُ قَتِیْلًا فِیْ دَارِہٖ فَھُوَ ھَدَرٌ بِالْاِجْمَاعِ (السراج الوہاج)

اگر مکاتب اپنے مکان میں مقتول پایا جاوے تو اس صورت میں کچھ واجب نہ ہوگا،

۱۱۳۲۔ اگر مکاتب اپنے آقا کے مکان میں مقتول پایا جاوے تو آقا اس کی قیمت تین سال میں ادا کرے گا، اور حق کتابت اس سے محسوب ہوگا،

وَلَوْ وُجِدَ الْمُکَاتَبُ قَتِیْلًا فِیْ دَارِ مَوْلَاہُ کَانَتْ قِیْمَتُہٗ عَلَی الْمَوْلٰی یُؤَجِّلُہٗ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ یُقْضٰی مِنْہُ کِتَابَتُہٗ وَیُحْکَمُ بِحُرِّیَّتِہٖ وَمَا بَقِیَ یَکُوْنُ مِیْرَاثًا عَنْہُ لِوَرَثَتِہٖ (قاضی خاں)

اگر مکاتب اپنے آقا کے مکان میں مقتول پایا جاوے تو آقا تین سال میں اسکی قیمت ادا کریگا اور حق کتابت اس سے محسوب ہوگا اور اس کی آزادی کا حکم دیا جائیگا اور بقیہ قیمت کو اس کے ورثہ لیں گے،

۱۱۳۳۔ اگر مقتول کسی کے گھر میں پایا جاوے تو دیت اس کے عاقلہ پر اور قسامت اس پر اور

اس کی قوم پر جو اس جگہ موجود ہو واجب ہو گی،

وَاِنْ وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِىْ دَارِ اِنْسَانٍ فَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَالْقَسَامَةُ عَلَيْهِ وَعَلٰى قَوْمِهٖ اِنْ كَانَ حَضَرُوْا وَاِنْ كَانَ غُيَّبًا فَالْقَسَامَةُ عَلٰى رَبِّ الدَّارِ يُكَرَّرُ عَلَيْهِ الْاَيْمَانُ هٰذَا عِنْدَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح (الهدايه)

اگر مقتول کسی کے گھر میں پایا جائے تو اس کے عاقلہ پر دیت اور اس شخص اور اس کی اس قوم پر جو اس جگہ موجود ہو قسامت واجب ہو گی اور اگر موجود نہ ہو تو مالک خانہ خود پچاس بار قسم کھائیگا۔

۱۱۳۴۔ اگر غلام قرضدار نہ ہو اور وہ اپنے آقا کے گھر میں مقتول پایا جائے تو آقا پر کچھ واجب نہ ہو گا

اِذَا وُجِدَ الْعَبْدُ قَتِيْلًا فِىْ دَارِ مَوْلَاهُ فَلَا شَىْءَ عَلَيْهِ قَالُوْا هٰذَا اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى الْعَبْدِ دَيْنٌ فَاَمَّا اِذَا كَانَ عَلَى الْعَبْدِ دَيْنٌ فَاِنَّهٗ يَضْمَنُ الْمَوْلٰى الْاَقَلَّ مِنْ قِيْمَتِهٖ وَمِنَ الدَّيْنِ (المحيط)

اگر غلام اپنے آقا کے گھر میں مقتول پایا جائے اور وہ قرضدار نہ ہو تو آقا پر کچھ واجب نہ ہو گا اور اگر قرضدار ہو تو آقا کو چاہیئے کہ قرض اور غلام کی قیمت میں جو کچھ ہو وہ ادا کرے،

۱۱۳۵۔ اگر مقتول جامع مسجد یا گذرگاہ عام میں پایا جائے تو قسامت واجب نہ ہو گی،

وَاِنْ وُجِدَ فِى الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ اَوِ الشَّارِعِ الْاَعْظَمِ فَلَا قَسَامَةَ فِيْهِ وَالدِّيَةُ عَلٰى بَيْتِ الْمَالِ (الهدايه)

اگر مقتول جامع مسجد یا عام گذرگاہ میں پایا جائے تو قسامت واجب نہ ہو گی اور دیت بیت المال سے ادا کیجائے گی،

۱۱۳۶۔ اگر راستہ کسی کی ملک میں ہو تو قسامت اور دیت اسکے مالک پر واجب ہو گی،

وَاِنْ كَانَ مَمْلُوْكًا فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ

اگر وہ راستہ کسی کی ملک میں ہو تو اس کے مالک پر

عَلَيْهِمْ (محیط سرخسی) قسامت اور دیت واجب ہوگی،

۱۱۳۷۔ اگر مقتول ایسی زمین میں پایا جائے جو جامع مسجد پر وقف ہو تو اس کی دیت بھی بیت المال پر واجب ہوگی،

وَلَوْ وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِيْ وَقْفِ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ كَانَتِ الدِّيَةُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ (المحیط) — اگر مقتول ایسی زمین میں پایا جائے جو جامع مسجد پر وقف ہو تو اسکی دیت بھی بیت المال پر واجب ہوگی،

۱۱۳۸۔ اگر مقتول کسی محلہ کی مسجد میں پایا جائے تو اہل محلہ پر دیت اور قسامت واجب ہوگی،

وَاِنْ كَانَ فِيْ مَسْجِدِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ فَعَلٰى اَهْلِ الْمَحَلَّةِ (محیط سرخسی) — اگر مقتول اہل محلہ کی مسجد میں پایا جائے تو اہل محلہ پر دیت اور قسامت واجب ہوگی،

۱۱۳۹۔ اگر مقتول ایسی زمین یا ایسے گھر میں پایا جائے جو چند متعین اشخاص پر وقف ہو تو قسامت اور دیت ان پر واجب ہوگی،

وَلَوْ وُجِدَ قَتِيْلٌ فِيْ اَرْضٍ اَوْ دَارٍ مَوْقُوْفَةٍ عَلٰى اَرْبَابٍ مَخْلُوْمَةٍ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلٰى اَرْبَابِهَا (محیط سرخسی) — اگر مقتول ایسی زمین یا ایسے گھر میں پایا جائے جو چند متعین اشخاص پر وقف ہو تو قسامت اور دیت ان پر واجب ہوگی،

۱۱۴۰۔ اگر مقتول قید خانے میں پایا جائے تو دیت بیت المال پر واجب ہوگی،

وَلَوْ وُجِدَ فِي السِّجْنِ فَالدِّيَةُ عَلٰى بَيْتِ الْمَالِ وَعَلٰى قَوْلِ اَبِيْ يُوْسُفَ الدِّيَةُ وَالْقَسَامَةُ عَلٰى اَهْلِ السِّجْنِ (الہدایہ) — اگر مقتول قید خانے میں پایا جائے تو دیت بیت المال پر واجب ہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک دیت اور قسامت قیدیوں پر واجب ہوگی،

۱۱۴۱۔ اگر مقتول دو گانوں یا دو کوچے کے درمیان پایا جائے تو جو گانوں یا جو کوچہ مقتول سے قریب تر ہوگا اسپر قسامت اور دیت واجب ہوگی بشرطیکہ اسجگہ سے مقتول کی لاش

تک آواز پہنچ سکے

وَاِنْ وُجِدَ الْقَتِيْلُ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ اَوْ سِكَّتَيْنِ كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلٰى اَقْرَبِ الْقَرْيَتَيْنِ اَوِ السِّكَّتَيْنِ اِلَى الْقَتِيْلِ هٰذَا اِذَا كَانَ صَوْتُ الْقَرْيَتَيْنِ يَبْلُغُ الْمَوْضِعَ الَّذِيْ وُجِدَ فِيْهِ الْقَتِيْلُ وَاِنْ لَمْ يَبْلُغْ فَدَمُهٗ عَلٰى وَاحِدٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ (قاضی خاں)

اگر مقتول دو گانوں یا دو گلیوں کے درمیان پایا جائے تو مقتول کی لاش سے جو قریب تر ہو گا اس پر قسامت اور دیت واجب ہو گی بشرطیکہ اس جگہ سے مقتول کی لاش تک آواز پہنچ سکے اور اگر آواز نہ پہنچ سکے تو کوئی تاوان عائد نہ ہو گا،

۱۱۴۲۔ اگر دونوں گانوں کا قرب برابر ہو تو دونوں گانوں کے باشندوں پر آدھی آدھی دیت واجب ہو گی،

اِذَا وُجِدَ قَتِيْلٌ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ هُوَ فِى الْقُرْبِ اِلَيْهِمَا عَلَى السَّوَاءِ وَفِيْ اَحَدِ الْقَرْيَتَيْنِ اَلْفُ رَجُلٍ وَفِي الْاٰخَرِ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَالدِّيَةُ عَلَى الْقَرْيَتَيْنِ نِصْفَانِ بِلَا خِلَافٍ (المحیط)

اگر دونوں گانوں کا قرب مقتول کی لاش سے برابر ہو تو دونوں گانوں پر آدھی آدھی دیت واجب ہو گی گو ایک گانوں میں آدمی زیادہ ہوں اور دوسرے گانوں میں کم،

۱۱۴۳۔ اگر مقتول ملکیت مشترکہ میں پایا جائے تو تمام شرکاء پر قسامت واجب ہو گی،

اِنْ وُجِدَ فِيْ مِلْكٍ مُشْتَرَكٍ قَتِيْلٌ فَاِنَّ الْقَسَامَةَ عَلَى الْمُلَّاكِ وَتُحْمَلُ الدِّيَةُ عَلٰى عَوَاقِلِهِمْ بِعَدَدِ الرُّؤُسِ مِنَ الْمُلَّاكِ

اگر مقتول ملک مشترکہ میں پایا جائے تو تمام شرکاء پر قسامت واجب ہو گی اور ان کے عاقلہ پر دیت شرکاء کی تعداد کے موافق واجب ہو گی، نہ حصہ

لا بِعَدَدِ الْاَنْصِبَاءِ حَتّٰی لَوْ کَانَ لِاَحَدِ — شرکت کے موافق،
الشَّرِیْکَیْنِ ثُلُثُ الدَّارِ وَلِلْاٰخَرِ ثُلُثَاهَا
فَالدِّیَةُ عَلٰی عَوَاقِلِهِمَا نِصْفَانِ (الذخیرہ)

۱۱۴۴- اگر مقتول عورت کے گانوں میں پایا جائے تو اُس پر قسامت اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

لَوْ وُجِدَ قَتِیْلٌ فِیْ قَرْیَةٍ لِامْرَأَةٍ — اگر مقتول عورت کے گانوں میں پایا جائے تو
فَعِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح عَلَیْهَا الْقَسَامَةُ — اسپر قسامت اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب
تُکَرَّرُ الْاَیْمَانُ وَعَلٰی عَاقِلَتِهَا الدِّیَةُ — ہوگی اور عورت کا عاقلہ وہ ہے جو اس کے ساتھ
وَعَاقِلَتُهَا اَقْرَبُ الْقَبَائِلِ اِلَیْهَا فِی — نسباً قرابت رکھے،
النَّسَبِ (الکافی)

۱۱۴۵- اگر مقتول لڑکے یا مجنون کے گھر میں پایا جائے تو ان پر قسامت واجب نہ ہوگی، ان کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

وَاَجْمَعُوْا اَنَّ الْقَتِیْلَ اِذَا وُجِدَ فِیْ دَارِ — اگر مقتول لڑکے یا مجنون کے گھر میں پایا جائے
صَبِیٍّ فَاِنَّهٗ لَا یَکُوْنُ عَلَی الصَّبِیِّ قَسَامَةٌ — تو ان پر قسامت واجب نہ ہوگی بلکہ ان کے عاقلہ
وَاِنَّمَا یَجِبُ الدِّیَةُ وَالْقَسَامَةُ عَلٰی عَاقِلَتِهٖ — پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،
وَاَجْمَعُوْا اَنَّهٗ اِذَا وُجِدَ فِیْ دَارِ مَجْنُوْنٍ
اَنَّهٗ لَا قَسَامَةَ عَلَی الْمَجْنُوْنِ وَاِنَّمَا الْقَسَامَةُ [illegible]

۱۱۴۶- اگر مقتول خیمہ میں پایا جائے تو قسامت اور دیت اہل خیمہ پر واجب ہوگی،

اِنْ وُجِدَ فِیْ خَیْمَةٍ اَوْ فُسْطَاطٍ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّیَةُ — اگر مقتول خیمہ میں پایا جائے تو قسامت اور دیت

عَلٰی مَنْ سَاکِنِهَا (التبیین)

اہل خیمہ پر واجب ہوگی،

۱۱۴۷- اگر مقتول کشتی میں پایا جائے تو تمام کشتی والوں پر قسامت واجب ہوگی،

وَاِنْ وُجِدَ قَتِیْلٌ فِی السَّفِیْنَةِ فَالْقَسَامَةُ عَلٰی مَنْ فِیْهَا مِنَ الرُّکَّابِ وَالْمَلَّاحِیْنَ وَاللَّفْظُ یَشْمَلُ اَرْبَابَهَا حَتّٰی یَجِبُ عَلَی الْاَرْبَابِ الَّذِیْنَ فِیْهَا وَعَلَی السُّکَّانِ وَعَلٰی مَنْ یَمُدُّهَا وَالْمَالِکُ فِیْ ذٰلِکَ وَغَیْرُہٗ (التبیین)

اگر مقتول کشتی میں پایا جائے تو کشتی کے تمام رہنے والوں پر قسامت واجب ہوگی کشتی کے سوار، کشتی کے کھینچنے والے، کشتی کے مالک اور غیر مالک سب اس حکم میں برابر ہیں اور گاڑی کا بھی یہی حکم ہے

۱۱۴۸- اگر مقتول کسی جانور پر پایا جائے اور اسکے ساتھ اُسکے آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے یا سوار موجود ہوں تو ان سب پر چاہے وہ اسکے مالک ہوں یا نہ ہوں دیت واجب ہوگی،

قَتِیْلٌ عَلٰی دَابَّةٍ مَعَهَا سَائِقٌ اَوْ قَائِدٌ اَوْ رَاکِبٌ فَدِیَتُهٗ عَلٰی عَاقِلَتِهٖ دُوْنَ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ وَاِنِ اجْتَمَعَ فِیْهَا السَّائِقُ وَالْقَائِدُ وَالرَّاکِبُ کَانَتِ الدِّیَةُ عَلَیْهِمْ جَمِیْعًا وَلَا یُشْتَرَطُ اَنْ یَکُوْنُوْا مَالِکِیْنَ لِلدَّابَّةِ بِخِلَافِ الدَّارِ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ مَعَ الدَّابَّةِ اَحَدٌ فَالدِّیَةُ وَالْقَسَامَةُ عَلٰی اَهْلِ الْمَحَلَّةِ الَّذِیْنَ وُجِدَ فِیْهِمُ الْقَتِیْلُ عَلَی الدَّابَّةِ (التبیین)

اگر مقتول کسی جانور پر پایا جائے اور اس کے ساتھ اسکے پیچھے یا آگے سے ہانکنے والے یا سوار موجود ہوں تو ان کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی چاہے وہ اس کے مالک ہوں یا نہ ہوں اور اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہوگا اور اگر اس جانور کے ہمراہ کوئی نہ ہو تو جس جگہ مقتول پایا گیا ہے اس محلہ کے لوگوں پر دیت اور قسامت واجب ہوگی،

۱۱۴۹- اگر کوئی جانور مقتول پایا جائے تو کچھ واجب نہ ہوگا،

وَاِنْ وُجِدَ الْبَهِیْمَةُ وَالدَّابَّةُ مَقْتُوْلَةً فَلَا شَیْءَ فِیْهَا (قاضی خاں)

اگر جانور مقتول پایا جائے تو کچھ واجب نہ ہوگا

چودہواں باب

عاقلہ کے بیان میں

۱۱۵۰۔ عاقلہ کی تعریف

اَلْعَاقِلَةُ الَّذِيْنَ يَعْقِلُوْنَ الْعَقْلَ اَوْ يُؤَدُّوْنَ الدِّيَةَ (الكافى)

عاقلہ وہ ہے جو دیت ادا کرے،

۱۱۵۱۔ مرد کے عاقلہ کون لوگ ہیں

عَاقِلَةُ الرَّجُلِ اَهْلُ دِيْوَانِهٖ (المحيط)

مرد کے عاقلہ اس کے اہلِ دیوان ہیں،

۱۱۵۲۔ اہل دیوان کی تعریف

اَهْلُ الدِّيْوَانِ اَهْلُ الرَّايَاتِ وَهُمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ كُتِبَ اَسَامِيْهِمْ فِى الدِّيْوَانِ (الهداية)

اہل دیوان جھنڈے والے لوگ ہیں یعنی وہ لوگ جنکا نام دفتر میں لکھا ہوا ہو،

۱۱۵۳۔ مختلف لوگوں کے مختلف عاقلے،

اِذَا كَانَ الْقَاتِلُ مِنْ اَهْلِ الدِّيْوَانِ فَاِنْ كَانَ غَازِيًا وَلَهٗ دِيْوَانُ يُرْتَزَقُ

اگر قاتل سپاہیوں کے گروہ سے ہو اور اسکی روزی ان کے ساتھ ہو تو اس کے عاقلہ وہی سپاہی

مِنْهُ الْقَاتِلُ فَعَاقِلَتُهُ مَنْ كَانَ فِي دِيْوَانِهٖ	ہونگے اور اگر قاتل محرروں کے گروہ سے ہو اور اسکی
مِنَ الْغُزَاةِ وَاِنْ كَانَ كَاتِبًا وَلَهٗ دِيْوَانٌ	روزی ان کے ساتھ ہو تو اس کے عاقلہ پر وہی
يُرْتَزَقُ مِنْهُ فَعَاقِلَتُهٗ مَنْ كَانَ يُرْتَزَقُ	محرر ہونگے بشرطیکہ ان سے قاتل کو امداد و حمایت
مِنْ دِيْوَانِ الْكُتَّابِ اِنْ كَانُوْا يَتَنَاصَرُوْنَ	حاصل ہوتی ہو اور اگر قاتل کا نام کسی دیوان میں
بِهَا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ دِيْوَانٌ فَعَاقِلَتُهٗ اَنْصَارُهٗ	لکھا نہ ہو تو جس سے اس کو امداد حاصل ہوتی ہو وہی
فَاِنْ كَانَ نُصْرَتُهٗ بِالْمَحَالِ وَالدُّوْرِ	اس کے عاقلہ ہونگے اگر اس کو اہل محلہ اور اس جگہ
يُحْمَلُ عَلَيْهِمْ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ	کے باشندوں سے امداد حاصل ہوتی ہے تو وہی
وَنُصْرَتُهٗ بِاَهْلِ الْقَرْيَةِ يُحْمَلُ عَلَيْهِمْ	اس کے عاقلہ ہونگے اور اگر اس کو گاؤں کے باشندوں
(المحیط)	سے امداد حاصل ہوتی ہے تو وہی اسکے عاقلہ ہیں،

۱۱۵۴ - اگر ایک شخص کو مختلف لوگوں سے امداد حاصل ہوتی ہے تو ان میں عاقلہ بننے کی سب سے زیادہ صلاحیت کس میں ہے،

فَاِنْ كَانَ لَهٗ مُتَنَاصِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدِّيْوَانِ	اگر کسی کو اہل دیوان، قرابت دار اہل محلہ اور اہل بازار
وَمِنَ الْعَشِيْرَةِ اَوِ الْمَحَلَّةِ اَوِ السُّوْقِ	سب سے مدد حاصل ہوتی ہو تو عاقلہ کا حکم اہل دیوان پہ
فَاَهْلُ الدِّيْوَانِ اَوْلٰى فَاِنْ لَمْ يَكُنْ	مرجح ہے، اور اگر اہل دیوان نہ ہوں تو قرابتدار
مُتَنَاصِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدِّيْوَانِ فَالْمُتَنَاصِرُوْنَ	مرجح ہیں، اگر قرابتدار بھی نہ ہوں تو عاقلہ بننے کا
مِنْ اَهْلِ الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ	حکم اہل محلہ اور اہل بازار پر لگایا جائیگا،
الْمُتَنَاصِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ وَالسُّوْقِ	
(الذخیرہ)	

۱۱۵۵ - اگر قاتل کے دیوان اور قرابت نہ ہو تو جن لوگوں سے اسکو مدد ملتی ہو وہی اسکے عاقلہ ہونگے،

وَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَہٗ دِیْوَانٌ وَلَا قَرَابَۃٌ مُنْظَرٌ اِنْ کَانَ یَتَنَاصَرُ بِاَھْلِ الْحِرَفِ فَعَقْلُہٗ عَلَیْھِمْ وَالْفَضْلُ فِیْ مَالِہٖ وَاِنْ کَانَ یَتَنَاصَرُ بِاَھْلِ الْمَحَلَّۃِ فَعَقْلُہٗ عَلٰی اَھْلِ الْمَحَلَّۃِ وَالْفَضْلُ عَلَیْہِ وَاِنْ کَانَ یَتَنَاصَرُ بِالْمِصْرِ فَھُوَ عَلٰی اَھْلِ الْمِصْرِ (المحیط)

اگر قاتل اہل دیوان سے نہ ہو اور اس کے اقربا بھی نہ ہوں تو اگر اہل پیشہ سے اس کو امداد حاصل ہوتی ہے تو وہی اس کے عاقلہ ہونگے اور انھی پر دیت واجب ہوگی اور جو کچھ باقی رہے گا وہ مجرم کے مال سے دلائیں گے اور اگر اس کو اہل محلہ سے مدد حاصل ہوتی ہو تو اہل محلہ دیت ادا کریں گے اور جو کچھ باقی رہیگا وہ مجرم کے مال سے دلائینگے اور اگر اہل شہر سے [illegible]

۱۱۵۶۔ اگر قاتل اہل دیوان سے ہو تو اس کے گروہ پر دیت واجب ہوگی اور فیصلہ کے بعد کے مہینوں کی تنخواہ سے لیجائے گی،

فَاِنْ کَانَ عَاقِلَۃُ الرَّجُلِ اَصْحَابَ الرِّزْقِ قُضِیَ عَلَیْھِمْ بِالدِّیَۃِ فِیْ اَرْزَاقِھِمْ فَاِنْ خَرَجَتْ لَھُمْ اَرْزَاقٌ اَشْھُرٍ مَضَتْ قَبْلَ الْقَضَاءِ بِالدِّیَۃِ لَا یُؤْخَذُ مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ وَاِنْ خَرَجَتْ لَھُمْ اَرْزَاقٌ مَضَتْ بَعْدَ الْقَضَاءِ یُؤْخَذُ مِنْہُ الدِّیَۃُ بِالْحِصَّۃِ (المحیط)

اگر قاتل اہل دیوان سے ہو اور اسکو وظیفہ خواروں کے گروہ سے مدد ملتی ہو تو ان سب پر دیت واجب ہوگی اور جو زمانہ کہ فیصلے سے پہلے گذرا ہے اس کے وظیفہ سے دیت نہ لیں گے بلکہ فیصلے کے بعد کے زمانہ کے وظیفہ سے دیت لینگے،

۱۱۵۷۔ عاقلہ سے تین سال میں ہر سال ایک ایک درم یا ایک درم اور ثلث درم کر کے دیت لیجائے گی،

وَیُقْسَمُ عَلَیْھِمْ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ لَا یُؤْخَذُ

عاقلہ سے تین سال میں دیت لیجائے گی اور ہر ایک

مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ إِلَّا دِرْهَمٌ	سے ہرایک سال میں ایک درم یا ایک درم اور
وَثُلُثُ دِرْهَمٍ وَلَا يُزَادُ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ	ثلث درم لینگے تاکہ تین سال میں دیت کا پورا
مِنْ كُلِّ الدِّيَةِ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ عَلَى	حصہ تین درم یا چار درم ہو اور اس سے زیادہ نہیں
ثَلٰثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ فَإِنْ لَمْ يَتَّسِعِ الْقَبِيْلَةُ	اور اگر عاقلہ کم ہوں تو قاتل کے اقربا کو بھی داخل
كَذٰلِكَ ضُمَّ إِلَيْهِ أَقْرَبُ الْقَبَائِلِ نَسَبًا	کرینگے اور عصبات کی ترتیب کے رو سے جو شخص
وَيُضَمُّ الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ عَلَى تَرْتِيْبِ	کہ نسب میں قریب تر ہوگا اس کو مقدم رکھیں گے،
الْعَصَبَاتِ الْإِخْوَةُ ثُمَّ بَنُوْهُمْ ثُمَّ الْأَعْمَامُ	یعنی پہلے بھائی اس کے بعد بھائی کی اولاد پھر
ثُمَّ بَنُوْهُمْ وَأَمَّا الْآبَاءُ وَالْأَبْنَاءُ فَقَدْ	چچا پھر چچا کی اولاد لیکن باپ اور لڑکے کے حکم
قِيْلَ يَدْخُلُوْنَ وَقِيْلَ لَا يَدْخُلُوْنَ	میں اختلاف ہے، بعضوں کے نزدیک وہ عاقلہ میں
(الکافی)	داخل ہیں اور بعضوں کے نزدیک داخل نہیں ہیں،

۱۱۵۸۔ اگر عاقلہ اس قدر کم ہوں کہ ہرایک پر چار درم سے زیادہ پڑے تو قاتل کے دیوان سے جو دیوان قریب تر ہوگا اس کو بھی ملالیں گے،

وَإِنْ قَلَّتِ الْعَاقِلَةُ حَتّٰى يَصِيْرَ نَصِيْبُ	اگر عاقلہ اس قدر کم ہوں کہ ہرایک پر چار درم سے زیادہ
كُلِّ وَاحِدٍ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ يُضَمُّ	دیت پڑجائے تو جو دیوان قاتل کے دیوان سے
إِلَيْهِمْ أَقْرَبُ دِيْوَانٍ آخَرَ (محیط سرخسی)	قریب تر ہوگا اس کو بھی ملالیں گے،

۱۱۵۹۔ اگر ایک شخص نے کسی کو خطاءً قتل کردیا اور چند سال کے بعد قاضی کے اجلاس میں مقدمہ دائر ہوا تو قاضی کے فیصلہ کے دن سے تین سال میں عاقلہ پر دیت واجب ہوگی

إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ خَطَأً فَلَمْ يُرْفَعْ إِلَى الْقَاضِيْ	اگر کسی نے کسی کو خطاءً قتل کردیا، اور چند سال کے
حَتّٰى مَضَتْ سِنُوْنَ ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ	بعد قاضی کے اجلاس میں مقدمہ دائر ہوا تو قاضی کے

يُقْضٰى بِالدِّيَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ فِىْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ مِنْ يَّوْمِ يُقْضٰى (المبسوط)

فیصلہ کے دن سے تین سال میں اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

۱۱۶۰- جس جرم کا تاوان پچاس دینار سے کم ہو وہ عاقلہ پر واجب نہ ہوگا،

لا تعقل العاقلة اقل من نصف عشر الدية وتحمل نصف العشر فصاعدًا (الكافى)

جس جرم کا تاوان نصف عشر دیت سے کم ہو وہ عاقلہ کے ذمہ واجب نہ ہوگا، اور نصف عشر کے معنی پچاس دینار یا پانچسو درم کے ہیں لیکن عاقلہ نصف عشر یا اس سے زیادہ کے

۱۱۶۱- جو دیت پانچسو درم سے زیادہ ہوگی اس کو عاقلہ تین سال میں کس مقدار میں ادا کرینگے

وَمَا زَادَ عَلٰى خَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ اِلَى ثُلُثِ الدِّيَةِ يَكُوْنُ عَلَى الْعَاقِلَةِ فِىْ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ فَاِنْ زَادَ عَلَى الثُّلُثِ وَالزِّيَادَةُ اِلَى الثُّلُثَيْنِ يَكُوْنُ فِى السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَاِنْ زَادَ عَلَى الثُّلُثَيْنِ اِلٰى تَمَامِ الدِّيَةِ يَكُوْنُ فِى السَّنَةِ الثَّالِثَةِ (قاضى خان)

اگر دیت پانچسو درم سے زیادہ ہو تو جرم کے عاقلہ پر ایک سال میں پانچسو درم سے ثلث دیت تک اور ثلث سے جو دو ثلث تک زائد ہوگا وہ دوسرے سال میں اور دو ثلث سے پوری دیت تک جو زائد ہوگا وہ تیسرے سال میں ادا کرینگے،

۱۱۶۲- حکومت عدل اگر موضحہ کے تاوان سے کم یا اس کے برابر ہو تو وہ عاقلہ پر واجب نہ ہوگی

وَاَمَّا حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ اِنْ كَانَ دُوْنَ اَرْشِ الْمُوْضِحَةِ اَوْ مِثْلَ اَرْشِ الْمُوْضِحَةِ لَا تَحْمِلُهَا الْعَاقِلَةُ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا رِوَايَةَ فِيْهِ عَنْ اَصْحَابِنَا وَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُتَاَخِّرُوْنَ فِيْهِ (المحيط)

حکومتِ عدل اگر موضحہ کی دیت سے کم یا اس کے برابر ہو تو عاقلہ پر واجب نہ ہوگی اور اگر موضحہ کی دیت سے زیادہ ہو تو اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک عاقلہ پر واجب ہوگی، اور بعضوں کے نزدیک واجب نہ ہوگی،

۱۱۶۳- دیت کا جو حصہ عاقلہ پر واجب ہوگا اوتنا قاتل کو بھی ادا کرنا پڑیگا،

ثُمَّ الْقَاتِلُ اَحَدُ الْعَوَاقِلِ يَلْزَمُهُ عَنِ الدِّيَةِ مِثْلُ مَا يَلْزَمُ اَحَدَ الْعَوَاقِلِ عِنْدَنَا (المحیط)

جو حصہ ہر ایک عاقلہ پر واجب ہوگا قاتل کو بھی اسی قدر ادا کرنا پڑے گا،

۱۱۶۴- جو عورتیں اور بچے دیوان میں شریک ہونگے وہ قاتل کے عاقلہ میں محسوب نہ ہونگے اوران پر دیت واجب نہ ہوگی،

وَلَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ مِمَّنْ كَانَ لَهُ حَظٌّ فِي الدِّيْوَانِ عَقْلٌ (الہدایہ)

جو عورتیں اور بچے دیوان میں شریک ہوں وہ قاتل کے عاقلہ میں محسوب ہونگے اوران پر دیت واجب ہوگی

۱۱۶۵- اگر خود عورت یا لڑکا قاتل ہو تو دیت ان کے عاقلہ پر واجب ہوگی ان پر نہ ہوگی

لَوْ كَانَ الْقَاتِلُ صَبِيًّا اَوِ امْرَأَةً لَا شَيْءَ عَلَيْهِمَا مِنَ الدِّيَةِ (الکافی)

اگر خود عورت یا لڑکا قاتل ہو تو دیت ان کے عاقلہ پر واجب ہوگی ان پر واجب نہ ہوگی،

۱۱۶۶- غلام اور لونڈی پر دیت کا حصہ واجب نہ ہوگا اور وہ کسی کے عاقلہ نہ ہونگے

وَلَا يُؤْخَذُ مِنَ الْعَبِيْدِ وَالْاِمَاءِ وَالْمَجَانِيْنِ (المحیط)

غلام، لونڈی اور مجنون پر دیت کا حصہ واجب نہ ہوگا یعنی وہ کسی کے عاقلہ نہ ہونگے،

۱۱۶۷- جو شخص دیوان میں داخل نہیں ہے اس کے عاقلہ اس کے قرابتدار ہونگے،

وَمَنْ لَا دِيْوَانَ لَهُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ وَنَحْوِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ عَلَى الْاَنْسَابِ وَاِنْ تَبَاعَدَتْ مَنَازِلُهُمْ وَاخْتَلَفَتِ الْبَادِيَاتُ (المبسوط)

جو شخص دیوان میں داخل نہیں ہے اسکے عاقلہ اسکے اقربا ہونگے گو ان کے گھر دور دور واقع ہوں

۱۱۶۸- مسلمان کافر کے اور کافر مسلمان کے عاقلہ نہیں ہو سکتے،

لَا يَعْقِلُ مُسْلِمٌ عَنْ كَافِرٍ وَلَا كَافِرٌ عَنْ مُسْلِمٍ وَالْكُفَّارُ يَتَعَاقَلُوْنَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ إِذَا دَانُوْا التَّعَاقُلَ وَإِنْ اخْتَلَفَتْ مِلَلُهُمْ (المحیط)

مسلمان کافر کے اور کافر مسلمان کے عاقلہ نہیں ہو سکتے، خود کفار باہم ایک دوسرے کے عاقلہ ہونگے بشرطیکہ ان کے درمیان تعاون کا سلسلہ قائم ہو گو ان کے دین میں اختلاف ہو،

۱۱۶۹۔ لیکن یہ اختلاف دینی اس وقت مانعِ دیت نہ ہوگا جب ان کے درمیان دینی عداوت نہ ہو،

قَالُوْا هٰذَا إِذَا لَمْ يَكُنِ الْمُعَادَاتُ فِيْهِمْ ظَاهِرَةً (الکافی)

اور کفار کے دین کا اختلاف اس وقت مانعِ دیت نہ ہوگا جب ان کے درمیان دینی عداوت ظاہر طور پر نہ ہو،

۱۱۷۰۔ اگر قاتل کو دیوان سے مدد نہ ملتی ہو تو اس کے باپ کے قرابتدار اس کے عاقلہ ہونگے

وَإِنْ كَانَ لَا يَتَنَاصَرُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ فَعَاقِلَتُهُ عَشِيْرَتُهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ (المحیط)

اگر قاتل کو کسی دیوان سے مدد نہ ملتی ہو تو اس کے باپ کے قرابتدار اس کے عاقلہ ہونگے،

۱۱۷۱۔ میاں بی بی ایک دوسرے کے عاقلہ نہیں ہو سکتے،

وَالزَّوْجُ لَا يَكُوْنُ عَاقِلَةَ الْمَرْأَةِ وَكَذَا الْمَرْأَةُ لَا يَكُوْنُ عَاقِلَةَ الزَّوْجِ وَالْابْنُ لَا يَكُوْنُ عَاقِلَةَ الْأُمِّ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الزَّوْجُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهَا (المحیط)

میاں بی بی باہم ایک دوسرے کے عاقلہ نہ ہونگے، اور لڑکا ماں کا عاقلہ نہیں ہو سکتا البتہ اگر وہ باپ کی جانب سے قرابت رکھتا ہوگا تو عاقلہ میں شامل ہو سکتا ہے،

۱۱۷۲۔ حرامی بچے کا عاقلہ اس کی ماں کا عاقلہ ہے،

وَابْنُ الْمُلَاعَنَةِ تَعْقِلُ عَنْهُ عَاقِلَةُ أُمِّهِ فَإِنْ عَقَلُوْا عَنْهُ ثُمَّ ادَّعَاهُ الْأَبُ

حرامی بچے کا عاقلہ اسکی ماں کا عاقلہ ہے اور جب وہ لوگ دیت ادا کر چکے اس کے بعد باپ نے

رجعت عاقلة الام بما ادت على عاقلة الاب فى ثلث سنين من يوم يقضى القاضى لعاقلة الام على عاقلة الاب (الكافى)

اپنے بیٹے کا دعویٰ کیا تو اس صورت میں ماں کے عاقلہ جو کچھ ادا کر چکے ہیں وہ باپ کے عاقلہ سے تین سال میں اس دن سے جس دن قاضی نے ماں کے عاقلہ کے حق میں باپ کے عاقلہ کے خلاف فیصلہ کیا ہی وصول کرینگے،

۱۱۷۳ - کن کن صورتوں میں عاقلہ پر تاوان عائد نہیں ہوتا،

وما وجب بالعمد الذى تمكنت فيه شبهة او بالصلح من الجناية على مال او بالاقرار على نفسه خطاء او ما دون ارش الموضحة او ما يجب بجناية العبد لا يكون على العاقلة بل يجب فى مال الجانى وفى العبد على المولى (محيط سرخسى)

جب قتل عمد میں قصاص بوجہ شبہ کے ساقط ہو جائے اور دیت واجب ہو یا دونوں فریق مال پر صلح کر لیں یا مجرم خود غلطی سے جرم کا اقرار کرے یا دیت موضحہ سے کم ہو تو دیت مجرم کے مال سے لیں گے اس کے عاقلہ سے نہ لیں گے اور غلام کے جرم سے بھی عاقلہ پر کوئی تاوان[1] عائد نہ ہوگا بلکہ اسکے آقا پر عائد ہوگا،

۱۱۷۴ - غلام اور مدبر وغیرہ کے جرم سے آقا کے عاقلہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

لا يعقل عاقلة المولى شيئا من جناية العبد والمدبر وام الولد (المبسوط)

غلام، مدبر اور ام ولد کے جرم سے آقا کے عاقلہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۱۷۵ - آزاد شدہ غلام کا عاقلہ اس کے آقا کا قبیلہ ہے،

وعاقلة المعتق قبيلة مولاه ومولى الموالاة يعقل عنه مولاه وقبيلته (الكافى)

آزاد شدہ غلام کا عاقلہ اس کے آقا کا قبیلہ ہے اور مولی الموالاۃ آقا اور اس کے قبیلے کا عاقلہ ہے،

۱۱۷۶ - اگر کوئی شخص غلطی سے غلاموں کے اعضا کو نقصان پہنچائے تو اسکی دیت اس کے

عاقلہ پر واجب ہوگی،

لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ فِيمَا جَنَى عَلَى الْمَمَالِيكِ خَطَاءً فِيمَا دُوْنَ النَّفْسِ وَإِنْ كَانَ الْجَانِي حُرًّا فَإِذَا بَلَغَ النَّفْسَ عَقَلَتْهُ الْعَاقِلَةُ فِي ثَلٰثِ سِنِينَ (المبسوط)

اگر کوئی شخص غلطی سے غلاموں کے اعضاء کو نقصان پہنچائے تو اس کی دیت اسکے عاقلہ پر واجب ہوگی گو وہ آزاد ہو لیکن قتل خطاء میں مجرم کے عاقلہ پر دیت تین سال میں واجب ہوگی،

۱۱۷۷۔ اگر قاتل لڑکا یا دیوانہ ہو تو صحیح یہ ہے کہ وہ بھی اداے دیت میں عاقلہ کا شریک ہوگا

لَوْ كَانَ الْجَانِي صَبِيًّا أَوْ مَجْنُونًا فَإِنَّ جَمِيعَ الدِّيَةِ يَكُونُ عَلَى عَاقِلَتِهِ فِي قَوْلِ هٰؤُلَاءِ وَالصَّحِيحُ أَنَّ الْقَاتِلَ يُشَارِبُ الْعَاقِلَةَ (منح الغفار)

اگر قاتل لڑکا یا پاگل ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ پوری دیت عاقلہ پر واجب ہوگی لیکن صحیح یہ ہے کہ لڑکا اور مجنون بھی دیت کے ادا کرنے میں عاقلہ کے شریک ہونگے،

۱۱۷۸۔ مجرم کے اقرار سے جو رقم واجب ہوتی ہے جبتک عاقلہ اسکی تصدیق نہ کریں وہ اس سے بری ہونگے،

لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ مَا لَزِمَ بِاعْتِرَافِ الْجَانِي إِلَّا أَنْ يُصَدِّقُوا (الہدایہ)

مجرم کے جرم کے اقرار سے جو تاوان عائد ہوتا ہے جبتک اسکے عاقلہ اسکی تصدیق نہ کریں وہ اس سے بری ہونگے

۱۱۷۹۔ اگر ایک شخص قتل خطاء کا اقرار کرے اور مقتول کے وارث اس کے قتل پر شہادت پیش کریں تو وہ شہادت مقبول ہوگی اور اس کے عاقلہ کو دیت کے ادا کرنے کا حکم دیا جائیگا

رَجُلٌ أَقَرَّ عِنْدَ الْقَاضِي أَنَّهُ قَتَلَ فُلَانًا خَطَاءً فَأَقَامَ وَلِيُّ الْقَتِيلِ بَيِّنَةً عَلَى أَنَّ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ قَتَلَهُ يُقْبَلُ هٰذِهِ الشَّهَادَةُ

اگر ایک شخص قتل خطاء کا اقرار کرے اور مقتول کے وارث اس کے قتل پر شہادت پیش کریں تو وہ مقبول ہوگی اور اس کے عاقلہ کو دیت کے ادا

وَيُقْضٰى بِالدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَاِقْرَارُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِالْقَتْلِ لَا يَمْنَعُ قَبُوْلَ هٰذِهِ الْبَيِّنَةِ (قاضی خاں)

کرنے کا حکم دیا جائے گا، اور قاتل کا اقرار مانع شہادت نہ ہوگا،

۱۱۸۰ - جن گواہوں کی شہادتِ قتل سے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے، عاقلہ کی غیر موجودگی میں ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

وَذُكِرَ فِى الْمَعَاقِلِ اَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْقَتْلِ الَّذِىْ يُوْجِبُ الدِّيَةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ لَا تُقْبَلُ عِنْدَ غَيْبَةِ الْعَوَاقِلِ (الظہیریہ)

جو گواہ ایسے قتل کی گواہی دیں جس سے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے عاقلہ کی غیر موجودگی میں ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۱۱۸۱ - اگر کوئی خطاءً مرتکب قتل ہوا اور اس کے عاقلہ نہیں ہیں تو دیت اس کے مال پر واجب ہوگی،

اِذَا لَمْ يَكُنْ لِقَاتِلِ الْخَطَاءِ عَاقِلَةٌ تَجِبُ الدِّيَةُ فِىْ مَالِهٖ (الخلاصۃ)

اگر کوئی قتلِ خطاء کا مرتکب ہوا اور اس کے کوئی عاقلہ نہیں ہو تو دیت اس کے مال پر واجب ہوگی،

۱۱۸۲ - لیکن صحیح یہ ہے کہ ایسے شخص کی دیت بیت المال پر واجب ہوگی،

وَمَنْ لَيْسَ لَهٗ عَشِيْرَةٌ وَلَا دِيْوَانٌ فَعَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح اَنَّهٗ يَكُوْنُ فِىْ مَالِهٖ وَبِهٖ اَخَذَ عِصَامٌ وَفِىْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ عَلٰى بَيْتِ الْمَالِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى قَالَهٗ حُسَامُ الدِّيْنِ (السراجیہ)

اگر قاتل کا کوئی عاقلہ دیوان اور اس کے قرابتداروں میں سے نہ ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اسکے مال پر دیت واجب ہوگی، لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ دیت بیت المال پر واجب ہوگی،

۱۱۸۳۔ لیکن جس کے قرابتدار اور وارث ہوں بیت المال اس کا عاقلہ نہ ہوگا،

ذُكِرَ فِي كِتَابِ الوَلَاءِ اَنَّ بَيْتَ الْمَالِ لَا يَعْقِلُ مَنْ لَهُ عَشِيْرَةٌ اَوْ وَارِثٌ سَوَاءٌ كَانَ مُسْتَحِقًّا لِلْمِيْرَاثِ بِاَنْ كَانَ حُرًّا مُسْلِمًا اَوْ لَمْ يَكُنْ بِاَنْ كَانَ كَافِرًا اَوْ عَبْدًا، (المحیط)

جس شخص کے قرابتدار اور وارث ہوں بیت المال اس کا عاقلہ نہ ہوگا، چاہے اس کے وارث مستحق میراث ہوں یا نہ ہوں،

۱۱۸۴۔ بعضوں کے نزدیک اہل عجم کے عاقلہ نہیں ہیں،

اِخْتَلَفَ الْمُتَاَخِّرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا عَاقِلَةَ لِلْعَجَمِ (قاضی خاں)

بعضوں کا قول ہے کہ اہل عجم کے لیے عاقلہ نہیں ہیں،

۱۱۸۵۔ لیکن بعضوں کے نزدیک اہل عجم کے عاقلہ ہیں

وَقَالَ بَعْضُهُمْ لِلْعَجَمِ عَاقِلَةٌ عِنْدَ التَّنَاصُرِ وَالْمُقَاتَلَةِ مَعَ الْبَعْضِ لِاَجْلِ الْبَعْضِ (قاضی خان)

اور بعضوں کے نزدیک اہل عجم کے لیے عاقلہ ہیں کیونکہ لڑائی کے وقت بعض بعض کی مدد کرتے ہیں،

پندرہواں باب

غلاموں کے جرائم اور ان جرائم کے احکام کے بیان میں جو غلاموں پر کیے جائیں

۱۱۸۶- اگر غلام کسی کو ایسا نقصان پہنچائے جس سے مالی تاوان عائد ہو تو آقا کو اختیار ہے، چاہے غلام کو مدعی کے حوالے کر دے اور چاہے تو اس کا تاوان ادا کرے۔

إِذَا جَنَى الْعَبْدُ عَلَى آدَمِيٍّ جِنَايَةً مُوجِبَةً لِلْمَالِ فَإِنَّ مَوْلَاهُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ دَفَعَهُ بِهَا وَإِنْ شَاءَ فَدَاهُ بِالْأَرْشِ هٰذَا مَذْهَبُنَا إِلَّا أَنَّ الْمُوجِبَ الْأَصْلِيَّ الدَّفْعُ وَلَكِنْ لَهُ التَّخَلُّصُ عَنْ ذٰلِكَ بِالْفِدَاءِ وَبِالْأَرْشِ وَأَيُّ ذٰلِكَ اخْتَارَ فَإِنَّهُ يَكُونُ حَالًّا وَلَا يَكُونُ مُؤَجَّلًا وَلَا يُقْضَى بِشَيْءٍ حَتَّى يَبْرَأَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ وَخَطَاءُ الْعَبْدِ وَعَمْدُهُ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ عَلَى السَّوَاءِ يَعْنِي

اگر غلام نے کسی کا ایسا نقصان کیا جس سے مالی تاوان مثلاً دیت عائد ہوتی ہے تو اس کے آقا کو اختیار ہے چاہے تو غلام کو مدعی کے حوالہ کر دے اور چاہے تو اس کا تاوان ادا کرے لیکن اصل اسکا حوالہ کرنا ہے، البتہ آقا کو یہ اختیار ہے کہ دیت دے کر اوسکو رہا کرالے لیکن ان دونوں صورتوں میں سے آقا جس صورت کو اختیار کریگا اس پر بلا توقف و مہلت عمل کرنا پڑے گا اور دیت اور حوالہ کرنے کا حکم اس وقت تک نہ کیا جائیگا جب تک وہ شخص

اَلْمَالُ فِي الْحَالَيْنِ (المحیط)

جس کو ضرر پہنچایا گیا ہے صحت یاب نہ ہو جائے، اور اعضائے بدن کے متعلق غلام کی غلطی اور اس کا قصد دونوں برابر ہے یعنی غلام پر عضو کا قصاص واجب نہ ہوگا، بلکہ دونوں صورتوں میں مال واجب ہوگا،

۱۱۸۷ - اگر آقا نے غلام کو مدعی کے حوالے کر دیا تو وہ اس کی ملک ہو جائیگا اور اگر فدیہ دیگا تو وہ غلام کے جرم کی دیت ہوگا،

فَإِنْ دَفَعَهُ مَلَكَهُ وَلِيُّ الْجِنَايَةِ وَإِنْ فَدَاهُ فَدَاهُ بِأَرْشِهَا وَكُلُّ ذٰلِكَ يَلْزِمُهُ حَالًا (الهدایہ)

اگر آقا غلام کو مدعی کے حوالہ کریگا تو وہ اس کی ملکیت ہو جائیگا اور اگر آقا فدیہ دیگا تو وہ اس کے جرم کی دیت ہوگا اور آقا جو صورت بھی اختیار کرے اسپر اسکو فوراً عمل کرنا پڑیگا،

۱۱۸۸ - اگر ان دونوں صورتوں کے اختیار کرنے سے پہلے غلام مر گیا تو مدعی کا حق باطل ہو گیا

وَإِنْ لَمْ يَخْتَرْ شَيْئًا حَتّٰى مَاتَ الْعَبْدُ بَطَلَ حَقُّ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ، (الکافی)

اگر ابھی تک آقا نے حوالہ کرنے اور دیت دینے کی دونوں صورتوں میں سے کسی کو اختیار نہیں کیا تھا کہ غلام مر گیا تو اس صورت میں مدعی کا حق باطل ہو گیا اور آقا پر کچھ واجب نہ ہوگا،

۱۱۸۹ - اگر ان دونوں صورتوں کے اختیار کرنے سے پہلے آقا نے خود غلام کو مار ڈالا تو اس صورت میں مدعی کا تاوان آقا پر عائد ہوگا،

وَإِنْ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنْ مَوْلَاهُ قَتَلَهُ فَإِنَّهُ يَصِيرُ مُخْتَارًا لِلْأَرْشِ فَإِنْ لَمْ يَقْتُلْهُ مَوْلَاهُ وَلٰكِنْ قَتَلَهُ أَجْنَبِيٌّ إِنْ كَانَ عَمْدًا بَطَلَتْ

اگر ان دونوں صورتوں کے اختیار کرنے سے پہلے آقا خود غلام کو قتل کر دے تو مدعی کا تاوان آقا پر عائد ہوگا اور اگر آقا نے نہیں بلکہ کسی اور نے اس کے غلام کو قتل

الجناية وللمولى ان يتبض وان كان خطاء يأخذ القيمة ثم يدفع تلك القيمة الى اولياء الجناية

(شرح الطحاوی)

کر دیا تو اگر قتل بالقصد ہو گا تو غلام کا جرم باطل ہو جائے گا اور آقا کو قاتل سے قصاص لینے کا حق ہو گا اور اگر قتل خطاءً ہو گا تو آقا اپنے غلام کی قیمت قاتل سے لے گا اور مدعی کو تاوان ادا کریگا،

۱۱۹۰۔ اگر مجرم غلام کو کسی دوسرے شخص کے غلام نے قتل کر ڈالا تو قاتل غلام کے آقا کو غلام کے حوالہ کرنے یا فدیہ دینے کا اختیار ہے اگر اس نے مقتول غلام کی قیمت ادا کی تو جو شخص پہلے قتل کیا گیا ہے اس کے ورثہ اس کو تقسیم کر لیں گے، اگر قاتل غلام کے آقا نے غلام کو حوالہ کیا تو مقتول غلام کے آقا کو اختیار ہے، چاہے اس غلام کو مقتول اول کے ورثہ کے حوالہ کرے، چاہے اپنے غلام کی قیمت ان کو دے،

ولو قتل العبد الجانی عبدا لرجل اخر فان مولى العبد الثانی یخیر بین الدفع والفداء فان فداه بقیمة المقتول قسمت القیمة بین اولیاء الجنایة الاولى بقدر حقوقهم ولا یتخیر المولى وان اختار مولى الثانی دفعه الى مولى العبد المقتول کان مولى المقتول فی العبد الذی اخذه مخیرا ان شاء دفعه وان شاء فداه (الحاوی)

اگر مجرم غلام کو کسی دوسرے کے غلام نے قتل کر ڈالا تو اس کا آقا اپنے غلام کے حوالہ کرنے اور فدیہ دینے کا اختیار رکھتا ہے اگر اس نے مقتول غلام کی قیمت ادا کی تو مقتول غلام نے جس شخص کو پہلے قتل کیا ہے اس کے ورثہ اسکی قیمت کو تقسیم کر لینگے، مقتول غلام کے آقا کو اس میں کوئی دخل نہ ہو گا لیکن اگر قاتل غلام کے آقا نے خود اس کو مقتول غلام کے آقا کے حوالے کر دیا تو اس کو اختیار ہے، چاہے تو خود اس غلام کو مقتول اول کے وارثوں کے حوالہ کرے یا اپنے

۱۱۹۱- اگر آقا نے مال دینا قبول کر لیا پھر اس کا غلام مرگیا تو آقا بری الذمہ نہ ہوگا بلکہ اسکو مال دینا پڑے گا،

وَاِنْ مَاتَ بَعْدَ مَا اخْتَارَ الْمَوْلَى الْفِدَاءَ ثُمَّ بَيْنَهُ لَمْ يَبْرَأْ بِمَوْتِ الْعَبْدِ (الکافی) — اگر آقا نے مال کا دینا قبول کر لیا اس کے بعد غلام مر گیا تو اس صورت میں آقا بری الذمہ نہ ہوگا بلکہ اسکو مال ادا کرنا پڑیگا،

۱۱۹۲- اگر غلام نے دو شخصوں کو مار ڈالا اور اس کو آقا نے دونوں کے وارثوں کے حوالہ کر دیا تو دونوں اس کو بقدر اپنے حق کے تقسیم کر لیں گے،

وَاِنْ جَنَا جِنَايَتَيْنِ قِيْلَ لِلْمَوْلَى اِمَّا اَنْ تَدْفَعَهُ اِلَى وَلِيِّ الْجِنَايَتَيْنِ فَيَقْتَسِمَانِهِ عَلَى قَدْرِ حَقِّهِمَا وَاِمَّا اَنْ تَفْدِيَهُ بِاَرْشِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا (القدوری) — اگر غلام نے دو شخصوں کو قتل کیا اور اسکو اس کے آقا نے دونوں کے وارثوں کے حوالے کر دیا تو وہ اپنے حق کے بقدر اسکو تقسیم کر لینگے لیکن اگر آقا فدیہ دینا منظور کریگا تو اسکو دونوں جرائم کا تاوان ادا کرنا پڑیگا،

۱۱۹۳- اگر آقا نے مال دینا قبول کر لیا پھر غلام نے دوسرا جرم کیا تو آقا کو غلام کے حوالہ کرنے یا قیمت دینے کا پھر اختیار حاصل ہوگا،

اَلْعَبْدُ اِذَا جَنَى بَعْدَ الْفِدَاءِ يُخَيَّرُ الْمَوْلَى بَيْنَ الدَّفْعِ كَالْفِدَاءِ كَالْجِنَايَةِ الْاُوْلَى وَكَذَا كُلَّمَا جَنَى بَعْدَ الْفِدَاءِ يُؤْمَرُ بِالدَّفْعِ اَوِ الْفِدَاءِ (التبیین) — اگر آقا نے مال دینا قبول کر لیا پھر اسکے غلام نے دوسرا جرم کیا تو اس کے عوض آقا کو اختیار ہے کہ غلام کو دوسرے مدعی کے حوالہ کرے یا مال ادا کرے پھر اگر غلام نے تیسری جنایت کی تو یہی حکم ہوگا،

۱۱۹۴- اگر آقا غلام کو حوالہ کریگا تو مدعی اس کو فروخت کر کے بقدر حق کے اپنا تاوان لے لینگے

ثُمَّ اِذَا دَفَعَهُ اِلَيْهِمْ اقْتَسَمُوْا عَلَى قَدْرِ حُقُوْقِهِمْ وَحَقُّ كُلٍّ مِّنْهُمْ اَرْشُ جِنَايَتِهِ (التبیین) — اگر آقا اپنے غلام کو حوالہ کریگا تو مدعی اسکو فروخت کر کے بقدر حق کے اپنا تاوان لے لینگے،

۱۱۹۵۔ اگر غلام نے ایک شخص کو مار ڈالا اور ایک شخص کی ایک آنکھ اندھی کر دی تو اس کی دو ثلث قیمت خون کے اور ایک ثلث قیمت آنکھ کے عوض ہوگی،

فَاِذَا قَتَلَ عَبْدٌ وَاحِدًا وَفَقَأَ عَيْنَ آخَرَ فَاِنَّهُمَا يَقْتَسِمَانِهِ اَثْلَاثًا،
(السراج الوہاج)

اگر غلام نے ایک شخص کو مار ڈالا اور ایک شخص کی آنکھ اندھی کر دی تو غلام کی قیمت میں سے دو ثلث خون کے عوض اور ایک ثلث آنکھ کے عوض ہوگا،

۱۱۹۶۔ اگر غلام نے جرم کے بعد کچھ کمایا یا لونڈی نے جرم کے بعد بچہ جنا اور آقا نے لونڈی اور غلام کو مدعی کے حوالے کرنا پسند کیا تو غلام کی کمائی اور لونڈی کا بچہ آقا کا حق ہوگا،

وَلَوِ اكْتَسَبَ الْعَبْدُ الْجَانِي اَوْ وَلَدَتْ جَانِيَةٌ وَلَدًا فَاخْتَارَ الْمَوْلٰى الدَّفْعَ لَهٗ يَدْفَعُ الْكَسْبَ وَالْوَلَدَ (الحاوی)

اگر غلام نے جرم کے بعد کچھ کمایا یا لونڈی نے جرم کے بعد بچہ جنا اور آقا نے غلام اور لونڈی کو مدعی کے حوالے کرنا پسند کیا تو اس صورت میں غلام کی کمائی اور لونڈی کا لڑکا آقا کا

۱۱۹۷۔ اگر غلام جرم کے بعد عیب دار ہو گیا تو آقا کو مال دینے یا غلام کے حوالہ کرنے کا اختیار ہوگا، عیب کے عوض آقا پر کچھ عائد نہ ہوگا،

وَاِذَا جَنَى الْعَبْدُ جِنَايَةً ثُمَّ اَصَابَهٗ عَيْبٌ سَمَاوِيٌّ فَاِنَّ الْمَوْلٰى يُخَاطَبُ بِدَفْعِهٖ اَوِ الْفِدَاءِ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ بِسَبَبِ ذٰلِكَ الْعَيْبِ (المبسوط)

اگر غلام جرم کے بعد معیوب ہو گیا تو آقا کو غلام کے حوالہ کرنے اور مال کے دینے کا اختیار ہوگا اور بوجہ عیب کے آقا کے ذمہ کچھ عائد نہ ہوگا،

۱۱۹۸۔ اگر آقا نے غلام کے جرم کو جان بوجھ کر اس کو بیچ دیا یا آزاد کر دیا یا مدبر یا مکاتب کیا تو اس نے مدعی کو دیت دینا اختیار کیا ہے،

لَوْ بَاعَ الْمَوْلٰى الْعَبْدَ الْجَانِيَ اَوْ اَعْتَقَهٗ

اگر آقا نے اپنے غلام کو جرم کے بعد فروخت یا آزاد

أَوْ دَبَّرَهُ أَوْ كَاتَبَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ بِالْجِنَايَةِ فَهُوَ مُخْتَارٌ وَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ بِالْجِنَايَةِ لَمْ يَكُنْ مُخْتَارًا وَضَمِنَ الْأَقَلَّ مِنْ قِيمَتِهِ وَمِنَ الْأَرْشِ (محیط سرخسی)

یا مدبر یا مکاتب کیا اور وہ اس کے جرم سے واقف ہے تو اس صورت میں اس نے مدعی کو دیت دینا اختیار کیا ہے، لیکن اگر وہ اس کے جرم سے ناواقف ہے تو اس صورت میں قیمت اور تاوان میں سے جو کم ہوگا وہ اس کو ادا کرے گا،

۱۱۹۹- اگر آقا نے غلام کو مدعی کے ہاتھ فروخت کر دیا تو اس کو فدیہ دینے کا اختیار ہے

وَلَوْ بَاعَهُ مِنَ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ فَهُوَ مُخْتَارٌ (الهدایہ)

اگر آقا نے غلام کو مدعی کے ہاتھ فروخت کر دیا تو اسکو فدیہ دینے کا اختیار ہے،

۱۲۰۰- غلام کے ہبہ کرنے اور لونڈی کے ام الولد ہونے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے، یعنی جرم سے واقف ہونے کی صورت میں دیت اور ناواقف ہونے کی صورت میں قیمت اور دیت میں سے جو کم ہوگا، اس کو ادا کرنا پڑے گا،

وَعَلَىٰ هٰذَيْنِ الْوَجْهَيْنِ الْهِبَةُ وَالْاسْتِيلَادُ فِي الْأَمَةِ (الهدایہ)

کسی دوسرے پر غلام کے ہبہ کرنے یا لونڈی کے ام الولد ہونے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے یعنی جرم سے واقف ہونے کی صورت میں آقا پر دیت واجب ہوگی اور ناواقفیت کی صورت میں قیمت اور دیت سے جو کم ہوگا وہ واجب ہوگا

۱۲۰۱- اگر غلام با اختیار ہزار درہم کا قرضدار ہو اور جرم کرے اور اسکا آقا اس کے جرم سے واقف نہ ہو اور اس کو آزاد کر دے تو اس کو غلام کی قیمت کا دوگنا ادا کرنا پڑے گا ایک قیمت قرضخواہ کو اور دوسری ولی جنایت کو دی جائے گی،

وَإِذَا جَنَى الْعَبْدُ الْمَأْذُونُ لَهُ جِنَايَةً

اگر با اختیار غلام ہزار درہم کا مقروض ہو اور وہ کوئی

وعليه الف درهم فاعتقه المولى ولم يعلم بالجناية فعليه قيمتان قيمة لصاحب الدين وقيمة لاولياء الجناية (الهداية)

جرم کرے اور آقا اس کے جرم سے واقف نہ ہو اور اس کو آزاد کر دے تو اس کو غلام کی دو قیمت ادا کرنی پڑے گی ایک قیمت قرض خواہ کو ملیگی اور ایک قیمت ولی جنایت کو،

۱۲۰۲- اگر لونڈی نے جرم کیا اس کے بعد آقا نے اس کے ساتھ مباشرت کی تو اس صورت میں اس پر مال کا ادا کرنا لازمی نہ ہوگا بلکہ وہ لونڈی کو حوالہ کر سکتا ہے، البتہ لونڈی اگر حاملہ ہو جائے یا اسکی بکارت زائل ہو جائے تو اس کو حوالہ کرنے کا اختیار باقی نہ رہے گا بلکہ مال کا ادا کرنا واجب ہوگا،

ولو كان الجاني جارية فوطيها لا يصير مختارا للفداء الا اذا حبلت او زالت بكارتها (خزانة المفتين)

اگر لونڈی نے جرم کیا اس کے بعد آقا نے اسکے ساتھ مباشرت کی تو آقا پر مال کے ادا کرنے کا اختیار لازمی نہ ہوگا بلکہ وہ لونڈی کو بھی حوالہ کر سکتا ہے البتہ اگر لونڈی حاملہ ہو جائے یا اسکی بکارت زائل ہو جائے تو اس صورت میں اسکو حوالہ کرنے کا اختیار باقی نہ رہیگا بلکہ مال کا ادا کرنا واجب ہوگا

۱۲۰۳- اگر آقا غلام کے جرم سے واقف تھا باوجود اس کے اس نے اس کو اسقدر مارا کہ اس کی قیمت کا نقصان ہو گیا تو وہ دیت ادا کریگا،

ولو ضربه فنقصه فهو مختار للفداء اذا كان عالما بالجناية (الهداية)

اگر آقا غلام کے جرم سے واقف تھا باوجود اسکے غلام کو اس نے اس قدر مارا کہ اسکی قیمت کا نقصان ہو گیا تو وہ دیت ادا کریگا،

۱۲۰۴- اگر آقا نے جرم سے واقف یا ناواقف رہ کر غلام کو مدعی کے ہبہ کر دیا تو اسپر کچھ واجب نہ ہوگا

وَلَوْ وَهَبَ الْعَبْدَ الْجَانِي مَعَ الْعِلْمِ بِالْجِنَايَةِ اَوْ مِنْ غَيْرِ الْعِلْمِ مِنَ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ فَلَا شَيْئَ عَلَى الْمَوْلٰى، (المحیط)

اگر آقا نے غلام کے جرم سے واقف ہو کر یا ناواقف رہ کر غلام کو مدعی پر ہبہ کر دیا تو اس کے جرم کی وجہ سے اس پر کچھ عائد نہ ہوگا،

۱۲۰۵۔ اگر غلام نے جرم کیا اور آقا کہتا ہے کہ جرم سے پہلے میں نے غلام کو فروخت کر دیا ہے تو اگر مشتری نے اس کو تسلیم کر لیا تو غلام کے حوالہ کرنے یا مال کے ادا کرنے کا اختیار مشتری کو ہوگا،

وَلَوْ جَنَى الْعَبْدُ جِنَايَةً فَقَالَ الْمَوْلٰى كُنْتُ بِعْتُهُ مِنْ فُلَانٍ قَبْلَ الْجِنَايَةِ وَصَدَّقَهُ فُلَانٌ قِيلَ لِفُلَانٍ اِدْفَعْهُ اَوْ افْدِهٖ وَاِنْ كَذَّبَهُ فُلَانٌ قِيلَ لِلْمَوْلٰى اِدْفَعْ اَنْتَ اَوْ افْدِهٖ (المبسوط)

اگر غلام نے جرم کیا اور آقا نے کہا میں نے غلام کو جرم سے پہلے فلاں شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے اور مشتری نے بھی اس کو تسلیم کر لیا تو غلام کے حوالہ کرنے یا مال کے دینے کا اختیار مشتری کو ہوگا ورنہ یہ اختیار آقا کو ہوگا،

۱۲۰۶۔ اگر آقا غلام کے جرم سے ناواقف تھا اور اس نے غلام کو خطاءً یا قصداً قتل کر دیا تو وہ مدعی کو فوراً غلام کی قیمت دیگا،

وَلَوْ قَتَلَ الْمَوْلٰى عَبْدَهُ الْجَانِي عَمَدًا اَوْ خَطَاءً وَهُوَ لَا يَعْلَمُ بِالْجِنَايَةِ فَعَلَيْهِ قِيمَتُهُ حَالَّةً فِي مَالِهٖ (الحاوی)

اگر آقا نے غلام کو اس کے جرم کرنے کے بعد عمداً یا خطاءً قتل کر دیا اور وہ اس کے جرم سے واقف نہ تھا تو اس صورت میں آقا کو غلام کی قیمت مدعی کو فوراً دینی ہوگی

۱۲۰۷۔ غلام کا اقرار جرم جائز نہیں ہے،

وَلَا يَجُوزُ اِقْرَارُ الْعَبْدِ بِالْجِنَايَةِ مَاذُونًا اَوْ مَحْجُورًا عَلَيْهِ وَلَا يَتْبَعُ بِذٰلِكَ بَعْدَ

جرم میں غلام کا اقرار جائز نہیں ہے اور اگر وہ بعد اقرار کے آزاد ہو گیا تو بوجہ اقرار کے اس پر مواخذہ کا حق

العتق (الحاوی) حاصل نہ ہوگا،

۱۲۰۸- اگر غلام کے حکم سے کسی لڑکے نے کسی کو قتل کر دیا تو لڑکے کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی

وَاِذَا اَمَرَ الْعَبْدُ الْمَحْجُوْرُ عَلَيْهِ صَبِيًّا بِقَتْلِ رَجُلٍ فَقَتَلَهُ فَعَلٰى عَاقِلَةِ الصَّبِيِّ الدِّيَةُ لِاَنَّهُ هُوَ الْقَاتِلُ حَقِيْقَةً وَعَمْدُهُ وَ خَطَاءُهُ سَوَاءٌ اِلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ وَلَا شَيْئَ عَلَى الْاٰمِرِ وَكَذٰلِكَ اِذَا كَانَ الْاٰمِرُ صَبِيًّا لِاَنَّهُمَا لَا يُؤَاخَذَانِ بِاَقْوَالِهِمَا (الهدايه)

اگر غلام نے کسی لڑکے کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور لڑکے نے اس شخص کو مار ڈالا تو لڑکے کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی کیونکہ قاتل درحقیقت لڑکا ہے اور لڑکے کے خطاء وعمد کا حکم ایک ہے اور غلام پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب لڑکے نے حکم دیا ہو کیونکہ لڑکے اور غلام پر ان کے قول کی وجہ سے کوئی مواخذہ عائد نہیں ہوتا

۱۲۰۹- مدبر غلام اور ام ولد کے جرم کی دیت آقا کے مال سے ادا کی جائے گی،

وَجِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ تَكُوْنُ عَلٰى سَيِّدِهٖ فِيْ مَالِهٖ دُوْنَ عَاقِلَتِهٖ حَالًا وَكَذَا اُمُّ الْوَلَدِ (السراج الوهاج)

مدبر غلام اور ام الولد کے جرم کی دیت آقا کے مال سے فوراً ادا کی جائے گی آقا کے عاقلہ کے مال سے ادا نہ کی جائے گی،

۱۲۱۰- اگر مدبر غلام کی قیمت دس ہزار درم سے زیادہ ہو تو آقا پر نو ہزار پانچسو اور نوے درم تک دیت واجب ہو سکتی ہے،

وَعِنْدَ كَثْرَةِ قِيْمَةِ الْمُدَبَّرِ لَا يَجِبُ عَلَى الْمَوْلٰى اَكْثَرُ مِنْ عَشَرَةِ الْاٰفٍ اِلَّا عَشَرَةً وَيَسْتَوِيْ جِنَايَةُ عَلَى النَّفْسِ وَمَا دُوْنَهَا (المبسوط)

اگر مدبر غلام کی قیمت دس ہزار درم سے زیادہ ہو تو آقا پر نو ہزار پانچسو نوے درم تک دیت واجب ہو سکتی ہے اور مدبر غلام کا جرم قتل اور قطع اعضا دونوں صورتوں میں برابر ہے یعنی اسکا تاوان دس ہزار درم تک پہنچیگا

۱۲۱۱۔ اگر مدبر غلام یا ام ولد کوئی جرم کرے تو ان کی قیمت اور دیت میں جو کم ہو گا وہ آقا پر عائد ہو گا،

اِذَا جَنَی الْمُدَبَّرُ اَوْ اُمُّ الْوَلَدِ جِنَایَۃً ضَمِنَ الْمَوْلٰی الْاَقَلَّ مِنْ قِیْمَتِہٖ وَمِنْ اَرْشِہِمَا (الہدایہ)

اگر مدبر غلام یا ام الولد کوئی جرم کرے تو اسکی قیمت اور جرم کی دیت میں سے جو کم ہو گا وہ آقا پر واجب ہو گا،

۱۲۱۲۔ اگر آقا اور مدعی مین غلام کی قیمت کے کمی و بیشی میں اختلاف ہو تو آقا کا قول حلف کے ساتھ معتبر ہو گا،

وَاِنِ اخْتَلَفَ وَلِیُّ الْجِنَایَۃِ مَعَ الْمَوْلٰی فِیْ قِیْمَتِہٖ بَعْدَ زَمَانٍ وَقَالَ وَلِیُّ الْجِنَایَۃِ کَانَتْ قِیْمَتُہٗ یَوْمَ جَنٰی اَلْفَیْ دِرْہَمٍ وَقَالَ الْمَوْلٰی کَانَتْ خَمْسَمِائَۃٍ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمَوْلٰی مَعَ یَمِیْنِہٖ وَرَجَعَ اِلَیْہِ اَبُوْ یُوْسُفَ (الذخیرہ)

اگر آقا اور مدعی کے درمیان غلام کی قیمت کی نسبت اختلاف واقع ہو یعنی آقا کہے کہ جرم کے دن غلام کی قیمت کم تھی اور مدعی کہتا ہے کہ اس کی قیمت زیادہ تھی تو اس صورت مین آقا کا قول حلف کے ساتھ معتبر ہو گا۔

۱۲۱۳۔ اگر مدبر غلام نے چند جرائم کئے تو اس کی قیمت تمام مدعیوں پر تقسیم ہو گی جرم کے زمانے کا تقدم و تاخر معتبر نہ ہو گا،

وَاِنْ کَثُرَتِ الْجِنَایَۃُ مِنَ الْمُدَبَّرِ فَالْقِیْمَۃُ مُشْتَرَکَۃٌ بَیْنَ اَوْلِیَاءِ الْجِنَایَاتِ سَوَاءٌ قَرُبَتِ الْمُدَّۃُ بَیْنَہُمَا اَوْ بَعُدَتْ فَاِنْ قَتَلَ الْمُدَبَّرُ رَجُلًا خَطَاءً وَفَقَاءَ عَیْنَ

اگر مدبر غلام نے چند جرائم کئے تو ان کی قیمت تمام مدعیوں پر تقسیم ہو گی جرائم کی مدت کے تقدم و تاخر کا اعتبار نہ ہو گا چنانچہ مدبر غلام نے اگر کسی کو مار ڈالا اور دوسرے کی ایک آنکھ پھوڑ دی تو آقا غلام کی قیمت ادا کریگا،

اخری فعلی من لا قیمتہ لا صحاب	دو ثلث اس میں سے مقتول کے ورثہ لیں گے اور
الجنایتین اثلاثا فان اکتسب کسبا	ایک ثلث وہ شخص لے گا جسکی آنکھ پھوٹ گئی ہے اگر
او وھب لہ منہ لم یکن لاھل الجنایۃ	مدبر غلام نے کوئی چیز کمائی یا کسی نے اس پر کوئی
من ذلک شئی (المحیط)	چیز ہبہ کی تو وہ مدعیوں کا حق نہ ہوگی،

۱۲۱۴- اگر آقا نے غلام کے جرم میں ایک بار قاضی کے حکم سے قیمت ادا کر دی تو غلام کے دوسرے جرم میں آقا پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

فان جنی جنایۃ اخری وقد دفع المولی	اگر آقا نے غلام کے ایک جرم میں قاضی کے حکم سے
القیمۃ الی ولی الجنایۃ الاولی بقضاء	ایک بار قیمت ادا کر دی تو غلام کے دوسرے جرم
فلا شئی علیہ ویتبع ولی الجنایۃ الثانیۃ	میں آقا پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا بلکہ دوسرا مدعی پہلے
ولی الجنایۃ الاولی فشارکہ فیما اخذ	مدعی سے اپنا حق لیگا لیکن اگر بغیر حکم قاضی کے قیمت
فان کان المولی دفع القیمۃ بغیر قضاء	ادا کر دی تو دوسرے مدعی کو اختیار ہے اگر وہ اپنا
فالولی بالخیار ان شاء اتبع ولی الجنایۃ	حق پہلے مدعی سے لیگا تو آقا کو کچھ نہ دینا ہوگا اگر آقا
وان اتبع المولی فلہ ان یرجع علی ولی	سے لیگا تو آقا نے جو کچھ ادا کیا ہے وہ پہلے مدعی سے
الجنایۃ الاولی (القدوری)	واپس لے گا،

۱۲۱۵- مدبر کا اقرار جرم معتبر نہیں ہے،

واذا اقر المدبر بجنایۃ لم یجز اقرارہ	اگر مدبر نے جرم کا اقرار کیا تو اس کا اقرار معتبر نہ ہوگا
ولا یلزمہ شئی عتق اولم یعتق،	اور مدبر پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا خواہ وہ اس کے
(الہدایہ)	بعد آزاد ہو جائے یا آزاد نہ ہو،

۱۲۱۶- اگر مکاتب غلام کوئی ایسا جرم کرے جسمیں مالی تاوان عائد ہو تو وہ مکاتب پر قرض

رہیگا آقا کو دینا نہ پڑے گا،

المکاتب اذا جنی جنایۃ موجبۃ للمال فموجبھا علیہ دون سیدہ بلا خلاف بین علمائنا (الذخیرہ)

اگر مکاتب غلام ایسا جرم کرے جو مالی تاوان کا سبب ہو تو اس کا قرض مکاتب پر ہوگا آقا پر نہ ہوگا،

۱۲۱۷، مکاتب پر دیت اور جرم کے دن اس کی قیمت میں سے جو کچھ کم ہو گا وہ واجب ہو گا

اذا جنی مکاتب جنایۃ خطاء فعلیہ ان یسعی فی الاقل من ارشھا ومن قیمتہ یوم جنی (المبسوط)

مکاتب غلام پر جرم کے تاوان اور جرم کے دن سے اس کی قیمت میں سے جو کم ہو گا وہ واجب ہو گا،

۱۲۱۸، اگر اس کی قیمت دس ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہو تو نو ہزار نو سو اور نوے درہم کما کر دے گا،

ولو قتل مکاتب قیمتہ عشرۃ الاف او اکثر جلد یسعی فی عشرۃ الاف الا عشرۃ (محیط سرخسی)

اگر مکاتب کی قیمت دس ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہو تو نو ہزار نو سو نوے درہم کما کر تاوان دیگا اس سے زیادہ کا مطالبہ اس سے نہیں کیا جا سکتا،

۱۲۱۹- اگر مدعی اور مکاتب میں قیمت میں اختلاف ہو تو مکاتب کا قول معتبر ہو گا،

واذا اختلف المکاتب وولی الجنایۃ فی قیمتہ وقت الجنایۃ فالقول قول المکاتب (الکافی)

اگر مکاتب اور مدعی میں یہ اختلاف ہو کہ جرم کے دن اسکی قیمت کیا تھی تو مکاتب کا قول معتبر ہو گا،

۱۲۲۰- اگر مکاتب نے کوئی جرم کیا اور جرم کرنے کے بعد مر گیا اور کوئی چیز نہ چھوڑی تو جرم کا تاوان رائگاں جائیگا،

وَلَوْ جَنَى الْمُكَاتَبُ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا هُدِرَتْ قُضِيَ عَلَيْهِ أَوْ لَمْ يُقْضَ (محيط سرخسی)	اگر مکاتب نے کوئی جرم کیا اور جرم کرنے کے بعد مر گیا اور کوئی چیز وراثت میں نہ چھوڑی تو جرم کا تاوان رائگاں جائیگا خواہ قاضی نے اس کے ادا کرنے کا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو

۱۲۲۱- اگر مکاتب جرم کرنے کے بعد کسب سے عاجز ہو گیا اور پھر اصلی غلام ہو گیا تو اگر قاضی کے حکم یا مصالحت مالی سے پہلے آقا کی طرف رجوع کیا تو آقا اس کو مدعی کے حوالے کریگا یا مال ادا کرے گا،

فَإِذَا جَنَى وَعَجَزَ وَرُدَّ فِي الرِّقِّ فَإِنْ كَانَ قَبْلَ قَضَاءِ الْقَاضِي بِالْمَالِ وَقَبْلَ اصْطِلَاحِهِمَا عَلَى الْمَالِ فَإِنَّهُ يُخَاطَبُ الْمَوْلَى بِالدَّفْعِ أَوْ بِالْفِدَاءِ وَإِنْ كَانَ بَعْدَ قَضَاءِ الْقَاضِي أَوْ بَعْدَ الْاصْطِلَاحِ عَلَى الْمَالِ يُبَاعُ فِيهِ وَلَا يُدْفَعُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ (المحيط)	اگر مکاتب جرم کرنے کے بعد عاجز ہو کر پھر اصلی غلام ہو گیا تو اگر قاضی کے حکم سے یا مالی مصالحت سے پہلے اپنے آقا کی طرف رجوع کیا تو آقا کو چاہیئے کہ اسکو مدعی کے حوالے کر دے یا مال ادا کرے اور اگر قاضی نے مال کے ادا کرنے کا حکم دیدیا یا مدعی نے مال پر صلح کر لی اس کے بعد مکاتب نے آقا کی طرف رجوع کیا تو وہ مدعی کے حوالہ نہ کیا جائے گا بلکہ جرم کے تاوان میں فروخت کیا جائے گا،

۱۲۲۲- اگر مکاتب آقا کا حق ادا کر کے آزاد ہو گیا تو جرم کا تاوان خود اس پر عائد ہو گا،

وَلَوْ لَمْ يَعْجِزْ وَلٰكِنَّهُ أَدَّى فَعَتَقَ صَارَ دَيْنًا عَلَيْهِ (الحاوی)	اگر مکاتب آقا کا حق ادا کر کے آزاد ہو گیا تو جرم کا تاوان خود اس پر عائد ہو گا،

۱۲۲۳، اگر کسی نے کسی کے غلام کو خطاءً قتل کر دیا تو اس کی قیمت بمنزلہ دیت کے ہو گی اور نو ہزار نو سو نوے درم سے زیادہ اس پر واجب نہ ہو گی گو اس کی قیمت اس سے زیادہ ہو

إذا قتل رجل عبداً خطاءً فعليه قيمته فإن كانت قيمته عشرة آلاف أو أكثر قضى عليه بعشرة آلاف إلا عشرة دراهم ويكون ذلك على العاقلة في ثلاث سنين وهذا قول أبي حنيفة ومحمد وفي الأمة إذا زادت قيمتها على الدية خمسة آلاف درهم إلا خمسة دراهم (السراج الوهاج)

اگر کسی نے کسی کے غلام کو غلطی سے مار ڈالا تو قاتل پر اس کی قیمت بمنزلہ دیت کے واجب ہوگی اور نو ہزار نو سو نوے درہم سے زیادہ اس پر واجب نہ ہوگا گو غلام کی قیمت اس سے زیادہ ہو اور مقتول کی قیمت قاتل کے عاقلہ پر واجب ہوگی جس کو وہ تین سال میں ادا کریں گے اور لونڈی کی قیمت قتل خطا میں پانچ درم کم پانچہزار درم ہوگی،

۱۲۲۴- اگر باختیار غلام مقروض ہو اور وہ مار ڈالا جائے تو اس کا مالک وہی ایک قیمت لے کر قرض خواہوں کے حوالہ کریگا،

ولو قتل العبد المأذون المديون خطاءً لم يلزم إلا قيمة واحدة لهما ثم يدفعها المولى إلى الغرماء (الكافي)

اگر باختیار غلام مقروض ہو اور وہ غلطی سے مار ڈالا جائے تو مالک وہی ایک قیمت تاوان میں لیکر قرض خواہوں کے حوالہ کرے گا،

۱۲۲۵- غلاموں کے اعضا کا حکم یہ ہے کہ جس صورت میں آزاد کے لیے پوری دیت واجب ہوگی غلام کے لیے اس کی پوری قیمت واجب ہوگی،

أما الجناية على أطراف العبد قال أبو حنيفة كل شيء من الحر فيه الدية يجب في العبد القيمة وكل شيء من الحر فيه نصف الدية ففيه من ا

غلاموں کے اعضا کا حکم یہ ہے کہ جس صورت میں آزاد کے لیے پوری دیت واجب ہوگی غلام کے لیے اس کی پوری قیمت واجب ہوگی اور جس صورت میں آزاد کے لیے آدھی دیت واجب

نِصْفُ الْقِيْمَةِ اِلَّا اِذَا كَانَ قِيْمَتُهٗ عَشَرَةً — ہو گی غلام کے لیے اسکی آدھی قیمت واجب

آلَافٍ اَوْ اَكْثَرَ يَنْقُصُ مِنْهُ عَشَرَةٌ اَوْ — ہو گی لیکن جس وقت اسکی قیمت دس ہزار درم یا

خَمْسَةٌ وَعِنْدَهُمَا يُقَوَّمُ صَحِيْحًا وَيُقَوَّمُ — اس سے زیادہ ہو گی تو دس ہزار درہم سے دس

مَنْقُوْصًا بِالْجِنَايَةِ فَيَجِبُ فَضْلُ مَا بَيْنَ — درم یا پانچ درم کم کر دینگے اور یہ امام ابو حنیفہ کے

الْقِيْمَتَيْنِ وَهُوَ رِوَايَةُ اَبِيْ يُوْسُفَ — نزدیک ہے اور صاحبین کے نزدیک غلام کو صحیح البدن

عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ (محیط) — فرض کر کے اسکی قیمت متعین کرینگے پھر اس نقصان کیساتھ

جو اسکو پہنچا ہے اسکی قیمت مقرر کرینگے اسکے بعد اسکی قیمت میں

۱۲۲۶ - جس جرم میں آزاد کے حق میں دیت مقرر نہیں ہے اگر وہ جرم غلام کے ساتھ کیا جائے تو اس سے اسکی قیمت میں جو نقصان ہو گا وہی اس کی دیت ہو گی،

وَكُلُّ جِنَايَةٍ لَيْسَ لَهٗ اَرْشٌ مُقَدَّرٌ — جس جرم میں آزاد کے حق میں تاوان مقرر نہیں ہے اسمیں غلام

فِيْ حَقِّ الْحُرِّ فَفِي الْعَبْدِ نُقْصَانُ الْقِيْمَةِ — کے حق میں جو کچھ کہ اسکی قیمت میں کمی ہو گی وہی اسکا تاوان ہو گا

۱۲۲۷ - غلام کی ناک کان کاٹنے اور اس کی داڑھی کے اکھاڑنے سے بشرطیکہ پھر نہ نکلے اس کی قیمت میں نقصان واقع ہوتا ہے،

وَفِيْ اُذُنِ الْعَبْدِ وَاَنْفِهٖ وَلِحْيَتِهٖ اِذَا — غلام کی ناک کان کاٹنے اور اسکی داڑھی کے اکھاڑنے

لَمْ تَنْبُتْ نُقْصَانُ الْقِيْمَةِ كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ — سے بشرطیکہ پھر نہ نکلے صاحبین کے نزدیک اسکی قیمت

عَلٰى مَا ذَكَرَهُ الْقُدُوْرِيُّ (الذخیرہ) — میں نقصان واقع ہوتا ہے،

۱۲۲۸ - غلام کے ابرو اور مژگاں کے اکھیڑنے سے اس کی قیمت کم ہو جاتی ہے،

قَالَ فِيْ اَشْفَارِ عَيْنِ الْمَمْلُوْكِ وَفِيْ — غلام کے ابرو اور مژگان کے اکھیڑنے سے اسکی

حَاجِبِهٖ وَفِيْ اُذُنِهٖ مَا نَقَصَهٗ (الذخیرہ) — قیمت کم ہو جاتی ہے،

۱۲۲۹۔ غلام کے ایک ہاتھ کی دیت اس کی قیمت کی نصف ہو گی لیکن چار ہزار نو سو پچانوے سے زیادہ نہ ہو گی،

وَفِي يَدِ الْعَبْدِ نِصْفُ قِيمَتِهِ لَا يَزَادُ عَلَى خَمْسَةِ آلَافٍ إِلَّا خَمْسَةٌ (الهدایہ)

غلام کے ایک ہاتھ کی دیت اس کی قیمت کی نصف ہو گی لیکن چار ہزار نو سو پچانوے سے زیادہ نہ ہو گی

۱۲۳۰۔ جس غلام کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اگر کسی نے اسی جانب سے اس کا پاؤں کاٹ لیا تو دست بریدہ غلام کی قیمت کا نقصان مجرم پر واجب ہو گا،

عَبْدٌ مَقْطُوعُ الْيَدِ قَطَعَ إِنْسَانٌ رِجْلَهُ مِنْ هٰذَا الْجَانِبِ يُضَمَّنُ نُقْصَانَ قِيمَةِ الْعَبْدِ الْمَقْطُوعِ يَدُهُ وَإِنْ قَطَعَ مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ يُضَمَّنُ نِصْفُ قِيمَةِ الْعَبْدِ الْمَقْطُوعِ يَدُهُ، (تاتارخانی)

جس غلام کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اگر کسی نے اس کے پاؤں کو اسی جانب سے کاٹ لیا تو ہاتھ کٹے ہوئے غلام کی قیمت کا نقصان مجرم پر عائد ہو گا اور اگر دوسری جانب سے اسکا پاؤں کاٹ لیا تو اس کی آدھی قیمت عائد ہو گی،

۱۲۳۱۔ اگر دست بریدہ غلام کے دوسرے ہاتھ کو کسی نے کاٹ لیا تو اس پر اس کی قیمت کا نقصان عائد ہو گا

وَلَوْ كَانَ الْعَبْدُ مَقْطُوعَ الْيَدِ فَقَطَعَ إِنْسَانٌ يَدَهُ الْأُخْرَى كَانَ عَلَى قَاطِعِ الْيَدِ الثَّانِيَةِ نُقْصَانُ قِيمَةِ مَقْطُوعِ الْيَدِ (الظہیریہ)

اگر کسی نے دست بریدہ غلام کا دوسرا ہاتھ کاٹ لیا تو اس پر دست بریدہ غلام کی قیمت کا نقصان واجب ہو گا،

۱۲۳۲۔ اگر ہاتھ کاٹنے کے بعد چند روز گذر گئے، اس کے بعد ہاتھ کاٹنے والے اور آقا کے درمیان یہ اختلاف ہوا کہ ہاتھ کاٹنے کے دن غلام کی قیمت کیا تھی؟ تو ہاتھ کاٹنے والے کا قول معتبر ہو گا،

فِی نَوَادِرِ ابْنِ رَشِیْدٍ عَبْدٌ قَطَعَ رَجُلٌ یَدَہٗ ثُمَّ مَکَثَ سَنَۃً ثُمَّ اخْتَلَفَ الْقَاطِعُ وَالْمَوْلٰی فِی قِیْمَتِہٖ یَوْمَ الْقَطْعِ فَقَالَ الْقَاطِعُ اَلْفُ دِرْھَمٍ بِاٰیَتِہٖ وَقَالَ مَوْلَی الْعَبْدِ کَانَتْ قِیْمَتُہٗ اَلْفَیْ دِرْھَمٍ وَقِیْمَۃُ الْعَبْدِ یَوْمَ اخْتَصَمَا اَلْفُ دِرْھَمٍ وَلَوْ کَانَ صَحِیْحَ الْیَدِ کَانَتْ قِیْمَتُہٗ اَلْفَیْ دِرْھَمٍ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْقَاطِعِ (المحیط)

اگر ہاتھ کاٹنے کے بعد چند روز گذر گئے اس کے بعد ہاتھ کاٹنے والے اور آقا کے درمیان یہ اختلاف ہوا کہ غلام کی قیمت ہاتھ کاٹنے کے دن کیا تھی تو ہاتھ کاٹنے والے کا قول تسلیم کیا جائیگا،

۱۲۳۳۔ اگر غلام کے سر کا بال یا داڑھی کو اوکھیڑ لیا گیا اور پھر نہ نکلا تو حکومت عدل واجب ہو گی،

وَفِی الْاَصْلِ اَنَّ فِی شَعْرِ الْعَبْدِ وَاللِّحْیَۃِ حُکُوْمَۃَ عَدْلٍ (الذخیرہ)

اگر غلام کے سر کا بال اور داڑھی اوکھیڑ لیگی اور پھر نہ نکلی تو مجرم پر حکومت عدل واجب ہو گی،

۱۲۳۴۔ خالص غلام اور مدبر غلام کو اگر آزاد شخص جسمانی نقصان پہنچائے تو دونوں کا حکم ایک ہے،

جِنَایَۃُ الْحُرِّ عَلَی الْمُدَبَّرِ کَالْجِنَایَۃِ عَلَی الْقِنِّ حَتّٰی لَوْ قَتَلَہٗ فَعَلٰی عَاقِلَتِہٖ قِیْمَتُہٗ وَلَوْ قَطَعَ یَدَہٗ غَرِمَ نِصْفَ قِیْمَتِہٖ، (محیط سرخسی)

اگر آزاد شخص خالص غلام اور مدبر غلام کو جسمانی نقصان پہنچائے تو دونوں کا حکم ایک ہے یعنی قتل خطام میں قاتل کے عاقلہ پر غلام کی قیمت واجب ہو گی اور اسکے ہاتھ کے کاٹنے میں مجرم پر اسکی نصف قیمت

۱۲۳۵۔ اگر کسی نے کسی کے غلام کو جسمانی نقصان پہنچایا، اس کے بعد آقا نے اپنے غلام کو

کو مدبر کر دو یا تو زخم کے اثر کرنے کا تاوان مجرم پر باقی رہیگا،

وَاَصْلُہٗ اَنَّ التَّدَنُّ بِیْرَ بَعْدَ الْجِنَایَۃِ لَا یُقْدِرُ السِّرَایَۃَ وَیَکُوْنُ السِّرَایَۃُ مَضْمُوْنَۃً عَلَی الْجَانِیْ وَالْعِتْقُ وَالْکِتَابَۃُ بَعْدَ الْجِنَایَۃِ یُھْدِرُ السِّرَایَۃَ حَتّٰی لَا یَجِبُ عَلَی الْجَانِیْ ضَمَانُ السِّرَایَۃِ

اگر کسی نے کسی کے غلام کو جسمانی نقصان پہنچایا اسکے بعد آقا نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا تو زخم کے اثر کرنے کا تاوان مجرم پر باقی رہیگا اور اگر آقا نے غلام کو آزاد یا مکاتب کر دیا تو زخم کے اثر کرنے کا (یعنی سرایت) تاوان باطل ہو جائے گا،

۱۲۲۶- اگر کسی کا لڑکا کسی کا غلام ہو اور اس کا باپ اس کو مار ڈالے تو آقا اس سے قصاص نہیں لے سکتا،

اِنْ کَانَ اِبْنٌ لَہٗ مَمْلُوْکًا لِاِنْسَانٍ وَقَتَلَ اَبُوْہُ عَمْدًا فَلَا قِصَاصَ عَلَیْہِ لِمَوْلَاہُ

اگر کسی کا لڑکا کسی کا غلام ہو اور اس کا باپ اس کو مار ڈالے تو آقا اس کے باپ سے قصاص نہیں لے سکتا،

(شرح المبسوط)

۱۲۲۷- اگر آقا اپنے غلام، مدبر اور مکاتب کو مار ڈالے تو قصاص واجب نہیں ہوتا

وَلَا یُقْتَلُ الرَّجُلُ بِعَبْدِہٖ وَلَا بِمُدَبَّرِہٖ وَلَا بِمُکَاتَبِہٖ وَلَا بِعَبْدِ وَلَدِہٖ وَکَذَا لَا یُقْتَلُ بِعَبْدٍ مَلَکَ بَعْضَہٗ،

اگر آقا اپنے غلام، مدبر اور مکاتب کو یا اپنے لڑکے کے غلام کو مار ڈالے تو قصاص واجب نہ ہو گا اس طرح اس غلام کے قتل میں جسمیں قاتل اسکی ملکیت میں شریک نہ ہو قصاص واجب نہ ہو گا،

(الہدایہ)

۱۲۲۸- وقف غلام کے قتل سے قصاص واجب نہ ہو گا،

رَجُلٌ قَتَلَ عَبْدَ الْوَقْفِ لَا یَجِبُ الْقِصَاصُ

اگر کوئی شخص وقف غلام کو مار ڈالے تو اسپر قصاص واجب نہ ہو گا،

(الخلاصۃ)

۱۲۳۹-اگر کسی نے کسی کے غلام کو ایک کام کا حکم دیا اور اس سے اس کو نقصان پہنچگیا تو اس پر اس کا تاوان عائد ہوگا،

رَجُلٌ اَمَرَ عَبْدَ الْغَيْرِ بِكَسْرِ الْحَطَبِ اَوْ بِعَمَلٍ اٰخَرَ ضَمِنَ مَا تَوَلَّدَ مِنْهُ (الخلاصہ)

اگر کسی نے کسی کے غلام کو ایک کام کا حکم دیا تو اس سے غلام کو جو نقصان پہنچیگا اس کا تاوان حکم دینے والے پر عائد ہوگا،

۱۲۴۰-اگر کسی نے آقا کی اجازت کے بغیر کسی کے غلام کو کسی کام کے لیے بھیجا اور غلام لڑکوں کے ساتھ کھیلنے لگا اور بلندی سے گر پڑا تو اس کو جو نقصان پہنچیگا اس کا تاوان اُسی پر ہوگا

رَجُلٌ بَعَثَ غُلَامًا لِاِنْسَانٍ فِيْ حَاجَتِهٖ لَهٗ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ ثُمَّ اِنَّ الْغُلَامَ رَاٰى صِبْيَانًا يَلْعَبُوْنَ فَانْتَهٰى اِلَيْهِمْ وَارْتَقٰى فَوْقَ بَيْتٍ فَوَقَعَ مِنْهُ فَالضَّمَانُ عَلَى الْمُرْسِلِ لِاَنَّهٗ بِاسْتِعْمَالِ الْعَبْدِ صَارَ غَاصِبًا (خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے کسی کے غلام کو اس کے آقا کی اجازت کے بغیر کسی کام کو بھیجا اور غلام لڑکوں کیساتھ کھیلنے لگا اور اوپر سے گر پڑا تو اس کو جو کچھ نقصان پہنچا ہوگا اس کا تاوان اس شخص کو دینا پڑیگا،

فصل

متفرقات کے بیان میں،

۱۲۴۱-اگر ایک شخص نے کسی پر تلوار چلائی اور اس نے ہاتھ سے تلوار پکڑلی اور اس نے اس کے ہاتھ سے تلوار کھینچی جس سے اس کی انگلیاں کٹ گئیں تو اگر جوڑ سے کٹی ہیں

تو قصاص ورنہ اسپر دیت واجب ہوگی،

فِی الْمُنْتَقٰی عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ فِی رَجُلٍ قَصَدَ اَنْ یَضْرِبَ الْاٰخَرَ بِالسَّیْفِ فَاَخَذَ الْمَضْرُوْبُ السَّیْفَ بِیَدِہٖ فَجَذَبَ صَاحِبُ السَّیْفِ عَنْ یَدِہٖ فَقَطَعَ السَّیْفُ اَصَابِعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنْ کَانَ مِنْ غَیْرِ الْمَفَاصِلِ فَعَلَی الْجَاذِبِ الدِّیَۃُ وَاِنْ کَانَ مِنَ الْمَفَاصِلِ فَعَلَیْہِ الْقِصَاصُ

اگر کسی نے کسی پر تلوار چلائی اور اس نے اپنے ہاتھ سے تلوار پکڑ لی اور اس نے اس کے ہاتھ سے تلوار کھینچ لی جس سے اس کی انگلیاں کٹ گئیں تو اگر جوڑ سے کٹی ہیں تو اسپر قصاص ورنہ دیت واجب ہوگی،

(الذخیرہ)

۱۲۴۲۔ اگر ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑا اور دوسرے نے اس کو قتل کر دیا تو قاتل پر قصاص اور پکڑنے والے پر تعزیر واجب ہوگی،

وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا اَمْسَکَ رَجُلًا حَتّٰی قَتَلَہٗ رَجُلٌ قُتِلَ الَّذِیْ وَلِیَ الْقَتْلَ حُبِسَ الْمُمْسِکُ فِی السِّجْنِ وَعُوْقِبَ

اگر ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑا اور دوسرے نے اوس کو قتل کر دیا تو قاتل پر قصاص اور پکڑنے والے پر تعزیر واجب ہوگی،

(الظہیریہ)

۱۲۴۳۔ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا اور کہا کہ اس نے مجھ سے جنگ کی تھی تو اگر اسکی جنگ جوئی مشہور ہو تو اسپر دیت واجب ہوگی،

وَکَذَا اِذَا قَتَلَہٗ ثُمَّ ادَّعٰی اَنَّہٗ کَابَرَ وَھُوَ مَعْرُوْفٌ بِذٰلِکَ یَجِبُ الدِّیَۃُ

اگر کسی نے کسی کو قتل کر کے کہدیا کہ اس نے میرے ساتھ جنگ کی تھی اور اس کی جنگجوئی مشہور ہو

وَرُوِیَ الْحَسَنُ اَنَّهٗ لَا شَیْئَ فِیْهِ۔ (الکادیہ)	تو قاتل پر دیت واجب ہوگی اور بعضوں کے نزدیک کچھ نہ واجب ہوگا،

۱۲۴۴- اگر کسی کو کسی نے سوتے میں قتل کر دیا اور کہا کہ وہ مردہ تھا تو اس پر قیاساً قصاص اور استحساناً دیت واجب ہوگی،

رَجُلٌ نَائِمٌ وَھُوَ صَحِیْحُ الْبَدَنِ فَذَبَحَهٗ اِنْسَانٌ فَقَالَ ذَبَحْتُهٗ وَھُوَ مَیِّتٌ فَاِنَّهٗ یُقْتَلُ قِیَاسًا وَفِی الْاِسْتِحْسَانِ یَجِبُ الدِّیَةُ (الکادیہ)	اگر ایک شخص سویا ہوا ہو اور اس کو ایک شخص نے ذبح کر دیا اور کہا کہ وہ مردہ تھا تو قاتل پر قیاساً قصاص اور استحساناً دیت واجب ہوگی،

۱۲۴۵- ایک شخص ایک شخص کو قتل کر کے کہے کہ وہ اس کی بی بی کے ساتھ بدکاری کر رہا تھا تو جب تک اسپر گواہ نہ پیش کرے اس سے قصاص ساقط نہ ہوگا،

مَنْ قَتَلَ رَجُلًا ثُمَّ ادَّعٰی اَنَّهٗ وَجَدَهٗ مَعَ امْرَاَتِهٖ لَا یَسْقُطُ عَنْهُ الْقِصَاصُ حَتّٰی یُقِیْمَ بَیِّنَةً عَلٰی کَوْنِهٖ مُسْتَحِقًّا لِلرَّجْمِ (الکادیہ)	اگر ایک شخص نے ایک شخص کو قتل کر کے کہا کہ میں نے اس کو اپنی بی بی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے پایا تو جبتک اس پر گواہ نہ پیش کرے قصاص اس سے ساقط نہ ہوگا،

۱۲۴۶- اگر مقتول ایک شخص کے گھر میں ہو اور صاحب خانہ کہے کہ میں نے اس کو اسلیے مار ڈالا کہ وہ میرا مال لینا چاہتا تھا تو اگر مقتول میں چور کے آثار پائے جائیں تو صاحب خانہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وُجِدَ قَتِیْلٌ فِیْ دَارٍ وَقَالَ صَاحِبُ الدَّارِ قَتَلْتُهٗ اَنَا لِاَنَّهٗ اَرَادَ اَخْذَ	اگر مقتول کسی کے گھر میں پایا جائے اور صاحب خانہ کہے کہ میں نے اس کو اس لیے مار ڈالا کہ وہ میرا

مَالِی وَعَلَی الْمَقْتُوْلِ سِیْمَاءُ السَّارِقِ وَهُوَ مَشْهُوْرٌ فِیْ ذٰلِكَ فَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اَنَّهٗ لَا شَیْءَ عَلٰی صَاحِبِ الدَّارِ وَفِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ عَلَیْهِ الدِّیَةُ دُوْنَ الْقِصَاصِ

مال لینا چاہتا تھا تو اگر مقتول میں چور کے آثار پائے جائیں تو صاحب خانہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور ایک روایت میں اس پر دیت واجب ہوگی قصاص واجب نہ ہوگا،

(الحمادیہ)

۱۲۴۷۔ اگر کسی نے کسی کو قتل کرکے کہا کہ وہ میرے گھر میں چوری کے لیے آیا تھا اور اس پر گواہ نہیں پیش کرتا تو اگر مقتول مشہور چور نہ ہو تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

اِذَا قَتَلَ رَجُلًا وَادَّعٰی مِنْ غَیْرِ بَیِّنَةٍ اَنَّهٗ دَخَلَ لِیَسْرِقَ مَالَهٗ وَجَبَ الْقَوَدُ اِنْ لَمْ یَکُنْ مَعْرُوْفًا بِذٰلِكَ

اگر کسی نے کسی کو قتل کرکے کہا کہ وہ چوری کیلیے میرے گھر میں آیا تھا لیکن اس پر گواہ نہیں لاتا تو اگر مقتول مشہور چور نہ ہو تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

(الحمادیہ)

۱۲۴۸۔ اگر ایک شخص چوری کے الزام میں قید ہو اور لوگ اس پر چوری کا دعویٰ کریں اور وہ مال پر صلح کرکے پھر رہائی کے بعد چوری کا انکار کرے اور کہے کہ میں نے خوف سے صلح کیا تھا تو اگر وہ قاضی کے قید میں ہو تو صلح جائز ہے اور اگر مدعیوں کے قید میں ہو تو صلح جائز نہیں،

رَجُلٌ اُتُّهِمَ بِسَرِقَةٍ وَحُبِسَ فَادَّعٰی عَلَیْهِ قَوْمٌ فَصَالَحَهُمْ وَثُمَّ اُخْرِجَ وَاَنْکَرَ فَقَالَ اِنَّمَا صَالَحْتُکُمْ خَوْفًا عَلٰی نَفْسِیْ قَالُوْا اِنْ کَانَ فِیْ حَبْسِ الْقَاضِیْ

اگر ایک شخص چوری کے الزام میں قید اور لوگوں نے اس پر چوری کا دعویٰ کیا اور اس نے مال پر صلح کرلی پھر رہائی کے بعد چوری کا انکار کردیا اور کہا کہ میں نے خوف سے صلح کیا تھا تو اگر مدعا علیہ

فَالصُّلْحُ جَائِزٌ وَإِنْ كَانَ فِي حَبْسِ الْوَلِيِّ لَا يَصِحُّ الصُّلْحُ (الظہیریہ)
قاضی کے قید میں ہو تو صلح جائز ہے اور اگر مدعی کے قید میں ہو تو جائز نہیں۔

۱۲۴۹۔ ڈاکو کو اگر امام قید کرے اور کوئی اس کو قتل کر دے تو اس پر قصاص واجب ہوگا۔

قَاطِعُ الطَّرِيقِ إِذَا قَتَلَهُ رَجُلٌ فِي حَبْسِ الْإِمَامِ قُتِلَ بِهِ (السراجیہ)
اگر ڈاکو کو امام قید کرے اور کوئی شخص اس کو قتل کر دے تو اس پر قصاص واجب ہوگا۔

۱۲۵۰۔ اگر ایک شخص غلطی سے مار ڈالا جائے اور کوئی اسکا وارث نہ ہو تو امام قاتل کے عاقلہ سے دیت لے سکتا ہے، اور قاتل پر کفارہ واجب ہوگا۔

مَنْ قَتَلَ مُسْلِمًا خَطَاءً وَلَا وَلِيَّ لَهُ أَوْ قَتَلَ حَرْبِيًّا دَخَلَ إِلَيْنَا بِأَمَانٍ فَأَسْلَمَ فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ لِلْإِمَامِ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ (الہدایہ)
اگر کوئی شخص غلطی سے قتل کر دیا جائے اور کوئی مقتول کا وارث نہ ہو تو امام قاتل کے عاقلہ سے دیت لے سکتا ہے اور قاتل پر کفارہ واجب ہوگا۔

۱۲۵۱۔ دار الحرب میں اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو مار ڈالے تو قصاص واجب نہ ہوگا۔

إِذَا دَخَلَ مُسْلِمٌ دَارَ الْحَرْبِ بِأَمَانٍ فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا أَوْ خَطَأً فَعَلَى الْقَاتِلِ الدِّيَةُ فِي مَالِهِ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ (الہدایہ)
اگر دار الحرب میں ایک مسلمان ایک مسلمان کو قصداً یا خطاءً مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا اور دیت قاتل کے مال سے دلوائی جائیگی اور اس پر کفارہ واجب ہوگا۔

۱۲۵۲۔ اگر دو شخص ایک درخت کو کھینچ رہے تھے اور درخت ان کے اوپر گر پڑا اور وہ مر گئے تو ہر ایک پر دوسرے کی نصف دیت واجب ہوگی۔

رَجُلَانِ مَدَّا الشَّجَرَةَ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِمَا
اگر دو شخصوں نے ایک درخت کو کھینچا اور درخت

فماتا فعلیٰ عاقلۃ کلّ واحدٍ منھما نصف | ان کے اوپر گر پڑا اور دونوں مر گئے تو ہر ایک
دیۃ الاٰخر ولو مات احدھما | پر دوسرے کی نصف دیت واجب ہوگی اور
کان علیٰ عاقلۃ الاٰخر نصف الدیۃ | اگر ان میں سے ایک مر گیا تو دوسرا نصف
(قاضی خاں) | دیت ادا کرے گا۔

۱۲۵۳۔ اگر ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اور ایک سوار اس کے پیچھے سے آیا اور وہ اس کی ٹھوکر سے مر گیا تو اس شخص پر تاوان عائد نہ ہوگا۔

ولو جاء راکب خلف سائرٍ فصدمہ | اگر ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اور ایک سوار
فعطب الجانی لاضمان علی السائر | پیچھے سے آیا اور اس سے ٹھوکر کھا کر وہ مر گیا تو
ولو عطب السائر فضمانہ علیٰ من | اس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر وہ شخص مر گیا
جاء خلفہ (قاضی خاں) | تو سوار پر تاوان عائد ہوگا۔

۱۲۵۴۔ اگر کسی کے مارنے سے کسی کا ایک خصیہ یا دونوں خصیہ ٹوٹ گیا تو حکومت عدل واجب ہوگی۔

ولو ضرب انثی رجلٍ فان تفسّخت | اگر کسی نے کسی کے خصیہ پر مار دیا جس سے اس کا ایک
احدھما او کلاھما ففیہ حکومۃ عدل | خصیہ یا دونوں خصیہ ٹوٹ گیا تو حکومت عدل
(القنیہ) | واجب ہوگی۔

۱۲۵۵۔ اگر مخنث نے قبل بلوغ کے کسی پر زنا کی تہمت لگائی تو اس پر حد جاری نہ ہوگی۔

اذا کان المخنث ھو القاذف وقذف | اگر ایک مخنث نے بلوغ سے پہلے کسی پر زنا کی
رجلاً قبل البلوغ لاحدّ علیہ وبعد | تہمت لگائی تو اس پر حد واجب نہ ہوگی اگر بعد بلوغ
البلوغ یجب علیہ الحد لان المجبوب | کے تہمت زنا لگائی تو حد واجب ہوگی کیونکہ بلوغ

الْبَالِغُ وَالرَّتْقَاءُ الْبَالِغَةُ إِذَا قَذَفَ إِنْسَانًا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ (المحیط)	کے بعد یا تو وہ مرد کے مثل ہو جسکے عضو تناسل نہیں ہے یا اس عورت کے مثل ہے جس کے شرمگاہ نہیں ہے اور ان دونوں پر حد واجب ہوتی ہے،

۱۲۵۶۔ اگر کوئی شخص خنثیٰ مشکل پر زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد واجب نہ ہو گی،

لَا حَدَّ عَلَى قَاذِفِهِ وَلَا عَلَيْهِ بِقَذْفِهِ بِمَنْزِلَةِ الْمَجْنُوْنِ، (الاشباہ والنظائر)	اگر کوئی شخص خنثیٰ مشکل پر زنا کی تہمت لگائے تو اسپر حد واجب نہ ہو گی اور اگر خنثیٰ مشکل کسی پر زنا کی تہمت لگائے تو اسپر بھی حد واجب نہ ہو گی اور اس کا حکم مجنون کا حکم ہو گا،

۱۲۵۷۔ یہ معلوم ہونے کے بعد کہ مخنث مرد ہے یا عورت اگر وہ دس درم کا مال حفاظت گاہ سے چرا لے تو اس پر چوری کی حد جاری کیجائے گی،

قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ سَرَقَ بَعْدَ مَا يُدْرِكُ قَالَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَإِنْ سَرَقَ مِنْهُ مَالٌ يُسَاوِيْ عَشَرَةً مِنْ حِرْزٍ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ (المحیط)	یہ ثابت ہو جانے کے بعد کہ مخنث مرد ہے یا عورت اگر دس درم کا مال حفاظت گاہ سے چرائے تو اسپر چوری کی حد واجب ہو گی،

۱۲۵۸۔ اگر مخنث سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو یا یہ ثابت نہ ہوا ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت اگر کوئی مرد یا عورت اس کے ہاتھ کو کاٹ لے تو اسپر قصاص واجب نہ ہو گا،

قُلْتُ أَرَأَيْتَ هٰذَا الْخُنْثٰى إِنْ قَطَعَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ أَوْ يَسْتَبِيْنَ أَمْرُهُ فَإِنَّهُ لَا قِصَاصَ	اگر مخنث سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو یا یہ ثابت نہ ہوا ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت اور اسکا ہاتھ کوئی کاٹ لے تو اس پر قصاص واجب نہ ہو گا ہاتھ کاٹنے والا

عَلٰی قَاطِعِهٖ وَهٰذَا اَجْدَرُ فَاِذَا قَتَلَ الْخُنْثٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَۃً عَمَدًا کَانَ عَلَیْهِ الْقِصَاصُ (الذخیرہ)

مرد ہو یا عورت، اور اگر مخنث کسی کو قتل کر دے تو قاتل پر قصاص واجب ہو گا،

۱۲۵۹۔ اگر کوئی شخص خنثیٰ مشکل کو غلطی سے قتل کر دے تو قاتل پر عورت کی دیت واجب ہو گی

اِذَا قُتِلَ خَطَاءً وَجَبَتْ دِیَۃُ الْمَرْاَۃِ (الاشباہ والنظائر)

اگر کوئی شخص خنثیٰ مشکل کو غلطی سے قتل کر دے تو اس پر عورت کی دیت واجب ہو گی،

۱۲۶۰۔ خنثیٰ مشکل کے ہاتھ کاٹنے کی دیت امام ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کے ہاتھ کی دیت ہے

وَفِیْ یَدِ الْخُنْثٰی مَا فِیْ یَدِ الْمَرْاَۃِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَعِنْدَهُمَا نِصْفُ مَا فِیْ یَدِ الرَّجُلِ وَنِصْفُ مَا فِیْ یَدِ الْمَرْاَۃِ، (السراج الوہاج)

خنثیٰ مشکل کے ہاتھ کاٹنے سے امام ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کے ہاتھ کی دیت اور صاحبین کے نزدیک مرد کی آدھی دیت اور عورت کی آدھی دیت واجب ہو گی،

۱۲۶۱۔ خنثیٰ کے پستان کاٹنے کی دیت میں بھی یہی اختلاف ہے

وَفِیْ ثَدْیِ الْخُنْثٰی عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ مَا فِیْ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ وَعِنْدَهُمَا نِصْفُ مَا فِیْ ثَدْیِ الرَّجُلِ وَنِصْفُ مَا فِیْ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ (السراج الوہاج)

خنثیٰ کی پستان کاٹنے سے امام ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کے پستان کی دیت اور صاحبین کے نزدیک عورت کے پستان کی آدھی دیت، اور مرد کے پستان کا آدھا تاوان واجب ہو گا،

۱۲۶۲۔ اگر خنثیٰ کسی عورت یا مرد کا ہاتھ کاٹ لے تو اس پر قصاص واجب نہ ہو گا چاہے وہ بالغ ہو یا نابالغ بشرطیکہ یہ ثابت نہ ہوا ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت بلکہ قتل خطاء کی صورت میں اسکے عاقلہ پر اور قتل عمد کی صورت میں اس کے مال سے دیت واجب ہو گی،

قُلْتُ اَرَاَیْتَ اِنْ قَطَعَ ھٰذَا الْخُنْثٰی یَدَ رَجُلٍ اَوْ اِمْرَاَۃٍ قَالَ عَلٰی عَاقِلَتِہٖ اَرْشُ ذٰلِکَ وَلَا قِصَاصَ عَلَیْہِ صَغِیْرًا کَانَ اَوْ بَالِغًا بِالسِّنِّ وَلَمْ یَسْتَبِنْ اَمْرُہٗ بَعْدُ وَیَجِبُ الدِّیَۃُ عَلٰی عَاقِلَتِہٖ اِذَا کَانَ الْخُنْثٰی لَمْ یُدْرِکْ بَعْدُ وَبَعْدَ الْبُلُوْغِ اِذَا قَطَعَ یَدَ اِنْسَانٍ قَبْلَ اَنْ یَسْتَبِیْنَ اَمْرُہٗ عَمَدًا فَاِنَّہٗ یَجِبُ الْاَرْشُ فِیْ مَالِہٖ (الذخیرہ)۔

اگر خنثیٰ کسی مرد یا عورت کا ہاتھ کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا خواہ وہ بالغ ہو یا نابالغ، بشرطیکہ یہ ثابت نہ ہوا ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت، لیکن قتل خطاء کی صورت میں اس کے عاقلہ پر، اور عمد کی صورت میں اس کے مال سے دیت واجب ہوگی،

۱۲۶۳۔ جو شخص حد یا قصاص میں قتل ہوا ہو اس کو غسل و کفن دینگے اور اس پر جنازے کی نماز پڑھیں گے،

مَنْ قُتِلَ فِیْ حَدٍّ اَوْ قِصَاصٍ غُسِلَ وَکُفِّنَ وَصُلِّیَ عَلَیْہِ (القدوری)

جو شخص حد یا قصاص سے قتل کیا گیا اسکو غسل و کفن دینگے اور اس پر جنازے کی نماز پڑھینگے،

۱۲۶۴۔ جو شخص شہر میں مقتول پایا گیا اس کو بھی غسل و کفن دینگے

مَنْ وُجِدَ قَتِیْلًا فِی الْمِصْرِ غُسِلَ (الہدایہ)

جو شخص شہر میں مقتول پایا گیا اسکو بھی غسل و کفن دینگے،

۱۲۶۵۔ باغیوں اور ڈاکوؤں پر جنازے کی نماز نہیں پڑھنا چاہیے،

مَنْ قُتِلَ مِنَ الْبُغَاۃِ اَوْ قُطَّاعِ الطَّرِیْقِ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْھِمْ لِاَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَمْ یُصَلِّ عَلَی الْبُغَاۃِ (الہدایہ)

جو باغی یا ڈاکو قتل کیے جائیں ان پر جنازے کی نماز نہیں پڑھنی چاہیے کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے باغیوں پر جنازے کی نماز نہیں پڑھی ہے،

ضابطہ

۱۹۸۹ء

تعداد ـــــ ایک ہزار

پبلشر ـــــ نیاز احمد
سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

پرنٹر ـــــ منظور پرنٹنگ پریس، لاہور

قیمت ـــــ ۱۲۵/۰۰ روپے

اچھی کتابیں

کتاب	مصنف
النبی الخاتم ﷺ	جناب سید مناظر احسن گیلانیؒ
سیرت رسول عربی ﷺ	جناب نور بخش توکلیؒ
حضرت نظام الدین اولیاءؒ	اقبال صلاح الدین
حضرت بو علی قلندر	
حضرت مجدد الف ثانی	نظام الدین توکلی
تعلیم الدین	مولانا اشرف علی تھانویؒ
مسائل بہشتی زیور	
حضرت میر سید علی ہمدانی	ڈاکٹر ریاض
حضرت داتا گنج بخشؒ	ڈاکٹر محمد صدیق شبلی
اولیائے ملتان	بشیر حسین ناظم
اولیائے لاہور	لطیف ملک
حضرت شاہ ولی اللہؒ	محمد احسان الحق
حضرت بابا فرید گنج شکرؒ	سید نصیر احمد جامی
سیرت بایزیدؒ	علامہ فضل احمد عارف
شہید اعظمؓ	مولانا آزاد
اصحاب کہف	
حسین بن منصور حلاجؒ	خورشید نعیم ملک
حیات لودھی	محمد عبدالحکیم خان لودھی
خلافت اندلس	
اسلام میں مرکزی حکومت کا تصور	
اورنگ زیب	
تاریخ اندلس	